

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۹۲۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر کن اور شاکر	۱۹۷۸	جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تحفہ نہ لے
۱۹۲۸	کے انتہی جو تکلیف پائی اسکا بیان	۱۹۸۲	بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے
۱۹۳۸	ابو جہل مردود کے ماری جانیکا بیان	۱۹۸۶	اسکا میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت
۱۹۳۹	کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل	۱۹۸۷	کرنا حرام ہے
۱۹۳۱	خیبر کی لڑائی کا بیان	۱۹۸۸	امام مسلمانوں کی سپر
۱۹۳۶	غزوہ احما میں جنگ شتق کا بیان	۱۹۸۹	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا
۱۹۳۸	ذمی قرو وغیرہ لڑائیوں کا بیان	۱۹۹۲	فتنہ اور فساد کی وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی لڑائی
۱۹۵۱	آیت وَاَلَّذِي نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِنَا	۱۹۹۴	کے ساتھ رہنا
۱۹۵۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا	۱۹۹۶	جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے
۱۹۵۷	جو عزت و آبرو لے لے شریک ہونے لگو انعام	۱۹۹۷	حبیب و خلیفہ سے بیعت ہو
۱۹۵۸	لیگکا اور حصہ نہیں لیگکا اور بچو کا قتل کرنا مستحکم	۱۹۹۸	اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اسکو برا
۱۹۶۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے	۱۹۹۹	جانتا چاہیے
۱۹۶۱	ذات الرقاع و جہاد کا بیان	۲۰۰۰	اچھے اور برے حاکموں کا بیان
۱۹۶۲	کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت	۲۰۰۱	لڑائی کی وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے
۱۹۶۳	سو جائز ہے	۲۰۰۲	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پھر اسکو دھار
۱۹۶۴	کتاب امارت یعنی حکومت اور سردار کی بیانی	۲۰۰۳	انکو وطن بنانا حرام ہے
۱۹۶۵	خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے	۲۰۰۴	مکی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت
۱۹۶۶	خلیفہ بنانا اور نہ بنانا	۲۰۰۵	ہونا اور اگر بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی
۱۹۶۷	حکومت کی درخواست اور عرض کرنا منع ہے	۲۰۰۶	عورتیں کیونکر بیعت کریں
۱۹۶۸	بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے	۲۰۰۷	بیعت کرنا سنو اور مانگو پر چھانک ہو سکے
۱۹۶۹	حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی بے بائی	۲۰۰۸	آدمی کب جوان ہوتا ہے
۱۹۷۰	غنیمت میں چھپی کرنا کیسا گناہ ہے	۲۰۰۹	قرآن مجید کافروں کے ملک میں لیجا نا منع ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۰۶۶	حکومت حلال ہو	۲۰۹۵	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے
۲۰۶۷	شکار کیلئے اور دوسرے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ	۲۰۹۶	شراب کے علاوہ کرنا حرام ہے اور وہ دو چیزیں
۲۰۶۸	درست ہے لیکن چوٹی چوٹی کنکریاں پسینہ	۲۰۹۷	کھجور کا شراب بھی خمر ہے -
۲۰۶۹	نا درست ہے	۲۰۹۸	کھجور اور انگور ملا کر بھگونا مکروہ ہے
۲۰۷۰	ذبحہ یا قتل اسی طرح کرنا چاہیے اور چہری کو	۲۰۹۹	مرتبان اور تونبو اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی
۲۰۷۱	تیز کر لینا چاہیے -	۲۱۰۰	کے برتن میں بنید بنا کی کمی ممانعت اور لکھی کو
۲۰۷۲	جانور ذکوہ باند بکھارنا منع ہے -	۲۱۰۱	کابیان -
۲۰۷۳	کتاب قربانیوں کے بیان میں	۲۱۰۲	ریشم لانیوالا شراب حرام ہے اور ہر خمر حرام ہے
۲۰۷۴	قربانیوں کی عمر کا بیان	۲۱۰۳	جو شخص دنیا میں شراب پئے اور تونبو بکرے
۲۰۷۵	قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا صحیح ہے یا سیرطرح سے	۲۱۰۴	جس بنید میں تیزی نہ آئی نہ آہستہ نشہ ہوا ہو وہ
۲۰۷۶	اللہ اکبر کہنا	۲۱۰۵	حلال ہے -
۲۰۷۷	فائدہ ایک قربانی سب گھبراؤں سے گھایت کرتی ہے	۲۱۰۶	دو وہ پینے کا بیان
۲۰۷۸	ذبحہ ہر چیز پر درست ہے جو خون بہا و سوا دانت	۲۱۰۷	برتن کو ڈھانپ ڈھنچا اور باتون کا بیان
۲۰۷۹	اور ناخن اور بڈی کے	۲۱۰۸	فائدہ بیان و با
۲۰۸۰	تین کچے بعد قربانی کا گوشت کہانی سے منع	۲۱۰۹	کہانے اور پینے کے آداب کا بیان
۲۰۸۱	اور اس کو منسوخ ہونے کا بیان	۲۱۱۰	کہنے ہو کہ بانی پینے کا بیان
۲۰۸۲	فروع اور عتیرہ کا بیان	۲۱۱۱	پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے
۲۰۸۳	جو شخص قربانی کر نیوالا ہو وہ ذبح کی پہلی تاریخ	۲۱۱۲	اور باہر سے خمر
۲۰۸۴	سے قربانی ناکت بال اور ناخن نہ کتر اور	۲۱۱۳	دو وہ پانی یا اور کوئی چیز شروع کر نیوالے
۲۰۸۵	جو اس کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کا	۲۱۱۴	کے دہنی طرف تو تقسیم کرنا
۲۰۸۶	وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے	۲۱۱۵	کہانے کے آداب کا بیان
۲۰۸۷	کتاب شرابوں کے بیان میں	۲۱۱۶	اگر وہ جان کے ساتھ کوئی طفیل ہو جانور کو لیکرے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۱۲۹	اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوست کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے۔	۲۱۵۵	کہا نیکا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے
۲۱۳۰	فالک! اجنبی عورت کے حضور کے وقت کلام درست ہو	۲۱۵۶	کہانا اور پینا درست نہیں
۲۱۳۱	غور با کہانا اور کدو کھانے کا بیان	۲۱۵۷	چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان ہے
۲۱۳۲	کھجور کب تیار ہوگی؟ کھٹیاں علیحدہ رکھنا سوجھ بوجھ	۲۱۵۸	مرد کو حریر پہنا حار شیعہ کسی عذر سے درست
۲۱۳۳	کھجور کے ساتھ کڑی کہانا	۲۱۵۹	کسم کارنگ مرد کے لیے درست نہیں
۲۱۳۴	کیونکہ بیٹھے کے کہانا چاہیے	۲۱۶۰	بیمیں کی چادروں کی فضیلت
۲۱۳۵	حب لپے گون کے ساتھ کہانا جو دود و لقمہ یا دود و کھجور میں ایک ہی بار نہ کھاوے	۲۱۶۱	مونا چوڑا کپڑا پس لینا اور تواضع کرنا تباہ
۲۱۳۶	کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا۔	۲۱۶۲	قالین یا سونو لنگا بیلین
۲۱۳۷	مدینہ کی کھجور کی فضیلت	۲۱۶۳	حاجت سے زیادہ بچوٹے اور لباس نہ ناسخ ہے
۲۱۳۸	کھسبی کی فضیلت اور اکٹھے کا علاج	۲۱۶۴	غور سے کپڑا لگانا حرام ہے۔
۲۱۳۹	اراک کے پیل کی فضیلت	۲۱۶۵	کپڑوں وغیرہ پر اترانا اگر کھانا حرام ہے
۲۱۴۰	سرکہ کی فضیلت	۲۱۶۶	سونیکی انگوٹھی مرد کو حرام ہے
۲۱۴۱	لہسن کا کہانا درست ہو	۲۱۶۷	جوتی پہنا سوجھ بوجھ ہے۔
۲۱۴۲	مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے	۲۱۶۸	پیلو و ہنا جو تاپنے اور پیلے بایان اوتار
۲۱۴۳	تھوڑے کہانیاں مہمانی کر نیکی فضیلت	۲۱۶۹	اور صرف ایک جوتا پس کر چلنا مکروہ ہے
۲۱۴۴	مومن ایک آنٹ مین کہانا ہے اور کافراں	۲۱۷۰	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنا اور احتساب
۲۱۴۵	آنتون مین	۲۱۷۱	ممانعت
		۲۱۷۲	مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران بڑا
		۲۱۷۳	رنگا ہوا کپڑا پہننا۔
		۲۱۷۴	بڑا بچہ مین بالون پر خضاب کرنا مستحب ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۱۸۴	جانور کی سورت بنانا حرام ہے	۲۲۱۴	درست ہو
۲۱۹۴	سفر میں گھنٹا اور کتا رکھنے کی ممانعت	۲۲۱۵	غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ریکو کی کامیابی
۲۱۹۵	تانت کا ڈراونٹ کر گئے ہیں ڈالنے کی ممانعت	۲۲۱۶	کے طور پر مستحب ہونا
۲۱۹۶	جانور کے منہ پر پانے اور درناغ لگانے کی ممانعت	۲۲۱۷	اذن چاہنے کے بیان میں
۲۱۹۷	سوا آدمی کے ہر ایک جانور کو داغ دینا درست ہے	۲۲۱۸	جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے چہیز
۲۱۹۸	قرع کی ممانعت	۲۲۱۹	کوئے تو اوپر جواب میں اپنا نام لے دینا
۲۱۹۹	رہستوں میں بیٹھنے کی ممانعت	۲۲۲۰	ہوں کہنا مکروہ ہے
۲۲۰۰	بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور لگنا گوانا	۲۲۲۱	غیر کے گھر میں جہانگشا حرام ہے
۲۲۰۱	اور منہ کی ردائیں لگانا اور لگوانا اور ڈالنا	۲۲۲۲	جو نظر دفعہ پڑ جاوے
۲۲۰۲	کٹا دھ کرنا اور اس کی خلقت کو بگاڑنا حرام ہے	۲۲۲۳	کتاب سلام کے بیان میں
۲۲۰۳	اور عورتوں کا بیان جو بہتی ہیں لیکن تنگی میں	۲۲۲۴	سوار پیدل کو سلام کرے اور پھر آدمی سے
۲۲۰۴	آپ سید ہی اہل سونگھنے کی خدمت کو سہی ہوڑ دیتی ہے	۲۲۲۵	آدمیوں کو سلام کریں
۲۲۰۵	زینت لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کو سہی ہو	۲۲۲۶	راہ میں بیٹھ کر کاخ پہنچ کر سلام کا جواب دے
۲۲۰۶	کی ممانعت	۲۲۲۷	مسلمان کاخ پہنچ کر سلام کا جواب دینا
۲۲۰۷	کتاب اب کے بیان میں	۲۲۲۸	یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اور اگر
۲۲۰۸	ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت	۲۲۲۹	دہ کریں تو کہیں جواب دیو اس کا بیان
۲۲۰۹	بیسے ناموں کا بیان	۲۲۳۰	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے
۲۲۱۰	برہمنوں کا بدل ڈالنا مستحب ہے	۲۲۳۱	یہی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھا کر
۲۲۱۱	شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان	۲۲۳۲	عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلتا دیکھنا
۲۲۱۲	بچے کے سونہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور اور	۲۲۳۳	چینی عورت کے پاس نہ لے کرنا اور اس کی بار جاننا حرام ہے
۲۲۱۳	چیزوں کا بیان	۲۲۳۴	چشمہ کسی عورت کے ساتھ خلعت میں اور دوسرے
۲۲۱۴	جب کا بچہ نہ ہو اور اس کو اور کم سن کو کنیت	۲۲۳۵	کسی شخص کو دیکھ کر تو اس کو کہہ دے کہ میری بی بی یا خرم

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۲۴۰	ہے تاکہ اسکو بدگمانی نہ ہو	۲۲۴۰	طاہر اور بدغالی اور کہانت کا بیان
۲۲۴۱	جو شخص مجلس میں آدمی اور صف میں جگہ پاد	۲۲۴۱	بیماری کا لگنا جاننا اور بد شگون کی اور نامہ
۲۲۴۲	تو بیٹھ جاوے نہیں تو پیچھے بیٹھے	۲۲۴۲	اور صف اور نور اور غول یہ سب لغو ہیں
۲۲۴۳	جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پیر لوٹ کر آدمی	۲۲۴۳	اور بیماری کو تندرست پاس نہ کہے
۲۲۴۴	تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے	۲۲۴۴	بدغال اور نیک فال کا بیان اور کن پیزون ہیں
۲۲۴۵	زمانہ اجنبی عورت کو پاس نہ جاوے	۲۲۴۵	مخبرست ہوتی ہے
۲۲۴۶	اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اسکو	۲۲۴۶	کہانت کی حرمت اور کاہنوں کو پارس جانے کی حرمت
۲۲۴۷	اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے	۲۲۴۷	خدا می کو پرہیز کرنے کا بیان
۲۲۴۸	تین آدمی ہوں تو اون میں سے دو چیکر چیکے	۲۲۴۸	سانپوں کے مارنے کا بیان
۲۲۴۹	سرگوشی نگہین بغیر تیسرے کی رضا مندی	۲۲۴۹	گرگٹ کا مارنا مستحب ہے
۲۲۵۰	علاج اور بیماری اور سنتر کا بیان	۲۲۵۰	چیونٹی کے مارنے کی ممانعت
۲۲۵۱	باب جادو کے بیان میں	۲۲۵۱	بلی کے مارنے کی ممانعت
۲۲۵۲	زہر کا بیان	۲۲۵۲	زمانے کو برا کہنے کی ممانعت
۲۲۵۳	بیمار پر سنتر پڑھنا	۲۲۵۳	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت
۲۲۵۴	نظر اور نملہ اور زہر کے لیے سنتر کرنا مستحب	۲۲۵۴	عبدیامہ یا مولی یا سیدان لفظوں کو بولنے کا
۲۲۵۵	قرآن یا دعائیہ سنتر کر کے اوپر اجرت لینا	۲۲۵۵	یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے مکرہ ہے
۲۲۵۶	درست ہے	۲۲۵۶	مشک کا بیان یا زخوشی کو پیرونی کی ممانعت
۲۲۵۷	دعا کی وقت اپنا ہاتھ درود کے مقام پر رکھنا	۲۲۵۷	کتاب شکر کے بیان میں
۲۲۵۸	وسوسہ شیطانی سے پناہ مانگنا نماز میں	۲۲۵۸	چوسہ کہ لینا حرام ہے
۲۲۵۹	بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے	۲۲۵۹	کتاب خواب کے بیان میں

تَحْلِيلُ الْمَعْلُومَاتِ وَالتَّحْقِيقُ

Ref Lib-

کتاب الجهاد والسیار جہاد اور سفر کا بیان عن ابن عوف قال
 کتبت الیہ اربعۃ أسئلة عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول
 الاسلام قد اعاد رسول الله صل الله علیه وسلم علی بنی المصطلق وهم عارون وانما
 نسف علی المائد فقتل مقاتلتهم واسباسیہم واسباب یومئذ قال یحییٰ احسبک
 قال جویریۃ اذ البتۃ بذت الحارث قال وحده فخر هذا الحدیث عبد الله بن محمد
 وکان فی ذلک الجیش ترجمہ ابن عوف وروایت ہے میں نے نافع کو لکھا کرائی سے پہلو کا فروں کو
 دین کی دعوہ دینا ضروری انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا جب کافروں کو دین کی
 دعوت نہیں پہنچی تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل
 تھے انکو جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا ان میں سے جوڑی اور باقی کو قید کیا اور یہی ان جویریۃ
 حارث کو بکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے
 نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر کایک تک نہ غفلت
 کی حالت میں درست اور اس سلمہ میں تین مذہب میں ایک تو یہ کہ ظالم عیناً مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے
 مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہیں یہ اسے بھی زیادہ ضعیف ہے یا بال
 تیسرے یہ کہ اگر انکو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہو ورنہ مستحب ہو اور یہی صحیح ہے اور
 یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو
 غلام لوٹدی بنا نا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خراجم کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا
 جدید اور مالک ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کی نزدیک ب غلام لوٹدی نہیں
 ہو سکتی اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا عن ابن عوف بلکہ الا سناد و مثله وقال جویریۃ

بُنْتُ الْحَارِثَ وَلَمْ يَشْكُ رَجْمَهُ فِي جَوَابِ رِكَازِ **بَاب** تَأْمِيرِ الْأَمَامِ الْأَمْرَاءِ
عَلَى الْخَوَافِ وَوَصِيَّتِهِمْ إِيَّاهُمْ بِأَدَابِ الْخَيْرِ وَغَيْرِهَا إِمَامُ اسِيرِينَ كُرَاطِي بِرُكُونِهِ بِسُجُودِ
أَوْرَاطِهِ كَيْفَ كَيْفَ تَبْلَاوَعُ **عَنْ** بَرْبَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهٍ وَحَاصِيَةٍ يَتَقَوَّ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَحِيرًا ثُمَّ قَالَ أَعَزُّوهُ بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ لَوُوا
مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ أَعَزُّوا فَلَا تَعْلَوْا وَلَا تَقْدِرُوا وَلَا تَمْسِكُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَيْدًا أَوْ إِذَا لَفَيْتُمْ
عَدُوَّكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَدْعُهُمْ إِلَى شَرَارِثِ خِصَالٍ وَخِلَالٍ فَإِنْ يَتَيْهَكُمْ مَا أَجَابُوكَ فَأَقْبِلْ
مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَقْبِلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ
ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْخَوَالِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَآخِرُهُمْ أَنْ تَقْرَأَ قَوْلَهُمْ
ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَوَلَّوْا مِنْهَا
فَأَخْبِرْهُمْ أَنْهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْدَابِ الْمُسْلِمِينَ يَكُونُ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي
يَكْفُرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ دَامَعَ
الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْلُخْهُمْ بِالْجَزِيَّةِ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَأَقْبِلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ وَكَاتِبِهِمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَدْرُوكَ
أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ
اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ
فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخَوِّدُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَكْهَوْنَ مِنْ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَدْرُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا
تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَلَمْ تَصِيبْ حُكْمَ
اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَكَذَا أَوْخَوْهُ وَكَذَا إِصْحَافُ فِي الْخَرْجِ حَيْثُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَدَمَ قَالَ قَدْ كُتِبَ هَذَا الْحَدِيثُ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى
يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُ لِبْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ الثُّغَمَانِ بْنِ
مُقَرَّمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهُ **رَجْمَهُ**

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے تھے کہ پیرا
 سر پر ہر امر پر کچھ نہیں چھوڑے لڑکے کو اور بعضوں نے کہا امیر میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو بات
 کو چپکے جاتے ہیں (تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ دالے مسلمانوں
 کو حکم کرتے پہلائی کر بنے کا پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اللہ کی راہ میں لڑو اس کے بعد
 نہ مانا اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ماہتہ
 پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مست مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب
 اپنے دشمن سے ملے مشرکوں میں سے تو بلا اون کو تین با تون کی طرف پہر اون تین با تون میں سے جو ا
 لین تو بھی قبول کر اور باز رہ اون سے پہر بلا اون کو اسلام کی طرف (یہ ایک بات ہے ان تین با تون
 میں سے) اگر وہ مان لین تو قبول کر اور باز رہ اون سے (یعنی اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پہر بلا اون کو
 اپنے ملک سے لنگر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لیے اور کہہ دے اون کے اگر وہ ایسا کریں
 گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ اون کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بھی ہوگا (یعنی
 نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلا منظور نہ کریں تو کہہ
 اون سو وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح ہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلیگا اور
 اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ نہ ملوگا چر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں رکاوٹ
 سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لادیں تو
 ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لین تو مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے
 غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام مسلمانوں کی جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں ہجرت
 جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ
 نہ پادیں گے البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پادیں گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا
 ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں حصہ ملیگا جب تک صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر
 داروں کے واسطے ہے اور ان کو صدقات میں حصہ نہ ملیگا اور ان کی دلیل بھی حدیث ہے لیکن مالک اور
 ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں میں صرف ہو سکتی ہیں اور ابو عبیدہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پراس کی کوئی دلیل نہیں

انتہی مختصر است اگر وہ اسلام لے کر انکار کریں تو اذن سے جزیہ (مصدقہ کس) مانگ کر وہ جزیہ
 دینا قبول کریں نہ ان لے اور بارہ اون سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دین تو اسے سے مدد مانگ کر لڑاؤں سے
 اور جب کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے خدا یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو تو خدا اور
 رسول کی پناہ نہ دی لیکن اپنے اور اپنے یا ر دن کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے
 بار دن کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اسے اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو
 کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر تو اذن کو باہر نکالے
 تو مست نکال انکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں اسے تعالیٰ کا
 حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک گھر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کنانی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک
 اور انرا اسی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کا ذون سے جزیہ قبول کیا جاوے
 گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس
 سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک
 کم سے کم ایک دینار ہے سال بہر میں مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو چاہے جاوے اور مالک کے نزدیک
 سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درم ہیں ہر سال میں اور امام ابو حنیفہ
 اور احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور
 فقیر پر بارہ **انتہی حسن** برویدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث احدکم
 او مریثہ دعاہ فاما وصاہ وسانا الحدیث یحییٰ حدیث سفیان ترجمہ وہی جواب دہ گزرا
حسن ابن مؤنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث احدکم
 اذا بعث احدکم من اصحابہ فی بعض امرہ قال کثیروا ولا تنفروا واکثروا ولا تغسروا
 ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب
 میں سے کوئی کام دیکر بھیجتے تو فرماتے تھے خشن ہو سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
 مت ڈالو **فائدہ** مالک لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط
 عید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا خوف نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور

اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے اس طرح نابالغ لڑکوں اور نوسلوں اور گنہگاروں پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ تو یہ سب گناہوں کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو مٹھ کر دیتا ہے **عَنْ ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُهُ دُمُوعًا إِذَا الْيَمِينُ فَقَالَ كَيْفَا وَلَا تُعْسِرُوا وَتَشَدُّوا وَلَا تُنْقِرُوا وَكُطَاوَعًا وَلَا تُخْتَلِفُنَا مَرَّجَمٍ** حضرت ابو موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور سعاد رضی اللہ عنہ کو بھیجا میں کی طرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور غرض کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق ہو کام کرو پوٹ مت کرو **عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُهُ دُمُوعًا إِذَا الْيَمِينُ فَقَالَ كَيْفَا وَلَا تُعْسِرُوا وَتَشَدُّوا وَلَا تُنْقِرُوا وَكُطَاوَعًا وَلَا تُخْتَلِفُنَا مَرَّجَمٍ** وہی جو اوپر گذرا اس میں نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پوٹ مت کرو **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُهُ دُمُوعًا إِذَا الْيَمِينُ فَقَالَ كَيْفَا وَلَا تُعْسِرُوا وَتَشَدُّوا وَلَا تُنْقِرُوا وَكُطَاوَعًا وَلَا تُخْتَلِفُنَا مَرَّجَمٍ** جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ **بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ عَمْدًا مَكْنِيًّا** **عَنْ ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرْفَعُ لِكُلِّ خَادِرٍ لَوَاءً فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَغَدْرُهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ** ترجمہ حضرت عبد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب لگوں اور پچھلوں کو دنیا سے کہ وہ ایک غاباز عہد توڑنے والے کا چنڈا اونچا کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ غابازی پہنلانے کی جو فلا نے کا بیٹا ہے **فَالِدُهُ** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے باز ارسین چنڈا اکٹھا کرتے اور وہ غاباز وہی جو وغدہ کرے پھر اسکو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے غابازی کی حرمت بکلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی غابازی سے ہزاروں خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے قاضی عیاض نے کہا دونوں غاباز زبان مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے غابازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ سے ادا نہ کرے یا جو عدل اور

انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت دیوے اور کجاں اور مال اور حق پر باحق ستم کرے دوسرے
رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بعیت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اوس کی مخالفت کریں **عَنْ** ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطأ الحذیثہ ترجمہ وہی جہاد پر گزرا
عَنْ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اکادری نضب اللہ لہ لواء یوم القیمۃ فیقال اکادریہ غدیرہ فلو ان ترجمہ وہی جو
اور گزرا **عَنْ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لکل غادر لواء یوم القیمۃ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
عنہ نے کہا میں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے ایک جہنم کا ہوگا
قیامت کو دن **عَنْ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لکل غادر لواء یوم القیمۃ فیقال ہذا غدیرہ فلو ان ترجمہ وہی اور گزرا **عَنْ** عبد اللہ بن عمر
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل غادر لواء یوم القیمۃ یعرف بہ فیقال
ہذا غدیرہ فلو ان ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عنہ سے روایت ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جہنم کا ہوگا قیامت کو دن جس سے وہ پہچانا جاوے گا کیا جاوے گا
یہ دغا باز کی **عَنْ** النبی صلی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لکل غادر لواء یوم القیمۃ یعرف بہ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جہنم کا ہوگا قیامت کو دن جس سے اس کی شناخت ہوگی **عَنْ**
ابن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء یوم القیمۃ
استیہ یوم القیمۃ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر دغا باز کے سر پر ایک جہنم کا ہوگا قیامت کے دن **عَنْ** ابن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل غادر لواء یوم القیمۃ یذفع لہ بقدر غدرہ
اکادریہ فلو ان ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جہنم کا ہوگا قیامت کو دن جو بلند کیا جاوے گا
اوس کی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑکے نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کہ دغا بازی کرے

فائدہ کیونکہ اسکی دغا بازی ہو ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے بظلاف غریب کی دغا بازی کے اس
 سے ایک بار و شخصوں کو نقصان ہوتا ہے **باب** جَوَادِ الْكَذَّابِ فِي الْحَدِيثِ ترجمہ لڑائی میں مکر
 اور جلیلہ درست و محسن جابر رضی اللہ عنہما یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْحَدِيثُ خَلْعٌ تَرْجُمُهُ حَضْرَتُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَانِهِ
 لَزَامِي مَكَرًا وَجَلِيلَةً **ف** یعنی جنگ میں عقلندی اور مکر ضرور ہے اور یہ دغا بازی نہیں ہے
 کیونکہ دغا اوس کو کہتے ہیں جو قول و کیر توڑے اور فریب اور مکر اور چیرے وہ کافروں کے ساتھ درست
 امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث و جہوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہو ایک لڑائی میں اور مراد
 اس جہوٹ کو ناپید ہو اور ظاہر ہو کہ حقیقتہ جہوٹ ہی درست ہے **عَنْ** أَبِي يَهُْيَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْحَدِيثُ خَلْعٌ تَرْجُمُهُ حَضْرَتُ ابُو بَرِہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **باب** کَرَاهَةُ قَتْلِ الْفَاقَةِ الْعَدُوِّ
 وَالْأَمْرِ بِالضَّرِّ عِنْدَ الْفِتْنَةِ **جنگ** کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے
عَنْ أَبِي يَهُْيَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنُوا الْفَاقَةَ
 الْعَدُوِّ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ترجمہ حضرت ابو برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است آرزو کرو دشمن سے منہ کی اور جب ملو تو صبر کرو **ف** اور استقلال
 سے لڑو اور میدان ہار نہ ہو **عَنْ** أَبِي النَّضْرِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ رَجُلٍ مِّنْ أَسْكَمَ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ
 عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْهَدْرَ رِيَّةٌ يُخَيِّدُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْظُرُ حَتَّى إِذَا مَا لَبِثَ التَّمَشُّسُ قَامَ فِيهِمْ حَقِيقًا
 يَأْتِيهَا النَّاسُ لَا تَمْنُوا الْفَاقَةَ الْعَدُوِّ وَكَلِمَةُ اللَّهِ الْكَافِيَةُ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَارْعَلُوا
 أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّيْءِ ثُمَّ قَامَ الْعُمِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ سَنِّدْ لِي
 وَتُعْجِرِي الشَّكَّارَةَ هَارِمًا الْأَخْبَارِ أَهْلُهُمْ حُرٌّ وَأَنْصَرْنَا عَلَيْهِمْ حُرٌّ ترجمہ ابوالنضر سے روایت ہے
 اوس نے کتاب پڑھی عبد اللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہ اسلم سے تھی اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے انہوں نے کہا ہا عمر بن عبید اسلم کو حبہ گو یا حاربین پاس جو حرد لہین رہتے تھے

(ادنی سے لڑنے کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دونوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار
 کیا بیان تک کہ جب آفتاب ڈل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو موت آرہو کر دشمن سے
 ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی جاؤ جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سچو لو کہ جنت ملو ار کے
 سایہ کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے ادنا کرنے والے ابد بادل کے چلانے
 والی اور جہنم کو بہکا دینے والے بہکا دے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے **بَابُ**
الْتَّجَابِ الدُّعَاءِ بِالْتَّصَرُّعِ لِقَاءِ الْعَدُوِّ دشمن سے ٹہرنے وقت فتح کی دعا مانگنا **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ مَنِّزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ اَهْلِمِ الْاَحْزَابِ الْاَلْطَمَ اَهْلِمِ مَهْضَمَ وَزَلِ لِهْطَمَ
 ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی احزاب
 پر (جس دن کافروں کی کسی جماعتیں آپ کے لڑنے آئین تھیں شہہ سحری میں اود آپ خندق میں
 تھے) تو فرمایا یا اللہ امارنے والے کتاب کو حلب جاب لیو دے بہکا دے ان جہنم کو یا اللہ بہکا
 دے ان کو ملا دے اون کو **عَنْ** **ابْنِ أَبِي أُوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي ثَلَاثِ خِلَافٍ غَيْرِ اَنَّهُ قَالَ هَازِمِ الْاَحْزَابِ لِكَيْ يَذْكَرَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ
اَسْمِعْ بَطْلَانَا الْاَوْسَادَ وَنَاذِرِي اِيْنَحْ صحابی روایت ہے مجھ سے **الْتَّجَابِ** ترجمہ
 وہی جواب دہ گزرا **عَنْ** **الْبُنِيِّ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ لَا تَقْبَلُ فِي الْاَرْضِ ترجمہ اس سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پیش
 کرنے والا نہ رہے گا زمین میں **ف** اس میں تسلیم ہے تقدیر الہی کی اور رد یہ قدر یہ بوجہ کبتر
 ہیں شر کا خالق اللہ تعالیٰ نہیں ہے نہ اس کی تقدیر ہے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بدر
 کے دن آپ نے یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو **بَابُ تَحْقِيقِ قَتْلِ النَّبِيِّ وَالْ**
الْضَّبَّانِ فِي الْحَرْبِ لڑائی میں عورت اور بچوں کے مارنے کی ممانعت **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ النَّبِيِّ وَالْضَّبَّانِ ترجمہ

عبداللہ بن عمرو روایت ہے ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پائی گئی جس کو مار ڈالا تھا آپ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ عورتوں اور بچوں کو مارنا ناجائز ہے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کیے جاویں اس طرح ضعیف بوڑھے ہون کا ماننا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیں ہوں ورنہ قتل کیے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے تاکہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاویں گے اور امام شافعی علیہ رحمۃ کے نزدیک کیو جاویں گے **عَنْ** اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَجِدَّہُ امْرَاۃٌ مَقْتُولَةٌ وَتَحْتِیْ تِلْكَ الْمَخَازِیْ تَفْخَرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ قَتَلَ النَّسَاءَ وَالصَّبِیَّانَ ترجمہ دی جواد برگزدا **بَابُ** جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِیَّانِ فی الْبَیْکَاتِ مِنْ غَیْرِ تَقْعُدُ رات کو اگر چاہے یارین تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ نہ ہو **عَنْ** الصَّغْبَانِیِّ جَمَاعَتُهُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْرِکِ یُرْمِیْہُمْ فَاَنْ یُقْتَلَ فَاَنْ یُجْرَہُ وَذَرَّ اَدْبَیْہُمْ فَقَالَ هُمْ مِنْہُمْ ترجمہ صعب بن خنساء روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کو چاہے میں مارے جاویں اس طرح عورتیں اون کی آپ نے کہا وہ اون میں داخل ہیں **ف** یعنی دنیا کے حکم میں اور اون کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو حب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکو تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں ہے اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں **عَنْ** الصَّغْبَانِیِّ جَمَاعَتُهُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْکُفْرَ یُؤْتِی الْبَیْکَاتِ مِنْ غَیْرِ الْمُسْرِکِ فَقَالَ هُمْ مِنْہُمْ ترجمہ صعب بن خنساء روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے چاہے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں **عَنْ** الصَّغْبَانِیِّ جَمَاعَتُهُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ الْعُسْمَانِیَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَتَلَ کُلَّ کُلِّ لَوْ اَنْ خَیْلًا اَخَذَتْ مِنَ الْبَیْکِ کَاَصَابَتْ مِنَ الْکُفْرِ الْمُسْرِکِ فَقَالَ هُمْ مِنْہُمْ ترجمہ صعب بن خنساء روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ

کرین اور مشرکوں کے بچے مارین جاوین آپؐ فرمایا وہ بھی اون کا بون بن سے ہیں (یعنی مشرکوں پر
 سے) **باب جواز قطع اختیار الکفار و تحریفہا کافرون کے درخت کاٹنا اور جلا نا اور**
 ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّفَ**
نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَكَطَمَ رَهْطَ الْبُؤَيْرَةِ زَادَ قَتِيلَةً وَأَبْنُ دُحْجٍ فِي حَدِّ يَنْحِصِ مَا نَزَلَ اللَّهُ
مَا أَطْعَمَ لَمْ يَزَلْ يَنْدُو أَذْكَرَ كُفُوهَا قَائِمَةً عَلَى أَصُولِهَا نَبَا ذُرِّيَّةِ اللَّهِ وَلِيَحْكُمَ
الْفَرِيقَيْنِ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درخت جلا دیے اور کٹوا ڈالے جبکہ بوریہ اترتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ
 آیت اُماری جو درخت تم نے کاٹے یا چوڑیا اون کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا
 اس لیے کہ رسول اکرمؐ گنہگاروں کو **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافرون کے درخت
 کاٹنا یا جلا نا اسی طرح اون کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور مالک
 اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابوبکر صدیق اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست
 نہیں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ**
نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّفَ لَهَا كَيْفَ قَوْلِ حَسَّانَ أَذْهَانَ عَلَى سِدْرَةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَتَّى يَبْلُغَ
مُسْتَضِيئًا ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلا دیے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ شعر اسی
 باب میں ہے ترجمہ اسکا یہ ہے پہل ہوا بنے لوی کے شرفیوں اور سرداروں پر جلا نا بوریہ کا جس کے
 انگار اڑ رہی تھی انہی لوے سے مراد قرین بن اسحاق **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنْهُ قَالَ حَرَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ ترجمہ عبداللہ بن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلا
 دیے **باب تحاويل العنايعة لهذه الامم خاصة** اس امت کے لیے خاص لٹ
 کا حلال ہونا **عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرِهَ اللَّهُ حُرُوفَ يَنْحِصِ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغَزَانِي كَيْفَ كُنَّ الْأَنْبِيَاءُ فَقَالَ لَقَوْمٍ لَا يَتَّبِعُونِي يُحِيلُ كَقَدِ مَلَكَ

بَضَعَ امْرَأَةً وَهِيَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِي بِهَا مَلَكُوتًا يَكُنْ دَلَالُ الْخُرْقَةِ بَنَاءً لَهَا يَرْقَعُ سَفْسَفَهَا
لَا يَخْرُجُ قَدْ اشْتَرَى عَنْهَا أَوْ خَلَعَهَا وَهُوَ مُنْظَرٌ وَلَا ذَهَابًا قَالَتْ لَعْنًا أَفَأَنْتَ الَّذِي تَنْتَحِبُ حَبِيبَ
صَلَوَةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لِلنَّاسِ أَنْتُمْ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ بِالْمُحَرِّمِ خَلَعَهَا
عَلَى ثِيَابِ الْغَيْبَةِ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا خَرَجُوا قَابِلَتِ لَيْلًا كَلَهُ
كَابَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلَيْبَا يَعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ مَبَا يَعُودُهُ
فَلَكِصَقَتْ يَدًا رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلَيْبَا يَعْنِي قَبِيلَتَكَ نَبَا يَعْتَهُ قَالَ
فَلَكِصَقَتْ يَدًا بِيَدِ رَجُلٍ لَيْبَا أَوْ شَلَا حَتَّى فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ أَكَلْتُمْ عَالَمَكُمْ قَالَ فَاخْرُجُوا
لَهُ مُنْجِلٌ رَأْسُ بَقْعَةٍ مِثْلَ زَهْوَيْتَالٍ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالضَّعِيدِ نَا قَبِلَتِ
الْمَارُ مَا كَلَتْهُ قَلَمٌ فَعَلَّ الْغَنَاءُ كَيْفَ لَا حِدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَأَى ضَعْفَنَا
وَعَجَدْنَا فَطَيَّبَ لَهَا كَلَمًا مَرَّحِمَةً حَضَرَتِ ابْنُ بَرِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُرُودًا بِتِجَارَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِجَاهِدِ الْغَنِيمَةَ وَنَافِئَةً مِنْ سَبْعَةِ غَنِيمَةٍ لَوْ كُنْ مِنْ كَلَامِ مِيرِ سَاهِدَهُ مَرْفُوعًا
جِسْمُهُ نَكاحٌ كَمَا أَوْرَدَهُ جَاهِدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا نَسَبِ صَحْبَتِ نَهْنِ كِي أَوْرَدَهُ
نَدْوَةِ نَحْضٍ جِسْمُهُ نَبْكَانُ بَنَاءُ بِهِيَ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
كَاهِنِ أَوْ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
سَعْلَا رَسْمِ كَا أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
كَسْ قَرِيبًا سَ كَاؤُنْ كَسْ بَارِ بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
كَيْزُكَ مَهْفَتُهُ كَوْرَطَانِ حَرَامِ تَهَارِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
نَعْفَتُهُ دِي كَوْرَطَانِ حَرَامِ تَهَارِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
سَرَّ رَدَهُ كَا أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
رَكَا تَوْبِغِيرُهُ كَهَاتَمِ لَوْ كُنْ بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ
بَعِيتِ كِي تَوْدُ بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ أَوْرَدَهُ نَزْدًا بِهِيَ عَوْرَتِ سَحَابَتِ كَرَمِ

بیل کے سر کے برابر سونا لٹکا کر دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا جو جلائے کے لیے رکھا تھا (زمین پر اور
 انکار آئے اور کسی کہانے کو اور کہا گئے اور سو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی
 اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی کی بھی توحال کر دیا ہمارے لیے
نوٹ کو ف یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ نام
 کے ملک میں اسیجا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جبکہ کے دن خدا تعالیٰ نے اون کی دعا سے آفتاب کو روک
 رکھا یہاں تک کہ فتح ہو گئی۔ تو موسیٰ علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح ہوتا کہ آفتاب پیر دیا گیا اپنی
 لگے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ
 ہیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی دوبار آفتاب دکا گیا ہے ایک تو خندق کے نزدیک
 جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی ہو
 گیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ اس کو ادوی ثقیلین دو سے معراج کی صبح کو جب اپنے قافلہ آئے
 کی خبر دی تھی آفتاب نکلتی ہی اس کو یونس بن یحیٰ بن سبیر بن اسحاق کی زیادت میں نقل کیا ہے اور
 حضرت یوشع بن نون نے نے پہلے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیونکہ انکا
 دل لگا رہے گا اور اون کو جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگوں سے خوب
 ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور عنایت کو مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی
 نشانی نہیں قبول کی اور عنایت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا مگر حج گنا
 ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہو کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکماء
 کا بھی یہی خیال تھا اور مسلمانوں کے ریاضی میں جو اونہوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت
 ہوا ہے اور ایک طائفہ حکماء کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے
 اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبش جس سے یہ مراد ہے کہ حبش ارمین ہو گیا اور صدورہ گویا جس شمس ہوا
 کیونکہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسو ریل یا کشتی پر سے تمام جہاز اور مکان چلتے معلوم
 ہوتے ہیں اب یہ جس اہم جانے سے بڑھ چکی جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے
 سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچھ صرف حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی تورات
 مثریف میں موجود ہے پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حقیقت

کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کی اور ایک مقررہ راہ پر چلانے کی اور توپ
 کے گولے سے کسی حصے زیادہ تیز ہونے کی قدرت ہو پھر پھر اسے بارود کھنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال
 وہ لوگ کرتے ہیں جنکی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بوجہ غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنی بڑے
 بڑے عالم جزمین سے ہزاروں لاکھوں حصوں میں پیچا کیے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں ہر
 لمحہ میں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رقی برابر ادھر یا اوپر ہٹے یا دوسرے سے لڑا دے
 کیا اور اس سے پرہیز ہو سکتا کہ اون کو تہام دیوے یا اون کی حرکت خفیف کر دیوے انوسوں ان لوگوں نے
 نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کہیں نہ کرتے اور شیطان
 کے اس دھوکے میں نہ پڑتے **باب** اَلْاَنْفَالِ لُوطُ کے بیان میں **عَنْ** مِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخَذَ أَبُو مَرْثَدَةَ الْحُمْسَ سَيْفًا فَكَانَ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ هَبْ هَذَا فَأَبَى قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَسْأَلُونَكَ عَنْ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ
 ترجمہ مصعب بن سعد روایت ہے انہوں نے سنا انہو باب سے کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تہ
 لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تمہارا مجھ کو بخش دیجیے آپ نے انکار کیا تب اسہ
 تعالیٰ نے یہ آیت اودار فرمائی یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے لُوط کے مالوں
 کو تو کہہ لُوط اسہ تہ کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عَنْ** مِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ أَصْلُكَ سَيْفًا كَانَتْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْتَلِيهِ فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقِيلِيهِ
 أَجْعَلُ كَسْبِي لِعَتَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَخَذَ نَكَهَ
 قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَسْأَلُونَكَ عَنْ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ترجمہ مصعب
 بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باب سے کہا کہ میری باب میں چار
 آیتیں آئیں ایک باب ایک تہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے گئی میں
 نے کہا یا رسول اللہ مجھ عنایت فرمائیے آپ فرمایا اسکو کہہ دے پھر میں کہڑا ہوا تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ دے اسکو جہان سے تو نے لیا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ
 تمہارے مجھے دیدیجیے کیا میں اس شخص کو کس طرح رہوں گا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

یہاں مال غنیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اس میں سے ایک حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم کیا دیدیوے
 تو قاتل ہی کو ملیگا **ت** البتہ وہ نے کہا یہ نگر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرا گواہ کون ہو بعد
 اوس کے میں بیٹھ گیا پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون گواہی
 دیگا میں بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 پوچھا کیا ہوا تجھے اسے البتہ وہ میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں البتہ وہ
 یا رسول اللہ اس شخص کو سامان میرے پاس ہو تو راضی کرو دیکھو کہ ان کو اپنا حق مجھ و دین پر یہ نگر حضرت
 ابوبکر صدیق نے کہا نہیں مگر خدا کی ایسا کہی نہیں ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہی قصہ مجھ پر
 اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا راجہ بنا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اسباب ہجرت
 دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں را حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق
 کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ لوگوں
 کے فتویٰ کو سچ کہا اٹو دیدیو البتہ وہ کہ وہ سامان پہلو اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا البتہ وہ دے
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اس سامان میں سے (اور یہ کہ بچا اور اس کے بدل ایک باغ خرید لیا) نبی
 کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کیا یا اسلام کی حالت میں ادبیت کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت
 ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہ گز نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کہی نہیں گئے
 قریش کی ایک لوطری کو اور کہی نہ چوڑ میں گئے ایک شیر کو اللہ کے فیرون میں سے **ف** نوری
 علیہ الرحمہ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضعیف ہے ضاد و جیمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس
 ضعیف کی اور ضعیف کفر کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں ضعیف ہے ضاد و جیمہ اور عین سے جبر
 کے معنی بزرگ یا وہ ایک چڑیا ہے البتہ مقصود اس سے تصغیر ہے اوس شخص کے بمقابلہ البتہ وہ کہ۔
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ لَيْكَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصُّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ لَقِيتُ
عَنْ نَيْلَ بْنَ يَزِيدٍ وَفِيمَا رَوَاهُ أَنَا لَيْكَا عَنْ كَلَامٍ مِنْ كَلَامِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ لَقِيَ هُمَا تَمَنِّيَتْ
لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعٍ مِنْهُمَا فَتَمَنَّنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَاعَبْدَ اللَّهِ تَقَرَّبْ أَبَا جَهْلٍ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ بَابُ أَخِي قَالَ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ كَيْسَبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي تَقَرَّبَ إِلَيْهِ لَكِنْ تَكَايَتْ كَلَامِي سَوَادِي سَوَادُهُ حَتَّى يَمُوتَ

کو دلا یا کیونکہ وہ حقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی عبد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونوں نے مارا
 تو دونوں کا دل خزش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے
 مقتول کا سامان ویویر اور امام بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفرار کے دونوں بیٹے
 تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو مارا اور شاید قاتل
 میں شریک ہوں **عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِمَّنْ جُمِعُوا
 رَجُلًا مِّنَ الْوَلِيدِ فَكَارَ أَدَسُكَبَةُ فَمَنَعَ مَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ دَكَّانَ فَإِلَّا عَلَيْهِ جِرْمٌ فَإِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِمَا مَنَعَكَ أَنْ تَطْعِمَهُ سَكَبَةُ
 قَالَ اسْتَكْرَمَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ فَمَكَرَ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ
 قَالَ هَلْ أَتَيْتُكَ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْضَلَ لَطِيفُ الْوَلِيدِ لَأَعْظَمَ يَا خَالِدُ هَلْ أَتَيْتُكَ
 نَارِكُ وَالِي أُمْرَائِي إِنَّمَا مِثْلُكَ وَمِثْلُهُمْ كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَكْرَمَ ابْنًا لِّأَوْغَمَا
 فَرَعَاهَا ثُمَّ كَتَبَ بِنِصْفِيَا هَافَا وَدَهَكَ خَوْصًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرَّ بَتِ صَفْوَهُ وَكَرَّكَ
 كَدَنَهُ فَصَفْوَهُ لَكُمُ وَكَرَّكَهُ عَلَيْهِ جِرْمٌ ثُمَّ حَمَمَهُ حَضْرَتُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ سَوْدَاتِ بَرِّ حَمِيمٍ
 (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد
 بن الولید نے (جو سردار تھو لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے
 تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ یہ حال بیان
 کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اسکو سامان کیوں نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تھا یا رسول
 اللہ تو میں نے وہ سب دینا مناسب جانا آپ نے فرمایا دیدے اسکو پھر خالد عوف کو سامان سے
 لے لے اور ان کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا نہ
 (یعنی خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے اور
 فرمایا اے خالد مت دی اسکو اسے خالد مت دی اس کو کیا تم چوڑے والے ہو میرے سرداروں کو تمہارا
 اور انکی مثال ایسی ہے جیسو کینہ اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیکن پھر چرایا ان کو اور ان کی پیاس کا وقت
 دیکھ کر حوض پر لایا انہوں نے پینا شرو ہو کیا بہر صاف صاف پی گئیں اور بچھٹ چوڑو دیا تو صاف**

فَاتَّجَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَبِيدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ نَقَعْدَ عَلَيْهِ فَأَنَادَهُ فَاسْتَدْرَكَ بِهِ الْجَمَلَ
فَاتَّبَعَهُ بَجَلٍ عَلَى نَاقَةٍ وَرَقَاءَ قَالَ سَكَنَ وَخَرَجْتُ أَقْتَدُ لَكُنْتُ عِنْدَ ذَلِكَ النَّاقَةِ
ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ ذَلِكَ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ
فَأَخَذْتُهُ فَلَمَّا وَضَعْتُ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَخَرَّبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَزَلَتْ
ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُوْدُهُ عَلَيْهِ وَرَحَلُهُ وَسَلَّاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالَ الْوَلَدُ ابْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ
قَالَ لَهُ سَكَبَهُ أَجْمَعُ ثُمَّ رَجَعْتُ بِنُصْرَةِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فِي رِوَايَةٍ عَنْ جِهَادِ كَيْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْلَ سَاهِبَةٍ هُوَ ابْنُ كَارِجٍ وَهُوَ سَجَرِي مِثْلُهَا (ابن ماجه) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہاتھ میں ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اُسکو بٹھایا یہ ایک شتمہ اُسکو
کمر پہ لگالا اور اُس کے بازو دیا بعد اوس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کہا نا کہانے لگا اور اوپر
اوپر دیکھنے لگا وہ جاسوس گونبدہ تھا کافرون کا اور ہم لوگ ان دنوں ناقہ پر تھے اور بعض پر
بھی تھے (جن کے پاس سواری نہ تھی) ان میں ایک ایک دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اور سکا شتمہ
کہولا اور سکو بٹھایا یہ آپ اور سب بٹھیا اور اونٹ کو کھڑا کیا اور سکو لیکر بہاگا اور اب چلا کافرون کو
خیر دینے کے لیے ایک شخص نے اسکو چہا کیا خاک رنگ کی اونٹنی پر سوار کیا میں نے پکڑ لی اور سکو بٹھایا چلا
پہلے میں اونٹنی کے سر میں پاس ہتا اور اوس کے تعاقب میں جا رہی تھی میں اور آگے بڑھا ہوا
مات کے اونٹ کو سر میں پاس لایا اور آگے بڑھا ہوا تاکہ اونٹ کی نچل میں نے پکڑ لی اور سکو بٹھایا چلا
میں اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکامیں نے تلوار سونپی اور اُس سر کے سر پہ ایک وار کیا وہ گر
پڑا پھر میں اونٹ کو گھنچتا ہوا اوس کے سامان اور ہتھیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگوں کے ساتھ جو آگے تشریف لائے تھے (میری انتظار میں) مجھ کو ملے اور پوچھا کس نے ہمارا سر
کو لوگوں نے کہا کہ کو بیٹے زبیر فرمایا اسکا سب مانگو گزیر جو حرفِ سحر دیتا ہے یہ نکلا کہ جاسوس حبلی کا قتل درست
ہے اور اس پر اتفاق ہو اور جاسوس فہمی کا بھی قتل ناکہ اور ادعا کے نزدیک درست ہے
کس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹ گیا اور جاسوس
مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک اُسکو قتل کرین گے (ابو حنیفہ)

عن سکہ بن الاکوع قال غزونا فرارۃً وعلینا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا فاما کان بیننا و بین المائد ساعۃ
 امرنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فخرجنا ثم شئنا العادۃ فوردنا الماء فقتل من
 قتل علیہ و سبوا انظر العنق من الناس فیہم الذاریون فخشیت ان یتسبروا
 الی الجبل فزیمت بسمہم ینتہم حد ین الجبل فلما اداوا السهم وقفوا فحیتہم اسود
 و فیہم امرأۃ من بنی فزارہ علیہم اذ شئ من ادم قال القشع النطع معہا ابنتہ لہا
 من احسن العرب یسقتہم حتی یتربوا ابابکر فنقلنی ابوبکر لیتہا فقلت لہا
 الم دینتہ و ما کشفت لہا ثوباً فکفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السوء و قال
 یا سکتہ ہبیل الم اذۃ فقلت یا رسول اللہ لقد احببتنی و ما کشفت لہا ثوباً ثم
 لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغد فی السوء فقال یا سکتہ ہبیل
 الم اذۃ اللہ ابون فقلت لہا ک یا رسول اللہ فواللہ ما کشفک لہا ثوباً فابعت
 بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اہل مکہ ففقدوا ہا ناساً من المسلمین کاخو
 اُسروا بسکۃ ثم حبسہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہو ہم نے جہاد کیا فرارہ سے رجوع ایک قبیلہ سے
 مشہور عرب میں اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے انکو امیر بنایا تاہم پر جب ہمارے اور پانی کے پیچ میں ایک گہری کا فاصلہ ہوا تو
 اس پانی سے جہان فرارہ رہتی تھی حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پہلوات کو اتر پڑے ہر طرف
 سے حکم کیا حملہ کا اور پانی پر پہونچو وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہو گئے اور میں ایک شخص کو
 کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافرون کی) میں ڈرا کہ میں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک
 نہ پہونچ جا دین میں نے ایک تیر مارا اون کے اور پہاڑ کے پیچ میں تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے میں ان
 سب کو ڈنکنا ہوا لایا اون میں ایک عورت فرارہ کی جو چڑا اپنی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی
 نہایت خوبصورت میں ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا اونہوں نے وہ
 لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دیدی جب ہم مدینہ میں پہونچے اور ابھی میں نے اُس لڑکی کا کپڑا نکالنا
 کہو لا تھا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو بازو میں سے اور فرمایا اسے سلمہ وہ لڑکی

مجھ کو دیدے ہیں کہا یا رسول اللہ قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مجھ کو پہلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا
پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھ کو دیدے تھے
باب بہت اچھا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی کہہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کسی مسلمانوں کو چھڑایا
جو کہ میں قید ہو گئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں یہ کہ جواز نکلا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ عورت کو بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور مان اور بیٹی میں جدائی کرنا درست ہے حسب
بیٹی جو ان ہوا انتہی مختصر **باب** حکم الکفر جو مال کا فرون کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے

ابن ماجہ **ح** ہام بن مثنیٰ قال هذا ما حدثنا به أبو هريرة عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن
أحد بني هاشم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أئما قرية أئمتكموها أئمتكموها فسمعتكم ذبحاً أئما فذبحتم
الله ورسوله كان خمساً لله ورسوله صلى الله عليه وسلم لکن ترجمہ ابوبہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں سپہر تو تمہارا حصہ ایمین ہے اور جس
بستی میں اللہ نے خدا اور اس کو رسول کی نافرمانی کی پسینے لڑائی کی تو باوجود ان حصہ اسکا اور رسول کا ہو اور
باقی چار حصہ تمہاری ہیں **ف** اس حدیث میں بیان ہے فی اور غنیمت کا بغیر جو ملک مدون جنگ کا فرون سے
خالی کر دیا یا صلح سے یا بوسن یا یادہ سب کا سب ال عہدیت المال کا و سکونی کتہر میں اوسمین غازیون کا حصہ مقرر
نہیں لیکن اگر وہاں جا کر پھر تو بطور عطا کے حصہ یا دین گئے ہو مگر نہ صارت بیت المال میں غازی
بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے ہو ایمین باوجود حصہ بیت المال کا ہو اور باقی چار حصے غازیون کے
اسکو غنیمت کہتے ہیں رخصتہ الاخبار، نووی نے کہا خافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فی میں بھی جنس
وجہ ہے جو غنیمت کہتے ہیں اور باقی علم نے اختلاف کیا ہے کہ فی میں جنس نہیں ہے ابن منذر
نے کہا سو خافعی کے اوس سے پہلے کوئی فی میں جنس کا فاکل نہیں ہوا **ع** عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال كانت أموال بني النضير مما آتاه الله على رسوله صلى الله عليه وسلم
مما أكره يوحف عليه المسلمون بخيل وكامير كاري فكانت للربح صلى الله عليه وسلم
خامسة فكان ينفق على أهله نفقة سكة ومال ينفق على الكراع والسلاح علة
وذلك قيل الله ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور انہوں نے کہا بنی نضیر

کے مال اور مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم اور مسلمانوں کے لئے ہر طرح کی چیز
 کی گہڑوں اور اونٹوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آپ اس میں سے اپنے
 گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گہڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔
ف نووی علیہ الرحمۃ کہتا ہے آپ ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورے ہونے سے پہلے وہ
 صرف ہوتا اور ایک کاموں میں سے جو جب آپ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو بے بدل گرو تھی اور
 میں دن آپ بیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتا **یا حکن الزہری** یضدک الاستاذ ترجمہ وہی جواب اور
کن الزہری ان مالک بن اویس حدیث قال اذ سئل عن عمر بن الخطاب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فیما یشتر فی مالہ قال فوجہ شفی بیئہ جالس علی سیرہ مفوضاً
 الی مالہ متک علی راسہ من اذہم فقال یا مالک انہ قد دعت اهل ابیات من قومک
 وقد امرت فیہم برفعہ فخذہ فاقیمہ بیکھم قال فقلت لوامرکت بحد الحار
 قال فخذ یا مالک قال فخذہ یزدنا فقال هل لك یا امیر المؤمنین فی عثمان وعبد الرحمن
 بن عوف والزبیر وسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعم
 فاذن لہم فدخلوا ثم جاء فقال هل لك فی عباس وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 قال نعم فاذن لہما فقال عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امیر المؤمنین اقص بیئہ
 وبیئہ ہذا الکاذب الا نتم العاد الحار فقال القوم اجل یا امیر المؤمنین فانض بایم
 وارجعہم فقال مالک بن اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یخیل لے انہم قد كانوا قدوم
 لذلك فقال عمر انہ انشدکم باللہ الذی یأذیہ تقوم السماء والارض من اعلان
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقہ قالوا نعم ثم اقبل علی الناس یقولون انما انزلنا
 الذی یأذیہ تقوم السماء والارض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقہ
 کما انتم قال عمر ان اللہ تعالیٰ کان خص رسولہ بخاصۃ لم یخص بها احدا غیرہ قال ما فاد
 اللہ علی سؤل من اهل القری فذیلہ للرسول ما ادری هل قدوة الایۃ الی تکلم اثم لا قال نعم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینکح اموال بنی النضیر فواللہ ما شانہ علیکم ولا اخذہا منکم
 حتی یقر هذا المال فكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأخذ منہ نفقۃ سنۃ

شمر جعل ما بقی اسوۃ المال شمر قال انشد کمر بالله الی می یا ذینہ فقوم السماء والارض
 انتمون ذلک قالوا نعم ثم نشد عباساً وعلیاً یقوی الله تعالیٰ علیهما ویشل ما نشد
 ینہ القوم انتم ان ذلک قالوا نعم قال فلما کتفی رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال
 ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنہ انا ولی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فجلستما فطقت
 میرا ناک میں انین اخیک ویکلک ہذا امیراتہ امراتہ من ابیہما فقال ابو بکر رضی الله
 تعالیٰ عنہ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقہ فترک ایمما
 کا ذیبا انما عادی راخاریا و الله یعلم انہ لصادق باذراشدک نابغ الحق لیسر تو فی
 ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنہ وانا ولی رسول الله صلی الله علیہ وسلم وولی ابن کبر
 رضی الله تعالیٰ عنہ فترک ایمما فی کا ذیبا انما عادی راخاریا و الله یعلم انہ لصادق
 باذراشدک نابغ الحق ولیتہما فخرجتین انت وھذا و انما جمیع و امر کما
 یا حد فقلتم اذ فعضا الیکما فقلتم ان فیتم دفعتم الیکم علی ان علیکم معامد
 الله ان تعملا فیہما بالذی کان یعمل رسول الله صلی الله علیہ وسلم فآخذنما کما
 ینذک قال اک ذلک قالوا نعم قال شمر جلستما فی لا فقصہ بیکم کما ولا والله لا فقصہ
 بیکم ما یخبر ذلک حتی تقوم الساعة فان عجزتمہا عنہا فندھا الی ترجمہ نہری
 سے روایت ہر ماگ کو بڑے حدیث بیان کی ادن سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا بیجا میز
 ادن کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھو تھے گدی پر اور کوئی فرش اوپر نہ تھا اور
 تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کسی گھر والے
 دوڑ کر میرے پاس آئے ہیں انکو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دی میں نے کھا کاش یہ
 کام آپ اور کسی سے لیوین انہوں نے کہا تو نے لے اے مالک اتنے میں پرنا (ادن کا عرض ہو کر
 اور خدمت گزار آیا اور کہہ لگا اے امیر المؤمنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور
 زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا ادن کو آئے دے وہ آئے
 پر پرنا آیا اور کہہ لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا
 ادن کو بھی اجازت دے عباس لے کہا اے امیر المؤمنین میرا اور اس جوٹے گنہ گار دغا باز چور

کا فضیلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چاروں لفظ یعنی جہونا گنہگار دغا باز چور حضرت عباسؓ حضرت
 علیؓ کو کہی اور اسکی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور پر ہیں اور بشرط محذوف ہے نیز اگر حضرت علیؓ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہو تو وہ ایسی ہون گے یا بطور پیار کے کہی جیسو باب
 بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباسؓ چچا تھے اور مثل باب کرتے امام مازری نے کہا کہ حضرت علیؓ کی شان
 بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچو کستبار نیک
 امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پھر
 کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کر نیکا اور ہر ایک سببی بات سے اون
 کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یکہمین گے کہ راویوں نے جو بڑا کہا اور یہ تاویل ہی ہو سکتی ہے
 کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کو نزدیک نہیں ہوتا جیسو مالکی بنیدینے والے کو قصر
 الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجھ گیا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کی کارروائی
 کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علیؓ اسکو ٹھیک سمجھتے ہوں انتہی مختصر **اقت** لوگوں نے کہا ان
 اے امیر المومنین فضیلہ انکا کر دیجیے اور ان کو اس محنت سے رحمت دیجیو تاکہ بن اوس نے کہا میں
 جانتا ہوں کہ ان دونوں نے ایسے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہما نے عثمان اور عبداللہ
 اور زبیر اور سعد کو اسیلو آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ کر فضیلہ کراویں حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم
 ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ
 نہیں ملتا اور جو ہم چوڑ جاویں وہ صدقہ ہے سب کہا ان ہم کو معلوم ہے پھر حضرت عباسؓ اور حضرت
 علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے
 حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبروں
 کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور دونوں نے کہا بیشک ہم جانتے
 ہیں **فائدہ** حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا
 کیا علما نے اسکا جواب یہ ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد
 دونوں میں بجاوے اور ہر ایک اپنی حصہ میں وہی کرتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کرتے تھے پر حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم جائز نہ کہی اسوجہ سے کہ جب بہت فائدہ گذر جاوے تو لوگ اسکو میراث
 نہ سمجھیں گے لیکن خاصہ کہ ایسی حالت میں کمیٹی کا حصہ چپا کے ساتھ آدھون آدھوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا
 کہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ہوئی تو انھوں نے
 بھی اسکو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابو بکر
 اور عمرؓ اور عثمانؓ کا ظلم مذکور باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے بھی
 تجھ پر ظلم کیا ہے تب یہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سخت کہا **ف** حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے
 ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو دیا اللہ اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اس
 اور رسول ہی کا ہے مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت ہی انھوں نے پڑھی یا نہیں آپر حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو نبی انصاف کے مال بانٹ دیے
 اور تم خدا کی اپنے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہوا اور تمکو نہ دیا ہو یہاں تک کہ یہ
 مال رہ گیا اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ
 بیت المال میں شریک ہوتا پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ
 کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم پر سب بنتے ہو یا نہیں انھوں نے کہا ان جانتے ہیں
 پر قسم دی عباس اور علیؓ کو ایسی ہی انھوں نے یہی بھی کہا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے
 ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگئے آئے عباس تو اپنے ہتھیار کا
 ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بہائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علیؓ
 کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اور ان کے باپ کو مال سکو جانتے تھے (یعنی حضرت فاطمہؓ زہرا رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کا جو بی بی تھیں حضرت علیؓ کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
 ابو بکر نے جو باب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا
 جو ہم جنور و جاویدین وہ صدقہ ہے تم انکو جو چاہو گناہ روغنا باز چور سمجھو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ
 سچو نیک عبادت پر تھے حق کے تابع تھے **ف** بیان یہی وہی تاویل ہے جو اور حضرت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علی کے لیے کہا تھا **ف**
 پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اور میں دلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
 ابوبکر کا تھے بچہ کو بھی جو ناگہان گاروغا باز چور سجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں ایک
 ہوں ہدایت پر ہوں حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی نہ ہوں تم دونوں میرے پاس آئے اور
 تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہی رہے اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر میں لحاظ کروں
 کہ قرابت رسول دونوں میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہوا تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہماری سپرد کرد
 میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دیے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرنے
 رہو گے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تم نے اسی شرط کو یہ مال مجھ سے لیا پھر حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں ایسا ہی ہے انہوں نے کہا مان حضرت عمر نے کہا پھر تم دونوں
 (اب) میرے پاس آئے موفصلہ کرنے کو اور قسم اللہ تعالیٰ میں سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا
 نہیں قیامت تک البتہ اگر تم سے اس مال کا بند و بست نہیں ہوتا تو مجھ کو پھر دید و **ف**
 وہی انتظام کرتا رہوں گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ
 جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے
 باغ و فک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق نہ دیا اور سکہ دیا کہا نہیں سکہ قدر
 نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سنی تھی اس کے خلاف کیا عمل کر سکتے تھے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس
 مال کو خود کہا جاتے یا اپنے تصرف میں لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر بار صرف کرتے تو یہی
 طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں کو
 محاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور اس میں رکنی برابر بے ایمانی نہ کرے اور
 سب لہانوں کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کچور کے لیو کیسی بے ایمانی کرنے کا علاوہ اس کے
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ظرافت میں وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سپرد کر دیے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت سے ادا ہے اور اس کے غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 پر اس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر چلتے تھے **عَنْ** مَلِكِ بْنِ
 الْحَكَمِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَرَسَلُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى آتَانِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ خَضَعَ أَهْلُ أَيْمَاتِ مَوْتِهِمْ لِي بِخَوْفٍ مِنْ مَالِكِ بْنِ خَيْدَانَ فِيهِ فَكَانَ
 يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا كَالِ مَعْمُورٍ يَكُونُ قُدُوتُ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ
 يَجْعَلُ مِمَّا بَقِيَ مِنْهُ يَحْكُمُ مَالِ اللَّهِ تَعَالَى مَرَّجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرٍ كَيْفَ لَفْظُونَ كَافِرٍ هُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَدْرَجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حِينَ بُوِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَبْعَثَنِي عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَفِي
 اللَّهُ تَعَالَى الْحَسَنُ إِلَى ابْنِ كَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَيَسْأَلُنِي مِيرَاتُهَا مِنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَوْ لَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُدْرِكُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ مَرَّجَمَهُ امِ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْ
 عَائِشَةُ صَاحِبَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي وَفَاتِ هَوْنِي
 تَوَابِكِي بِي بِيُونَ نِي حَضَرَتْ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو حَضَرَتْ ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 پَاسِ نِي جَنَابِ جَاهِ اِبْنِ تَرَكَ نَا كُنْتِي مَكِّي لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكِّي مَكِّي حَضَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا مَكِّي كَمَا اِنْ سُو كِيَا جَنَابِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي نِيْنِي فَرَا يَاسِي هَارَا كَرَمِي وَارْتِ
 نِيْنِي مَوَاجِمْ جَوَادِرِي وَهُوَ صَدَقَةٌ **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا بَدَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ بَكْرِ الصُّوْلِي رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلَهُ مِيرَاتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاتُهَا اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَقَدْ لِي وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرٌ فَقَالَ ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اِنْ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُدْرِكُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اَيْمَانِيَا كُلُّ اِلٍ حَسَدٍ صَدَقَةٍ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَارْتِ وَاللَّهُ لَا اَعْبُرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا اَلَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَكَعْمَالِكِي فِيهَا مَعَ عَمِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْنِ ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللَّهُ تَعَالَى عَشْرًا نَزَلَ فِيهِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهَا نَفِيسًا فَوَجَدَتْ قَاطِبَةً رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا عَلِيٌّ بَنِي بِكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرْتَهُ فَلَكَ بِكَرٍ مَحْشَى
 تَرَفِيتُ وَعَاشَرْتُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تَرَفِيتُ فِيهَا
 زَجَّجَ عَلِيٌّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِيَلَاوُكُمْ يَزِينُ بِهَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ وَصَلَّى إِلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلَّيْنِ مِنَ النَّاسِ حِصَّةٌ حَيَاةً قَاطِبَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا فَلَمَّا تَرَفِيتُ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وَجْهَهُ النَّاسِ وَالنَّاسُ مُصَافِحَةً أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمُصَابِعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بِأَيِّهِ يَلِكُ الْأَشْهُرُ مَا رَسَلَ إِلَيَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ أَنْ أَتَيْنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةً فَخَضِرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَنْبَغِي بِكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ
 سَلِيمِيَّةٌ وَحَدَّكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا عَمِيَ هُمْ أَنْ يَقَعُوا إِلَيَّ وَاللَّهِ
 لَا يَتَقَرَّبُونَ لِي فَطَلَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَشَرَّفَ عَلَيَّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ بِضَيْفِكَ وَمَا أَطْعَمَكَ اللَّهُ وَلَوْ تَغْفَرُ
 عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَيْتَكَ اسْتَبَدَّ دَنَتْ عَلَيْكَ يَا أَمْرُوكَ كُنَّا نَحْنُ
 نَكُونُ أَحَقُّ بِالْإِتْيَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّ يَدٍ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى رَاضَتْ عَيْنَايَ بِكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا تَكَلَّمَ
 أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَّابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ مُزَيْجِي وَأَنَا الَّذِي شَجَرْتُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ
 شِدَّةِ الْأُمُورِ فَإِنِّي لَمَّا لَمْ أَلْقِ فِيهَا عَيْنَ الْحَقِّ وَلَمْ أَشْرِكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا الْأَحْسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَنْبَغِي
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا حَلَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 صَلَوَةُ الظُّحْرِ فِي الْيَسْمِينِ فَتَشَرَّفَ وَذَكَرَ شَأْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَفِي
 تَخَلُّفِهِ خَيْرٌ الْبَيْعَةِ وَعُدَّ بِهِ بِالَّذِي اعْتَدَّ إِلَيْهِ لَمْ اسْتَغْفِرْ وَتَشَرَّفَ عَلِيٌّ بَنِي
 أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَعُظِمَ حَوْلِي بِكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا لَمْ يَحْلُ

عَلَّ الْاَنْ فَمَنْعَ نَفْسِهِ عَلَّ اَيْتَ نَبْرَ تَعْنِي اَللّٰهُ تَعَالٰى اَعْنَتْهُ وَلَا اَنْكَادَ الْاَلَدَيْنِ فَعَنْكَه
 اَللّٰهُ تَعَالٰى وَحَلَّ يَسِيْرَ نَاكِيْمًا كَمَا تَرَى كَمَا تَرَى الْاَمْرَ وَتَصِيْبًا وَاسْتَبْدَكَ بِهِ عَلَيْنَا كَوْنًا نَاكِيْمًا
 الْاَنْفِيْمَا كَسْرًا لِّاِنَّكَ تَسْلِمُتْ وَقَدْ لَوْ اَصْبَحْتَ وَكَانَ اَلْمُسْلِمَاتُ اِلَيْهِ لَمْ يَفْرِجْ لِّجَدِّ رَاسِحَ الْاَمْرَ
 الْمَعْرُوفُ تَرْجَمَ امَ الْمَوْضِعِ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَے رَوَايَتِ امِ حَضْرَتِ فَاطِمَةَ زَهْرَا
 رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اِمَامِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حَاصِبَتِ اَدَى نَے حَضْرَتِ اَبُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
 كَے پاَسِ كِيُو بِيْجَا اِيْثَا تَرْكَ نَا كُنْجَے كُو رَسُوْلُ اِمَامِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَے اَوْنِ الْاَوْنِ مِيْنِ سَے حُجُوْ اِمَامِ تَعَالٰى نَے
 دِيْے اَكِيُو دِيْءِ مِيْنِ اَوْرَ فَاذْ كِي مِيْنِ اَوْرَ كُچَے بَچَ تَا تَا خِيْرَ كَے خَمْسَ مِيْنِ سَے حَضْرَتِ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَے
 كَہَا كُو رَسُوْلُ اِمَامِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے فَرَا مَایَا سَا رَا كَلِيْ دَارِ شَے مِيْنِ ہوتا اَوْرَ جُوْ جُوْ طَاوِيْنِ دُوْ صَدَقَے
 اَوْرَ حَضْرَتِ مَحْمُوْدِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي اَوْلَا دِ اِیْ اَل مِيْنِ سَے كَہَا دِيْگِيْ اَوْرَ مِيْنِ تَوْ قَسْمِ خَا دَا كِي رَسُوْلُ اِمَامِ صَلَّى اَللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَے صَدَقَے كُو كُچَے ہِيْ جَمِيْنِ بَدَلُوْنِ كَا اَوْ سَے قَالِ سَے جَمِيْرُ رَسُوْلُ اِمَامِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَے زَمَانِے سَا رَا
 ہِيْنِ تَا اَوْرَ مِيْنِ اُسَے مِيْنِ اِیْ كَامِ كُو دِيْ كَا جُوْ جَابِ رَسُوْلِ خُذَا اِمَامِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْتِے تَہے غَرَضُ كَے
 حَضْرَتِ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ نَے اَنْكَارِ كَیَا حَضْرَتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہَا كُو كُچَے دِيْنِے سَے اَوْرَ حَضْرَتِ
 فَاطِمَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہَا كُو غَضَبِے آيا اَوْرَ اُنہُوْنِ نَے حَضْرَتِ اَبُو بَكْرٍ سَے مَلَا قَاتِ جُوْ طَاوِيْ اَوْرَ بَاتِ تَا كِي بِيْہَا
 تَا كَے مَلَا قَاتِ ہُوْیِ اَوْنِ كِي رَاوَدِيْ رَحْمَۃُ اَللّٰهِ تَعَالٰى نَے كَہَا يَرْكَ مَلَا قَاتِ وَہ تَرْكَ اُنہِيْنِ جُوْ مَشْرَعِ مِيْنِ حَرَامِ
 ہِے اَوْرَ دَہِ پِيْرُ كَے مَلَا قَاتِ كِي رَقَبَتِ ۔ سَلَامِ نَحْرِے بِاَسْلَامِ كَا جَابِ نَدِيْ اَوْرَ رَسُوْلُ اِمَامِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَے بَعْدِ صَرَفِ چَہِے مَہِيْنِ زَندِے مِيْنِ رَاوَدِيْنِ ہُوْنِے كَہَا اَللّٰهُ مَہِيْنِ يَانِيْنِ مَہِيْنِے يَادِ مَہِيْنِوْ يَا سَتَرْدَنِ بَہِ
 حَالِ تَمِيْنِ تَا رَیْجِ رَحْمَانِ مَبَارَكِ سَلَامِے سَچِيْ مَقْدِسِ كُو اُنہُوْنِ نَے اَسْقَالَ فَرَا مَایَا حَسْبِ اَوْنِ كَا اَسْقَالَ سَا
 تُو اَوْنِ كَے خَاوَدِ حَضْرَتِ عَلِيْ بِنِ اَبِيْ طَالِبِے اَكِيُو رَا تِ كُو دَفْنِ كَیَا اَوْرَ حَضْرَتِ اَبُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہُ
 عَنَے كُو خِيْرَ تَا كِي رَا سَے مَعْلُوْمِ ہَا كَے رَا تِ كُو دَفْنِ كَرِ تَا ہِيْ جَا نَہِے ہَا اَوْرَ دَفْنِ كُو اَفْضَلِے اَكُو كُوئی عَدُوْ نہ ہوا اَوْرَ
 نَا زِ طِبَے ہِيْ اُنہِيْرَ حَضْرَتِ عَلِيْ كَرَمِ اِمَامِ دُجَہِے مَے اَوْرَ جَبِے حَضْرَتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہَا زَندِے تہِيْنِ جَبِے كَے
 لُو كَے حَضْرَتِ عَلِيْ كَرَمِ اِمَامِ دُجَہِے كِي طَرَفِ مَاقِلِے ہِے (بوجہ فَاطِمَةَ زَهْرَا رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْہَا كَے) حَسْبِ وَہ اَسْقَالَ كَرِ تَا
 تُو حَضْرَتِ عَلِيْ كَرَمِ اِمَامِ دُجَہِے نَے دِيْ كَہَا لُو كَے مِيْرَ طَرَفِ ہِيْ بَہِ كَے اَوْرَ اُنہُوْنِ نَے حَضْرَتِ اَبُو بَكْرٍ سَے مَیْلَ كُو لِيْنَا جَا نَا اَوْرَ
 اُنِے مَیْلَتِ كُو لِيْنَا مَنَاسِبِ جَہَا اَوْرَ ہِيْ تَا كِي كُیِے مَہِيْنِے كَے رَے تَہے اَوْرَ اُنہُوْنِ نَے مَیْلَتِ كِي نَہِيْ حَضْرَتِ

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت
 میں دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس دایت میں بیان کر دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت میں دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ
 کی بیعت میں کچھ غفلت نہیں ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ
 جس قدر لوگ علماء اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں اسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ
 دوسرے معتبر لوگ خلافت تکبرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق کا خلافت نہیں کیا تھا
 مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالیت قدر اور عظمت
 شان کے ان کو بشورہ میں شریک نہیں کیا اسوجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈرتا تھا کہ کہیں
 اور کوئی فتنہ اٹھ نہ کھڑا ہو اور ہوا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بھی اسکو مقدم کیا رہتی
 مختصراً **فت** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا بھیجا
 اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ کیلے آئیے آپ کو ساتھ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
 آنا نا پسند کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا تم خدا کی قسم اکیلے
 ان کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے تم
 خدا کی میں تو جاؤں گا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان کو نا پسند تھا کس لیے کہ
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت
 ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی مائتم کے دنوں کو جو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو رنج میں سے تھے اور زیادہ رنج ہوا اور مصلحت فوت ہو جاوے
 کیونکہ حضرت علی نے انکو ابوبکر صدیق کے ساتھ بیعت کر لینے پر رضی کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم
 دل ہیں اور صابر تو بنی مائتم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اوسکی وجہ سے ابوبکر کا دل
 پھر جاوے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے دو نو نظرت
 ہوا لون پر عیب رہتا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی قسم کہ دوزخ والیوں کے قسم کا پورا کرنا واجب ہی ضروری ہے کہ اس کے لئے فساد پیدا نہ ہو

آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادن کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشہد پڑھا جس پر خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں ابہر کہا ہم نے بچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو ادا جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق دیا اور ہم رشک نہیں کرنے اُس لغت پر جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق دی رہنے خلافت اور حکومت (لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا ہی حق ہے اس میں کوئی شک ہم قرابت کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر برا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باقین کرتے رہے پھر یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں بھر آئیں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان نالوں کی بابت (یعنی فداک اور رضیہ اور جس خیمہ وغیرہ) اختلاف ہوا تو میں حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا چاہا آج سے پہلے کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تبادہ بھی کہا پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت پُر ہو جسے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رشک ہو یا ادن کی بزرگی اور فضیلت کا جھوٹا انکار ہو بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا ہی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے بغیر صلاح کی یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا یہ شکر مسلمان خوش ہوئے اور آپ نے حضرت علی سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا اُس روز مسلمان حضرت علی کی طرف پھر الٹے آئے جب انہوں نے یہی امر کو اختیار کیا **فانزلہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تھے ان کو دوسری سو بات میں رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی

بیان کی اور ان کے ہمین بہر آئین اور سہ وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی ابوبکر سے بخوشی
 بیت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی حال تھا اللہ تعالیٰ ان کے شان میں فرماتا ہے ہندو
 علیہ الکھار حمار بنیم سخت مین کا فون پر اور ملائم مین آپس میں رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا اور اہل بیوگین تو حضرت ابوبکر کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا
 اپنے صرف میں لاتے آپ کے بیویوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے زندگی میں کبھی نہ تار کرتے
 اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے یا انہیں حضرت ابوبکر حضرت علی کے بلائے پر کیا
 ان کے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان
 حضرات کو دلون میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے نہ ملے جلتے برب راضیوں کا
 طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ لگاتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت
 قریب و محض عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ حَتَّى أَشْهَتْكَ
 عَمَّامَا أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَكْتُمَانِ مِيرَاتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ يَنْطَلِقُ مِنْ أَفْوَاهِهِ مِنْ قَدْرِكَ وَتَمْتَمُ مِنْ خَيْرِ
 فَقَالَ لَوْ مَا أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَنَاقِي الْحَدِيثِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عَقِيلِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثُمَّ قَامَ
 عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَلَّمَ مَرْحُومًا ابْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَرَّ
 فَضِيكَتَهُ وَسَائِقَتَهُ فَهَمَّ مَضَى إِلَى ابْنِ أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ فَقَالُوا أَصْبَدْتَ وَأَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا إِلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ حِينَ قَرَّبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ مَرَّجَمَةً حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس و نون حضرت ابوبکر صدیق کے
 پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور وہ اس وقت میں طلب

طلب کرتے تھے مذکور زمین اور خیر کا حصہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا حدیث کہ اسی طرح جیسو اور پگندری اس میں یہ ہے کہ بہر حق علی کرم
 وجہہ کھڑے ہو اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نرائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت
 اسلام کا ذکر کیا یہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان کو جمعیت کی اس وقت لوگ حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے یہ کیا اور اچھا کیا اور سہوت و لوگ ان
 کے ہنر دار ہو گئے سب کے ہنر دار ہوئے وہی بات کرمان لیا **عَلِیٌّ** عَاشِیۃٌ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کَاذِبٌ
 النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ اَنْ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کَاذِبَتٌ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 صَلَّی اَنْ یَقْسِمَ لَہَا وَیَرَاتِہَا مَاتَرَکَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَادَ اللہُ
 عَلَیْہِ فَقَالَ لَہَا اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَکَ نَاصِدٌ قُلْتُ قَالَ وَعَاشِیۃٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْتُ
 اَشْہَرُ مَا کَانَ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سَاَلْتُ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَصِیْبَہَا
 مِمَّا تَرَکَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حَیْبٍ وَفَدَکَ وَصَدَقَہُ بِالْمَدِیْنَةِ قُلْتُ
 اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَیْہَا ذَا لَکَ وَقَالَ لَکُمُ تَارَکَا شَیْئًا کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْمَلُ بِہِ الْاَعْمَالُ بِہِ اِنْ اَحْسَنَ اِنْ تَرَدَّدْتَ شَیْئًا مِثْلَ اَمْرِہِ اَنْ اَرْبِیْعَ
 فَاَمَّا صَدَقَہُ بِالْمَدِیْنَةِ فَکَدْ نَعَمَ کَعُمُرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَیَّ عَلِیٌّ عَنِ عُبَیْسِ بْنِ عُرْفُو
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَغَدَّیَہُ عَلَیْہَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَامَّا حَیْبُ وَفَدَکَ فَاَمْسَاہُمَا
 عُمُرٌ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ہُمَا صَدَقَہُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ تَا لِحَقْوِی
 الَّتِی تَعْرِیہُ وَکُوْا اِیْہِہُ وَاَمْرُہُمَا اِلَیَّ مِنْ رَیِّی اَمْرًا قَالَ فَہُمَا عَلِیٌّ ذَا لَکَ اِلَیَّ الْیَوْمَ مَرْحُومَہُ
 ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بعد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرے سے جوابہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوید فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور

جو چہ چوڑا بدین وہ صدقہ ہے! اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
 کے بعد صرف چہرہ ہند تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیر اور مذک اور مدینہ کے صدقہ میں سے
 حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے
 تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہ میں گمراہ نہ ہو جاؤں پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی انہی
 قبضہ میں رکھا) اور خیر اور مذک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہ ماہ دو
 صدقہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف تھے آپ کو حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور
 یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو عالم میں مسلمانوں کا سپر آجنگ یا یہی رہا دینے خیر اور مذک
 ہمیشہ خلیفہ وقت کو قبضہ میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی اپنے خلافت میں انکو تقسیم نہیں
 کیا پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہو گیا **عن** ابوبکر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقسیم ورنہی دیکار ما ترکہ
 بعد نفقة ذلک لانی و مؤنة علی فی خصوصہ **ترجمہ** حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دنیا ہی باٹ نہیں سکتے جو چہ چوڑا
 اپنی عورتوں کے خراج کے بعد اور منتظم کی اجرت کو بعد بخیر و صدقہ ہے **ف** ندوی علیہ الرحمۃ کہ
 جہود صلا کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری
 سے یہ منقول ہے کہ یہ ہماری پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام
 نے دعا کی تھی ویرث من ال یعقوب اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ اگر کوئی آیت و ان
 خفت الہی من قرآنی بھی نہیں ہوتی کیونکہ سوالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے و ورت لیکن ان ذاد اور صواب جہود کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت
 نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بند و بست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود منتظم
 کرے فاضل علیا کہنے سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال یہ تو ایک تو سات مانع بنی نظیر کے
 جو یہودی کی وصیت کر دے آپ کے ملک میں آئے تھے حبیبہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری
 وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی تھی تیسری بنی نظیر کا مال حبیبہ مدینہ سے لکائے گئے اور بنی

لڑے بڑے وہ ہاتھ آیا چوتھو آدمی حصہ فدا کا جو صلح کے روز ٹھہرا تھا خیر کی فتح کے بعد باجوچوین تہا
 وادی القری کی چٹائی دو تلافی خیر کے وطن اور سلام جو صلح سے لیے گئے ساتویں خیر کے حسن میں
 سے حصہ یہ سب آپ کو املاک تھی کسی اور کا حق اور میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور
 اہل و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کو طور پر پہنچا جاتا ہے اور کسی کو انکی
 ملک حرام ہے **عَنْ** ابْنِ الزُّنَادِ بِطَلْحَةَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ تَرْجَمَةٍ وَهِيَ جَوَادُ بْنُ كَثِيرٍ **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ مَاتَرُكًا مَصْدَقًا
 ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی
 وارث نہیں ہوتا جو ہم جوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **بَابُ كَيْفِيَّةِ هِمَّةِ الْغَنَمَةِ بَيْنَ**
الْحَاخِرِينَ غَنِيمَتِ كَالِ كَبِيرٍ تَقْتَرِبُ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي الْفَيْلِ الْفَدْرَ سِتِّ مِائَتَيْنِ وَالزَّجَلُ
 سِتِّ مِائَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کو مال میں سے
 دو حصے گہڑے کو دلائے اور ایک حصہ کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک
 حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد القریہ اور مالک اور
 اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابو عبد اللہ اور
 ابن جریر اور محمد کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصے ہیں اور پیدل کا ایک
 حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ گلی گہڑے لادے تو ایک ہی گہڑے کا حصہ پار بگا جہود کا یہی قول
 ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کو نزدیک رکھا حصہ بیگانہ دوسری لفظ **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ بِطَلْحَةَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ تَرْجَمَةٍ وَهِيَ جَوَادُ بْنُ كَثِيرٍ اور ابن جریر
 غنیمت کا ذکر نہیں **بَابُ** **الْمَكَادِ بِالْمَلَاكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَابَا حَبَةَ الْغَنَمِ**
 فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور صباح مؤنث لوط کا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
 وَهَمَّ لَفَّ وَأَهْجَأَ ثَلَاثًا وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَيَحْيَى فَيَقْتُلُ بِرَيْبِ اللَّهِ ثُمَّ انْجَزَى مَا دَعَى نَبِيُّ اللَّهِ

اَنْتَ مَا رَدَدْتَنِي إِلَى الْوَحْشَةِ اِنَّكَ اِنْ تَعْلَمَ طَرِيقَ الْعَصَاةِ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تَقْبَلُ فِي
 الْاَرْضِ فَمَا اَنْ يَخْتَفِ بِرَبِّهِ مَا دَامَ يَدِيهِ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رُكُوعُهُ عَنْ مَكْبَرَتِهِ
 فَاتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَخَذَ رِدَائِهِ نَالِقَاهُ عَامِنًا مِنْكَ بِيَهُ ثُمَّ الذَّنْمَةُ
 مِنْ دُونِهِمْ وَقَالَ يَا بَنِي اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاسَدُكَ رَبِّكَ يَا بَنِيهِ سَيُنْجِزُكَ مَا وَعَدَكَ كَانَزِلُ
 اللَّهُ بِهِ رَجُلًا إِذْ تَسْعَوْنَ رُبُكُم نَاسِجَابُكُمْ أَنْ تَمِيدُ كَمَا كَرِهْتَ مِنَ الْمَلَكَةِ مَرَّةً
 فَاَمَدَهُ اللَّهُ بِالْمَلَكَةِ قَالَ أَبُو رَمِيلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا
 رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَسْتَلِفُ فِي شَرِّ رَجُلٍ مِنَ الشِّرْكَانِ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ خَرْبَةً
 بِالشُّوْطِ نَوْقَةً وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ يَقُولُ أَفْدُمُ حَيْزُومَ فَظَلَّ إِلَى الْفُتُورِ أَمَامَهُ
 مُتَقَلِّبًا أَنْظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ حُطِمَ أَنْفُهُ رَشَقَ وَجْهُهُ فَضَرْبَةُ الصَّوْتِ فَانْظُرَ
 ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارُ فَرَأَوْا ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتُمْ
 ذَلِكَ مِنْ مَكْرِ السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ قَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو
 رَمِيلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَكُنَّا نَسْرُو الْأَسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي وَنَحْنُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى
 فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا بَنِي اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمَلِ وَالْعِشِيرَةِ أَرَأَيْتَ أَنْ تَأْخُذَ
 مِنْهُمْ بَذِيَّةٍ فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةٌ عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَخْصِيَهُمْ يَوْمَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَابِ قَالَ فُلْتُ لِأَدَا اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى
 الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنْ أَرَى أَنَّ مَكْرًا قَدْ قَرِبَ أَهْلًا قَصُرَ تَعْمَلُ عَلَيْهِ مِنْ
 حَقِيقَةٍ تَفْخَرُ بِعَنْتِهِ وَمَكْرَتِي مِنْ فُلَانٍ لَسِيئًا لِعَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا خَرِبَ
 عَنْتَهُ فَإِنْ هَؤُلَاءِ ائِمَّةُ الْكُفْرِ صَادِقُهَا تَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ مَا قُلْتَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَرِجَةِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ يَا بَنِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ فَاَعِدِينَ وَهَذَا يَكْبِكُن فُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي
 مِنْ أَيْ شَيْءٍ تُكْبِرُ أَنْتَ وَصَلِحْبُكَ فَإِنْ وَجِدْتَ بُكَاءَ بَكْبِكُتْ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءَ بَكْبِكُتْ
 بُكَاءُكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُكَاءُ الَّذِي عَرَضَ عَلَى أَهْلَابِكَ مِنْ أَخِي

الْفِدَاءُ لَكَ عَنْ عَمَلٍ عَلَى عَمَلٍ اَبْرَحَ اَذْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً تَرِي بِقِيَمَةٍ مِنْ نَبِيِّ اَللّٰهِ
 صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَلَّ اَللّٰهُ تَعَالٰى وَجَلَّ مَا كَانَ لِيْ رَحْمَةً اَنْ يَكُوْنَ لَكَ اَسْذَى حَتّٰى تَبْتَخُنَ
 فِي الْاَرْضِ اِقْوَلَهُ فَاَكُوْا مِنْهُ غَنِيْمًا حَتّٰى تَحْكُمَ كُلُّكُمْ بِمَا نَاقَلَهُ اَللّٰهُ الْعَزِيْزُ مَنَّهُ لَكُمْ رَحْمَةٌ
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ میں نے بدر کی لڑائی دیکھی ہے بدر کی لڑائی میں پہلے
 لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے
 ابن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بدر کوفان تھا کیسا اور اوس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کفر سے کا
 نام ہو گیا ابوالیقظان نے کہا وہ نبی غفار میں سے ایک شخص کا تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن تھی یوم
 رمضان المبارک کو ہوئی ۲۷ ہجری ۱ ہجری میں اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق میں
 روایت کیا کہ وہ پہرے کے دن ہوئی لیکن اس اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں حافظ نے کہا کہ محفوظی
 ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن کریم
 کا دن تھا (نودی) **ت** توجاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ٹہار
 تھے اور آپ کے اصحاب تین سو اونیس تھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف موند کیا
 پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا
 میں قبلہ کی طرف موند کرنا اور ہاتھ پھیلائے یا اللہ پورا اگرچہ تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھ کو
 جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے یا اللہ اگر توبہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانوں کے تو پھر نہ پوجا جاوے
 گا تو زمین میں (بلکہ جہاں پہاڑت پوجا جاوے گا) **ت** اس حدیث سے یہ ہو گیا وعدہ الوجود کا جو
 سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جہاں پہاڑت سب خدا ہیں اون کے نزدیک کا پوجنا ہی خدا تعالیٰ کا
 پوجنا ہے **ت** پھر آپ بار بار دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی
 چادر مبارک موند ہون سے اتر گئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر موند ہے مڑوا لی
 بہرچہ سے لپٹ لگو اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ
 پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے **ت** اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزوں
 میں سے قافلہ کا یا شکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن شکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ
 کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپ مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی **ت** اب اللہ

یہ آیت اناری از دست غیبتون رقم فاستجاب لکم خیر یک میفرماید کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہو اور اگر
 نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے سے لگاتار **ف**
 ہر چند کہ سب جمل جلال کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کا فردن کے تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اسکا
 یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جا دین اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان
 فرشتوں سمیت ایک ہزار تین ہوا میں ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کو طرح لڑیں
 اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے **ف** یہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتوں سے ابویہیل
 نے کہا مجھے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر
 کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اوس کے آگے تھا اتنے میں کوڑی کی آواز اوس کے کان میں آئی ادھر سے اور
 ایک سوار کی آواز سنائی دی اور پھر وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گھوڑے
 کا نام تھا) بھڑکچھا تو وہ کافر حیرت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جبراً اوسکو دیکھا تو ہر
 کی ناک پر نشان تھا اور اسکا مونہ بہت نکلیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب بڑبڑایا تھا۔
 (کوڑے کی زبردستی) **ف** ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں اودن سے کہا میں ابو ریسرا ایک چچا زاد بھائی دو دنوں
 مشرک ہو بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم
 لوٹنے والوں کے ساتھ مشرک ہون ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس میں
 گھوڑوں کی آواز آرہی تھی میں نے سنا ایک کنیز والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزوم یہ حال دیکھ کر میرے
 بھائی کا دل دھل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا براہے تک میں سنبھالا
 ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے اونہوں نے سنا بعض نبی ساعدہ
 انہوں نے ابو سعید خدری بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں مشرک تھے اودن کی انکھ جالی رہی
 تھی وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بیٹی ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس میں
 فرشتے نکلے تھے مجھ اس میں کی طرح کا شک نہیں ابن اسحاق نے کہا مجھے حدیث بیان کی ابو اسحاق
 بن یسار نے انہوں نے نبی مازن بن نجار کے کہی آدمیوں سے سنا اونہوں نے ابو داؤد و مازنی سے
 وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے انہوں نے کہا بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اوس کے مارنے

اخیر کہ یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ فہیدی کہ چہرہ یک زور نہ توڑ دیوے گا فزون کار نہیں میں **ف** اہر
 حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکل اور یہی معلوم ہوا کہ کہی کم درجہ والی راہ پر
 درجہ والے کی راہ سے بہتر ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر راہ سے وحی نہ تھی مگر
 آپ کو اپنی راہ کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ تیرہ نہیں ہے اور یہی معلوم ہوا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی راہ کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہی معلوم ہوا کہ فرشتے
 آدمیوں کی شکل پر ہی مکتوبین اور حضرت جبریل علیہ السلام کہی کہی وحیہ کبھی کی شکل پر آیا کرتے تھے
باب لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَجَوَّازُ الْمَنِّ عَلَيْكَ قَتْلُكَو بَانْدُشَا اور بندہ کرا اور اس کو
 مفت جوڑ دینا جائز ہے **ع** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا لِيَكُنَّ حُرَّيْنِ فَخَاصَتِ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنْظَلَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ
 أَتَّالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي السَّجْدِ فَنَجَّحَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِن تَقْتُلْ
 تَقْتُلْ ذَا أَدَمَ وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ إِن كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَكُلْ لُحْمًا مِنْهُ مَا شِئْتَ
 فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَكَ كَأَنْ تَعْدُ مِنَ الْعَدَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ
 يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِن تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا أَدَمَ وَإِنْ
 كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَكُلْ لُحْمًا مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى كَانَ مِنَ الْعَدَا فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِن تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا أَدَمَ
 وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَكُلْ لُحْمًا مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعُوا ثُمَامَةَ مَا نَظَرُوا إِلَيْهِ
 لَخَلَّ قَرْنُ السَّيِّدِ كَالْعُثْقَلِ ثُمَّ دَخَلَ السَّجْدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 يَا مُحَمَّدُ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ تَجَمُّعٍ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ يَا اللَّهُ مَا كَانَ
 مِنْ بَيْنِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ مَا أَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ دِينٍ يَا اللَّهُ مَا كَانَ مِنْ بَيْنِ بَدَلٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَدَلِكَ
 مَا أَصْبَحَ بَدَلُكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ بَدَلٍ أَخَذَ نَبِيٌّ وَأَنَا أُرِيدُ الْقُرْعَةَ كَمَاذَا تَرَى غَيْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْتُلَهُ بِمَا قَدِمَ مَكَّةَ فَكَانَ لَهُ قَاتِلٌ وَأَصْبَحَتْ فَكَانَ ذَلِكَ كَرِيهًا
 أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللَّهِ لَا نَأْتِيكُمْ مِنْ الْيَمَامَةِ

حَبَّہٗ حَنْطَلَةٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثُمَّ رَجَعْتُ اَبْرَہَہٗ
 رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِسْتَعَالَیٰ ثُمَّ رَاٰ سَیْفَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَکَبَ سَوَارِوْنَ کَیْہِ خَیْجَدَہٗ طَرَفَہٗ سَیْجَادَہٗ اَمَّا
 شَخْصٌ کُوْبَرٌ کَرَلَاۤیَہٗ جَوْنِیْ صَنِیْفَہٗ مِیْنِ سَہٗ تَہَا اَوْرَاسْکَا نَامُ ثَمَامَہٗ بِنِ اَمَالِ تَہَا وَہٗ مَہْرَ دَارِ تَہَا یَا مَدَہٗ وَالدُّنْیَا
 ہر لوگوں نے اوسکو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے **فت** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ
 نکلا کہ قسیدی کو باندھنا اوسکو مہد کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ
 اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت ہو کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتا بی ہو یا مشرک
 اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک نے ویسے است نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتا
 کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل اس کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور جو چاہے
 نے فرمایا مشرک کج خلق ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم میں نہ جانا درست ہے
 نہیں انتہی **فت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس لگو اور فرمایا اگر تم تیسرے
 پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ چکوا مار والین کے تو ایسے شخص کو مارین گے جو خون
 والا ہے **فت** یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے غرض یہ کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو
 میری جان کی کوئی پروا نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ مارین گے تو میرا بدلہ اور لوگ نکالیں گے اور
 بعضوں نے کہا اسکا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اُسکو مارین گے جبکہ مارنا درست ہو گیا یعنی
 آپ کو اسکا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذاد م ہے یعنی صاحبِ دست اور عزت کو مارنا
 اگر یہ روایت ضعیف ہے (نووی) **فت** اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے
 جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیں جو آپ چاہیں گے ملیگا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رہنہ دیا پہر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے
 پاس اسے تمناہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ کے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کرو گے تو احسان ماننے
 والے پر کرو گے اگر مارڈالو گے تو اچھی عزت دے کر مارڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملیگا
 پہر آپ نے اوس کو رہنے دیا اور سیطرح دوسرے دن پہر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اسے
 تمناہ اُس نے کہا وہی جو میں آپ کے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا مارتے ہو
 تو مارو لیکن میرا خون جانیا لانا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا چوڑا دو تھامہ کرو مسجد کے قریب ایک کچور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں
ایک اور کھنر لگا اسٹہدان لالا الہ آباد و اسٹہدان محمد احمدہ و رسولہ اسے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
وسلم (تم خدا کی قسم سے زیادہ کسید کا مونہ میرے نزدیک نہ تھا اور اب تمہارے مونہ سے زیادہ کسی کا
مونہ مجھ پر محبوب نہیں ہے قسم خدا تعالیٰ کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا
آپ کا دین اب سب دنوں کی زیادہ مجھ پر محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھ پر برا نہ تھا
ہوتا تھا اب آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھ پر پسند ہے آپ کے سوار دن نے مجھ کو بکڑ لیا میں عمر
کو جاتا تھا اب کیا کروں فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمر کرنے
کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بیل ڈالا اور اس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم خدا کی یا اللہ سو ایک اذ گبیون کا تم تک نہ پہنچے گا حبیب مکہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ندیوں میں **ف** نذوی علیہ الرحمۃ نے کہا ساری اصحاب کا قبول
ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو
درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دی بلکہ پہلے مسلمان ہو جاوے پھر غسل کرے
اور غسل واجب ہو اگر کفر کجالت میں وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل ہی کر چکا ہو اور بعضوں کے نزدیک
اگر غسل کی چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور
اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جانے میں اور اسپر اعتراض یہ
ہے کہ وضو واجب بالاجمل اور صحت کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت
میں جنب ہی نہ ہو اس تو غسل مستحب ہو اور امام احمد کے نزدیک واجب ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین روز تک تھامہ کوٹا لانا کہ اس کو دین اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ غیب غور کر لے
اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحباً بادیانہ وجوباً اتھے **مختصر حسن** **۱** اِنِّیْ ہَدِیْرَةٌ دَعِیْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی
عَنْکُمْ یَقُوْلُ لَبَّتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَخْبَرَنَا کہ اَخْبَرَنَا اَرْضِیْ خَدِیْجًا
یَرْجُلُ یَقَالُ کہ کُفَامَہُ بِنِیْ اَنَالِ الْحَنَفِیِّ سَیِّدُ اَہْلِ الْاِیْمَانِہِ دَسَانَ الْحَدِیْثِ یَحْمِلُ
حَدِیْثَ اللَّیْلِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِنَّ تَقْتَلَنِیْ تَقْتُلْ دَاۤءِمَ مَرَحْمَہِ وہی جو اور گذرا
باب اِحْبَابِ الْیَهُودِ مِنْ اَحْبَابِ یٰہُو دِیْنِ کُلِّکَ حِجَازِہُ زَاکَا لَدِیْنَا حَسَنٌ

[illegible]

اور فریضہ کے ہر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے بیٹے بنی امیہ کے بیویوں کو نکال دیا اور
فریضہ کے ہر روز ان کو سہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا ہر فریضہ اُس کے بعد اُسے اور حضرت سنی اللہ علیہ
وسلم سے دعا بازی کی جب تک ان حضرات میں مشرکوں کے ساتھ نہ گئے تھے آپ اُن کے مردوں کو مار ڈالا
اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم سے مل گئے تھے آپ انہیں اس زیادہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ سے ہود کو بالکل نئی قبیلہ کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک کی
کو جو مدینہ میں تھا سب قتل کر دیئے یہ تھا کہ اَلَا سُبْحٰنَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَحَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ
اَلَمْ تَرَ مَا اَتٰكُمْ تَرْجِمَہِ وہی جو اوپر گزرا مَحَلُّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اِنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ اَخْرِجُوْهُمُ وَالنَّصَادِی مِنْ
جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰی اَدْمَ الْاَمْسِلَ تَرْجِمَہِ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کو جزیرہ
سے **ف** جزیرہ اوسکو کہو میں جبکہ چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر
ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے **ف** یہاں تک کہ انہیں رہنے نہ دوں گا اوس میں مگر مسلمان کو
ف نودی علیہ الرحمۃ نے کہا ذی کا قریب عہد توڑ دو الین لڑوہ حربی ہو جائے ہیں اور
امام کو اختیار ہے ان میں سے جسکو چاہے قید کرے اور جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑ
کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا **مَحَلُّ ابْنِ ابْنِ یُبَیْہِذَ اَلْاَمْسِلَ تَرْجِمَہِ**
وہی جو اوپر گزرا **بِاَف** حِوَارِ قَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ نَجَوَا اِنْزَالِ اَهْلِ الْبَصِیْنِ
عَلٰی حَکِمٍ حَاکِمٍ عَلٰی اَهْلِ الْحَکِمِ جو عہد توڑ دے اوسکو مارنا درست ہو اور قلعہ والوں
کو کسی عامل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے۔ **مَحَلُّ ابْنِ سَعْدِ الْحَدِیْثِ رَضِیَ**
اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ اَهْلُ قُرَیْطَہٗ عَلٰی حَکِمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَارْسَلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِلَی السَّعْدِ فَاَنَاہُ اِلَی حِمَارٍ فَاَمَّا دَنَا قَدِیْمًا مِّنَ السَّعْدِ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِلَی حِمَارٍ ثُمَّ مَوَّ اِلَی سَیِّدِ کُمَا اَوْ خَیْرَ کُمَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ ہٰذَا لَمِنْ اَعْلٰی
حِوَارِکُمْ قَالَ تَحْتَلُّ مَقَاتِلَہُمْ وَنَشْبِیْ اَدْرِیْہُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَوَجْعًا قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَوَجْعًا قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَوَجْعًا قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَوَجْعًا
 قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَوَجْعًا قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَوَجْعًا قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَوَجْعًا قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَوَجْعًا
 ہے قرظیہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے **ف** قرظیہ حلیف تھے اور اس کے اور اُنوں
 انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب قرظیہ نے جنگ خندق
 میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اُس جنگ کے ختم ہو جانے پر اپنی قرظیہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے جب انکو تکلیف ہوئی
 تو اس شرط پر قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دین وہ ہم کو منظور ہے نودی نے کہا
 اس حدیث سے نجات کا ثبوت نکلتا ہے جسکو حکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سو اُخراج
 کے اور جب حکم فیصلہ کر دیے تو اُس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اسکو حکم کیا اور اس کے فیصلہ
 سے پہلے درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پہر سکتے ہیں انتہے **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھ پر سوار ہو کر آئے جب سجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کی طر یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طر **ف** اس لیے کہ سعد جنہوں
 تھے اور بغیر انار کے اُنکا گدھ ہے پر اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعلیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہو کرتے ہیں نودی نے کہا کہ
 جہود علماء نے اسکو قیام تعلیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تعظیم کے
 لیے کھڑے ہونا جب وہ آدمین مستحب و قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے
 جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اسکو سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ
 بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نودی نے کہا اگر اُنے والا صاحب فضیلت
 ہو تو اسکو لیے کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اسکی مانعت میں کوئی حیرت
 حادیث صحیحہ نہیں ہوئی اور میں نے اس سلسلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے (انتہی مختصر)
ف پہلے فرمایا کہ یہ لوگ نبی قرظیہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں (قلعہ سے) اس نے کہا کہ
 میں جو لڑائی کے لائق ہیں ادن کو ترقیل کیجیے اور اُن کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجیے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

باز فرماتے (حضرت جبریل اکی حکم کے موافق احیاء خدا کی طرف سے آیا تھا) فیصلہ کیا **عَنْ** شُعْبَةَ
 بْنِ الْاَسَدِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتُ بَيْنَكُمْ
 اللَّهُ وَقَالَ مَرَّةً حَكَمْتُ بَيْنَكُمْ الْمَلِكُ ترجمہ شعبہ کی نقل روئی ہے اور شیخ ابی حذیفہ میں کہا کہ رسول
 صلعم نے فرمایا کہ تو اسے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ میں فرمایا کہ بادشاہ کو حکم پر فیصلہ کیا **عَنْ** عَائِشَةَ فَكَانَ
 أَحَدُ يَوْمَ تَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةِ دِينَارٍ مِنْ قَوْلَيْهِ ابْنُ الْعَرِيقَةِ
 رَمَاهُ فِي الْأَحْجَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فِي السَّجْدَةِ يَوْمَ
 مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَزَا وَضَعَ السَّيْلَةَ فَغَسَلَ
 كَأَنَّهُ جَبْرَيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّيْلَةَ
 وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ تَأَشَرْنَا إِلَيْهِ
 بَيْنَ قَوْلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدِ قَالَ فَإِنْ
 أَحْكَمْتُمْ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ لِلْفَاعِلَةِ وَأَنْ تُسَمَّى الدَّيْثَةُ وَالنَّسَاءُ تَقْتُمُ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ رَجَعَ
 إِلَى الْمَدِينَةِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَوَاعِدُ بَنِي سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ كُفُّوا عَنْهُ كَيْدُ الْخَنَازِيرِ
 مِثْلُهَا وَتَسَاعُدُ (اس کی مان کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا اور کی اکل ریشمیان امین لگا تو رسول
 الصلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بٹا اور بیمار
 کا رہنا درست ہے اور بنی نزویہ کے ادن کو پوچھ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لڑے تو ہتھیار رکھ دیے
 اور غسل کیا پھر حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھکے رہے عبا سے
 اور کہا آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور پہنچے تو قسم خدا کی ہتھیار نہیں کہے چلو اون کی طرف آپ فرمایا
 کہ سر اڑھوں نے اشارہ کیا نبی قریظہ کی طرف ہلے ادن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ
 قطعہ سے اترے آپ کے فیصلہ پر اصرار رہا اور آپ نے ادن کا فیصلہ سعد پر رکھا کہ کیونکہ وہ خلیفہ تھے سعد
 کے اسعد نے کہا یہ میں یہ حکم کرنا ہوں کہ ادن بن جبرائیل نے دالے میں وہ توبہ دیے جاوین اور پھر اور
 عورتیں قیدی بنیں اور ادن کے مال تقسیم ہو جاوین **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ ابْنُ نَاحِيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتُ بَيْنَكُمْ

ترجمہ شام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ اسعدہ سے سنا انہوں نے کہا مجھے خیر ہو چکی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زید بن اسلم نے نبی کریم کے باب میں وہ حکم دیا جو اسعدہ غزوہ بدر کا حکم تھا
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتَحْبِبُ كُلُّهُ لِلْبَرِّ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 تَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَخَرَجُوا بِاللَّحْمِ كَانِ لِي فِيهِ مِنْ حَرْبٍ كَبِيرَةٍ شَيْءٌ فَأَبْقَى أَجَاهِدَ هُمْ فِيكَ
 اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَتُكَلِّمُكَ فَقَدْ وَصَّيْتُ الْحَرْبَ بِمَا دَلِمْتُمْ وَأَنْ كُنْتُ قَدْ وَصَّيْتُ الْحَرْبَ بِمَا دَلِمْتُكُمْ فَافْعَلُوا
 بِمَنْ كُنْتُ فِيهِ بِمَا كُنْتُ فِيكُمْ بِمَا كُنْتُ فِيكُمْ فِي الْحَرْبِ خَيْرٌ مِنْ بَنِي عُفْلَةَ أَلَا وَاللَّهِ لَيْسَ لِي بِكُمْ
 فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِيكُمْ مِنْ قِبَلِكُمْ كَذَا فَسَعِدَ جُرْحُهُ يَعْنِي مَا فَاتَ
 مِنْهَا خَيْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اسعد
 بن سعد کا زخم سرکہ گیا اور اچھا ہونے کو تھا انہوں نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھ پر میری راہ میں
 جہاد کرنے سے ادنیٰ لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے سے تیرے رسول کو جہاد کیا اور لاکھوں چیز زیادہ پسند
 نہیں ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھہ میں ادنیٰ جہاد کروں گا یا اللہ میرا
 سمجھتا ہوں کہ ہماری ادنیٰ تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کہو کہ اسے اور میری مرض
 اسی میں کر (یا اگر وہ ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے جو منع ہے) یہ وہ زخم بننے لگا
 ہتھلی کے مقام سے یا گردن سے یا اسی رات کو بننے لگا (یہ جب کہ کہ حدیث میں من لیسۃ ہوا فاسے
 عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر سجد میں اون کے ساتھ ایک خیمہ تھا یہی
 غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سوار
 ہے آخر اوس زخم میں مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْأَسَدَ
 أَخْبَرَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَكُنْ لِي سَبِيلَ حَتَّى مَاتَ وَرَأَى فِي الْحَدِيثِ
 قَالَتْ قَدْ أَلَحِثْنِي يَقُولُ الشَّاعِرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سَعْدُ بَنِي مُعَاذٍ قَالَتْ قَالَتْ
 تَرَكْنَاهُ وَالْمُؤْنِسَ لَمْ يَكُنْ أَنْ سَعْدُ بَنِي مُعَاذٍ خَدَاةً تَعْمَلُوا لَهَا وَلَمْ يَبُورْ
 تَرَكْتُمْ قَدْ رَكِمْتُمْ لَشَيْءٍ يَنْجُو وَقَدْ رَأَيْتُمْ حَامِيَةً تَقُودُ وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَمْ جَاهِلِيَّةٌ
 أَيْمُونُ أَتَيْتُمْ وَلَا تَصِيرُوا وَقَدْ كَانُوا بِبَلَدِهِمْ نَقَالَا كَمَا تَقُولُ مِمَّا كَانَ الشَّخَرُ

ترجمہ دی جو اور پکڑا اس میں یہ ہو کہ وہ رحم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ دوسرے گئے ان سے زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ شعر میں کہیں میں ان کا ترجمہ یہ ہے اور سید سید معاذ کے قریضہ اور نظیر کی پانچ قسم تیری عمر کی کہ سعد بن سرج کو تم نصیب استاد ہمارا ہو ناموسن ہے سے اوس ابو جعفر تہ قریضہ کے تم نے اپنی ناٹھی چھوڑ دی اور قوم کی ناٹھی (یعنی خرچہ دوسرے قبیہ کی) اگر ہے اول یہی ہے نیک نفس ابو جانیہ رحمہ اللہ بن ابی بن سکول منافق نے جس نے رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی قبیضہ کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اس کی سفارش قبول کی کہ یہاں ہے تھیرے رہو قبیضہ والے اور دست جاز مالک وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل توجہ و بیعت و بیعت (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں بہتر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہو کہ سعد بن قریضہ کی سفارش پر سعد بن اور ان کو بجا دین **باب** الْمُبَادَلَةُ بِالْعَمَلِ وَتَقْدِيمُ الْهَيْمِ الْأَمْدَيْنِ التَّعَارُفِ خَلِيلٍ جَاهِلِيٍّ حَلَبِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَنُونِ كَامِ حُرُورِي هَبْنِ تَوَكُّسَ كَرَّ بِلَعِ كَرَّ نَاسِكُ عَبْدُ اللَّهِ شَيْخِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَادَى فَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْخُرَافِ أَنْ لَا يَصِلَ أَحَدُ الْخُرَافِ إِلَيَّ فَيَنْبِي قُرَيْظَةَ فَتَقُوتَ نَاسُ قَوْتِ الْوَقْتِ فَصَلُّوا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ الْخُرُونُ لَا يَصِلُ إِلَيْنَا مِنْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ قَالَ فَتَعَاظَفْنَا أَحَدًا مِنَ الْهَوَاقِيْنِ ثُمَّ جَمَعَهُ حَضْرَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَبْعَ دَرَجَاتٍ حَبِيبُ آبِ غَزْوَةِ احْتِرَابِ سَلْطَةِ تَوَابِ كَيْ سَنَا دِي نِي پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ ٹپ ہے جب تک نبی قریضہ کے محل میں نہ پہنچے بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے اور انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں مگر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اگرچہ نماز قضا ہو جاوے بہر آپ دونوں گروہوں میں کسی گروہ پر خفا نہیں ہوئے **باب** کہ ایک وایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا اس وقت بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تھے جنہوں نے نہیں پڑھا تھا ان کو حکم ہوا ظہر نبی قریضہ پر ٹپہنے کا اور جو پڑھ چکے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو اتنے مختصر **باب** رَدُّ الْمَكْرُورِ إِلَى الْأَنْصَارِ مَتَا حُجَّتِهِ مِنَ الشَّجَرِ الثَّمَرِ حِينَئِذٍ أَتَتْهُمُ بَنُو الْعَنْجِ أَنْصَارُ سَنَ جَوہر حبرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے معنی کر دیا مہاجرین کو عَنِ النَّبِیِّ

نبوت الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما یخرجون من مملکت المدینة ذی قریب مدینة و لیس یأیدونهم
 فکی فی کان الا نصار اهل الارض العاقرة فقاموا لاصار علی ان اعطوهم انصاف فصار
 اموالهم کل عام ینکدوهم العمل والمؤنة وكانت ام البنین مالک رضى الله تعالى عنهما وھو قد
 امر سلیمان وکانت ام عبد الله بنی ارجی طحہ کان لخالکیش ولایہ وکانت اعطت ام النبی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند قال لھا فاعطاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مولاہ
 ام اسامة بنید قال ابن شہاب فاکبر فی النبی بن مالک رضى الله تعالى عنہ ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لما فرغ من قتال اهل خیبر وانصرف الی المدینة رد المهاجرین الی
 الانصار بما یحبون الی کانوا منحوهم من غنایہم قال قرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الی ائمتہ عند اھل اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مکاتھن من خاتمہ قال
 ابن شہاب کان من شیان ام ایمن ام اسامة بن زید انھا کانہ وصیفة لعیب اللہ بن عبد
 وکانت من الحبشة لما اولدت امنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما توفی ابوہ نکاح
 ام ایمن فخطبہ حتی کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتقھا ثم انکحھا زید بن حارثہ
 ثم توفیت بعد ما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمسة اشھر ترجمہ انس بن مالک رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو کرائے لودہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس
 زمین تھی اور درخت تھو ایسے کہیت ہی تھے اور باغ ہی (اور انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس
 طور کہ آدمی وہ ہر سال لکھ دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے **ف** یعنی ساقاۃ کے طور پر بعضوں
 نے بغیر محنت کرین ہی قبول کر لیا اسحارث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بہائی مسلمانوں
 کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کے شان میں فرماتا ہے **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ**
مِثْلُ بَنِي إِسْرٰءِيلَ **ف** انس بن مالک کی ماں جب کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن
 ابی طلحہ کی بہن تھیں جو انس کے مادی بہائی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک دوست
 دیا کچھ کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام امین کو دیا جو آپ کی لڑکی تھیں آزاد کی جوئی اور ماں تھیں
 ہامامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کیا تھا اور جو صرف میوہ کہانے کو
 دیتیں تو آپ ام امین کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور یہ کہ جوئے تو ہمارے جبرین انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں بہرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی
 سہری بان کو ان کا درخت بہرین دیا بن نہایت کہا ام امین جو اسامہ بن زید کی ان تہین و لوٹا یہی تہین
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (جو والد ماجد تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (اور وہ حبش کی تہین
 جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حنا آپ کو والد کی وفات کے بعد تو ام امین آپ
 کو کہلاتا تین بیانات کے آپ بڑے ہوئے آپ انکو آزاد کر دیا بہرین ان کا نکاح زید بن حارثہ سے ہو گیا دیا اور
 وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے پہلے ہی میں نے رگین عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا قَالَ حَامِدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ كَانَ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخَّارُ
مِنْ الْأَصْحَابِ حَتَّىٰ يُخْتَصَّ عَلَيْهِ قُدْرَتُهُ وَالنَّعْبُ يُجْعَلُ بَعْدَ ذَلِكَ يُرَدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أَعْطَاهُ قَالَ
أَسْرُو أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرُوا بِأَنْ يَنْتَقِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدَّ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَعْطَوْهُ
أَوْ بَعَثَهُ وَكَانَ الْمَرْبُوحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمِّ الْيَمَنِ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهِمْ فَخَرَّسْتُ أُمِّ الْيَمَنِ فَيُجْعَلُ النَّوْبُ فِي عَائِشَةَ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا يُطِيعُكُمْ
وَقَدْ اسْتَطَاعْتُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمُّ الْيَمَنِ أَنْتِ كَرِيبٌ وَمَلَكَ كَذَا أَوْ كَذَا
وَنَقُولُ كَذَا أَلَا نَدَىٰ أَلَا إِلَهُ إِلَّا هُوَ يُجْعَلُ يَقُولُ كَذَا أَحْسَنِي أَعْطَاهَا عَشْرَةَ امْتَلَا
أَوْ قَدِي بِأُمِّ عَشْرَةَ امْتَلَا ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لا کر تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح
 کیا قرطبہ اور انصاریہ کو آپ نے شروع کیا بہرین نامہ ایک کو جو دیا تھا اور نے انس سے کہا میرے لوگوں نے مجھے
 بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ کو مانگوں جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس
 میں ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام امین کو دیدیا تھا میں آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھ کو دیدیا تھی میں
 ام امین آئی اور اس نے کچرا میرے گلے میں ڈالا اور کہتی تھی قسم اللہ تعالیٰ کی قسم تو وہ مجھے نہ دینے کے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام امین دیکھ اس کو اور میں تجھے یہ یہ دون کا وہ یہی کہتی تھی سرگز نہ
 دون کی قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ فرماتے تھے چھوڑ دو میں تجھے یہ دون کا
 یہ دو گنا یہاں تک کہ اپنے ام امین کو اس مال کا دس گنا یا دس گنو کے قریب دیا **باب** جَوَادِ
 الْأَكْلِ مِنَ طَعَامِ الْعِلْمِ فِي دَوَائِلِ الْحَرْبِ غَنِيمَتِ كَرْمَلِ مِثْلِ الْكَرْمَانِ مَوْزِ

اُنکا کہنا درست دار الحزین **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصابہ حجر اباً
 من شجر یوم خیبر قال فالزمته فقلت لا اخطی لکوم احداً من ہذا الشیء قال فالتفت
 فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسماً ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک
 تیسلی بانی چربی کی خیبر کے دن میں نے اُسکو دبا لیا اور کہنے لگا اُس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر
 تر کر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس کر فرما رہے تھے **ف** میرے اس کہنے پر قاضی
 عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علمائے کمال حرب کا کہنا کہنا لینا درست جتنا کہ انسان دار الحزب
 میں ہوں بقدر حاجت کر خواہ امام ہو اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری مگر
 بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اسکی قیمت غنیمت کے اہل شریک ہوگی اس طرح جانور پر
 سواری کرنا کڑے ہندساتیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے آخرت میں یہی نکلا کہ اہل کتاب
 جس جانور کو کاٹیں اسکی چربی کہنا درست ہے گو چربی یہود و چرام نہی اور یہی مذہب ہے ایک اور ابو حنیفہ
 اور ثانی اور جمہور علما کا اور شہاب ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہی نکلا کہ
 اہل کتاب کے ذخیر درست ہیں اور سہرا جامع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور سہرا مذہب یہ ہے کہ ہر
 طرح اذن کا ذخیرہ درست ہے خواہ وہ سب اس کہیں یا نہ کہیں اور بعضوں کے نزدیک سب اس کہنا ضروری ہے
 لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا سہرا نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا
 (نوی) **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رُحی الینا جوارب فیہ طعام
 و شجر یوم خیبر فرتبہ لاخذہ قال فالتفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالتفت
 و ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک تیسلی جس میں کہنا تھا اور چربی بھی تھی خیبر کے روز
 ہماری طرف کسی بیسکی میں دوڑا اُس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں
 میں شرم کی آپ **عن** شعبۃ یہذا الا سناء غیر انہ قال جوارب من شجر و لکن کما
 الطعام ترجمہ وہی جوارب گذرا **باب** کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اہرقل
 ملل الشام بدعوہ الا لا سلاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو اپنے نام کے باوجود
 فرسل کر لکھا تھا اسلام لانے کے لیے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ابیہما
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخبرہ میر فیہ و ان فیہ قال اطلقت فی المکہ الیہ کانت یبوی

وَبَيْنَ سَوْدَةَ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيَّنَّا أَنَّ بَابَ تَمْرِ الْجَنَّةِ كَيْفَ يَمُرُّ بِمَنْزِلِ سَوْدَةَ
 أَتَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحْمَنُ فَقَالَ لَوْ كَانَ وَجْهِي كَالْكَرْمِ لَجَعَلْتُ مِنْهُ نَفْعًا لِعَظِيمٍ لِيُرِيَهُمْ فَذَلِكَ
 عَظِيمٌ بَصُرْتُ الرَّحْمَنَ فَقَالَ هَرَقْتُ كُلَّ حَيْضَةٍ أَتَخَذُ مِنْ قَدَمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَرِي عَمْرُو
 أَكْبَهُ نَحْنُ تَأْكُلُوا أَنْعَمَ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي نَفْسٍ مَرَّتْ رَيْشٌ فَدَخَلْتُ عَلَى هَرَقٍ قَالَ فَاجْلِسْ بَيْنَ يَدَيْهِ
 فَقَالَ أَيْكُمْ أَقْرَبُ لِسَبَابٍ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَرِي عَمْرُو أَنَّهُ كَيْفَ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا
 فَاجْلِسُونِ يَدَيْهِ وَاجْلِسُوا حَتَّى تَخْلُصَ نَحْرُوعَا يَرْجُمَانِي فَقَالَ لَهُ قُلْ يَحْمَرُّ رَسَائِلُ
 هَذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرِي عَمْرُو أَنَّهُ كَيْفَ قَالَ فَإِنْ كَذَبْتَنِي فَذَلِكَ بَرٌّ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَ
 أَيْحَاشُ لَوْ كَانَتْ وَهْ أَنْ يُوَسَّعَ عَلَى الْكَذُوبِ لَكَذِبْتُ شَرًّا قَالَ لِيَرْجُمَانِي سَلَهُ كَيْفَ
 حَسْبُهُ فَبَيَّنَّا قَالَ قُلْتُ هُوَ قَبْلُ أَذْهَبَ لِي فَقَالَ كَانَ مِنْ أَيْمَانِهِ مَالٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَجَلَّ
 كُنْهُمْ تَهْمُونَ بِأَكْبَرٍ يَقْبَلُ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمِنْ بَيْعِهِ أَشْرَفُ النَّاسِ
 أَوْضَعُوا وَهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعُفُوا وَهُمْ أَيْزِيدُونَ أَوْ مَرِيضُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ
 قَالَ هَلْ يَرِي قَدْ لَحَدَ مِنْهُمْ عَنْ رَيْسِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
 نَحْرُوعَا فَتَأْكُلُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ فَبَيَّنَّا كَيْفَ أَرَادَ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ لَعْنَتُهُ بَيْنَنَا وَ
 بَيْنَهُ حَتَّى لَا يَصِيبَ مَنَّا وَرَعُوبٌ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَغْدُرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مَكْرَةٍ
 لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَاحِبُ فِيهَا قَالَ فَوَاشِصًا أَمْ كُنْ مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخَلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ
 هَذَا قَالَ فَقَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدُ قُبُلِهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِيَرْجُمَانِي قُلْتُ لَهُ إِنْ
 سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبِهِ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسْبٍ فَذَلِكَ الرَّجُلُ شَبَعٌ وَبَنِي بَنِي
 قَوْمِهِمَا رَسَالَتْ كُلُّ كَانَتْ فِي أَبَائِهِمْ مَالٌ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا تَقُولَ لَوْ كَانَ فِي أَبَائِهِمْ مَالٌ
 قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مَالَهُ أَبَائِهِمْ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَشْيَاعِهِمْ أَضْعَافًا وَهُمْ أَشْرَفُ وَهُمْ نَفَقَةٌ
 بَلْ ضَعُفًا وَهُمْ أَشْيَاعُ الرُّسُلِ رَسَالَتِكَ هَلْ كُنْهُمْ تَهْمُونَ بِأَكْبَرٍ يَقْبَلُ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
 يَقُولُ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا تَقُولَ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَيْسَ دَعَا الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا لَهُمْ
 مَيَّكَذِبَ عَلَى أَشْرَفِ رَسَالَتِكَ هَلْ يَرِي قَدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ رَيْسِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخَطُهُ
 لَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا تَرَكُ ذَلِكَ لِأَيْمَانٍ لَوْ خَالَطَ بَنَاتُ الْكَذُوبِ رَسَالَتِكَ هَلْ يَزِيدُونَ

ہر قل نے کہا یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے لوگوں نے کہا ہاں ابرہہ بن
 کہا تو میں بلایا گیا اور نبی چند آدمی تھے قریش کے ہم ہر قل کے پاس پہنچے اوس نے ہلکے اپنے سامنے بٹھلایا اور
 پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جواب دے تم میں پیغمبر کہتا ہے ابرہہ بن کہا
 میں (ہر قل نے ہر قل سے ہر قل در یافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہو گا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ کا حال
 زیادہ جانتا ہو گا) ہر قل کے سامنے بٹھلایا اور میری ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اوس کے انہی
 کو بلایا جو زبان و دست ملک کی لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے اور اس کے کہا ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس
 شخص سے (یعنی ابرہہ بن) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تم میں پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ
 بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا ابرہہ بن نے کہا تم اس کے اکی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ
 بیان کریں گے (اور میری دولت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا کہ کیونکہ مجھے آپ کے عداوت تھی) ہر قل نے انہی
 ترجمان سے کہا اس پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حقیق ہے (یعنی خاندان
 ابرہہ بن) کہا میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے ہر قل نے کہا ان کے باپ دادا میں کوئی
 بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا نہیں ہر قل نے کہا کہی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے
 (یعنی نبوت کو دعویٰ سے) میں نے کہا نہیں ہر قل نے کہا اچھا اگلے پیر دی بڑے بڑے زمین لوگ کرتے
 ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا غریب لوگ ہر قل نے کہا ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے
 ہیں میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں ہر قل نے کہا ان کے تابعدار وں میں سے کوئی ان کے دین میں
 اگر پھر اس دین کو برا جانکر بہر جاتا ہے یا نہیں میں نے کہا نہیں ہر قل نے کھاتم نے ان کو لڑائی بھی
 کی ہے میں نے کہا ہاں ہر قل نے کہا ان سے تم سے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب بہت
 ہے) میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کہی اور کہی اور ہر ہوتی ہے جیسے کتوں
 سے ڈول بانی کہیںچے میں ایک اور ہر آتا ہے اور ایک اور ہر اور سی طرح لڑائی میں کہی ہماری فتح
 ہوتی ہے کہی ان کی مستح ہوتی ہے (وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان کرتے ہیں
 ہر قل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں میں نے کہا نہیں ہر اب ایک تکیہ ہمارے ان کے اقرار
 ہے دیکھیے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابرہہ بن نے کہا تم
 خدا کی مجھ اور کسیا ب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ہوا اس بات کی (تو اس نے

میری خدمت کی راہ سے آتا ہوں اور ایک یہ جو صلح کی مدت اب پوری ہے شاید اس میں وہ دغا کرین (ہر قل نے
 کہا) اور سب پہل ہی (اور ان کے قوم یا ملک میں) کسی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا میں نے کہا نہیں تب ہر قل
 نے اپنے زہن میں سوچا کہ تم اس شخص کو میں ابو سفیان سے کہو میں نے تجھے اور ان کا حسب نسب پوچھا تو تو نے
 کہا کہ اور ان کا حسب نسب عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان میں پیدا ہو
 ا میں پہلے نے تجھ سے پوچھا کہ اور ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہیں یہ اسلیں میں نے
 پوچھا کہ اگر اور ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا کہ وہ اپنی بزرگوں کی سلطنت
 چاہتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اور ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا
 غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی
 کی اصاحت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کو دعویٰ
 سے پہلے تم نے کہی اور ان کا جھوٹ دیکھا ہے تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکال لیا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان
 نہیں باندھتے تو اسہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جڑنے لگے (جھوٹا دعویٰ کر کے) اور میں نے تجھ سے پوچھا
 کہ اور ان کے دین میں آنے کے بعد پہرہ اور سکوت کا حکم کیا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے
 جب نل میں آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا اور ان کے پیڑ پڑتی جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے
 ہیں تو نے کہا وہ بڑھتی جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر کٹھن
 تو قباحت نہیں) اور میں نے تجھ سے پوچھا تم امن سے لڑے ہو تو نے کہا ہم لڑے ہیں اور ہمارے اور ان کی
 لڑائی برابر کی ہے ڈول کی طرح کہی اور کہی اور ہم تم اور ان کا نقصان کرتے ہو وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں
 اور سب طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ اور ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اور ان کے پیروکاروں کے درجہ
 بڑھیں) پھر اخیر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دغا نہیں
 کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنی عمدہ شکتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا اور ان کے پہلے
 بھی کسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نے کہا نہیں یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر اور ان سے پہلے کسی نبوت کا دعویٰ
 کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے ہی اس کی پیروی کی ہے پھر ہر قل نے کہا وہ تم کو ان باتوں کا حکم
 کرتے ہیں میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں نا دیکھ رہے ہیں کہ اور ان کو دینے کا اور ان کے
 دلوں سے سلوک کرنے کا اور یہی باتوں کو سمجھنے کا ہر قل نے کہا اگر اور ان کا یہی حال ہو جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر مہربان اور مین جانتا تھا ارگلی کتا بون کو بڑھ کر کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھ پر خیال
 نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے **ف** ایک یہ خیال تھا کہ شاید نبی اسرائیل میں پیدا ہوں جن کا
 پیغمبر بہت سونے والا اسرائیل میں ہو چکے باشندہ کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولت مند آدمی علم قوم میں اس
 زمانہ میں عرب کے قوم نہ مالدار تھے نہ ذی علم اور دوسری قومیں کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے
 اور ان کو سوال کرنے آپس میں لڑنے پیگڑانے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اسہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کر
 دکھلانا چاہا اور ایسے قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان ہی نہ تھا یہی ایک نبی دلیل ہے آپ کے نبوت
 کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی **ف** اور اگر میں یہ چھتا کہ میں اون تک پہنچ
 جاؤں گا تو میں اون سے ملنا پسند کرتا انجاری کی رعایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی اس محنت مشقت
 اٹھا کر **ف** یعنی لوگ مجھ پر جانے نہ دینگے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھ سے روکیں گے اور میرے مارنے
 کے فکر میں ہوں گے ورنہ میں مسرور جاتا اور آپ سے ملنا نووی نے کہا یہ عذر اسکا درست نہ تھا بلکہ اوس
 سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ف** اور جو میں اون کے پاس ہوتا
 تو اون کے پاؤں دھوتا اور البتہ اون کی حکومت پہنا کتاب آجادیگی جہاں اب میرے دو دن پاؤں میں بہر
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوا یا اور اسکو پڑھا اور میں یہ کہہ رہا تھا شرف عامہ نقالے کے
 نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کی طرقت سے ہر قل کو معلوم ہو چکا ہے کہ وہم کا
ف نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سوا باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرقت باری
 لڑائی سے پہلے اور یہ ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ تجھے دوسرا
 یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہو اس لیے کہ حرمہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے
 تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا پسند اسکو ترجیح اور حمد آگئی ہے وہی ذکر الہی ہر اوستے چوتھی یہ کہ خطیر
 پہلے کتاب کا نام بکھانا بہتر ہے یا یہ کامسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے
 کہ پہلے کتاب کو اپنا نام بکھانا مستحب ہے اور ایک حدیث میں ہے پہلے کتاب الیہ کا نام ہی کہہ کر ان کی اجازت دی ہے اور
 زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے خط میں پہلے سادیہ کا نام لکھا تھا اور لفظ پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھا الی فلاں
 اور القاب میں ان الفاظ کو حذف کر کے کہہ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قل کو صرف روم کا رئیس بکھا اور
 زیادہ سبابتہ اسکی تعریف میں نہیں کیا۔ انتہی مختصر **ف** اسلام اس شخص پر جو بیرونی کرے

ہدایت کی **ف** یہ اپنے طریقہ سکھایا اپنی اہمیت کو کہ کافر دن پر ہٹو سو سلام کریں تاکہ درحقیقت سب سب
سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہوا یا یہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہ ان کو
مسلمان آدمی تو یوں ہی کہے سلام علیکم **ف** یعنی اللہ ہی **ف** بعد اس کے میں بچہ کو دعوت دیتا ہوں
اسلام کی دعوت مسلمان جو تو سلامت ہو گا (یعنی تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ
رہے گی) مسلمان ہو جا اور بچہ دوسرا تو اب لگا اگر تو نہ مانے تو بچہ پر وبال ہو گا اسی میں **ف**
بخاری کی روایت میں اسی میں اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مراد ان سے شہنشاہ
اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہو گا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہوں گے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے
اوپر پڑے گا اور یہی کی روایت میں صاف کارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہیں مزارعین کے کار
بعضوں نے کہا مراد انہو اور نصاریٰ ہیں جو پیرو ہیں عیسیٰ بن مریم کے اور اوسیم (روسیہ) اور بطران
منوچہر ہیں بعض کہتے ہیں اسی میں سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط مذہب کی طرقت بتاتے ہیں
بعض کہتے ہیں اسی میں بنی اسرائیل میں وہ لوگ تیرے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا و اللہ اعلم۔
(نودی مع زیادہ) **ف** اس کتاب دالہ ایمان ہوا ایک بات کہ جو سید ہی اور صاف ہے ہر کار اور
تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں سوا اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی اور شرکیت ٹھہراؤ میں ایک کیو اختیار
مکے جب ہر قتل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آواز میں بلند ہوئیں اور ایک بک بہت ہوئی اور
ہم باہر کہنے گئے ابو سفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا اب کوشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑھ گیا۔
ف یہ ابو سفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جبکہ مذہب
اور غریبوں کے خلاف تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شہادت دی اور شخص سے کہ آپ کا مذہب
اون کے خلاف تھا اور بعضوں نے کہا اب کبشہ آپ کا نام تھا اور بعضوں نے کہا آپ کے دودھ باپ نہیں یعنی
حارث بن عبد الغزی اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی صلی نسب میں اون کو طعن کرنے کا کوئی
سوق نہ تھا (نودی) **ف** اون سے بنی اصف کا بادشاہ **ف** ڈرتا ہے **ف** بنو صفر دم کے
نصاری ہیں صفر کہتے ہیں نر کو ایک یا حبشی روسیوں پر غالب ہو اور اون سے اولاد ہوئی تو
حبشیوں کی سیاہی اور دم کی سفیدی بلکہ نر درنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصف
نام ہے صفر بن آدم بن عیصی بن اسحاق بن ابراہیم کا اون کی اولاد میں دم میں اور بنو الزرقاہی ان کو

جب اون پر حملہ کیا تو وہ سپاہ کے ادرم لوٹ کر مال پر چبکے تب اونہوں نے تیر ملائے حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اوسکی لگام پکڑی تھی آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں کو چھوٹ نہیں پڑ میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا **حَسَن** البرکۃ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ لَکَ رَجُلٌ یَا أَبَا حَارِثَ فَإِنَّ ذَکَرُ الْحَدِیثِ وَهُوَ أَقْلٌ مِنْ جَدِّیْهِمْ وَهُوَ لَا یَاکُلُ حَلِیۃً نَارَ حَرِیمٍ وہی جواب دہ گدرا **حَدَّثَنَا** ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنَا أَنَا وَبَعْضُ الْعَدُوِّ أَنَّا قَدَّمْتُ فَأَعْلَوْا ثَنِيَّةً فَاسْتَفَيْكُنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيَهُ بِسَهْمٍ فَنَوَّاسَ عَلَیَّ فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَظَنَنْتُ أَنِ الْفَقِيمُ فَإِنَّمَا قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ أَنْصَرْنَا فَالْتَقَوْهُمْ وَخَنَابَةُ السَّيْرِ صَلَّی اللہ علیہ وسلم قَالَ قَوْلُ الْحَصَابَةِ الْبُیْئِی صَلَّی اللہ علیہ وسلم وَأَرْجِعْ مُنْهَضًا عَلَیَّ بِدَرَنَانٍ مُنْزِلًا بِأَحَدِهِمَا مُوْتِدًا بِأُخْرَاهُمَا فَاسْتَطَلَقَ إِنَّا سَرَّی نَجْمَتُهُمَا حَبِیصًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم مُنْهَضًا مَعًا وَهُوَ عَلَى بَنَاتِ اللہ حَبَابًا قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْثَدِ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ فَرَعًا فَكُنَّا نَعْتَشِرُ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم نَزَلَ عَنِ الْمَجْلَةِ ثُمَّ قَبَّلَ قَبْضَةً مِنْ ثَرَابٍ مِنْ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ بَشَّاهُتِ الْوُجُوهَ فَمَا خَلَقَ اللہ مِنْهُمْ إِنَّمَا الْأَمَلُ أَعْيَنِيهِمْ وَأَبَا بَتَالَةَ الْقَبْضَةُ فَوَلَّوْا مُلْكِي رَيْنَ فَخَضَرَهُمْ اللہ بِذَلِكَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم عَنْكَ فَخَضَرَهُ بَنُو الْمُسْلِمِينَ ترجمہ ایس بن سلمہ سے روایت ہے میری باپ سلمہ بن کوح نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کا جیے دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گہرائی پر چڑھا ایک شخص دشمنوں میں کریم کے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا وہ چپ گیا معلوم نہیں کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گہرائی سے غنود ہو گئے اور اون سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں و جاہل بن پہنچا تھا ایک بانہر سے میرے دوسرے اور پہنچے تھے تیر بند کھل چلی میں و دونوں جاہل روئے کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو گدرا شکست پا کر آئے فرمایا ایک کوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا میرے دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرا آپ خچر پر سے اترے اور ایک سٹری خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا پکڑ لے گئے منہ پر کوئی آدمی اور میں ایسا نہ

جس کے انکھ میں خاک نہ پڑ گئی ہو اسی ایک ٹہنی کی وجہ سے آخر وہ پہاگے اور اسے لگانے اور ٹھکانے میں اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے مال بانٹ دیے مسلمانوں کو **ف** اسی کو اسے بٹانے فرماتا ہے
 وَارْتَدَّتْ اُذُنُكَ رِيحًا وَكَرِهْتَ اَنْ تَرَىٰ نَفْسَكَ يَوْمَئِذٍ فَتَسْتَوِي بِمَا كُنْتَ تَعْمَلُ
 اور ترجمہ اسے بٹانے کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے **بَاب** سَخْنُوهُ الطَّلَافِ طَالَفُ
 لُزَانِي كَا بَيَانِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَاصِرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ أَهْلَ الطَّلَافِ فَلَمْ يَمْلِكْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِيْن شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَهْلُكُمْ يَرْجِعُ
 قَالَهُ فَفَتَحَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخذوا عَنِ الْقِتَالِ فَخَذُوا عَلَيْهِ
 فَأَصَابَهُمْ حَرٌّ جَدِيدٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ غَدًا أَقَالَ فَكَتَبَهُمْ
 ذَلِكَ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَمَعَ حَضْرَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 روایت ہو اور بعض نسخوں میں عبد اللہ بن عمر و جوعاص کے بیٹے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 گھیر لیا طائف والوں کو اور ان میں حاصل کیا اور ان کو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا
 آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جا دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صبح کو لوڑو وہ
 لڑے اور جی ہوئے آپ نے فرمایا کل ہم لوٹ جا دیں گے یہ ان کو پہلا سلام ہوا تو آپ نے **ف** کہ ابھی
 کل تو لڑنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد نہ تھے جب رضی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی کہ
 بدل گئی **بَاب** عَزْوُهُ وَبَدَلِهِ بِرُكْنِ لُزَانِي كَا بَيَانِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلَيْنِ بَلَدَهُ إِذْ قَالَ إِيْن سَفِيَانُ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ نَاعُوْصَ عَنْهُ
 ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ نَاعُوْصَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيْنَا نَا تَزِيْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ نَفْسِي وَمَالِي
 لَوَا مَرْتَنَا أَنْ تَخِيْضَ هَا الْجَبَدَ لَا خُصْمَا هَا دَلَاوَا مَرْتَنَا أَنْ تَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِيْلَى بَرْكِ الْغِيَاوِ لَفَعَلْنَا
 قَالَ فَتَدْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا وَحَتَّى نَزَلُوا بِدَلْبَا دَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رِيَايَاوُشُ
 وَتَقِيْمُ غِلَاوَا سُوْدِيْنِي الْحِجَابُ فَخَذُوْهُ فَكَانَ أَهْلُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ إِيْن
 وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَنْتِي وَشَيْبَةُ وَهَيْبَةُ بْنُ جَهْلٍ فَلَاذًا قَالَ ذَلِكَ فَكَرِهُوْهُ فَقَالَ إِنَّا أَهْلُكُمْ هَذَا أَبُو سَهْلٍ
 كَاذًا تَرْكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ مَا لِيْ بِإِيْن سَفِيَانِ عَلِمْتُ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَنْتِي
 وَشَيْبَةُ وَامِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فِي الثَّانِيْنَ كَاذًا قَالَ هَذَا إِيْنمَا حَرَبُوْهُ

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ فِيكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي ذَٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ رَأَيْتُمْ
 تَقْنِي بَيْدَهُ لَتَقَرَّبَهُ إِذَا أَحَدُكُمْ قَامَ وَتَنَزَّعَ إِذَا كُنْتُمْ كَمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَٰذَا امْتَرَحُ فَلَا رِيْفَ يَدُهُ عَلَى الْأَرْضِ هُفَا هُفَا قَالَ فَمَا لَكَ
 أَحَدُ هَٰذَا عَنْ تَوْضِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةُ حَضْرَتِ النُّسْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 رَوَايَتُ بَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْهُورَةٍ كَيْ حَبِيبٍ كَوِ ابُوسُفْيَانِ كَيْ آتَى كَيْ خَيْرِ بَنِي نَجْمٍ تَوْحَضَتْ
 ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ حُضْرِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ لَوْ كُنْ أَتَى جَوَابُ دِيَا بَرِ حَضْرَتِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْ حَبِيبٍ
 هِيَ أَتَى خَطَابُ نَجْمٍ خَيْرِ سَعْدِ بَنِ عِبَادَةِ (الْفَصَارِ كَيْ رَمِي دُفْعًا) اَدْرَانْ هُونِ لَمْ كَهَا أَتَى هَمَّ سَعْدِ بَنِ
 بَرِ يَارِ سَوَالِ شَيْخِ أَتَى سَلَابِ هِيَ هِيَ تَهَا كَيْ الْفَصَارِ كَيْ رَامِي دِرْيَانْتِ كَرِ بِنِ اسْوَجِ سَعْدِ كَرِ مَاهَا جَرِ
 كَيْ نَقْدِ اَدْنِيَا تَقِيلِ هِيَ اَدْرُوهُ مَقَابِلِ كَيْ لَأَنْقُ نَهْ تَهِي بَغِيرِ الْفَصَارِ كَيْ شَرِيَا كَيْ هُوَ دُوسَرِي يَدِ كَيْ الْفَصَارِ
 لَرَامِي كَا اَفْرَانِ بِنِ هُوَا تَهَا بَلَكِ الْفَصَارِ لَمْ أَتَى حَرَنْ يَجْعِدُ كَيْ تَهَا كَرِ اَلْكَوِي دُشْمَنْ أَتَى كَا نَقْدِ كَرِ كَيْ
 تَوَا اَوْسُ كَرِ دَكِينِ كَيْ اسْوَجِ أَتَى اَلْكَوِي رَامِي لِينَا جَاهِي فَاتَمَّ خَدَا كَيْ حَسْ كَيْ نَاهِي بِنِ مِيرِي نَجْمِ
 هِيَ اَلْكَوِي كَيْ كَرِ كَيْ كَرِ كَيْ كَرِ
 كَرِ
 كَرِ
 كَرِ
 كَرِ
 كَرِ
 كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ كَرِ
 كَرِ كَرِ
 كَرِ
 كَرِ

بنفان کہ فر کے رہنے کی جگہ ہر اور ہاتھ نہیں پر کہا اس جگہ اور اس جگہ را در یہ فلان کے کر عمل
 جگہ ہے را دی نے کہا ہر جہان اپنے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا ہی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کا فراسی
 جگہ گرا یہ دوسرا معجزہ ہوا **باب** فتح مکہ کے فتح ہونے کا بیان حسن بن علی رضی اللہ عنہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رَفَدَتْ وَفُودُ الْمُعَاوِيَةِ وَفِي ذَلِكَ رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنا لِبَعْضٍ
 الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَذْكُرُ أَنَّ يَدْعُوْنَا إِلَى الرَّحْلِ فَقُلْتُ أَلَا أَصْنَعُ
 حَمَامًا نَادُوهُمُ الرَّحْلُ فَأَمَرْتُ بِطَّعَامٍ يُصْنَعُ فَخَرَفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدَ النَّيْلَةِ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْهُمْ فَقَالَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا أَتَيْتُكُمْ كُمْرًا مِنْ حَذِيثَتِي كَمَا مَعْشَرُ الْأَنْصَارِ ثُمَّ
 ذَكَرْتُ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى أَحَدِ الْمُجَنَّبِينَ رُبْعًا خَالِدًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى أَحَدِ الْمُجَنَّبِينَ
 الْأَخْضَرَ وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبُخَيْرِيِّ فَخَلَدُوا وَطَبَّخُوا الْوَادِيَّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فِي كَيْتَابِهِ قَالَ فَتَنَظَّرْنَا فِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَا بُنَيَّ وَلَا أَنْصَارِيكَ لَا دَعَايِرَ غُلَبَانٍ فَقَالَ أَهْتِفْ لِي يَا أَنْصَارُ قَالَ
 قَاظًا فَوَايِمٌ وَوَكَبَتْ قُرَيْشٌ أَوْ بَانَا الْعَاذِمِيَا فَقَالُوا فَتَدْرِمُ هُوَ الْوَادِي فَإِنْ كَانَ لَصَحْرٌ شَيْءٌ
 كَمَا مَعَهُمْ وَإِنْ أَصْدَبُوا أَعْطَيْنَاكَ ذِي سَيْفَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ
 إِلَى أَيْمَانِي قُرَيْشٌ وَأَتْبَاعُهُمْ قَالُوا بَلَى يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَيْمَانِي عَلَى الْخَيْلِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى تَدْفُقُوا فِي الْقَدَا
 قَالَ فَأَطْلَعْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْبَلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ دَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوْجِهُ إِلَيْنَا تَبِيًا
 قَالَ بَجَاءَ أَبُو سَعْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْمَانِي خَضَعُوا لِي لَمْ يَرَوْا بَعْدَ
 أَيْمَانِي ثُمَّ قَالَ مَنْ يَخْلُ دَارَ الْمُسْلِمِينَ فَهَوِّ أَمِنْ فَقَالَ لَيْتَ الْأَنْصَارَ لَبَّيْكُمْ بِبَعْضِ أَمَّا الرَّحْلُ
 فَادْرِكْتُهُ رَغْبَةً فِي دَيْمِيهِ وَدُرَّةً فِي بَيْتِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 رَحَابَةُ الْوَحْيِ وَكَانَ إِذَا جَاءَهُمْ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا نَادِيًا وَحَدَّثَ نَكِيرٌ لِكُلِّ يَرْفَعُ طَرَفَهُ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْبَضِي الْوَحْيَ فَلَمَّا نَفَضَ الْوَحْيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَمَّا رَأَى الرَّحْلُ فَادْرِكْتُهُ رَغْبَةً

فَنَزَلَتْ قَالَةُ أَفَدَكَانَ ذَلِكُ قَالَ كَلَّا إِنَّ فِي هَذَا رَسُولَهُ هَاجَرَ إِلَى اللَّهِ
 وَبَيْنَكُمْ وَالْحَيَاءُ كَمَا كُنْتُمْ تَأْتِيهِمْ إِلَيْهِ يَكُونُ لَكُمْ رَسُولُكُمْ وَأَشْهُ مَا كُنْتُمْ تَأْتِيهِمْ
 تُلَاكُمُ إِلَّا الْقَتْلُ يَا اللَّهُ وَبِزُورِهِ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُعْصِدُ فَإِنْ كُذِّبُوا يُعْصِدُ فَإِنْ كُذِّبُوا يُعْصِدُ فَإِنْ كُذِّبُوا يُعْصِدُ فَإِنْ كُذِّبُوا يُعْصِدُ
 الْبَرَاءَةُ قَالَ فَاذْكُرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ فَاسْتَبَدَّ لَكُمْ طَاعَةً
 بِالْبَيْتِ قَالَ مَا نَحْنُ مِنَ الْجَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يُعْبَدُونَ قَالَ وَفِي يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ أَخُو الْيَسِيدِ الْقَوْسِ كُنَّا أَنْ نَحْنُ الصَّكْبُ جَلَّ يَطْعَمُ
 فِي عَيْنَيْهِ وَيُؤْوِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَلَكِنَّ الْبَاطِلَ مَلَأَ مَنَافِعَ مِنْ طَوَائِفِ الْأَصْفَاءِ فَلَا عَلَيْهِ حَتَّى
 تَكُنْ إِلَى الْبَيْتِ وَدَنَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو شَاءَ أَنْ يَدْعُو رَحِمَهُ حَضَرَتِ الْبُحَيْرَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَايَتُ كُنَى جَاعِدِينَ مَعْرُوفٍ كَيْفَ يَأْتِيهِمْ مِنْ مَعْنَى شَرِيفٍ كَرِيمٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 بَرِاحٍ نَسَى كَمَا إِذَا الْبُحَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَايَتُ كُنَى مِنْ اسْ حَدِيثِ كَرِيمٍ مِنْ أَيْكٍ وَدُكْرٍ كَيْفَ
 كَمَا نَأْتِيهِمْ كَمَا تَوَابَهُ الْبُحَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَكْثَرَ يَكُونُ بَلَاغُهُ فِي مَقَامِ الْبُحَيْرَةِ مِنْ كُنَى نَسَى كَمَا مِنْ كُنَى
 طَيَّارٍ كَرُونِ أَوْ سَبْكَ بِرَأْسِهِ مَقَامِ الْبُحَيْرَةِ مِنْ كُنَى نَسَى كَمَا مِنْ كُنَى نَسَى كَمَا مِنْ كُنَى نَسَى كَمَا مِنْ كُنَى
 نَسَى كُنَى رَأْسِ الْبُحَيْرَةِ دَعْوَتُ حَضَرَتِ الْبُحَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دَعْوَتُ كُنَى الْبُحَيْرَةِ مِنْ كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى
 تَعَالَى عَنْهُ نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى
 ذَكَرَ كُنَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى نَسَى كُنَى
 أَيْكٍ جَانِبِ الْبُحَيْرَةِ كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى
 سَيْسِرَةُ بِرَأْسِ الْبُحَيْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى
 تَهْنِ مِنْ كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى
 تَوَفَّرَ الْبُحَيْرَةُ مِنْ كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى
 فَرَمَا الْبُحَيْرَةُ كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى
 غَرَضٌ مِنْ كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى كُنَى

اپنے گروہ اور تابعدار کٹھا کیے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ بلا تو ہم بھی ان کو ساتھ ہیں اور جو آفت
آئی تو دیدین گے جو ہم سے مانگا جاوے گا آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پہر
آپ (اب ایک ہفتہ سو دو ستر گنا تہ پر بٹلایا) یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور اون میں سے ایک کو نہ چھوڑو
اور فرمایا تم مدح پر صفا پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پر ہم چلے جو کوئی ہم سے لگے گی کو مارنا
چاہتا (کافروں میں سے) وہ مارو اٹا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا نہ تانک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا
یا رسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہو گیا اب آج سے قریش نہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اس کو اس پر (یہ آپ نے) ابوسفیان کی رحمت پر شکوہ عزت دینا
کو فرمایا) انصار ایک دوسرے کہنے لگو ان کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی
الفت الگئی اور اپنے کنبہ و النون پر ماستا ہوئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور
حب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا حب تک وحی اتنی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ
اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی غرض حب وحی ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انصار کے لوگو انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) یعنی یہ کہنا اس
شخص کو اپنے گادن کی الفت الگئی انہوں نے کہا بیشک تو ہم نے کہا آپ نے فرمایا سرگز نہیں ہیں
اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھ کو معلوم ہو گیا یہ مجھے اللہ
کا بندہ ہی سمجھنا انصاری نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑا زیادہ دیکھا بڑا نہ دینا) میں نے ہجرت
کی اور شمالی کی طرف اور تھا کی طرف **ف** تاکہ وطن بناؤن مدینہ کو اب یہ سمجھنا کہ میں اس ہجرت
کو فرخ کروں گا اور ہر مکہ میں رہنا اختیار کروں **گاہ** اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ
ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ یہ سنکر انصار دوڑے روئے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالیٰ کی
ہم نے کہا جو کما محض حرص کر کے اللہ اور اس کی رسول کی (یعنی تمہارے طلبت تھا کہ آپ ہمارا
ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر میں رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
اللہ اور رسول تصدیق کیے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں ہر لوگ ابوسفیان کے
گھر کو چلے گئے (جان بچانے لگیں) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجاز اسو کے پاس اور اس کو چاہا کہ طواف کیا جائے کہ کعبہ کا اگر چاہا

احرام سے نہ کر کیونکہ آپؐ سر خود تنہا پہر کیا بت پاس آنی جو کعبہ کے بازو رکھا تھا اسکو لوگ پوجا کرتے
تھے آپؐ ہاتھ میں گمان نہی آپؐ کا کونا تھا ہے ہر سے تہہ جب بت کو پاس آئے تو اسکی آنکھ میں کوٹھنچنے
لگے اور فرمانے کو حق آیا اور باطل میں گناہ کا جب طواف سر فایز ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے
یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اوٹھائے ہر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگی
جو دعا آپؐ چاہی **عَلَى سَمَاءٍ مِنْ الْمَخِيرَةِ بِشَدِّ الْأَسْنَادِ وَرَأْدِ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ يَدَيْهِ**
الْحَدِيدُ هُمَا عَلَى الْخَلْقِ أَحْصُوا لَهُمْ حَسْبَهُمْ اَوْ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ تَمَّ إِنَّمَا إِذَا كَانَ فِي شَيْءٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رُكْنِ الرَّاسِ مِنْ تَمَازٍ يَزِيدُ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہہ دو سر ہاتھ پر رکھ کے بنایا یا کاٹ دیا مگر بالکل **ف**
یعنی جو سامنے آدھرا دھار دھار نہا کہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے جو ابوسفیان کے گہر میں چلا جاوے یا تنہا
ڈال دے اسکو اس میں دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ منظرہ زور شریف فتح ہوا اور یہی قول ہے ملک اور ابوسفیان
اور احمد اور جبریل علیہ السلام اور اہل بیت کا اور شافعی کے نزدیک صالح سے فتح ہوا اور ماری نے کہا کہ یہ صرف
شافعی کا قول ہے (نوی) **عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحٍ قَالَ وَقَدْ نَاكَ الْمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّنْ يَصْنَعُ طَعَامًا
يُؤْمَرُ أَنْ يَحْمِلَهُ فَكَانَتْ قَوْلِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَيْسَ بِكَ فِي الْإِسْلَامِ وَلَا يُدْرِكُ
طَعَامَنَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُدْرِكَ
طَعَامَنَا فَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَلْفَيْتُ لِيَجْعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَلْبِي
اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ وَالْيَمَلِيِّ وَجَعَلَ الرَّبُّ لِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْحَبَشَةِ الْيَمِينِي
وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدٍ قَرْنِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْبَكَاذِقَةِ وَنَجَّيْنِ الْوَارِثِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ
الْأَنْصَارَ وَادْعُوهُمْ فَيَأْتُوا أَيْضًا وَلَوْ نَفَّالَ يَأْمَحْشُرُ الْأَنْصَارَ هَلْ تَدْرُونَ أَوْ بَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا
نَعَمْ قَالَ أَنْظِرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ عَرِّدُوا أَنْ تَحْصُدَ لَهُمْ حَصْدًا وَأَخْضَعُوا بِيَدِهِمْ وَوَضَعَ عَلَيْهِ
عَلَى شِمَالِهِ قَالَ مَرَّ بِكُمْ الصَّفَا قَالَ مَا أَسْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنَا مَوْهُ قَالَ وَصَّحِدَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَاءَتْ الْأَنْصَارُ فَاطْفَأُوا بِالصَّفَا نَجَاءً
أَبُو سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْدِيَّتْ خَصْرًا أَمْ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشٍ

ہوئی تھیں جانتے ہو میرا کیا نام ہے قرین باہر فرمایا میں محمد بن رسول اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول میں نے وطن
 چھوڑا اس کے طرقت اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں
 انہوں نے کہا قسم خدا کی جنت یہ نہیں کہا مگر حص سے اسے اور اس کے رسول کے اپنے فرمایا تو اسے اور اس
 کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تمکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَحَوَّلَ الْكُفَّةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَسْطِهَا
نُحْبًا فَجَلَّ بِطَحْنِهَا يَهُودِيٌّ كَانَتْ يَدُهُ وَيَقُولُ حَلَاةُ الْحَقِّ وَنَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوًّا فَاجَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ كَذَلِكَ أَيْضًا عَنْ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبدن مکہ فتح ہوا مکہ میں شریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد
 قرین سوساٹھ بت تھیں ہر ایک کو کو نچا دیتے تھیں ہر جواب کو انہیں میں نہیں (وہ گڑبڑ تھیں اور دوسری بات
 میں ہے) اور فرماتے حق آیا جہرٹ سٹ گیا جہرٹ سنو والا ہے حق آیا اور جہرٹ نہ بتاتا ہے کسی کو نہ لٹاتا
 ہے بلکہ دونوں اسے جل جلالہ کے کام میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا اسْتَدَارَ الْقَوْلُ زَهُوًّا**
وَلَكِنْ كَانَ كَرَالِيَّةٍ الْأَخْطَرُ قَالَ بَدَلُ نُحْبًا صَنَمًا مَرْجَمًا دِي جَوَادٍ رَغْدًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
مُطِيعٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ
فَتْحِ مَكَّةَ لَا يَمُوتُ شَيْءٌ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَّا يَتَوَعَّمُ الْقَوْمُ مَرْجَمًا عِدَادًا مَرْجَمًا مَرْجَمًا
 ہے انہوں نے سنا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حبدن
 مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جاوے گا باندہ بکریا مت تاک (نووی نے
 کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاویں اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ پھر گیا اور کفر کی وجہ
 سے باندہ نہ مارا جاویگا اور دین ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش
 پر ہوا وہ مشہور ہے) تختہ الاحبار میں ہے کہ ابن خطل کعبہ کے گردوں میں چلا ہے اپنے فرمایا اسکو پکڑا لو لوگ اسکی
 فتح مکہ کے دن کہیں آپ کہا کہ ابن خطل کعبہ کے گردوں میں چلا ہے اپنے فرمایا اسکو پکڑا لو لوگ اسکی
 مشکین باندہ ہر لاکے پہرہ قتل ہوا آپ یہ حدیث فرمائی **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا اسْتَدَارَ**
قَوْلُ قَوْمٍ يَكُونُ اسْمُهُمْ لَحْدًا مِنْ عَصَا قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَوْلُهُمَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا مَرْجَمًا دِي جَوَادٍ رَغْدًا

البرکات عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل
 الخدیبیہ قال کندی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وکانا بکعبہ منہ قال فکتب محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ذنوبہ وکفرہ وکذبہ وکفرانہ کفرہ کفرہ
 فی الخدیبیہ ہذا اما کاتب علیہ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا ہے البتہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ قال انما اخصر البصر صلی اللہ علیہ وسلم عند البیت صلی اللہ علیہ وسلم اهل مكة على ان
 يتركها فيقول لم يأتنا ولا يدخلها ولا يجلبان السلاح السيف وقرايه ولا يخرج باحد
 متعه من اهلها ولا يمنع احدا ان يركب بعيره من كان معه قال لعلي رضي الله تعالى
 عنه انك الشريك بيننا وبين الله

ما قاضى عليه محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال له المشركون لو
 فعل انك رسول الله لكانت بك محمد بن عبد الله فامر عليا رضي الله تعالى
 عنه ان يخرجها فقال علي رضي الله تعالى عنه لا والله لا اخرجها فقال رسول الله صلی
 الله عليه وسلم اسكن اسكن في مكانها نارا مكا انما اخرجها كتب ابن عبد الله فاما
 بها ثلاثا فاما ان كان يوم الثالث قالوا لعل في رضي الله تعالى عنه هذا
 الخدیبیہ بین شرط صلحک فامره فليخرج فاحمد بن زيد قال نهم فخرج وقال ابن
 عباس رضي الله عنهما مكانا نبعناك بايمانك ترجمہ برابر سے روایت ہے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم روکے گئے کہہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ کا مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (ایزیدہ سال) آوین
 اور تین دن ایک کہیں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آوین اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ
 جاوین اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہے گا وہ مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اسکو منع کریں
 آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو مٹا دے کہ اس کے بعد جو
 فیصلہ کیا اس پر چھرا اس کے لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے اگر تم جانتے
 کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے جیت کرتے بلکہ یوں کہیے محمد
 حبیب اللہ کے پیڑھے آپ نے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ بیٹنے کے لیے انہوں نے
 کہا قسم خدا کی میں نہ میٹوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پھر اس لفظ کی جگہ نہ

حضرت علی نے بنا دسی آپؑ اسکو میٹھ دیا اور ابن عباسؓ نے کہا کہ یہاں تک کہ وہی نے کہا کہ قاضی
عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت کو دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپؑ اپنے ہاتھ سے مکہ یا جیسا کہ
ظاہر ہونے ہے اور بخاری کی روایت میں ہر کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کا غدلیا اور کہا
اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اچھی طرح کہنا نہ جانتے تھے اور آپؑ کہا اس مذہب کو کہ کہتے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے آپؑ کو اس سے کہہ دیا اس طرح کہ کہہ دیا اور آپؑ نے جانا کہ کیا کہتے ہیں یا نہیں
تعالیٰ نے آپؑ کو اس وقت کہنا سکھایا اور یہ یادہ معجزہ ہے آپؑ کا اس لیے کہ آپؑ اسی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ
نے آپؑ کو وہ علم سکھایا کہ جن کو آپؑ جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے یہی طرح کہہ دیا یا جو نہ کہہ سکتے
تھے اور اس کے آپؑ کو اسی ہونے میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپؑ خود نہیں کہہ سکتے تھے کہ
تعالیٰ نے آپؑ کو نبی اسی کہا اور فرمایا اَلَا تُبْشِرُونَ نَبِيًّا مِّنْ كِتَابِ الْاَنْفُسِ بَشِيرًا اَوْ رَحْمَةً صَالِيَةً عَلَيَّ
لَمْ يَزَلْ يَأْتِيهِمْ اَمْرٌ اَمِيْنٌ لَا تُكْتَفَى لَاحِظًا اَوْ رَحْمَةً صَالِيَةً عَلَيَّ لَمْ يَزَلْ يَأْتِيهِمْ اَمْرٌ اَمِيْنٌ لَا تُكْتَفَى
ہے کہ آپؑ حضرت علیؓ کو فرمایا کہ محمد بن عبد اللہ انہی مختصرات احب دوسرا سال ہوا تو آپؑ
تشریف لائے پھر تین روز تک کہ معظمہ میں ہے جب شیراز ہوا تو مشرکوں نے حضرت علیؓ کو کرم اللہ وجہہ کو
کہا یہ تبارک صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان کو کہہ جائے کہ وہ انہوں نے کہا آپؑ فرمایا اچھا اور آپؑ
نکلتے ہیں اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَنْ تُرْكِيَا صَالِحًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْتُمْ سَجِلَ
بْنُ عَمْرٍ وَنَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصِلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ
اَلْحَمْدُ لَكَ سَجِلَ مَا لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ
وَلَكِنْ اَكْتُبْ مَا لَكَ مِنْ يَأْتِيكَ اَللّٰهُمَّ فَقَالَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ
اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ
اَكْتُبْ لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ
لَمْ يَزَلْ يَأْتِيهِمْ اَمْرٌ اَمِيْنٌ لَا تُكْتَفَى لَاحِظًا اَوْ رَحْمَةً صَالِيَةً عَلَيَّ لَمْ يَزَلْ يَأْتِيهِمْ اَمْرٌ اَمِيْنٌ لَا تُكْتَفَى
نَعَمْ اِنَّهُ مَرَّ ذَهَبًا اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اَكْتُبْ لِيَوْمَ
ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قرین نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
قریش میں یہیل بن عمر وہی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ کو کرم اللہ وجہہ کو کہہ دیجئے

الرحمن الرحیم پھیلے کہا ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسک
 اللہم اپنے فرمایا اچھا لکھو مجھ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول میں شکر کون نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے
 رسول ہیں تو آپ کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو اپنے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبد
 کی طرف سے ہر ادھون نے یہ شرط لگائی آپ کے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آئے گا ہم اس
 کو داپن دین گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آئے تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام
 نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم کھین اپنے فرمایا لکھو ہم میں سے جو کوئی آؤں گے پاس چلا جاؤ تو اللہ
 تعالیٰ اس کو دوسری رکھو اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے یہی بہتہ
 لگا لے دینا اور اس کی شکل کو اسان کر دے گا **ف** پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے کھنچنے سے
 شکر کون کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد حبیب بن جبریل اور ابوبصیر اور ان کے ساتھی مسلمان
 ہو کر آئے تھے وہ شرط کی وجہ سے آپ پاس نہ آ سکے اور راہ میں ایک جہتا علیہ وادھون نے قائم
 کیا اور شکر کون کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا نام میں دم ہو گیا آخر ادھون نے تنگ کر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دھمے آپ اپنے لوگوں کو ریشہ بلا بھیجے اور
 صلحنا نہ بکھتے وقت آپ نے ایسے خبریات میں جبریل بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں مکرار نہ کی کیونکہ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے یہ شکر کون کی بے فائدہ سٹ تھی اور
 محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی اس صلحنا سے آپ کی غرض اور تھی جبکہ شرک جو قوت
 نہ سمجھو وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں اور مسلمان اپنے
 عزیزوں سے ملکر ان کو حق بات سمجھا دیں آخر کہاں تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ
 میں آجائے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا
 زور ٹوٹا جلا پھاٹک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار میں
 عرب کے اور قبیلے آئے وہ بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ صورت
 اتری اذاجاز نصر اللہ وفتح اخیر تک **ع** اِنْ دَاوُدَ قَالَ فَاَمَّا مَعْقِلُ بْنُ حَكِيْفٍ يَوْمَ حَقِيْقٍ فَقَالَ
 يَا قَوْمَ النَّاسِ اَلَيْسَ مَا اَنْتُمْ كُنْتُمْ تَقْدُرُوْنَ مَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تَكْوِيْنِ النَّبِيِّ قَدْ كُنْ
 كَرِهْتَ اَلَا تَقَاتِلُوْا ذٰلِكَ الرَّسُوْلَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ

[illegible]

[illegible]

خاصی عیاض نے کہا صحیح بخاری میں مانتا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ماسد ذہابی اور بخاری کی روایت پر
 ہی ہے اور جب ہی معنی آپسکے تھے کیونکہ اب معنی یہ ہو گا کہ جب ایک کو تاسم اسکا بند کرتے ہیں
 تو دوسرا اگر ناگاہل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنا جائز نہیں ہے
 جب ضرورت یا صلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس
 سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینے سے
 زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی
 کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّا نَزَلْنَا لَكُمْ فَنَجَّاهُمْ مِنَ الْيَدِ الْيَمَانِيَّةِ اِلَى الْقَوْلِ قَوْلًا عَظِيمًا
مَرْجِعُهُ مِنَ الْيَدِ الْيَمَانِيَّةِ وَهُمْ يَخْلُصُونَ الْحَرْبُ وَالْكَافَةُ وَتَذْخِرُ الْيَدِ الْيَمَانِيَّةِ
فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ فِي احَبِّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا تَرْجِعُهُ اِلَى بَنِي نَجْدٍ
 ہے جب یہ سورت اتری انا فتح کیا تم کو اور تم کو اپنا اختیار کرنا تو آپ کوڑ کر رہے تھے حدیبیہ سے اور
 صحابہ کو بہت غم اور سچ تھا اور آپ ہدی کو سخر کر دیا تھا حدیبیہ میں رکھ کر کافروں نے مکہ میں آنے
 نہ دیا تب آپ فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّا نَزَلْنَا لَكُمْ فَنَجَّاهُمْ مِنَ الْيَدِ الْيَمَانِيَّةِ اِلَى الْقَوْلِ قَوْلًا عَظِيمًا
مَرْجِعُهُ مِنَ الْيَدِ الْيَمَانِيَّةِ وَهُمْ يَخْلُصُونَ الْحَرْبُ وَالْكَافَةُ وَتَذْخِرُ الْيَدِ الْيَمَانِيَّةِ
فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ فِي احَبِّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا تَرْجِعُهُ اِلَى بَنِي نَجْدٍ
الْوَقْفُ بِالْعَهْدِ اَوْ رُكُوبُكُمْ اَوْ اَنْ تَخْرُجُوا اَنَا وَابْنُ حَسِيلٍ قَالَ فَاَخَذْنَاكُمْ فَاَقْرَبْنَاكُمْ
مَنْعَتِي اَنْ اُسْهَكَ بَدْرًا اِلَّا اَنْ تَخْرُجُوا اَنَا وَابْنُ حَسِيلٍ قَالَ فَاَخَذْنَاكُمْ فَاَقْرَبْنَاكُمْ
فَقَالُوا اِنَّكُمْ مُرِيدُونَ مُحَسِّنًا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيدُ مَا نُرِيدُ اِلَّا الْمَدِينَةَ
فَاَخَذُوا مَا مَنَعَهُمُ اللَّهُ وَمِينَتُكُمْ لَمْ تَنْصَرِفُوا اِلَّا الْمَدِينَةَ وَلَا تُقَاتِلُوا مَعَهُ فَاَتَى كُنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرُوهُ اَنْهُ خَبَرَ فَقَالَ اَنْصَرِفُوا لَكُمْ لَكُمْ بَعْضُهُمْ رَسُوْلُهُ
 اللہ علیہ صلیہ وسلم نے حدیبیہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سعادت ہر مجھے بدر میں آنے کی
 چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نہ لکھا اپنے باب حسیل کے ساتھ رہیں گے حدیبیہ کے باب کی اور جنہوں نے
 حسیل کہا ہے) تو ہر قریش کے کافروں نے کہا اور کہا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا چاہتے
 ہو مجھے کہا ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں چاہتے ہیں ہر اور انہوں نے ہم سے اللہ کا

نام لیکر عہد اور اقرار دیا کہ ہم بد مذکور ہر چار دین گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر خنیں لڑیں گے
 جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ہم نے یہ نصبہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو
 ہم انکا اقرار پورا کریں گے اور اس سے مدد چاہیں گے اور آپ اس حدیث سے معلوم ہو کہ لڑائی
 میں جو ٹ بولنا درست ہے کیونکہ خذیفہ حضرت ہبی کے پاس آئے تھے پر مصیحت ہو اور انہوں نے جو ٹ کہہ دیا
 کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریفیں ہوں گے (تعریفیں یہ ہے کہ جو ٹ یہی نہ ہو اور اپنا مطلب یہی
 فوت نہ ہو) اولیٰ ہے لیکن جو ٹ بولنا ہی لڑائی میں درست ہے اور اس طرح جو ٹ بولنا درست ہے لڑنے کو
 میں صلہ کرانے کے لیے اور خاندان کو اپنی بی بی سے اس کے رضی کرنے کے لیے جس پر حدیث صحیح میں اس
 کی تصریح آگئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علمائے
 اگر کا فخری سلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیں نہ جہا گئے کا تو امام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل
 کہ فکا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہیں بلکہ جب موقع پاد کی یہاں جاوے اور مالک کو نزدیک
 اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافروں نے اس پر جبر کر کے قسم نہ یہا گئے کی تو بالاتفاق یہا گنا درست
 ہے کس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی لیکن خذیفہ اور ادن کے باپ کو آپ اقرار پورا کرنے
 کا حکم دیا اس خیال سے کہ میری اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا (نوی)
باب غزوة الاحزاب غزوہ اخواب یعنی جنگ خندق کے بیان میں **حکم ابن ابراہیم**
الشیخ عن ابي وقال كنا عند خذيفة فمرى الله تعالى عنه فقال رجل لو ادر كنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فالت معاه وابليت فقال خذيفة انت كنت تفعل ذلك لقد
رايتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الاحزاب اخذتنا ديرة شديدة وثق فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا رجل ياتي بي بخير القوم جعله الله عرجا
يوم القيامة فسكننا فلم نجبه منا احد ثم قال لا رجل ياتي بي بخير القوم جعله الله
عرجا وفي يوم القيامة فسكننا فلم نجبه منا احد ثم قال لا رجل ياتي بي بخير القوم
جعله الله عرجا وفي يوم القيامة فسكننا فلم نجبه منا احد فقال ثم يا خذيفة
يا ليتنا خير القوم فلم يجدها اذ دعا زيد بن مسعود ان اقوم قال اذهب فاني بخير القوم و
لا تدعوه هم علي كنت اوليت من عندك جعلت كافرا اميت في حصار حشر اتيه ورواه

ابا سقیان یصلی غلظۃ بالثار فوضعت منہما زکبدا القوس فارادت ان الرمیة فذکر
فکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاندعزهم علی ولودمیتہ لا صبت کفر جعب وانا استو
فی مثل الحصار فلما اتکت فاکتبرک خبر القوم وقعت ثرأت نالیسینی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من فضل عبادہ کانت علیہ یصل فی حاکمہ ازل نایمنا حتی اصبح
قال قمر یا قوم ما ترحمہ ابرہیم تیمی سے روایت ہوا دہون نے سنا اپنے باپ زید بن شریک کی
سے ادہون نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج رہے ایک شخص بولا اگر میں
السلار اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور کو شش کرنے میں حذیفہ
نے کہا تو اب کرنا دینے تیرا کہنا مستحضر نہیں ہو سکتا کرنا اگر کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس
سے بڑھ کر نہ کر سکتا تم دیکھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اخراہ (جمع ہے حزب کی حزب بہتر
ہیں گروہ کہ اس جنگ کو پہلے پھر مین ہوی غزوہ اخراہ کہتے ہیں کسی لیے کہ کافرون کے بہت سے
گروہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی
اسی خوب جبکہ یہی تھی اسوقت آپؐ فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر کافرون کی خبر لادی اور قتالی اوکو
قیامت کے دن میرا ساتھ دیکھا گیا ہے لیکن ہم لوگ خاموش ہو رہے اور سنی جواب دیا کسی کی ہمت نہ تھی کہ ایسی شرمین ات کو خوف
دیکھا کہ میں جاؤ اور خبر لادی حالانکہ صحابہ کی جان بتاری اور محنت شہور ہی اب آپؐ فرمایا کوئی شخص ہے جو کافرون کی خبر سر پا
لاؤ اور قتالی اوکو قیامت کے دن میرا ساتھ دیکھا گیا کہ جو اب نہ پاس ہے کہ وہی آخر آپؐ فرمایا ایسی حذیفہ اٹھیا اور کار کا
خبر لا آج کلچہ بنا کہ نہ کہ آپؐ میرا ام لیکر حکم دیا یا نہ کیا آپؐ فرمایا جاؤ خبر لے کر آؤ کافرون کی اور مت اسکا نام انکو پھر مشہور کیا
کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ نہ ہو اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں جیسے انکو پاس سجلا تو ایسا معلوم ہوا جس کی
حام کے اندر چل بیٹھو نیز سردی اور وی بالکل کافی ہو گئی بلکہ گرمی معلوم تھی یہ آپؐ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کا
اطاعت ہے لفسر کہ ناگوار ہونی ہر لیکن جب متعدی ہو شد دعا کو تو سبحانی تکلیف رکالت اور رحمت حاصل ہوتی ہے اپنا
نات کہین کافر و کفر باسن پنجا دیکھا تو اروسفیان اپنی پیٹ لگ و سینک ٹاپ مین شیرکان پڑھ دیا اور قصہ کیا مانیکا پھر پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافر مردہ یاد آیا کہ کسی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ پیدا ہو اگر میں وارد تیا تو بیشک اپنے
گوشت آخر میں لڑتا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اسوقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپؐ کا ایک بڑا معجزہ تھا جسے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ نے مجھے ایک نازل کلام اپنا اور دیا جس کو اور ہر کتب نماز پڑھ کر تے تھے میں اسکو اور کج جو سوا تو صحت کا
 ستارہ حاجی بیچ ہوئی تو آپ نے فرمایا اوٹھ بہت سو فو اے **ف** تو وی نے کہا اس حدیث کو لکھا کہ حاکم
 کو بخشی جاوے اور بخیر بیچنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جبکہ میں تو یہ بہت ضرور ہی اور اس میں بھی
 کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایجنٹوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور ان کی
 قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر سر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور کرنا چاہیے
 کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد فرج میں مسلمانوں سے بڑھ نہ پادین زمین نے ایک بار تنہائی میں فکر کی
 کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالیٰ
 کا خوف چھوڑ دینا دنیا کی محبت میں غرق رہنا یہی اصل وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو جہنم شیشے
 میں کہ تجارت نہ ہونا زرعہ نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ غلط اور سوانگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف
 یہی آئندہ کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑ بیٹھے ہیں دنیا کے دہندوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ دین کا خیال تک
 نہیں آتا پھر اللہ تعالیٰ نے یہی انکو اس غلے میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا ہی ان کو نہیں ملتی مابوجودیکہ ان کے
 فکر میں سرگردان ہیں اور رات دن دنیا داری میں مصروف ہیں ہر روز ہر روز مٹھلیں اور تباہ ہوتے جاتے
 ہیں اور جب تک وہ اس سو تو بہ نہ کریں گے اور وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی بڑھیں کیا
 ہی علم حاصل کریں پھر یہیں نہ خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف
 ہیں انکو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور
 ان کا کفر بھی ایک ملاوٹ کو آخرت میں بے نصیب کئے گئے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت
 نہیں نہ انکو دنیا کا عذاب دیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہو لیکن خدا تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو
 گروہ کتنے ہی گنہگار ہوں تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم میں ہے۔

صدق اپنے پروردگار اور ماکہ حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقا سے وقتی کے باوجود اپنے فضل
 سے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانوں کا دل کتاب اور سنت پر لگاوے اور ایک
 بار اور اپنے دین کا بل بالا دیکھلاوے امین یا رب العالمین **کتاب غزوة احد جنگ**
احد کا بیان صحیح اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَغِبْتُ اِلَیْکَ رَبِّیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 وَکَلَّی اَلَّذِیْ یَوْمَ اَحَدٍ فِیْ سَبْعَةِ مِیْثَ اَلْاَضَارِ وَرَجَلِیْزِیْنِ اُنْزِلَتْ فِیْکَ رَهْقُوْہُ قَالَ سَنَ

يُرِيدُهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيعٌ فِي الْجَنَّةِ تَقَدَّمَ نَحْلُ مِنْ اَكْثَارِ فَقَالَ حَتَّى قِيلَ
شَعَرَهُمْ هُوَ اَيْضًا فَكَذَّبَكَ كَذَلِكَ حَتَّى نَحْلُ السَّبْعَةَ تَسْأَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَصْلَحَ بَيْنَنَا اَنْصَحْنَا اَصْحَابَنَا تَرْجُمَهُ اَنْسَ بِنَاصِ كَسْرُ دَاوِدَ رَأَيْتَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابُكَ
(جبکہ فرون کا غلبہ ہوا اور سامان مغلوب ہو گئی) الگ ہو گئیں سات اوی انصار کو اور دو قریش کے آپ کے
باس ہو گئے اور کافروں نے آپ پر بھجور کیا آپ نے فرمایا کہ انکو پیڑ سے اور کو حنٹ لگو یا میرا رفیق ہوگا
حنٹ میں ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پھر ادھنوں نے بھجور کیا آپ نے فرمایا کہ ان کو
لوٹا تا ہے اور کو حنٹ لیگی یا میرا رفیق ہوگا حنٹ میں اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا
پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں اوی انصار کے شہید ہو کر سب جان انصار کی جان نثاری اور وفادار
کیسی ہی بیان صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے اب آپ نے فرمایا ہم نے
انصاف نہ کیا (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید
ہو گئے قریش کو یہی لگتا تھا و و سہری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہماری یا جو بہاں گئے جان بچا کر
ادھنوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بہائی شہید ہو گئے اور وہ اپنے نہیں بچانے کے فکر میں رہے) عَنِ
عَبْدِ الْغَزِيِّ بْنِ اَبِي حَزِيمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ
عَنْ جُرَيْجِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّكُمْ يَوْمَ احْبُوْا فَقَالَ جَدِي وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُفِّرَتْ رِبَاعِيَّةُ وَهَشَمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَبْكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْفِيْلُ الدَّمِ وَكَانَ عَلَى
اَبْنِ اَوْطَالِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِكُتُبِ عَلَيْهَا بِالْجُبْرِ تَكْنِزَاتٌ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اخَذَتْ قِطْعَةً حَصِيْرٍ فَاَحْوَقَتْهُ حَتَّى
حَادَرَ مَا دَا الصَّقَّةُ بِالْجُبْرِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ تَرْجُمَهُ عَبْدُ الْغَزِيِّ بْنِ اَبِي حَزِيمٍ
باب اب حازم رسلہ بن دینار مدنی سے سنا ادھنوں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ادھنوں کو بچا
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھٹی ہونے کا حال احد کے دن ادھنوں کے کہا آپ کا چہرہ مبارک
رضی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ٹوٹا (قرہ کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی صاحبزادی خون دھونے تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپر

۱۰ اپنے اصحاب کا ساتھ یا ہر سے یاروں سے جارے ساتھ انصاف نہ کیا

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت پر گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ایک پیغمبر کا حال اوں کی قوم نے اوں کو مارا تھا اور وہ انہی میں سے ہونے پر سخت جا
تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں سبحان اللہ نبوت (کلمہ کا کیا کہنا) عن
الاعشى من ان لا يسئنا وغدير الله قال فهو ينضو الذم عن جديته ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
اشترک ادعہ اللہ علی موقدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سلم غزوہ قریب اور سپر اللہ تعالیٰ کا غصہ بیت سخت ہو چکا تھا کہ ہمام بن منبہ نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ
ابوہدیرہ سے بھیج اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے اللہ تعالیٰ اے اللہ تعالیٰ
و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وهو جند بن یثیر الی ربک عیدت و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد
غضب اللہ علی رجل سأل عن رجل یقتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یسب اللہ ترجمہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے اللہ کا اور ان لوگوں
پر جنہوں نے اللہ کی ادا کیا اور آپ کا کہہ کر تھے اپنے دہت کے طرف سے اور فرمایا آپ بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا
اس شخص پر جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرین اللہ تعالیٰ کی راہ میں رہنے جہاد میں جبکہ ایسا
کیونکہ اس مرد نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کا قصد باقتصاص میں
ہو بلکہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اذی المؤمنین و المؤمنات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ہاتھ جو تجھ کو تکلیف پہنچائیں ان کا بیان عن ابن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال یلکما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البکیت ابی جہل و اعداؤہ
لہ جلوس و قد یحرق جہنم و یلا مہر فقال ابی جہل انکم یقومون الی سکر و یومون فکلان فیکل
فیضعہ فی کفر و یحرقہ فی اللہ علیہ وسلم اذا یجید فابعد استقر القوم فاکخذہ فیکس
سجد الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بین کفیکہ قال فاستغی و جعل یبصر و یقول
علی بعض انکاف و انظر لو کان فی منعہ صرحتہ عن علی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم
والشیخ صلی اللہ علیہ وسلم ساجد ما یدفم رأسہ حتی انظر ان انسان یاخبرنا طیمہ رسول اللہ
تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی حرمہ فطرحہ عنہ ثم اقبلت علیہ ثم تسبیحہ فکف

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ دَفَعُ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ كَانَ إِذَا دَعَا لِلْمَلَائِكَةِ سَأَلَ سَائِلًا
 لَعَلَّكَ تَسْمَعُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَسَمِعْتُ كُلَّ مَا تَدْعُو وَصَوْتُهُ نَهَى عَنْهُمْ الْفَحْشَاءَ وَخَالَفُوا
 دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ يَا بَنِي جَهْلٍ بَيْنَ هُنَاكُمْ وَعُثْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ
 وَالْوَلِيدُ بْنُ عُثْبَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خُلَيْفٍ وَعُثْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِقَ وَلَمْ يَحْفَظْهُ وَالَّذِي
 بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ كَذَّبْتِ الْإِذْنِي سَمِعْتِي صَوْرَتِي يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ يُجَبُّوهُ إِلَى
 الْقَلْبِ فَلَيْلٍ بَدْرٍ قَالَ أَبُو الرَّحْمَةِ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُثْبَةَ لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِ الْحَدِيثِ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْدَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا كَعْبِيَّةُ الْبَاهِلِيَّةُ نَزَرَتْهُ رَسْمًا وَهِيَ
 الْبَاهِلِيَّةُ ابْنَةُ بَاهِلٍ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ
 بَجْرٍ دَانَ لَهَا وَهُوَ كَعْبِيَّةُ الْبَاهِلِيَّةُ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ وَهِيَ ابْنَةُ بَاهِلٍ
 حَادِيْنِ يَسْتَمَكِرْنَ مِنْ كَابِغِيَّةٍ ثَقْفِي (أَوْثَمَا عَقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ مَعْلُونٌ) أَوَّلَ مَا لَاحَظَ اسْمُكَ أَوَّلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبُ بَنِي نَدِيْلٍ كُنْتُ تَوَاقُّفُ كَرْدُونُونَ مَوْتُهُمْ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ
 كَمَا أَصَحَّ فِيهِ مِنْ يَدِ الْفَتَا كَالْحَبِيبِ نَجَاسَتِ أَتَى بَشَرَتِ بَرَكَةُ بَرَكَةُ بَرَكَةُ بَرَكَةُ بَرَكَةُ بَرَكَةُ بَرَكَةُ بَرَكَةُ بَرَكَةُ بَرَكَةُ
 نَاسَكَ يَجَابُ دِيَاةً كَبَجْرٍ دَانَ أَوْثَمِي كَابِغِيَّةٍ نَدِيْلٍ كُنْتُ تَوَاقُّفُ كَرْدُونُونَ مَوْتُهُمْ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ
 هُوَ أَوَّلُ جَهْرِي مِنْ هِيَ جَهْرِي هُوَ مِنْ نَجَسِ زُخْرٍ هُوَ أَوَّلُ جَوَابِ إِمَامِ الْمَلِكِ مَذْهَبِ بَرَقَتَا هُوَ كَحَالِ
 جَانِزٍ كَاغَرٍ بَاكٍ هُوَ أَوَّلُ سَهَارٍ أَوَّلُ بَرَقَتَا هُوَ كَحَالِ جَانِزٍ كَاغَرٍ بَاكٍ هُوَ أَوَّلُ سَهَارٍ أَوَّلُ بَرَقَتَا هُوَ كَحَالِ جَانِزٍ
 بَاطِلٌ هُوَ كَسَلِيٍّ كَحَالِ جَانِزٍ كَاغَرٍ بَاكٍ هُوَ أَوَّلُ سَهَارٍ أَوَّلُ بَرَقَتَا هُوَ كَحَالِ جَانِزٍ كَاغَرٍ بَاكٍ هُوَ أَوَّلُ سَهَارٍ
 نَجَسٌ هُوَ بَطِيحٌ أَوَّلُ كَاغَرٍ أَوَّلُ بَرَقَتَا هُوَ كَحَالِ جَانِزٍ كَاغَرٍ بَاكٍ هُوَ أَوَّلُ سَهَارٍ أَوَّلُ بَرَقَتَا هُوَ كَحَالِ جَانِزٍ
 كَمَا كَرَاهَا كَمَا كَرَاهَا كَمَا كَرَاهَا كَمَا كَرَاهَا كَمَا كَرَاهَا كَمَا كَرَاهَا كَمَا كَرَاهَا كَمَا كَرَاهَا كَمَا كَرَاهَا
 مَهْنِي كَيْفَ
 تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا
 نَدِيْلٍ كُنْتُ تَوَاقُّفُ كَرْدُونُونَ مَوْتُهُمْ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ كَيْفَ يَجِدُونَ
 لَمْ يَكُنْ تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا
 تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا تَوَمَّنِ بَرَقَتَا

فرمایا یا ابراہیم قریش کو سزا دی کہ میں ہار فرمایا ان لوگوں نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بددعا سے فرگئی پھر آپ نے فرمایا یا ابراہیم تو سمجھ لے ابو جہل بن ہشام اور عقیبہ بن ربیعہ اور شعیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقیبہ اور امیہ بن خلف اور عقیبہ بن ابی معیط سب اور ساتویں کا نام مجکو یاد نہیں ہمارے بخاری کی روایت میں اسکا نام بخاری بن ولید مذکور ہے پھر قرآن میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں ان سب لوگوں کو جبکہ آپ نے نام لیا بدر کے دن پڑھو کہ دیکھا اذکی لعین گنہگار گدھڑ میں ڈال لیکن جو بدر میں تھا جیسے کہ گنہگار گنہگار ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقیبہ کا نام غلط ہے احمد روایت میں **فَالِدٌ** بلکہ صحیح ولید بن عقیبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقیبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچ ہوگا کیونکہ جس دن کو فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا مگر ہاتھ پیرنے کے لیے اس وقت وہ قریش جو ان کے (نومی) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فِي حَوْكَةِ نَاسٍ مِمَّنْ قَاتَلُوا إِذْ جَاءَ عَقِيْبَةُ بْنُ أَبِي مُعِيْطٍ لِيَسْأَلَهُ خَيْرًا فَقَالَ عَلَيْهِ خَيْرٌ مِنْ سَوَالِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ أَنْ يَقَعَ رَأْسُ بَنِي عَقِيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَأَنَّهَا نَفْسٌ خَلِيَتْ وَدَعَتْ عَلِيًّا مِنْ صَنْعَةِ ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلِكُ مِنْ قَاتِلِيكَ ابْنِ أَبِي جَهْلٍ بَرِّهَامٍ وَ عَقِيْبَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَ شُعَيْبَةُ بْنُ سَيْفٍ وَ عَقِيْبَةُ بْنُ أَبِي مُعِيْطٍ وَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَ ابْنُ خَلْفٍ شُعَيْبَةُ الشَّامِيُّ فَلَمَّا دَرَأَتْهُمُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالُوا فِي بَيْتِ غَيْرَانِ أُمَيَّةٌ أَوْ ابْنُ خَلْفٍ فَقَالَ بَنِي عَبْدِ مَنَظَرٍ عَمْرُو بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ** اور آپ کی گردنوں کے چند لوگ تھے اتنے میں عقیبہ بن ابی معیط آیا اذنی کی ادھر بیٹری لیکر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی آپ نے اپنا سر زمین اٹھایا پھر ناطقہ زیر ہار رضی اللہ تعالیٰ عنہما امین اور آپ کی بیٹھ پر سے اسکو اٹھا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی پھر آپ نے فرمایا یا ابراہیم تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابو جہل بن ہشام اور عقیبہ بن ربیعہ اور شعیبہ بن ربیعہ اور عقیبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی خلف کو رخصت جو رادی ہے اس حدیث کا اسکا شک ہے احمد ابی بن سعد نے کہا پھر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنوے میں پینک پیو گئے مگر امیہ یا ابی اس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اسلیو وہ کنوے میں

نہیں ڈال گیا **ف** نوری نے کہا آپ کی دعا اودن کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گیسے میں بیٹھ کر گئے
 دولت سر دفن نہیں ہو کیونکہ حربی کا دفن وجہ نہیں ہے بلکہ فکیل میں بینک یا جادو جس صورت میں
 اس کی بدبو سر لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو کارڈین قاضی عیاض نے کہا اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ
 عمارہ بن ولید ہی ان لوگوں میں تھا اور وہ مدبر دن نہیں مارا گیا بلکہ حبش میں جا کر مرا اس کا جواب یہ
 کہ اودن میں گئے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط ہی مدبر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قنید ہوا یہ عرق
 الطیبیہ میں آنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرایا **انتہی حکم** اَبُو اَیْنَقَاقٍ يَهْدِيكَ إِلَى سَائِدِ
 نَحْوَهُ رَأَدَ وَكَانَ يَتَخَبَّطُ فَلَمَّا يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ فَرِيضُ اللَّهِ مَعَكَ عَلَيْكَ فَرِيضُ اللَّهِ مَعَكَ فَرِيضُ اللَّهِ مَعَكَ
 زَكَرِيَّا وَكَانَ يَتَخَبَّطُ وَامِيَّةُ بَنِي سَعْدٍ كُنْتُ كَرِيْمًا قَالَ اَبُو اَیْنَقَاقٍ وَلَيْسَ لَكَ السَّابِقُ
 وہی جو اوپر گذر اس میں یہ ہے کہ آپ فرین بار دعا کر رہے تھے غامضی سے آپ فراتے تھے یا اللہ سحجے
 فریش یا اللہ تو سحجے فریش سے یا اللہ تو سحجے فریش سے اور ولید بن عقبہ کا نام ہے یا ولید
 بن عقبہ کے اور اس میں خلف کا نام ہے اور اس میں نیک نہیں البراساق نے کہا ساترین آدمی کا میں نام
 ہوں **گیا حکم** عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْبَيْتَ قَدْ عَاثَلَ سِتْرًا كَفَرِيًّا فَرِيضُ اللَّهِ مَعَكَ اَبُو جَهْلٍ وَامِيَّةُ بَنِي خَلْفٍ وَعَلْتُهُ
 اَبُو سَيْفَةَ وَتَيْبَةَ بَنِي يَحْيَى وَعَقْبَةُ بَنِي اَبِي مَوْطٍ فَأَنَّهُمْ بِاللَّهِ يَهْدِيكَ إِلَى سَائِدِ نَحْوَهُ
 عَلِيٌّ بَدْرٌ قَدْ خَيْرَ نَحْوِهِمْ فَتَمَسَّ وَكَانَ يَتَخَبَّطُ اَبُو جَهْلٍ وَامِيَّةُ بَنِي خَلْفٍ وَامِيَّةُ بَنِي خَلْفٍ وَامِيَّةُ بَنِي خَلْفٍ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف نہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چہ آدمیوں کے لیے تو بل اور یہ
 بن خلف اور عقبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبد اللہ بن مسعود ختم کھائی کہ میں نے
 اودن لوگوں کو دیکھا مدبر میں پڑے ہوئے اور دوسرے سر شکر گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا **عن**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَوْمِيكَ وَكَانَ اسْتَسْقَى مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ لَعْنِي عَلَ ابْنِ عَبْدِ يَلِيلَ
 ابْنِ عَبْدِ كُ لَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي اِلَّا لَمَّا رَدَّتْ فَاَنْطَلَقْتُ وَاَنَا مَكْمُومٌ وَجْهِي فَلَمْ اسْتَفُوقْ
 اِلَّا بِرَأْسِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُهُ اَيْمَنِي فَاِذَا اَنَا بِسَيْحَابَةٍ قَدْ اَطْلَعْتَنِي فَنَظَرْتُ فَاِذَا ابْنُ هَاشِمٍ يَمِيلُ

عَلَيْكَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَتَدَارِكُنِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَخَّرَ وَجَلَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَكَ وَوَيْتَ لَكَ وَمَا رَدُّوا
 عَلَيْكَ مَعَكُمْ بَلَىٰ لَكَ
 مَا تَدَارِكُنِ لَكَ
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا جَرَّاحٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ رَجُلٌ
 يُعْبَدُ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا تَرْجُمُهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ جَانَّةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا سَ
 رُوَايَتُ سَوَادِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ كُنِيَ يَوْمَ زِيَادَةَ حَسَنَتُ لَكَ رَجُلٌ
 أَتَىٰ فَرَمَا يَمِينُ نَبِيٍّ أَتَىٰ أَهْلًا تَمِيرُ قَوْمَ سَمْعٍ قَرِيصُ كِي قَوْمَ سَمْعٍ (اور سب سے زیادہ حسنت
 مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا میں نے عبد البیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اُس کو سلمان ہو
 گو کہا) اُس نے سیر کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہر شے دیا (یعنی ایک
 سان رنج میں چلا گیا) اگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں کو نجد والے احرام باندھتے ہیں کہ
 سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک امیہ کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا
 اوس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تو ادھون نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اس جل جلالہ نے تمہاری قوم
 کا کہنا سنا اور جو ادھون نے جواب دیا تو پھاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اور سکو
 حکم کرو پھر اُس شے نے مجھ کو پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد اسے تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا
 اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھ کو تمہاری پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس کے جو حکم ہو
 سنو ہر جو تم چاہو اگر کو تو میں دو نو پہاڑوں کو (یعنی البقیس اور اوس کے سامنے کا پہاڑ جو کہ یس ہے) ان
 پر بلا دوں (اور ان کو پکڑی کر دوں) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا
 بلکہ مجھے امید ہے کہ اسے تعالیٰ ان کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اوس کو پوچھیں
 اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرین (سچان اسے کیا شفقت تھی آپ کو اپنی است پر وہ رنج دیتے اور
 آپ ان کی تکلیف گوارا کرتے) حَتَّىٰ جُنْدٌ يُّبَيِّنُ شَفِيكَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ دَمِيتُ
 اصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ بُلَاكِ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ أَنتَ إِلَّا اصْبَحُ
 دَمِيتُ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ تَرْجُمُهُ حَنْدَبُ بْنُ سَعْيَانَ وَرُوَايَتُ هُوَ كُنِيَ لَرَأَىٰ مِنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَكَلَىٰ كَوَارِثُكَ أَوْ نَحْنُ نَكَلَىٰ أَيْلَآ أَبِیْ لَمْ يَزَلْ يَمِينُ هُوَ نَكَلَىٰ أَوْ نَكَلَىٰ

جس میں سوخن نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف پہنچی اس صلیب سے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی
تکلیف (حقیقت ہے) اور یہ شعر نہیں ہے جس پر ادب گذارام **عَلِنْ** اَلْاَسْوَدُ بَيْنَ قَلْبِي وَطَلْحَةَ اَلْاَسْنَادِ وَكَانَ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ زُفَّارٌ فَتَكَلَّمَ بِصَوْتٍ مَّرْجُمَةٍ اَسْوَدُ بَيْنَ قَلْبِي وَرَدَّ اَبُو
رَسُول اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ غَارِیْنِ ہُوَ رَاقِضِ عِیَاضِ کَبَاہِیْلَیْ ہُوَ غَارِکِ جَبْہِ غَارِیْ کَا لَفْظِ ہُوَ کَا یَا غَارِ
مَرَادُ لَکَ ہُوَ اَبُو کُیْ اَوَّلُ کُلِّ کُوْمٍ ہُوَ کُلِّ جَبْدِ بَنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَبُو اَحْمَدُ بَرِیْلُ
عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَقَالَ الشَّیْخُ کُنْ قَدْ دُوِعَ
مُسْلِمًا فَانْزَلَ اللّٰہُ عَنْہُ وَجَلَ وَالْقُحَّی وَاللَّیْلُ اِذَا سَجَّ مَا وَدَّعَكَ رَبُّکَ وَمَا قَلَّ مَرْجُمِ
جند ب ہُوَ روایت ہے جبریل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آئے میرے تو مشرک کہہ کر گئے اسے تم
نے چہرہ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ابیوقت یہ سورت اوتاری اللہ تعالیٰ نے تم سے دن چڑھنے کی اور
رات کی جب دُعا نکالیو یہ نہیں چہرہ دیا تم کو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا **عَلِنْ** اَلْاَسْوَدُ
ابْنِ قَلْبِیْ قَالَ سَمِعْتُ جُبْدَ بْنَ سَفِیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ اَسْنَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَکَلَّمْتُہُمْ لَیْلَتَیْنِ اَوَّلَ لَیْلَتَا لِحَاکَیْنِہُ امْرَاۃٌ فَقَالَتْ یَا ہَؤُلَاءِ
اِنِّیْ اَکْجُوْ اَنْ یَّجُکُنْ شَیْطَانُکَ قَدْ تَرُکَکَ اِیْرَہُ قَرِیْبَکَ مُنْذُ لَیْلَتَیْنِ اَوَّلَ لَیْلَتَیْنِ
قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَنْہُ وَجَلَ وَالْقُحَّی وَاللَّیْلُ اِذَا سَجَّ مَا وَدَّعَكَ رَبُّکَ وَمَا قَلَّ مَرْجُمِ
اسود بن قیس ہُوَ روایت ہے میں نے جند بن سفیان ہُوَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیمار ہوئے تو دو یا تین رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت اُلی رعو را ریت حرب ابوسفیان
کی بہن ابولہب کی بی بی حماتہ الحطبی اور کہنوں کی اسے محمد میں سمجھتی ہوں کہ تمہارا شیطان
نے تم کو چوڑ دیا یہ اوس شیطان نے مہنی سے کہا میں دیکھتی ہوں دو تین رات اس کو تمہارا
پاس نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اُتاری اُس کے معنی آپ پر
گذرے **عَلِنْ** اَلْاَسْوَدُ بَيْنَ قَلْبِي وَطَلْحَةَ اَلْاَسْنَادِ وَكَوَحْدَیْنِجِمَا مَرْجُمِ وہی عہد و پیر
گذرا **عَلِنْ** اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ رَزَقَ حَازِلَہٗ اِکَاکَ فَحَتَّہُ قَطِیْمَہٗ قَدْ سَمِیَہٗ وَارْدَفَ وَارْدَہٗ اَسَامَةُ وَ
ہُوَ یَوْمُ سَعْدِ بْنِ عُمَادَةَ فَبَنَعَ الْحَارِثُ بْنُ خَزَّجِہٖ ذَٰلِکَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ یَحْضَرُ

مَرَّ بِجَالِسٍ فِيهِ اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُكَ لَا ذَنْبَ عَلَيْهِمْ نِيحَمُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
 ذَرٍّ الْمَدَنِيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَمَا أَغْنَيْتُ الْمَجْلِسَ مَحَاجَةً إِلَّا أَنَا وَخَمْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي الْأَعْقَةِ يَرُدُّ أَيْمَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَاسْكُمُوا عَلَيْهِمُ حَجْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
 وَقَفَ فَتَرَكُوا فَدَعَا لَهُمُ الرَّسُولُ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَيُّهَا السُّرُورُ
 لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا نَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَانِي بِمَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى بَيْتِكَ فَمِنْ جَاءَ
 مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَغْنَسَانِي بِمَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحْبُ ذَٰلِكَ قَالَ
 نَأْتِيكَ لِلنَّبِيِّ وَالْمُتَشَرِّكُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَحَقٌّ هُوَ وَأَنْتَ تَوَاتَبُوا لَكُمْ نَزْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُخَيِّصُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ أَيْمَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ
 أَلَمْ تَكُنْ مَعَهُ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُدْعَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كُنَّا أَوْدَكًا أَقَالَ أَغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ وَأَصْفَحْ نَوَ اللَّهُ لَقَدْ أَطْعَمَكَ اللَّهُ الَّذِي أَطْعَمَكَ وَلَقَدْ أَصْطَلَحَ أَهْلَ هَذِهِ الْجُمُعَةِ عَلَى أَنْ
 يَتَوَجَّهُوا فَيُعْصِبُوهُ بِالْعِصَابَةِ نَكْمَارًا ذَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ النَّبِيُّ أَطْعَمَكَ ثُمَّ قِيلَ
 فَذَٰلِكَ فَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَفَعَّلَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحُومٌ

اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدی پر سوار ہوئے اور سیرایک بالائی خان
 اور بچہ اس کے ایک چادر تھی فذکر کی زندگی ایک شہر تھا مشہور مدینہ سودیاتین منزل ہے اب کو حیدر آباد
 گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے اور انکی پیاری بی بی
 حارثہ بن خنیز کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ اب گذری ایک مجلس پر
 حسین سیاتم کے لوگ بیٹھ مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے اون لوگوں میں عبد اللہ بن
 ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جب اس مجلس میں جانور کی گرد پونجی تو
 عبد اللہ بن ابی منافق نے ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اون لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سوار ہوئے بعد ازاں ان کو بلایا اس کے بیڑے اور انکو قرا
 بنا یا عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر شخص اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تم اب اس کو کہہ دینا
 تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت سناؤ ہم کو ہمارے مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اس نے کہا کہ میں نے کس
 سچ جو ہم میں سے تمہاری پاس آئے اس کو یہ قصہ سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ میں نے سنا

پر سکر عبد اللہ کے قوم میں کا ایک شخص غصی ہوا اور طر فین کے لوگوں کو خضر آیا اور مار مار کر مار ہوا لکڑی اور
 ہاتھ اور چون سوانس نے کہا ہر ہر کو خبر ہو چکی کہ یہ ایت دان ظالمین من المؤمنین انقلوا اذن کے
 باب میں اور ذری یعنی اگر درود مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو اذن میں ہل کر دوا خیر تکرک **باب**
 ابو جہل ابو جہل مروود کے مارے جانے کا بیان **حکمہ** انس بن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یظلم لنا ما صنع ابو جہل فانظروا ابن مسعود رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ فوجہ قد ضربہ ابناعطرا حتی بد قال ناخذ الحیة فقال انت ابوجہل
 فقال وهل فوق جہل قتلتہم اذ قال قتلتہ قومہ قال قال ابو جہل قال ابو جہل قتلہ
 غایم اگر قتلتی ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کون خبر لاتا ہے ابو جہل کی یہ سکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئی دیکھا تو عفرار کے بیٹوں نے اسے ایسا
 مارا ہے کہ ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنی موت کو قریب ہے) ابن مسعود نے اسکی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابو جہل سے
 وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص جس کو تم نے مارا ہے (یعنی مجھ سے زیادہ قریب میں کوئی بڑے درجہ کا
 نہیں) یا اوس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہو کر اگر تھے مجھے قتل کیا تو میری کوئی دولت نہیں) ابو جہل نے
 کہا ابو جہل نے کہا کاش کہ ان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا تھا مروود دوسرے وقت یہی جہل اور بے وقوفی
 کے خیال میں ہوتا اسکا مطالت تھا کہ عفرار کے بیٹوں انصار تھے اور وہ کہیت اور باغی رہتے تھے تو کاش کہ
 اور کسان ہرے ابو جہل کے نزدیک لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں اذن کے ہاتھ سے مارا جا
 کسی مغز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان بڑھ دیتے لگتا ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل نے بیچا کر
 کی فح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی ہر اسکا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سامنے لا کر دے دیا اب شکر اہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فخر ہوتا تھا **حکمہ**
 النبی قال قال بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یظلم لنا ما صنع ابو جہل فبئس جہل یظلمنا
 وقول ابن مسعود کساؤہ لہم جہل ترجمہ وہی جواب پکڑا **باب** قتل کون
 الا شرف طاعون الیہود کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل **ف** زوی نے کہا اب نے
 محمد بن سلمہ کہ یہی کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اسکو قتل کیا
 اور اسکی وجہ یہ تھی کہ کعب نے محمد شکی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بچو کہتا تھا اب کی اور

کہتا تھا آپ کو اور پسلی یہ اقرار کیا تھا کہ آپ دشمن کو مدد و مدد گاہ پر دشمنوں کے ساتھ شریک
 ہوا اور قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خطاب عہد نہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا کہ کب کا قتل خود رہیںے دغا تھا اور ہونے سے اس کی گردن
 ماری کیونکہ خود حبیب تھا کہ ایمان دیکر قتل کرے اور اس حدیث سے بیکلاس ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ
 چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سبھی درست ہو اور مکر و دعوت کی حاجت نہیں **حسن** جابین
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَيْكَ بِبَنِي الْأَنْصَرِ
 يَا نَبِيَّ قَدْ أَذَى اللَّهُ تَعَالَى رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَتُحِبُّ أَنْ أَفُكُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنَدُّ نِيَّ فَإِلَّا قُلْ قَالَ قُلْ نَأْنَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا
 وَقَالَ إِنَّ هَذَا التَّجَلُّلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَهُ وَقَدْ عَنَّا نَا فَلَكَ تَسْمِيْعُهُ قَالَ وَابْتِغَاءَ اللَّهِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ قَالَهُ
 يَا أَقْدَامُ اتَّبِعْنَاهُ الْكَارِ وَتَكُنْ لَهُ إِنْ نَدَّ عَاكِفَةً نَظَرُ إِلَى كَيْفِ شَيْءٍ يُصَيِّرُ امْرَأَةً قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ
 أَنْ لِي فِي سَفَا قَالَ فَاتَّخَذْتُ نَالَ مَرْيَدُ قَالَ فَهِيَ زَاكَةٌ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ وَهَذَا
 يَنْتَظِرُكَ فَالْكَارِ وَهَذَا قَالَ أَوْ كَرَّمَ قَالَ يُسَبِّحُ أَحَدُنَا فَيَقُولُ رُحِمَ عَنِّي وَتَقْبَلُ مِنْ مَسْرُوعٍ
 لَكِنْ نَرَاهُكَ الْأَمَّةَ يَكْنِي السَّالِمَ قَالَ نَعَمْ وَدَاعِدَةٌ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَابْنِ عَالِي
 بْنِ جَبْرِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لِيْلَا فَدَخَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سَفِيَانُ قَالَ عَنِ عَمْرِو
 قَالَ سَامِرُ الْأَمْرُ لَا سَمْعَهُ صَوْتًا كَأَنَّ صَوْتَهُمْ قَالَ ابْتَغَاهُ لَكَ مُحَمَّدٌ وَذُخْرِيْعُهُ وَأَبُو كَالِدُكَ
 إِنَّ الْكَلْبَ يُسَمِّيهِ كَوْدَعِي إِلَى مَعْنَى لِيْلَا كَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ لِي أَجَاءَ فَسَوْفَ أَمْلَأُ يَدِي
 بِالرَّأْسِ فَإِذَا اسْتَمَرَّ كُنْتُ مِنْهُ قَدْ وَكَلْتُ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَكِّفٌ فَقَالُوا لِيْلَا
 مِنْكَ رَجُلٌ الطَّيِّبُ قَالَ نَعَمْ فَخَيَّرْتُ لِيْلَا هُوَ أَحَبُّ لِي لِي الْعَرَبِ قَالَ فَتَادَنُ أَنْ أَلْهُمَّ مِنْهُ
 قَالَ نَعَمْ نَعَمْ قَدْ نَزَلَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَنَا أَذَنُ إِنْ أَنْ أَعُوذَ قَالَ فَاسْتَمَرَ كَرَمِي تَأْسِبُ ثُمَّ
 قَالَ دُوْكَكُمْ قَالَ فَتَقَوُّهُ ثُمَّ رَجَعَهُ حَبْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَأْسَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وسلم نے فرمایا کون مانتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اُس نے سنا کہ اسے اللہ کو اور اس کے رسول
 کو اسی طرح ابن شہام میں سے کہ کسی پہلے کہ جاکر مشرکوں کو زغیب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹرنے
 کی پہرہ دینے میں اگر مسلمانوں کی خدمتوں پر بغیر لین کہتا مشرکوں کین اور جو کرنے لگا رسول اللہ صلی

اعلیٰ علیہ وسلم کی محدث بن سلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ میرا جانتے ہیں کہ میں مارڈالوں اور اسکو آپ فرمایا مان محمد
 بن سلمہ نے کہا تو اجازت دیجو مجھکو کہنے کی (میں نے اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کر دیں
 کو ظاہر میں آپ کی برائی بھی ہونا کہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو پھر محمد بن سلمہ
 کو عیب سے باتیں کہیں اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (میں نے)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہر گز تکلیف میں ڈالنا ہے (یہ تعریف ہے جسکا
 ظاہر معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہمپر جاری کیے اور ان کے بجا
 لانے میں نفس کی تکلیف ہوتی ہے جب تکب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تو تکلیف ہوگی
 محمد بن سلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شرکاء ہو چکے اور اب اسکا چہرہ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے
 جب تک ہم اسکا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہو۔ محمد بن سلمہ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھکو کچھ قرص دو
 کہ میں نے کہا اچھا تم کیا چیز کر دے گے محمد بن سلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں نے کہا اپنی عورتیں گرد و محمد بن
 سلمہ نے کہا تم تو عرب میں سب زیادہ خوب صورت ہو تم اپنی عورتیں تمہاری پاس کیونکر گرد کرین کہ میں نے کہا
 اچھا اپنی اولاد گرد کر کہ محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ براہین لگے کہ کچھ کر کے دو و سو ہوا تھا البتہ ہم اپنے
 ہتھیار تمہاری پاس گھس کرین گے اس میں مصیحت تھی کہ ہتھیار دیکر اوس مردود پاس جا سکیں اور اس کے
 قتل کریں کہ میں نے کہا اچھا پھر محمد بن سلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حادثہ (بن اوس) کو اور ابو عبس بن
 جبر عبدالرحمن اور عبدالبن شبر کو لیکر آؤں گا (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابونا نعلہ سلکان بن سلامہ بن قش
 جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے یہ لوگ آئے اور اسکو بلایا رات کو وہ اوترا (اپنے بالوں
 خانے پر سے) عمرو کے سوا اور دن کی روایت میں یہ کہ اسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خودی آواز معلوم
 ہوتی ہے کعب نے کہا وہ یہ تو محمد بن سلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابونا نعلہ ہیں (امام نووی
 علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یون ہے کہ محمد بن سلمہ میں اور ان کے رضاعی بھائی ابونا نعلہ بخاری کی سند
 میں ہے کہ کعب نے کہا وہ یہ تو میرے بھائی محمد بن سلمہ ہیں اور میرے دودھ بھائی ابونا نعلہ ہیں اور یہی
 صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جو ان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے
 کے لیے بھی اسکو بلا دین تو جلد اسے محمد نے اپنے پاس لے لیا کہا جب کعب اور لگا تو میں اپنا ہاتھ اسکو
 سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اسکو سر کر تمام لون تو تم اپنا کام کرنا پھر کعب اور اچھا

اِنْطَلَقَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ حَمَى قَبْسُكَ مَرَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ فَاتَيْنَاكُمْ حِينَ بَدَّ طَبَقِ الشَّمْسِ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا إِلَى رَسُولِهِمْ
 وَمَكَاتِلِهِمْ وَهُمْ وَرِثَهُمْ فَقَالُوا الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَيْرُ بَيْتٍ خَيْرُ رِثَةٍ إِذَا نَزَلْنَا بِهَا حَقٌّ قَوْمٌ فَسَاءَ صِلَاةُ الْمُتَذَكِّرِينَ قَالَ فَخَضَعَ لَهُمْ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَرَحِمَهُ النَّسَّ مِنْ رِثَةِ هَرَمِنْ الْبَطْلَمِ كَيْ سَابَهُ سَوَارِثُ خَيْبَرَ كَيْ دَنَ الْأَرْضُ مِنْ بِلَادِهِ
 جَنَابِ رَسُولِ خَدَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ يَأْتُونَ مِنْ جَبُورَاتِهَا بِرَحْمَةِ الْأَوْنِ كَيْ يَأْتِيَ بَعْضُ أَقْسَابِ
 فَطْمَرَتِهَا مِنْ أَوْنِهَا مِنْ أَهْلِ جَانِزُونَ كَيْ يَأْتِيَ بِهَا كَلَامُهَا وَرُكُلُهَا بِرِثَانِ الْأَرْضِ مِنْ بِلَادِهِمْ وَأَرْضُهَا مِنْ رِثَةِ
 دَرَجَتِهَا بِرِثَةِ كَيْ يَأْتِيَ بِهَا كَلَامُهَا وَرُكُلُهَا بِرِثَانِ الْأَرْضِ مِنْ بِلَادِهِمْ وَأَرْضُهَا مِنْ رِثَةِ
 سَلَّمَ فِي فَرَاخِهَا بِرِثَةِ خَيْبَرَ بِرِثَةِ حَبِيبِ الْأَرْضِ مِنْ قَوْمِ كَيْ يَأْتِيَ بِهَا كَلَامُهَا وَرُكُلُهَا بِرِثَانِ الْأَرْضِ مِنْ بِلَادِهِمْ
 وَرِثَتِهَا كَلَامُهَا وَرُكُلُهَا بِرِثَانِ الْأَرْضِ مِنْ بِلَادِهِمْ وَأَرْضُهَا مِنْ رِثَةِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا
 بِهَا حَقٌّ قَوْمٌ فَسَاءَ صِلَاةُ الْمُتَذَكِّرِينَ مَرَحِمَهُ النَّسَّ مِنْ رِثَةِ هَرَمِنْ الْبَطْلَمِ كَيْ سَابَهُ سَوَارِثُ خَيْبَرَ كَيْ دَنَ الْأَرْضُ مِنْ بِلَادِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ خَيْرُ رِثَةٍ إِذَا نَزَلْنَا بِهَا حَقٌّ قَوْمٌ فَسَاءَ صِلَاةُ الْمُتَذَكِّرِينَ
 لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِهَا حَقٌّ قَوْمٌ فَسَاءَ صِلَاةُ الْمُتَذَكِّرِينَ
 أَهْلُهَا كَيْ يَأْتِيَ بِهَا كَلَامُهَا وَرُكُلُهَا بِرِثَانِ الْأَرْضِ مِنْ بِلَادِهِمْ وَأَرْضُهَا مِنْ رِثَةِ
 مِنْ بِلَادِهِمْ وَأَرْضُهَا مِنْ رِثَةِ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسَدَّ النَّاسُ الْبَابَ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِمَا مَرَّ مِنْ الْأَكْوَعِ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ
 نَزَلَ يَكُونُ بِالْقَوْمِ يَقُولُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ
 فَأَعْرِضْ فَإِنَّكَ مَا أَتَيْتَ بِشَيْءٍ إِلَّا قَدْ أَتَى بِشَيْءٍ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ
 مِثْلَهُ يَأْتِيكَ وَالصَّبَاحُ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا
 الشَّيْءُ قَالَ عَمْرُو بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَلَّتْ لَوْكَ أَمْعَتُكَ يَا
 قَالَ فَاتَيْنَاكُمْ خَيْبَرَ نَحْمَاكُمْ فَاهْمُ حَتَّى آمَا بَيْنَنَا مَعْصَةً شَدِيدَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

یقیناً ہے اور جب مصر کا یہ مضمون ہے کہ بخیر و بھلا گناہ ہم تیرے خدا ہوں جتنا حسین اور اہل دین مصر
 کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے یہ بولتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں **ح** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا یہ کہ نہ مانگنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا عمار بن الاکوع اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ اور سیر رحم کرے کیا
 شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ اپنے ہم کو اوس سو فائدہ اٹھانے دیا ہوتا **ف**
 صحابہ کو یہ امر معلوم ہوا کہ جب آپؐ اڑائی کے موقع میں کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا
 اس لیے انہوں نے ایسا کہا یہی آپؐ کا ایک معجزہ تھا **ف** سلمہ بن اکوع نے کہا ہم ہم خیر میں پہنچے
 اور مجھے خیر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بہو لگی بعد اوس کے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح
 کر دیا خیر کو تمہاری بات ہوں سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگار
 جلائے آپؐ پوچھا یہ انگار کیسے ہوئے اور کیا بچا تھے ہیں انہوں نے کہا گشت پکاؤ میں آپؐ نے فرمایا کاہیکار
 انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپؐ نے فرمایا بھاؤ اگرو اور توڑ کر ہینیک دو ٹانڈیوں کو **ف** نوری
 نے کہا اس حدیث کو معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گشت بخش ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جو ہر
 کا اور اس حدیث کا بیان ہم شرح کے کتاب الکاح میں گذرا اور ماکیہ جو قائل ہیں اوسکی اباحت کو وہ یہ
 تاویل کرتے ہیں کہ آپؐ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تھی کہ چون کی سوار می وغیرہ کے لیو یا تقسیم
 پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا **ف** ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گشت ہینیک دین اور ٹانڈیوں
 کو دوسرا دین اپنے فرمایا اچھا اب یہی کرو تو بعد آپؐ کی راہ بدل گئی اجتہاد دوسرا دھجی سے) پر حریف
 باندھی لوگوں نے تو عمار کی تدار چوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مار لے گئے خود اون کے لوٹ کر
 لگی گشت زمین اور وہ سرگئے اس رخسار سے حبیب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ سیرا تہ پکڑے کہتے تھے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چپ چپ دیکھا آپؐ نے پوچھا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ میرا ناپ آپؐ پر چھٹا ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عمار کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے رخسار سے آپؐ پر)
 آپؐ نے فرمایا کہ ناپ کہتا ہے میں نے کہا فلا فلا اور سلمہ بن حذیفہ انصاری آپؐ نے فرمایا انہوں نے
 غلط کہا عمار کو دوسرا ناپ ہوا (ایک تو سلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپؐ اپنے دونوں
 انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جہاد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اسکی اطاعت میں) اور مجاہد ہے
 (یعنی جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اسکی مثل یا چھو مشابہ کوئی

عرب کہ ہوا محمد ﷺ نے اُن کو دعویٰ اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان یوم خیبر قاتل اخص حذیفی
اللہ تعالیٰ عنہ قتلاً شدیداً مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نازلاً علیہ سیفہ فقتلہ
فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک بریکوا فیہ رجل مات فی سراحہ
وفسکو فی بعض امرہ قال سئلہ فقفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر فقلت یا رسول
اللہ اذن لی ان ارجز ذلک فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر بن الخطاب
دعی اللہ تعالیٰ عنہ اعلم ما تقول قال فقلت واللہ لو لا اللہ ما اہتدینا ولا نصدقتہ
لاصلینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقتہ وانزلت سکتیۃ علینا ودرجہ
القدام ان لا قینا واللہ یرون قد بغوا علینا فلما قضیت عجزی قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قال ہذا قلت قالہ اخرج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمہ
اللہ قال فقلت واللہ یا رسول اللہ اننا لیاہابون المصلوۃ علیہ ینزلون رجل مات
بسراحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاہداً مجاہداً قال ابو شیبہ
ثم سالت ابا سئلۃ بن الاکک عن محمد بن عن ابیہ دعی اللہ تعالیٰ عنہ ومن ذلک غیر
انہ قال حیث قلت ان ناساً یہابون المصلوۃ علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کذبوا مات جاہداً مجاہداً فکذا اجرہ مرتین وانشاء ربیعہ ترجمہ سلمہ بن الکرع سے
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حبیب خیر کی لڑائی ہوئی تو میرا بہائی (عامر بن الکرع) خوب لڑا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہرے اور اسکی تلوار خود اوپر مل گئی وہ گویا آپ کے اصحاب سے اسکی باب میں گفتگو
کی اور شکایت کی کہ وہ اپنی بہتاری سے آپ گویا اس طرح کچھ شکایت کی اور کہ باب میں سلمہ نے کہا میرے بولے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر سے لوٹے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے مجھے رجز پڑھنے کی رجز
وہ موزون کلام ہے ایک بحر ہے شعر کی (آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہجری
سعلوم ہے جو تم کہہ گئے بہر میں نے کہا ان شعرون کو جبکہ ترجمہ یہ جو تم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ بہت نہ
کرتا کہو تو ہم کہہ ہی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ غار پڑھتے آپ نے فرمایا سچ کہنا تو نے بہر میں نے
کہا اذما راہی رحمت ہمیر اور جہاد و سہار باؤن کو اگر عامر اسامہ ہوا کہ فردن سے اور مشرکون سے جو ہم
کیا ہمیر حبیب میں اپنی خبر پڑہ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلام ہے بہر میں نے

عمن کیا میری بہالی کا اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرنے اور سب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ تو اہل
 نماز پڑھتے سوڑتے میرا اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سوار اپنے فرمایا وہ توجاہ اور مجاہد ہو کر مرار ابن سہب
 نے کہا میں نے سلمہ کے ایک بیٹے پرچہ تو اوس نے یہی حدیث اپنی باپ کی روایت کی صرف اوس نے یہ کہا
 کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعض لوگ اور سپر نماز پڑھتے سوڑتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ جوڑے ہیں وہ توجاہ
 مجاہد ہو کر مرار اور اسکو دو ہزار ثواب ہے اور اشارہ کیا اپنے اپنی اور لکلی سے **باب** عن رسول اللہ
 وَهُوَ الشَّيْخُ عَنْهُ غَرُوه احوال یعنی جنگ خندق کا بیان **عَنْ الْكَبَرَاءِ بِحَدَّثِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِخْوَائِ يُقَاتِلُ مَعَنَا الْفَرَّاسَ وَلَقَدْ دَارَى الْفَرَّاسُ
بِأَمْلٍ بَيْنَهُ وَهُوَ يَقُولُ - وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ مَا أَهْتَدِيكَ يَا - وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّتْنَا - نَاكَ لَكُنَّا
سَكِينَةً عَلَيْكَ - إِنَّ الْأُولَى تَعْدُ بَعُودًا عَلَيْنَا - قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ - إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَأَتَيْنَا
عَلَيْنَا - إِذَا أَرَادُوا لِقَاءَ نَبِيِّكَ - وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ثُمَّ يَجْمَعُ بَرَابَرِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ہے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کو دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھرتے تھے حسب خندق
 کہو ہوشی گئی مدینہ کے گرد اور مٹی نے آپ کی پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ تعالیٰ
 کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ و تیرہ نماز پڑھتے تو امارا اپنی رحمت کہ ہمیں ان لوگوں
 نے (یعنی مکہ والوں نے) مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے) اور ایک ہزار تین تین ہے اس جماعت کے
 نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے
 اون کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے **فَوَيْفَ** فری نے کہا اس حدیث کو رجز کا استجاب
 لگتا ہے محنت کی وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بھی لگتا ہے کہ امام کو بہل ان کا سون میں شریک ہونا چاہیے
 ضرورت کی وقت - انوس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مٹی ٹاٹ ہونے میں عار نہ کریں اور سہن مانو
 کے بعض بیوقوف ٹٹ پونچھے اسیر خلیکو کوری برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کہلانے میں یا غریب
 کو اپنے پاس لہانے میں عار کریں سلام علیک کر نیو وہ غنا ہوں سنت کیمرا فخر مصافحہ کرنے سے وہ
 ناراض ہوں پھر کہ سیکے مسلمان میں علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں ملعون ہیں مسداؤ اسے
فَلَاكُ حَكْمٌ إِنَّ اِصْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْكَبَرَاءَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ كَرَمًا لَمْ يَأْكُلْ
قَالَ - إِنَّ الْكَلْبَ لَمْ يَكُنْ قَدْ بَعُودًا عَلَيْنَا بَرَحْمَةٍ وَهِيَ جَوَادُ بَرَحْمَةٍ اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے جو ہم کو

السلام علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہر حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم سے اسلام پر یا جبار و جیب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اسد ہلالی
 تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **باب** غزوہ ذی قرد و غیرہ
 ذی قرد و غیرہ راہین کا بیان **حکمہ** سئلہ **ابن** الکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ **قَالَ** خَرَجْتُ قَبْلَ
 أَنْ يُؤْتَى بِالْأَوَّلِ وَكَانَتْ لِقَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْعِي بَيْنِي وَبَيْنَهُ
 فَكَيْفَ يُعْلَمُ الْعَبْدُ الْخَيْرُ مِنْ عَرَفَةِ النَّبِيِّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أُخْبِرْتُ لِقَاةَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَ هَذَا قَالَ عَطْفَانُ قَالَ فَصَرَحْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا
 صَاحِبَ أَقَالِ فَأَمَعْتُ مَا بَيْنَ لَا بَشَرِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ أَفْدَعْتُ عَلَى رَجُلٍ حَتَّى أَذْرَكَتُمْ
 وَقَدْ أَخَذَ نَائِدِي قَرْدٌ يَفْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ الرِّمِيحَ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَائِدِي وَأَقُولُ أَنَا
 ابْنُ الْكَوْعِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّمِيحِ نَأْرُجُ حَتَّى اسْتَبَقْتُ الْقِتَامَةَ مِنْكُمْ وَأَسْتَلْبِتُ مِنْكُمْ
 ثَلَاثِينَ بَرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ
 حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاةٌ فَأَبْعَثْ إِلَيْهِمْ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْكَوْعِ مَلَكُوتِي
 فَارْتَبِعْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَبَرَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَائِفَةٍ وَهِيَ بَخْلَاءُ
 الْمَدِينَةِ **ترجمہ** سلم بن الکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہرین صحیح کی اذان سو پہلے نکلا اور
 آپ کی دو پہلی اور نئی دن ذی قرد میں جرتی تھیں (ذی قرد ایک بانی کا نام ہے مدینہ و ایک دن
 کے ناصیہ پر بھاری نے کہا یہ لڑائی خیر کی جنگ سو تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا اس
 ہجری میں حدیبیہ سے پہلے مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی دو پہلی اور نئی دن جاتی رہیں میں نے پوچھا کس نے میں اس نے کہا عطفان نے (جو ایک
 شافع سے قیس تبیل کی) یہ سنکر میں تین بار چلایا یا صباہا (عرب کی عادت ہو کہ یکلمہ اور وقت
 کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے
 دونوں جانب والوں کو سنا دیا ہرین سیدنا چلبان تک کہ میں نے دن کو تیروں کو ذی قرد میں پایا
 اونہوں نے بانی پنا شروع کیا تھا میں نے تیرا تیرا شروع کیے اور میں تیرا تیرا اور کہتا
 جاتا تھا انا ابن الکوع والیوم یوم الرمیح **ف** یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں الکوع کا بیٹا ہوں

جنگ میں الیسا کہنا درست ہو تاکہ دشمن پر عصب پڑے آج کینوں کی تباہی کا دن ہو یا آج پہچان ہو گی
 کس نے شریف کا دودھ پیسا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہو گی اور شخص کی خوش بختی
 سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں دوسرے سے **ف** میں بجز طمہ ہتارنا یہاں تک اوشیا
 اور سوچھڑالین بلکہ اور تیس چادرین اور ان کی چہنیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بھی اگو
 میں سے معوض کیا یا رسول اللہ اور تو میری دین کر میں نے باہی پیئے نہیں دیا ہے وہ پیاسے ہیں اب
 اونپر لڑکر کو بھیج دو اپنے فرمایا اے اگو کے بیٹے تو اپنی چیزیں لے چکا اب جانے دو سلمہ سے کہا پھر
 ہم لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ برائے ساتھ جگر بٹلایا یہاں تک کہ ہم دینہ میں
 پہنچے **حدیث سنہ ۱۰۰۰** **رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ** قَالَ قَدْ مَنَّ اللہُ عَلَیْکَ یَا مَعْشَرَ سُرُوسِ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَحَسْبُ اَرْبَعِ عَشْرَةِ مِائَةِ وَعَلِیْہَا خَمْسُونَ شَاہًا لَا تَرَوْنَهَا قَالَ فَعَدَّ
 رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَیْہَا الرَّکِیۃَ لَا مَادَ حَادٍ وَاَمَّا نَسُوْنُ فَاَلَا فَجَاءَتْہُمُ نَسِیۃُ
 وَاسْتَقْبَلَا قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دَعَا نَا لِلْبَیْعَةِ فِی اَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ
 فَبَايَعْتُهُ اَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ رِیَابَیغَ حَتّٰی اِنَّا کَانَ فِی وَسْطِ مِزِ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ یَا سَکَہُ
 قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ فِی اَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَایضًا قَالَ دَرَاۤیَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عُرُ لَا یَعْنِی لَکِیۡرٌ مَّجِی سَیَاحٌ قَالَ فَاَعْطَیَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم حِجَافَةً اَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰی اِنَّا کَانَ فِی اَخْرِ النَّاسِ قَالَ اَلَا تَابِیَعْنِیَ یَا سَکَہُ
 قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ فِی اَوَّلِ النَّاسِ وَفِی اَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَایضًا قَالَ
 فَبَايَعْتُهُ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ قَالَ لِیَا سَکَہُ اَبِیۡنَ حِجَافَتُکَ اَوْ دَرَقَتُکَ اَلِیۡیَ اَعْطِیْتُکَ قَالَ قُلْتُ
 یَا رَسُوْلَ اللہِ لَیْسَ فِیۡ حِجَافَتِکَ عَامِرٌ عُرُ لَا فَاَعْطِیْتُہُ اِنَاہَا قَالَ فَخَلَّی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَتَالَ اِنَّکَ کَالَّذِیۡ قَالَ اَوَّلُ اللہِ مَا اَنْبِیَیَ حَبِیْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ
 مِنْ نَفْسِیۡ ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِکِیۡنَ سَاۡلُوْنَا الصَّلٰۃَ حَتّٰی مَشَیۡ بَعْضُا فِیۡ بَعْضٍ وَصَلَّوْا
 قَالَ وَکُنْتُ لَیۡعًا یَطْلُبُہُ بِنِ عُبَیۡدِ اللہِ اَبِیۡنَ فَرَسَہُ وَاَحْسَہُ وَاَحَدُمَہُ وَاَکُلُ
 مِنْ طَعَامِہِ وَتَرُکْتُ اَهْلِیۡ وَمَا اِلَیَّ حَیۡرًا اِلَّا اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَسَلَّمَ قَالَ فَاِذَا اَحْطَلْنَا اَجْرَیۡ وَاهْلَ مَرْکَہُ وَاَحْطَلْنَا بَعْضًا یَبْعِثُ اَنْتَ شَیۡخَہُ

فَكُنْتُ شَوْكًا كَاشِطًا فَكَانَ نَافِثًا مِنْ أَسْبَابِ الشَّرِّ كَوْنِ مَنْ أَصْلَ مَكَّةَ فَيُحْمَلُونَ
 يَقْعُونَ فِي سَوْبِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْقَضَهُمْ فَخَوَّلُوا الشَّجَرَةَ أَعْبَدُوا وَصَلُّوا بِإِذْنِهِ
 وَأَضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى سَيِّدُ الْمَلَأِ مِنَ الْوَادِي بِلَالُ الْمُهَاجِرِينَ قُبُلُ الْبَنِي كَيْلٍ قَالَ
 فَالْتَفَتُوا سَبِيحَةً ثُمَّ شَدُّوا حُلَّ الْأُذُنِ الْأَدْنَى وَهَمُّهُمْ أَنْ يَخْلُصُوا مِنْ أَلْحَمِّهِمْ فَجَعَلَتْ
 هُمُومُهُمْ فِي يَدِي قَالَ كُفُّوا عَنْهُ وَالَّذِي كُتِبَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ
 مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّ رُكْبَتَا الَّذِي فِيهِ وَعَيْنَاهُ قَالَ فَجَعَلَتْ يَدِي أَسْفَلَ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ عَامِلِي رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ بِرَحْلِ مِنَ الْعِبَادَاتِ قَالَ لَهُ مَكْنَزُ
 يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَرْنٍ جَفْنَةٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الشَّرِّ كَوْنِ فَيُفْلَسُ
 إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُمْ يَكُونُوا مَعَهُمْ يَدُ الْفَيْدُورِ وَنِيَاهُ نَعْمًا
 عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَتَبَ إِلَيْكُمْ عَنْكُمْ كَرَمًا
 أَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ سَطَنَ مَكَّةَ مِنْ بَيْدٍ أَنْ أَظْهَرَ كَرَمَ عَلَيْهِمُ الْأَبْنَاءَ كَمَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا
 رَاغِبِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَانْزَلْنَا مِنْهَا بِأَيُّهَا بَيْنَ بَيْنِ بَيْنِ الْجَبَلِ وَهُمْ الْمُسْرِكُونَ فَاسْتَقْفَرُوا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلَ فِي هَذَا الْجَبَلِ الْيَسْلَةَ كَانَتْ طَلِيعَةً لِلْيَسْلَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ سَلَةُ فَرَقْتُ فِي ذَلِكَ الْيَسْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوَّلًا لَأَنَا شَرُّ قَوْمٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَبَعَثَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَمِيرٍ مَعَ رَجُلٍ مِنْ خَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
 مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ مِنْ طَلِيعَةِ الْأَذْيِ وَمَعَ الظَّهْرِ بَيْنَا أَجْعَلُ إِذَا عَبْدُ الشَّكْرِ الْفَرَارِيُّ
 قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ أَجْمَعُ وَقَتَلَ بِأَعْيُنِهِ قَالَ
 فَقُلْتُ يَا رَاغِبُ خُذْ هَذِهِ الْفَرَسَ فَإِنَّهُ طَلِيعَةُ بَيْحُ بَيْدِ اللَّهِ وَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّرِّ كَوْنِ قَدْ أَغَارَ دَاخِلَ سَرِيحِهِ قَالَ فَخَرَفْتُ عَلَى أَكْمَةِ
 فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ فَلَانَا يَا صَبَاحًا ثُمَّ خَرَجْتُ فِي أَثَرِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّصْلِ
 وَأَرْجِيهِمْ أَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْبَرِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرِّجْعِ فَالْحَقُّ رَحْلًا مِنْهُمْ كَأَصْلِ سَهْمًا فِي
 رَحْلِهِ حَقٌّ خَلَصَ نَصْلُ الْمُحَرَّمِ إِلَيْكَ فَفَزِعَهُ قَالَ قُلْتُ خُذْ مَا وَأَنَا ابْنُ الْكَبِيرِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ
 الْوَضْعِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْفُوهُمْ فَإِذَا رَجَعْتُ إِلَيْكَ كَارِسِي أَيْدِيكَ شَجَرَةً فَجَعَلْتُ

أَصْلُهَا ثُمَّ رَمَيْتُهَا فَعَقَرْتُ بِهِ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْجَبَلُ فَذُخِّلُوا فِي تَضَائِفٍ هَكَذَا كَوْنُ الْجَبَلِ
فَجَعَلْتُ أَرْضِيَهُمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُكَ تَكُنْ إِلَيْكَ أَتَبِعُكُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
ظَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَخْلَافُ دَرَاظُهُمْ وَدَخَلُوا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ اتَّبَعَهُمْ
إِلَى مِيصَرٍ حَتَّى أَفْتُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُحْلًا لَيْسَ يَخْفُونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا
جَعَلَتْ عَلَيْهِ أَرَامِينَ الْحِجَارَةَ يُقِرُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى اتَّوَا
مَتْ ضَائِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ نَادَاهُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فَلَانِ بْنِ بَدْرِ الْفَارِسِيِّ فَجَلَسُوا يَتَخَفَتُونَ يَكْفِي تَخَلُّكُ
وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَدْرِ قَالَ الْفَارِسِيُّ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى تَأَلُّوا كَيْفِيًا مِنْ هَذِهِ الْأَبْرَاجِ وَاللَّهُ مَا
فَارَقْتُمَا مِنْهُ عَلَيْهِمْ يَسْمُونَ حَتَّى أَتَزَعُ كُنْتُمْ فِي أَيْدِيهَا قَالَ فَلَيْسَ إِلَيْهِ وَنَفَرْتُ مِنْكُمْ
أَرْبَعَةَ قَالَ فَصَوَّبَ إِلَيْكُمْ مِنْهُمْ أَرْبَعَةً فِي الْجَبَلِ قَالَ لَكُمَا اسْكُوبِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ
تَعْرِفُونِي قَالَ لَا وَمَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا سَمَكَةُ بِنْتُ الْأَكْوَجِ وَالَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي قَدِيرُكُمْ قَالَ أَحَدُهُمْ
أَنَا أَطْنُ قَالَ فَدَجَسُوا لَهَا بِحُجَّتٍ مَكَارِ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاسِرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَلَّلُونَ النَّجَرَةَ قَالَ نَادَاهُمْ أَحَدُهُمْ الْأَسَدِيُّ وَعَلَى شِرْهِ أَبِو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ دَعَا
إِثْرَهُ الْفُطْدَ أَذْبَنَ الْأَسْوَدَ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَمَانِ الْأَخْذِمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدَّ يَدَيْنِ قُلْتُ
يَا أَخْذِمُ أَحَدُكُمْ لَا يَنْطَعُونَكَ حَتَّى يَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ
يَا سَمَكَةُ إِنَّ كُنْتُ تُؤْمِرُ بِرَأْسِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَقُولُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ فَلَا
تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَيْتُهَا فَالتَفَى هُوَ وَعَبْدُ النَّحْسِ قَالَ نَعَفَ يَعْبُدُ النَّحْسَ فَوَسَّهَ
وَطَعَتْهُ عَبْدُ النَّحْسِ فَقَسَلَهُ وَتَحَلَّلَ عَلَى فَرْسِهِ وَرَجَعَ أَبُو قَتَادَةَ مَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُدُ النَّحْسَ فَطَعَتْهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَعَا عَلَى رَجُلٍ حَتَّى مَاتَ رَأَى مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَخْبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَبْدُلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شَيْعٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ دُرْدُرٌ لَيْسَ رُبُّو
مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ أَعْدَدُوا لَهُمْ خَلَا يُهْمُّ عَنْهُ يَعْنِي أَجَلِيَّةً يُهْمُّ عَنْهُ
فَمَا كَانُوا مِنْهُمْ فَطَرَةً قَالَ وَيَكْرَهُونَ تَقِيَّتَهُ وَنَفِيَّتَهُ قَالَ نَاعَدُوا أَنَا نَحْنُ رَجُلًا مِنْهُمْ

فَأَمَّا لَهُ سَهْمٌ فِي نَعْمٍ كَتَبَهُ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْكَوْخِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ قَالَ لَأَنْتَ لَسْتَ
أُمُّهُ أَوْعَاةُ بَكْرَةٍ قَالَ قُلْتُ كَمْ بَاعَدَ وَنَفْسُهُ أَدْرَعَكَ بَكْرَةً قَالَ وَارْجِعْ وَأَرْسِلْ عَلَى نَيْسَبَةٍ
قَالَ نَحِثْتُ بِهِمَا أَسْوَفُهُمَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَيْفَ عَامِرٌ يَسْطِيقُ فِيهَا
مَذَقَةً مِنْ لَبَنٍ فِي سَطِيقٍ فِيهَا مَا أَقْنَمُ مَا تِثْمَرُ بَيْتِ ثَمَرِ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَكُنْ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَيْتَهُ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ
بِئَالِ الْأَيْلِ دَلَّ شَيْءٍ اسْتَفْقَدْتَهُ مِنَ الْفَرَكَيْنِ دَلَّ رُجْحٌ وَبُرْدَةٌ وَإِذَا بِلَالٌ قَدْ تَمَرَّكَ نَاقَةً مِنَ
الْأَيْلِ الْيَوْمَ اسْتَفْقَدْتَهُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَيْدِهَا
وَسَامِعًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّينِي فَأَتَيْتُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ نَاتِعِ الْقَوْمِ فَلَا يَبْقَى
مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا تَمَلَّكْتُهُ قَالَ فَطَوَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ تَوَجُّعُهُ فِي
ضَرْبِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةَ أَتُرَاكَ كُنْتَ نَاعِلًا تَمَلَّكْتُ بَعْمَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ إِنْ
لَيُفْرُونَ فِي أَنْ عَنِ عَطْفَانٍ قَالَ فَيُجَادِ رَجُلٌ مِنْ عَطْفَانٍ فَقَالَ تَحْرَلْهُمْ لَكَ حَزُونًا فَلَمَّا كَشَفُوا
جِلْدَ حَارِذَا وَأَعْبَارًا انْقَالُوا أَنَا كَمْ الْقَوْمُ فَخَرَّجُوا هَارِبِينَ لَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرٌ فَوَسَانَا الْيَوْمَ أَبَا قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجُلٍ النَّاسِ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمًا لِفَارِسٍ وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ فَبَجَعَهُمَا لِحَبِيبِ
ثُمَّ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّاهُ عَلَى الْعَصَا دَا جَعِلَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
فَبَيْدْنَا نَحْنُ نَيْسَبُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسَبِّحُ شَدَّ قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ الْأُمَسَادِيُّ إِلَى
الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مَسَابِرٍ فَجَعَلَ يُبْعِدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا حَبِطَتْ كَلَامُهُ قُلْتُ يَا قَوْمُ كَرِيمًا
وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
يَا أَبَا نُجَيْدٍ ذُرْنِي لَا سَابِرَ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ تَمَلَّكْتُ قَالَ قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَيْكَ وَتَمَلَّكْتُ رَجُلِي
فَطَلَمْتُ فَعَدَدْتُ قَالَ فَوَبَّطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ اسْتَبَقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَدْتُ فِي
أَتَرِهِ نَوَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى الْحَقَّةَ فَأَمَلْتُ بَيْنَ كَيْفٍ قَالَ
قُلْتُ قَدْ سَبَقْتُ وَأَشْهَرُ قَالَ أَنَا أَطْنُ قَالَ فَسَبَقْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَيْتَ إِلَّا لَمَّا
لَيْتَ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِي عَامِرٌ يَرْجُو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنویر کے میٹھ پر بیٹھ تو اپنے دعا کی بات ہو گا کہ تو سے میں نے اُسی وقت اوہل آیا ہر کم
 جازرون کو پانی بلایا اور خود ہی پایا بعد اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بلایا بیت
 کے لیے درخت کی چھین اسی درخت کو منجھوہ و رضوان کہتے ہیں اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے
 اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْتِیْهِمْ مِّنْهُ شَجَرًا مِّنْ اَنْہَا یُطْعَمُوْنَ اِنَّ شَجَرًا کَیْۤسَۃً لِّمَنْ یَّحْسِنُ سَبِّحْ سَبِّحْ سَبِّحْ
 کی ہر آپ بیت لیونو یفوتو یہاں تک کہ اوہ آدمی بیت کر چلے اُس وقت آپ فرمایا اے سندہ بیت کر میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ کو اول ہی بیت کر چکا آپ نے فرمایا ہر سہی اور آپ بھی نہتا (بے ہتیا)
 دیکھا تو ایک بڑی سی ڈال یا چوٹی سی ڈال دی ہر آپ بیت لیونو نگے یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے کے
 اُس وقت آپ فرمایا اے سلمہ مجھ سے بیت نہیں کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ سے بیت کر چکا
 اول لوگوں میں ہر بیچ کے لوگوں میں آپ نے فرمایا ہر سہی غرض میں نے تیسری بار آپ سے بیت کی ہر
 آپ فرمایا اے سلمہ تیری وہ بڑی ڈال یا چوٹی ڈال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ میرا چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا میں نے وہ سپر او سکودیری پسند کیا ہر اور
 آپ فرمایا تیری مثال اُس لکے شخص کے سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ مجھ پر ایسا دوست دے جس کو میں
 اپنی جان سے زیادہ چاہوں ہر شرکون نے صلح کے پیام پہنچا یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسرے
 طرف جازنگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا اون کے کہوڑے
 کو پانی ملاتا اون کی بیچہ کھیلتا اون کی خدمت کرتا اونہی کے ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار بڑے
 دولت سے چھوڑ دیا تھا اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی
 اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اوس کے تلے سو کھائے جھاڑے
 اور چڑ کے پاس لیٹا اتنے میں چار آدمی بٹھ کر میں تو اُسے مکہ والوں میں سے اور گھر جناب رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے مجھ پر غصہ آیا میں دوسرے درخت کر تلے چلا گیا اونہوں نے اپنے
 ہتھیا رکھائے اور لیٹ رہے وہ اسی حال میں تھے کہ ایک کاکڑی کے نشیب پر کھینچو آواز دی دوڑو
 اے ہمارے ابن زینم (صحابی) ہمارے گھر یہ سنتو ہی میں نے اپنی تلواریں رستمی اور ان جازرون
 او میں پھر حملہ کیا وہ سو رہے تھے اون کے ہتھیا میں نے لیے اور گھٹا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے ہر
 میں نے کہا تم اس کے جس نے عزت چھوڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم میں سے جس نے ہتھیا

[illegible]

گھوڑوں کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے برجی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑوں پر چڑھ بیٹھا اتنے میں
حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آں پہونچر اور اونہوں نے عبدالرحمن کو برج پر
قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی وہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو میں انکا پیچھا کیے گیا میں
اپنے پاؤں کو اسیا دوڑا تھا کہ مجھے اپنی پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ اون کا غبار یہاں تک
کہ وہ لوٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھنٹی میں پہونچر جہاں بائی تھا اور اسکا نام ذی قرد تھا وہ اترے
پانی پینے کو پیا سے تھر ہر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا
وہ ایک نظر بھی نہ پئی سکے اب وہ دوڑتے چل کر کسی گھنٹی کی طرف میں ہی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر
ایک تیر لگا دیا اوس کے شانے کی ٹہری بہن اور میں نے کہا لے لے کو اور میں بیٹا ہوں اکیس کا اور یہ دن
کینون کی تباہی کا ہے وہ بولا خدا کرے اکیس کا بیٹا مرے اور اسکی ماں او سپر رو کیا وہی اکیس سے
جو صبح کو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ان اے دشمن اپنی جان کے وہی اکیس ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا
سلمہ بن اکیس نے کہا ان لوٹیروں کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) اونہوں نے ان کو
چھوڑ دیا ایک گھنٹی میں میں ان گھوڑوں کو کہنچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا پانچ دن
چھکوا حارے ایک چھاگل وودہ کی بائی ملا ہوا اور ایک چھاگل بائی کے بیرونی میں نے دھوکا اور وودہ چھا
(اللہ اکبر سلمہ بن اکیس کی سمیت صبح سویرے سوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک
گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور وہ بہر میں نہ کچھ کہا یا نہ پیا یا سلمہ جل جلالہ کی امداد تھی)
پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اس بائی پر تھے جہاں میں نے لوٹیروں کو بگایا تھا
میں نے دیکھا تو آپ نے سائٹ لے لیا میں اور سب چیزیں جو میں نے منتر کران سے چینی تھیں سب
برجی اور چادین اور بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹوں میں سے جو میں کچھینی تھی ایک دانٹ نکل کر
ہے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اوسکی کلجی اور کوٹان بہوں بہر میں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجو لشکر میں سے سادھی جن لینے کی بہر میں اون لوٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں
اور اون میں سے کوئی شخص باقی نہیں کہ تاجو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر میںے سب کو مار ڈالتا ہوں) اینکر
آپ نے یہاں تک کہ دوڑ بہر میں آپ کی کہل گئیں انکا لک روشتی میں آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے میں نے
کہا ان تم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب عطفان کی سرحد میں پہونچ گئے وہاں

ادن کی مہمانی ہو رہی ہے، ان میں ایک شخص یا غطفان بن سے وہ بولا فلان شخص نے ادن کے لیے ایک
 اونٹ کا ہاتھ باندھ اور اس کی کھال نکال رہی تھی اتنے میں ادن کو کہہ معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگے تو
 تو دن کو بھی پہاگ کھڑے ہو جب چڑھوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوار دن میں بہتر سوار ہوتا
 امین اور پیادوں میں سب سے بڑے سلمہ بن الاکوع میں سلمہ نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جو
 دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادوں کا اور دونوں میں کو دیدیے بعد اس کے اپنے مجھے اپنے ساتھ پہلا
 عضیا پر بدینہ کر لیتے وقت ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں ہٹتا کنبہ
 لگا کوئی ہے جو بدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے
 کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ کو نہیں ڈرتا وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بزرگی کرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا نایاب آپ پر خدا ہوں مجھ کو چوڑا دیکھئے میں اس مرد کو
 آگے ٹھہر لگا دو میں آپ نے فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے تب میں نے کہنا میں آتا ہوں تیرا کھڑا اور میں
 اپنا پاؤں پیڑ کا کیا اور کوڑا پہر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھا تو باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو
 روکا پہر اس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک دو چڑھا تو باقی رہے تو دم کو سنبھالا پہر دوڑا تو اس سے ٹک
 پہاٹا کہ ایک گھوڑا دیا میں نے اس کے دونوں منڈھوں کے پیچھے میں نے کہا تم خدا کی ابا میں آگے
 بڑھا پہر اس سے آگے ہو نہ چاہدینے کو (تو معلوم ہوا کہ ساقبت درست ہو بلا عرض اور جو سن میں خدا
 ہے اب ہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اس کے خیر کی طرقت نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ تو میری بچا عامر نے زجر بڑھنا شروع کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تمھارے ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے
 اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں ہو تو حجار کہہ مارے پاؤں کو اگر ہم
 کافروں کو ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اور ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کرنا
 ہے لوگوں نے کہا عامر آپ نے فرمایا خدا تمھارے بھتیجے کو سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 کسی کے لیے خاص طور پر ہتھیار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
 اپنی اونٹ پر چڑھ کر آیا نبی اللہ اپنے بھوکا مڑہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا اب ہر قسم خیر میں
 آگے تو اس کا بادشاہ حرب تلوار لہاتا ہوا نکلا اور یہ زجر پڑھتا تھا **لَا تَدْعُوهُمْ فَيُخَيِّبُوا أُمَّيَ حَرْبَ**
يَا أَيُّهَا الشَّيْخُ بَطْلُ الْحَرْبِ اور الحمد للہ **أَقْبَلَتْ تَلَامُتُ** یعنی خیر کو معلوم ہے کہ میں حرب

ہون پر استیاء بند ہوا نہ مذودہ کا جب اراعیان آدین تھلے اڑا تھی ہون پر سکر پڑی جیسا نکلے اُس
 کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ جو پڑا **فَدَعَلَ عَلَیْكَ خَیْبًا اَوْ عَمَرَ لَكَ السَّلَاحَ بِكُلِّ مَخَاحٍ** * یعنی
 خیر جانتا ہے کہ تین عام ہوں۔ پورا استیاء بند لڑائی میں کہنے والا + بہر دو ہون کا ایک ایک ہوا تو
 رجب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈال پر پڑی اور عامر نے بیچے سے وار کرنا چاہا تو اُنکی تلوار انہی
 کو اُٹھی اور شہر گھٹ گئی اسی کو مر گئے سلم نے کہا بہر میں نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہوں عامر کا عمل لغو ہو گیا اور نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا یہ سکر میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو ماہو امین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہو گیا
 آپ نے فرمایا کون کہتا ہوں کہ آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا
 بلکہ اوسکو دوسرا ثواب ہے بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محابہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
 بھیجا اُکلی انگلیں دیکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو نشان دہا کا جو دوست رکھتا ہے نہ
 اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام کی روایت میں اسناد
 ہے کہ اللہ تعالیٰ فخر دیگا اوس کے ہاتھوں پر اور وہ ہانگو والا نہیں) سلم نے کہا بہر میں حضرت علی باپا
 گیا اور اُنکو لایا کھینچتا ہوا اُن کی انگلیں دیکھ رہی نہیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس لے آیا آپ اُکلی انگلیوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ اس وقت اجڑ ہو گئے بہر آپ نے اُن کو نشان
 دیا اور رجب نکلا اور کہنے لگا **فَدَعَلَ عَلَیْكَ خَیْبًا اَوْ عَمَرَ لَكَ السَّلَاحَ بِكُلِّ مَخَاحٍ** * **اِذَا**
اَلْحَزْبُ اَلْبَکْتُ تَلَفَّحْتُ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو جواب میں یہ کہا **اَنَا الَّذِیْ سَمِعْتُ**
اَوْحِیَ حَبِیْرًا + مَلَكُیْ غَا بَاتٍ کَرِیْہَ الْمُنْظَرَةِ + اَوْ یُحِیْہُمْ بِالصَّاعِ کُنِیْلَ السُّدْرَةِ * یعنی
 میں وہ ہوں کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکھا **ف** حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکھا تھا اسد کہتے ہیں شیر
 کو اور رجب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اور
 کے دل میں دم پیدا ہو اور بعض علمائے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے حبیب پیدا ہوئے تو اُن کا
 نام اسد رکھا جو اُن کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابوطالب سفر میں تھے جب
 لوٹ کر آئے تو انہوں نے علی نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر

ادن کی بھائی ہو رہی ہے انہیں ایک شخص آغا غفان بن سے وہ بولا فلان شخص نے ادن کے لیے ایک اونٹ کا ناتاہادہ اور سبکی کہاں نکال ہی تھی اتنے میں ادن کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگے تو وہ ادن کو بھی بہاگ کھڑے ہو جب صبح ہوئی تو آپ فرمایا آج کے دن ہمارے وارن میں بہتر سوار اور فدا
میں اور پیادوں میں سے بڑے سہلہ بن الاکرع میں سہلہ نے کہا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جو
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادوں کا اور دونوں مجھے کو دیدیے بعد اوس کے آپ مجھے اپنے ساتھ پہلا
عضیا پر مدینہ کو لے گئے وقت ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے بھی نہیں ہٹتا تھا کہ
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ کے ڈر جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ کو نہیں ڈرتا وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا نہاں آپ پر خدا ہوں مجھ کو چھوڑ دیجیے میں اس مرد کو
آگے بھیجوں گا دو میں آپ فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیرے طرف اور میں
اپنا پانڈن ٹیڑھا کیا اور کوڈ پٹا ابھر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو
روکا پھر اوس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک دو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر دوڑا تو اس سے علی
یہاں تک کہ ایک گھوڑا دیا میں نے اس کے دونوں منڈیوں کے پیچھے میں نے کہا تم خدا کی ابا میں آگے
بڑھا پھر اوس سے آگے پہونچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسافت درست ہو بلا عوض اور عوض میں خلافت
ہے) پھر تم خدا کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اوس کے خیر کی طرف نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تو میرے چچا عمار نے رجز بڑھانا شروع کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ جاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پروا نہ ہیں ہو تو حمار کہہ مارے پاؤں کو اگر تم
کا فردن سولیں اور اپنی حکمت اور تسلی اور تار سہارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگوں نے کہا عمار آپ فرمایا خدا تعالیٰ نے تجھے کو سلام لے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر ہتھیار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور
اپنی اونٹ پر چڑھ کر اپنی اسلحہ اپنے ہاتھ میں لے کر آیا عمار سے سلام لے کر کہا پھر جب ہم خیر میں
آگے تو اس کا بادشاہ حرب تلوار ہلانے لگا اور یہ رجز بڑھاتا تھا قد عجلت خیرا ائی حرب
سناك السيلك بکل محراب اذا لم تدر ان قتلت تارکب سے خیر کو معلوم ہے کہ میں حرب

ہون پر استیاء بند ہوا نہ مودہ کا جب لڑایا ان آدین سے لڑائی ہوئی ہر گز سبھی چھاپا نکلے اس
 کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ جڑ پڑھا **فَدَعَلَتْ حَبِيبَةُ الرَّعْمَاءِ الرَّسَالَةَ بِكُلِّ مَسْأَلَةٍ** * یعنی
 خیر جانتا ہے کہ میں عام ہوں۔ پورا استیاء بند لڑائی میں گھسنے والا + ہر دونوں کا ایک ایک ہوا تو
 نہ جب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے پیچھے سے وار کرنا چاہا تو انکی تلوار انہی
 کو انکی اور نہ رگ کٹ گئی اسی کو مر گئے سلمہ نے کہا پھر میں نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں عامر کا عمل لغو ہو گیا اور میں نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا یہ سنا کہ میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رہا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہو گیا
 آپ نے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں آپ نے فرمایا جہنم کہا جس نے کہا
 بلکہ اس کو دوسرا ثواب ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
 بھیجا اکی اٹھہیں دکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دست رکھتا ہے اس
 اور اس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام کی روایت میں اسناد
 ہے کہ اللہ تعالیٰ فتوح دے گا اور اس کے ہاتھوں پر اور وہ ہر گز والا نہیں) سلمہ نے کہا پھر میں حضرت علی یا
 گیا اور انکو لایا کھینچتا ہوا اون کی اٹھہیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس لے آیا آپ اکی اٹھہوں میں اپنا ہوک ڈال دیا وہ شہادت اجبر ہو گئی پھر آپ نے اون کو نشان
 دیا اور مر جب نکلا اور کہنے لگا **فَدَعَلَتْ حَبِيبَةُ الرَّعْمَاءِ الرَّسَالَةَ بِكُلِّ مَسْأَلَةٍ** * **شَاءَ السَّلَاحُ بِكُلِّ مَسْأَلَةٍ** * **الرَّحْمَةُ**
الْحَرُوبُ أَقْبَلَتْ تَكَلُّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو جواب میں یہ کہا **أَنَا الَّذِي سَمِعْتُ**
أَبِي حَنِيفَةَ * **كَذَلِكَ عَابَتِ كَرِيهَ النَّظَرَةِ** * **أَوْ يَهْمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ الشَّدَرَةِ** * یعنی
 میں وہ ہوں کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکھا **ف** حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے تو ان کی مان نے انکا نام اسد رکھا تھا اسد کہتے ہیں شیر
 کو اور مر جب خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اس سے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اور
 کے دل میں در پیدا ہوا اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب یہ پیدا ہوئے تو اون کا
 نام اسد رکھا جو ان کے نام کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور اب طالب سفر میں تھے جب
 لوٹ کر آئے تو انہوں نے علی نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر

حادثہ ہے اور حادثہ کے معنی سخت اور پر زور مرد حضرت علی کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور
 بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے **ف** مثل اس شیر کے جو جنگاؤں میں ہوتا ہے دینے شیر
 نہایت ڈراؤنی صورت رکھتا ہے دیکھو اسے حضرت پیدا ہوا میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے مسند
 دیتا ہوں اسند رہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اور ایک ضیف حملہ کر تہم میں اور میں اون کا
 کام ہی تمام کر دیتا ہوں اب حضرت علی نے مرحب کو سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ ہمدقت جہنم کو روانہ ہوا
 بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے فخری اون کے ہاتھوں پر **ف** سیرۃ ابن ہشام میں بائنا ابو رافع سے جو
 سولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکوا اہانتان دیکر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ
 والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور ان کی سیرگادی انہوں
 نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس تھا اٹھا دیا اور اس کو سیر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہو
 نکلا اون کے ہاتھ میں رہ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پینک دیا ابو رافع نے
 کہا میں اور سات آدمی مادر تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو اڑانے کی تو نہ اولٹ سکر سبحان اللہ
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور عہد خدا وادہی تھے بے بہا ورن کو جنگا عہد
 میں مشہور تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ غیب میں رہ گئے تو وہی نے
 کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو
 محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب در رقی مختصر السیر میں کہا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا
 کہ مرحب کا قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ابن عبد البر
 نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے مسلمہ اور بربیدہ سے ایسا
 ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول حیر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر میں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تھے رہی
 ابو اللہ تعالیٰ اون سے انتہی سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھے یہ ہے
 بن ہبل نے انہوں نے ساجار بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون لکھتا ہے
 مرحب کو لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا میں جاذب کا کل میرا بھائی مارا گیا اب اور قسم اس کی مجھے جو
 آ رہا ہے آپ فرمایا اچھا جا اور دعا کی با اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہے تو ایک

و رخت بیچ میں آگیا اور ہر ایک اوس و رخت کی اڑلینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تدار سے
 اوس و رخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آٹے سانسے اور اُس و رخت کی صرف جڑ
 بکری رہ گئی پھر رخت نے حملہ کر چمکایا اور ہونچے سپر پر دوکا لیکن تدار سپر گیس گئی اور اوس میں اگ لگ گیا
 پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور رخت مارا گیا ابن اسحاق نے کہا رخت کے بعد اوس کا بیانی یا سر نکلا اور
 اُس نے پکارا کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوی نہاد بیانی
 اوس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبد المطلب سیر کی ماں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول
 اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا آپ نے فرمایا نہیں ترابا خدا جابے تدار کو مار ڈالے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر
 نے اُس مرد کو دامن جہنم کیا نو و می نے کہا احادیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے
 منقول ہیں ایک تو مدیہ کا پانی پڑھ جانا دوسرے حضرت علی کی انکھ و نڈھ اچھی ہو جانا تیسرے خبر دینا
 حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں تصریح موجود ہے چوتھی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان
 میں ہیں انتہی حد تک عجز و عجز کا یہ حدیث یہ کہ **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَدِيِّ**
تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَابٌ لِمَا بَابُ قَوْلِ اللَّهِ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ آيَةَ آتٍ
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ آيَةَ آتٍ **عَنْ** **الْبُرَيْقِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنَّ بَنِي نَجْلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلٍ
الَّتِي عَلَيْهِمْ مُسْكِلَاتٌ لِيُؤْخِذُوا عَنْهُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَآخَذَهُمْ
رَسُولُنَا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ آيَةَ آتٍ
عَنْهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَّةَ مِنْ بَنِي نَجْلٍ أَنْ أَظْفَرَهُمْ عَلَيْهِمْ تَرْجُمَةً إِنْ بَنِي نَجْلٍ عَنْهُ
 سے روایت ہر انہی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پاور سے تعظیم کے پہاڑ سے وہ سچا
 تھے آپ کو فہر کا دین اور غفلت میں حملہ کریں پھر آپ اودن کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپ چہرہ
 اودن کو قب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اودن کو اودن کو اودن کو اودن کو اودن کو اودن کو اودن کو اودن کو
 اودن کے ہاتھوں کو تم سے (اور اُن کا قریب کچھ نہ چلا) اور تمہاری ہاتھوں کو اودن سے رتنے اُن کو
 قتل نہ کیا ایک کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جائے کہ خدا اور پھر **بَابُ** **عَنْ** **الْبُرَيْقِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
 عود تون کا ردون کے ساتھ لڑائی میں غریب ہونا **عَنْ** **الْبُرَيْقِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**

يوم حنين فخرجنا مع نادرها ابن حلفه فقال يا رسول الله هذا امر سيئ فقمها
 فخرجنا فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا الخبيث قالت اخذتني ان دسني
 مني احكم من الشريك بن قيس بن عمار بن بكر بن عبد الله بن قيس بن عبد الله بن قيس
 قالت يا رسول الله ائمتل من يبعك نادر الطلقاء انهم مؤايك فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يا امة سئلكم ان الله عز وجل قد كف و احسن ترجمه انس سر روایت فرام
 (اون کی نان) نے حنین کے دن ایک خیر لیا وہ اون کے پاس تھا اب ابطہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول
 اللہ یہ ام سلمہ ہے اور اون کے پاس ایک خیر ہے آپ نے پوچھا خیر کیا ہے ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ
 اگر کوئی شکر ہے پاس دیکھا تو اس خیر سے اسکا پیٹ بھاڑ ڈالوں گی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بنے پرام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ یہاں ہی سوا جو لوگ چوٹے میں (فتح مکہ کے روز اون کو مار ڈالیے
 اوہوں نے غصت باہی آچے اسوجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) اب نے فرمایا
 اے ام سلمہ کافروں کے شر کو خدا تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہمیں احسان کیا اب تیری خیر
 باندھنے کی ضرورت نہیں **عن** **الزبير بن مالك** في قصة امة سئلكم عن النبي صلى الله
 عليه وسلم في حديث ثابت ترجمہ وہی جواب پر گذر **عن** **ابن قتيب** الله تعالى
 قال كانت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفترون يا امة سئلكم في قصة من ان قصاص معك
 اذا عدا فيسقين الباء ويذاوين الخ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے وہ بانی پلا تین اور
 خیموں کی دو اکرتیں **ف** نوری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں لگانا درست
 ہے اور ان سے کام لینا بانی پلانے یا دو کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دو اوہ اپنے محرموں کی کرین
 یا خاوند کی اور غیر دن کی بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ بے ضرورت میں نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے
 اتھے **عن** **الزبير بن مالك** في قصة امة سئلكم عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ثابت ترجمہ وہی جواب پر گذر
عن **الزبير بن مالك** في قصة امة سئلكم عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ثابت ترجمہ وہی جواب پر گذر
عن **الزبير بن مالك** في قصة امة سئلكم عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ثابت ترجمہ وہی جواب پر گذر

میں ہر جا میں اور ہر کرات میں ہر لوگوں کے موندہ میں دالین اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلواریں
 اڑا کر کہے **بَابُ الثَّيْبِ الْغَابِيَةِ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ وَلَا يُمْصِرُ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَبِيبًا**
 اہل الحروب جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل
 کرنا منع ہے **كَيْفَ يَزِيدُ مِنْ أَتَيْتَ كَتَبَ إِلَيْنِ عُبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْأَلُهُ**
عَنْ خَيْرِ خِيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ كُنَّا أَنْ أَكْرَمَ عَلَمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ
كَتَبَ إِلَيْهِ بَعْدَهُ نَاخِبِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ الْمَشْكُوكَ
وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَمْ يَضْرِبْ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّيْبَانَ وَمَتَى يَقْتُلُ يُلْمُ الْمَلِكُ وَيَمْنَعُ
الْحُسْرَى لَمْ يَكُنْ هُوَ كَتَبَ إِلَيْنِ عُبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا كَتَبْتُ لَكَ ابْنِي هَلْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقِسَاءَ وَمَقْدَانٌ يَقْرَأُ وَيَقْرَأُ ابْنُ الْحِجْرِيِّ
يُحَدِّثُ مِنْ الْغَنَمِ مَا يَأْكُلُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَمْ يَضْرِبْ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّيْبَانَ فَلَا يَقْتُلُ الصَّيْبَانَ وَكَتَبْتُ لَكَ ابْنِي سَتَى يَقْتُلُ يُلْمُ الْمَلِكُ
فَلَمْ يَكُنْ أَنْ السَّجَلُ لَمْ يَكُنْ لَيْتَ دَارِيَةَ لَمْ يَضْرِبْ الْأَخْذُ لَيْسَ ضَعِيفٌ الْعَطَاءُ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ
أَخَذَ لَيْسَ مِنْ صِلَايَ مَا أَخَذَ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيَلْمُ وَكَتَبْتُ لَكَ ابْنِي عَنِ
الْحُسْرَى لَمْ يَكُنْ هُوَ نَاخِبِي هُوَ لَكَ كَانِي عَلَيْنَا قَوْمًا ذَكَرَ تَرْجَمَهُ بَرِيدُ بْنُ بَرَزَةَ رَوَاهُ
 بخبرہ و حروسی خارجیوں کے سردار ابن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا باوجود باوجود
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر علم کے چسپانے کی منزل نہ ہوتی تو میں اسکو جواب نہ دیتا
 کہینکہ وہ مرد و خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا کہ
 وہ دین میں سے ایسا نکل جا دیں گے جیسے تیر شکار سے باہر جا رہا ہے بخبرہ نے یہ کہا تھا بعد حمد و صلوٰۃ
 کے تم تلواریں اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا انکو کوئی حصہ دیتے
 تھے (غنیمت کو مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارے تھے اور تھیم کی کبھی بھی ختم ہوتی ہے اور جنس
 اسکا ہے عبد اللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے کہا مجھ سے جو چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد
 میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بیشک ساتھ رکھتے تھے وہ دو اگر فی تھیم و خمیون کی اور ان کو کچھ
 ملتا اور حصہ لڑاؤں کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جہاد صلی اللہ علیہ وسلم)

ہے کہ حضرت حفصہ نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے کہ انکے عمن امیری علیکم السلام
 تعال کے حکم سے تھا اور ترجمہ کو یہ حکم ہو چکا نہیں سکتا پس اگر کون کا قتل کرنا بھی تھا تو کیا ناجائز ہے
 اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو میرے مرنے کی ہر قتل کرے گا کرو اور جوڑ دو سے مومن کے پیچھے
 تو بچان لیو کہ کون سا بچہ بڑا ہو کہ مومن ہو گا اور کون سا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے
حکم یَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ قَالَ كَتَبَ بَعْدَ بَعْثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَكُلُّهُ عَدُوُّ الْعَبْدِ وَالْمُؤَاوَى عِصْرَارُ الْمَخْلُوقِ هَلْ يُشْتَمُ لِحْصًا وَعَنْ قَتْلِ الْوَلَدِ
 وَعَنِ الْإِسْتِمِ مَتَّى يَفْطَحُ عَنْهُ الْيَوْمَ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُوَ فَقَالَ يَزِيدُ أَكْتُبْ إِلَيْهِ
 قُلُوكَ لَا تَقْبَلُ فِي أَحْمُوكَ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَكْتُبُ أَنَّكَ كَتَبْتَ تَكَلُّفِي عَنْ الْمَوَدَّةِ
 وَالْعَبْدِ يَحْضُرُ الْمَخْلُوقِ هَلْ يُشْتَمُ لِحْصًا شَيْءٌ وَرَأَيْتَهُ لَيْسَ لِحْصًا شَيْءٌ وَلَا أَرَى مُجَدِّيًا قَا
 كَتَبْتَ تَكَلُّفِي عَنْ قَتْلِ الْوَلَدِ إِنْ وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ
 وَأَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ إِنْ أَنْ تَقْتُلْهُمْ مَخْلُوقًا عَلَيْهِ صَاحِبُ مَوْلَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 مِنَ الْعِلَامِ الَّذِي كَتَبْتَ تَكَلُّفِي عَنْ لِحْصَةٍ مَتَّى يَفْطَحُ عَنْهُ الْيَوْمَ وَرَأَيْتَهُ لَا يَفْطَحُ عَنْهُ الْيَوْمَ وَالْيَوْمَ حَتَّى
 يَكُلُّهُ وَيُوَلِّسَ مِنْهُ رُشْدًا وَكَتَبْتَ تَكَلُّفِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُوَ وَرَأَيْتَهُ أَنَّ هُوَ
 قَا فِي ذَلِكَ حَلِّكَ قَوْمًا مَرَّ حَمْدُ يَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ رَوَيْتَ هُوَ خَدَّهُ بْنُ عَامِرٍ حُرُورِي نَعْنِي ابْنِ عَبَّاسٍ كُ
 لکھا پوچھا تھا اون کو کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو اون کو حصہ ملیگا یا نہیں اور بچوں
 کا قتل کیا ہے اور یتیم کی مٹی کی جہنم ہوتی ہے اور ذوی القربے جب کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ
 با بچوں جہد میں سے انکو دیا جاوے گا کون ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو کہا تو
 لکھ جواب اُسکو اور اگر وہ حماقت میں پڑے والا نہ ہوتا تو میں اوسکو جواب نہ لکھتا رہنے چھو کہ اس بات
 کا خیال ہے کہ اگر میں ان سلوں کا جواب اوسکو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر
 بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے چھو کہ لکھ کہ پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملیگا یا نہیں جب وہ جہاد میں شریک
 ہوں تو انکو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جبنا امام مناسب جانے شافعی اور ابو حنیفہ اور
 جہود غلام کا بھی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملیگا جیسے عورت کو اور حسن اور
 ابن سیرین اور نخعی اور حکیم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اُسکو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کہ

پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو ہی قتل مت کر
 مگر تجھے ایسا علم جو مجھ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا اور تو نے لکھ کر
 پوچھا تم کو اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جاوے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو
 عقل نہ آوے اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوی القرنی کو یتیم لوگ میں ہمارے سمجھ میں یہ باری قوم نے نہ مانا اس کو
 یَزِيدُ بْنُ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبْتُ بَحْثَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُومٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ يَحْيَى الْحَدِيثُ بِكُلِّهِ مَرْجُومٌ
 وَهُوَ جَوَادٌ بِكَذَا عَنِ ابْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبْتُ بَحْثَهُ بِرُحْمَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 عَنْهُ قَالَ فَتَجِدُ ابْنَ عَبَّاسٍ جَمْعَ قَدَرِ كِتَابِيَةٍ وَحِينَ كَتَبَ حَوَاتِيهِ قَالَ أَبُو عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ أَرْدُوهُ عَنْ تَنْتِيعٍ لِيَهِيَ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نَفَعَهُ عَيْنٌ
 قَالَ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَخْمِ ذِي الْقَرْنَيْنِ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَأَنَا كُنَّا
 نَرَى أَنَّ قَدْرَ بَرِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ يَنْتِيعُونَ نَأْبِي ذَلِكَ عَلَيْنَا فَوَمَّا بِي
 سَأَلْتُ عَنْ الْمَيْتِمِ مَتَى يَنْتِيعُ يُمَاهُ وَأَنَا إِذَا بَلَغَ التَّيْكَاهُ وَأَوْتِينَ مِيَاهُ رُشْدُ تَوَدُّعِ الْيَدِ
 بِمَالِهِ فَقَدْ انْقَطَعَ يَمِينُهُ رَأَيْتُكَ رَأَيْتُكَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ حَبِيبَتِهِ
 الْمُتْرَكِينَ أَحَدًا فَإِنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِذْ كُنْتَ
 لَا تَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِذَا كُنْتَ تَقْتُلُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَوَرُ مِنَ الْعِلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَ
 سَأَلْتُ عَنْ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لِحَمَلِهِمْ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَاسَ وَأَنْتُمْ لَمْ تَكُنْ
 لِحَمَلِهِمْ مَعْلُومٌ أَلَا أَنَّ بَحْثَ يَامِينَ عَنَّا كَثِيرٌ الْقَوْمِ مَرْجُومٌ يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزٍ رَوَاتُ هُرْمُزٍ
 بن عامر نے ابن عباس کو کہا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے مجھ کو
 کہ کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم خدا کی اگر مجھے یہ خیال
 ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جاوے گا یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے
 اس کی انکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی خوشی نصیب نہ ہو) پر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوی القرنی کا حصہ
 جنگا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ کون ہیں تو مجھ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب
 والے ہم لوگ ہیں لیکن باری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو حبیہ نکاح

کے قابل نہ ہو جاوے اور اسکو عقل آجاوے اور اسکا مال اور سب دہو جاوے اور سبکی جتنی ختم ہو گئی اور تو نے
 پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکر کن کے بچوں کو مارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں
 کے کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو یہی سنت مادر البتہ اگر بچے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا
 جب اونہوں نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگبگا اگر وہ لڑائی میں
 شریک ہوں تو انکو کئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر نعمت میں ہر عورت **عَنْ**
 هُرَيْرَةَ قَالَتْ كَسَّبَ بَنُو ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَدْ تَرَكْتُمُ الْكُفَّيْنِ قَدْ
 كَرِهْتُمُ الْبَيْضَةَ كَأَنَّمَا مِنْكُمْ نَكْرٌ نَالِحٌ يَتِيمٌ ترجمہ وہی جواب پگڑا **بَاب** عَدَدُ غَزَاةٍ
 الثَّانِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کتنے جہاد کیے **عَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ
 الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
 غَزَاةٍ اِتَّخَذَهُمْ فِي رِيحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمْ الطَّعَامَ وَادَّارِي الْجَرْحَى وَأَكُونُ مَعَهُ الْمَرْطِلَةَ
 ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 سات لڑائیوں میں رہی میں مردوں کے نہیں لڑنے کی جگہ میں رہتی اور انکا کھانا پکاتے اور زخموں کی دوا
 کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی **عَنْ** هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ترجمہ وہی جواب
 گذرا **عَنْ** أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 لَعَنَ اللَّهُ سَبْعَ قُلُوبٍ قُلُوبُ يَوْمَيْنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَيْسَ بِي وَبَيْنَ غَيْرِ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَ
 رَجُلٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ غَزَاةٍ فَقُلْتُ كَمْ
 غَزَاةٍ أَنتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ غَزَاةٍ غَزَاةٌ قَالَتْ فَكُلُّ غَزَاةٍ قَالَتْ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوْ
 الْعُسَيْرِ ترجمہ ابواسحاق روایت ہے عبد اللہ بن زید ہنسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو
 رکعتیں پڑھیں پھر دعا مانگی پانی کے لیے اس میں زید بن ارقم سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں
 صرف ایک شخص تھا میں نے پوچھا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے میں اونہوں
 نے کہا اونیس میں نے پوچھا تم کتنے جہادوں میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے انہوں نے کہا ستر میں
 میں نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا اونہوں نے کہا ذات العسیر یا ذات العسیر جو ایک مقام کا نام
 ہے سیرۃ ابن ہشام میں اسکو غزوة العسیرہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

غیر تک جاکر مدینہ کو پہنچے یہ واقعہ مسیحی بن ہما بن ہاشم نے کہا کہ سب پہلے غزوہ دوان
 ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں ہی لڑائی نہیں ہوئی **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا عَشْرَةَ غَزْوَةً
 وَحَجَّ بَيْنَهُمَا حَجْرَةَ لَمْ يَحْجْ غَيْرَهَا حَجَّةُ الْوُدَّاعِ ترجمہ زید بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اونیس جہاد کیے اور ہجرت کو بعد صرف ایک ہی حج کیا حجاجۃ الوداع کہتے ہیں
عَنْ حَبَابِ بْنِ عَرَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ حَبَابٌ لَمْ أَتْهِمْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا اَتَمَعْنِي اَسْبَغُ فَاَلَمَّا
 قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ ترجمہ حضرت حباب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونیس جہاد کیے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے باپ نے
 مجھے نہیں جانے دیا ہر جہاد میں باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں گیا **عَنْ** بَرْزَيْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتِلًا فِي ثَمَانٍ مِائَةٍ وَلَمْ يَقُلْ اَبُو بَكْرٍ مِائَتًا
 قَالَ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدِيَةَ ترجمہ بربدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اونیس جہاد کیے اور ان میں سے آٹھ میں لڑنے **ف** نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کے شمار میں تو ابن سعد نے اٹھارہ شمار مفصلاً ترتیب سے کر
 کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپچھپ سیر تک پہنچتی ہے (مربہ وہ جس میں آپ خود
 تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سو نو میں لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور تبوک
 اور خندق اور قرظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف میں اور ربیدہ نے جو اللہ بیان کیے تو
 شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ اون کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہیں کہ صلح فتح ہوا اور
 باقی علماء یہ کہتے ہیں کہ کہ بزور تشریف فتح ہوا اور ترجمہ ہوا ہے باقی علماء کا قول ہوا ہے کہ اور یہی تاریخ سے
 ثابت ہوتا ہے **عَنْ** بَرْزَيْلَةَ أَنَّهَا غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ
 غَزْوَةً ترجمہ ربیدہ سے روایت ہے کہ اونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے

دیکھا کہ ایک حاجت آگے آئی جو حسن الخانیہ کے لئے تھی کہ وہ اپنے کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر
 ضرورت سے جائز ہے **حدیث** عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خیر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل بذریعہ کما کان یحکۃ الذبۃ اذ رکعہ رجل
 قد کان ینکح فیما یجوزہ و خجۃ فہم اخصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث
 رآہ فکما اذ رکعہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکمت لا یفعل و اصابک
 قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تومن بالله و رسولہ قال لا قال فانزع فک
 استعین و مشرک قالت ثم مضی حتی انا کنا بالثجۃ اذ رکعہ الرجل فقال لہ کما
 قال اول مرۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال اول مرۃ قال فانزع فلن
 استعین ثم یرکب لک ثم رجع فاذا رکعہ بالبیۃ اذ فقال لہ کما قال اول مرۃ ثم یرکب
 باللہ و رسولہ قال ثم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما قال اول مرۃ ثم یرکب
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کھڑے
 تھے جب حجرہ الہرہ (جہاد) سے چار میل پر پہنچے تو ایک شخص ملا آپ کو جسکی بہادری اور
 اور اصالت کا شہرہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب و سکودیکر خوش ہوئے جب آپ
 بلا تو اس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ کو ساتھ چلوں اور جو ملے اسیں حصہ پاؤں آپ فرمایا مجھے یقین
 ہے اسرار اس کے رسول کا وہ بولا نہیں آپ فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا ہر آپ چاہے
 شجرہ پیو تو وہ شخص ہر آپ ملا اور وہی کہا جو پہلے اس نے کہا تھا آپ وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا
 اور فرمایا کہ لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا ہر وہ لوٹ گیا بعد اس کے ہر آپ ملا پیدا میں
 آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا تو یقین رکھتا ہوں اسرار اس کے رسول پر اب وہ شخص بولا میں
 یقین رکھتا ہوں آپ فرمایا تبخیر حل **ف** ثوی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ اپنے صفوان
 بن امیہ مدد ملی جنگ میں اور وہ سلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علمائے مطلقا مشرک سے بدترین
 کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کا فر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لینا
 جائز ہے ذر نہ مکرہ ہے اس ضرورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اور سکوا تمام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا
 مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جہاد علماء کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اسکو حصہ ملیگا

کتاب الامارۃ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

باب النَّاسُ مَبْعُوثُونَ لِيُخْلَقُوا فِي قُرَيْشٍ خَلِيفَةُ قُرَيْشٍ مِّنْهُمْ هُوَ نَاجٍ هِيَ عَن

الْهَدْيَةِ رَفَعَنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا اللَّهُ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ ذَاهِبٍ
يُفْلَحُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ وَرَوَاهُ النَّاسُ سَبْعَ لِقَائِي فِي هَذَا الشَّانِ

مُسْتَلِمْ هُمُ لِسَانُهُمْ وَكَافِرُهُمْ لِقَائِي هُمُ تَرْجُمَهُ حَضَرْتُ ابُو بَرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ قُرَيْشَ مِمَّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ سُلَاسٍ

كَاتِبٍ هُوَ أَوْ كَفَرَانِ كَقُرَيْشٍ كَقُرَيْشٍ هُوَ عَن حَسَنَاءِ بِنْتِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنِي

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كُرَاحًا دَخَلَ مِنْهَا وَد

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ سَبْعَ لِقَائِي فِي هَذَا الشَّانِ مُسْتَلِمْ هُمُ تَسْبَعُ

مُسْتَلِمْ هُمُ وَكَافِرُهُمْ تَسْبَعُ لِقَائِي هُمُ تَرْجُمَهُ سَامُ بْنُ مُنَبِّهٍ رَوَاهُ ابُو بَرَّةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رِوَايَتِهِ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فِي ابُو بَرَّةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رِوَايَتِهِ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فِي ابُو بَرَّةَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانُ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ ابُو بَرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ قُرَيْشَ مِمَّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ سُلَاسٍ

كَاتِبٍ هُوَ أَوْ كَفَرَانِ كَقُرَيْشٍ كَقُرَيْشٍ هُوَ عَن حَسَنَاءِ بِنْتِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنِي

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كُرَاحًا دَخَلَ مِنْهَا وَد

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ سَبْعَ لِقَائِي فِي هَذَا الشَّانِ مُسْتَلِمْ هُمُ تَسْبَعُ

مُسْتَلِمْ هُمُ وَكَافِرُهُمْ تَسْبَعُ لِقَائِي هُمُ تَرْجُمَهُ سَامُ بْنُ مُنَبِّهٍ رَوَاهُ ابُو بَرَّةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رِوَايَتِهِ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فِي ابُو بَرَّةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رِوَايَتِهِ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فِي ابُو بَرَّةَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانُ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ ابُو بَرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ قُرَيْشَ مِمَّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ سُلَاسٍ

كَاتِبٍ هُوَ أَوْ كَفَرَانِ كَقُرَيْشٍ كَقُرَيْشٍ هُوَ عَن حَسَنَاءِ بِنْتِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنِي

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كُرَاحًا دَخَلَ مِنْهَا وَد

کوئی اور سپر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قرشی
ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہی علماء کرام کا اور ابو بکر صدیق اور حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اس کا کہنی انکا
نہ کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف کوئی قول یا فعل اس خلافت
منقول نہیں ہے نہ اور نجد کے کسی عالم سے اور نظام اور حنبلیہ خارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قرشی
کی خلافت جائز ہے اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قرشی کو مقدم کرین گے قرشی پر تاکہ اسکا نام
آسان ہو اگر ضرورت پرے پر پردہ نون قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے اور یہ جو فرمایا
کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہی ہو سطر کہ
جاہلیت کو زمانہ میں ہی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور جو کرتے تھے بیت اللہ
کا اور عرب کے دوسرے قبیلہ ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اور وقت
جوق جوق ہر قبیلہ کے عرب سلمان ہونے لگے اس طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور
لوگ ان کے تابع ہیں اور آپؐ فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا نہنا تک کہ دو آدمی رہ جاویں اور
یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور
کوئی انکا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک قیاد آدمی ہی رہیں قاضی عیاض نے کہا شاید
نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ
حدیث جو قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوئی ہے میں کہنا ہوں کہ اس سے قریش کی
فضیلت اور نومون پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی ہی قرشی ہیں اور ان کی فضیلت نکلی اور
امامون پر جو قرشی نہیں ہیں اتنے ماقال النودی مفسر جمع کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہی نکلا کہ خلافت
ثابت ہو گئے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضرور نہیں ہے بلکہ بقدر سلمان بیعت کر لین کافی ہے
بشرطیکہ جس سے بیعت کی جادو وہ قرشی ہو یہ خلافت قریش کے مقتضی یا مدبر ختم ہو گئی بعد اس کے
چند سال فاطمیہ مصر میں رہے پھر انکا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی
گئی اب زید میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ قاجار میں بہت دین منغل تھے اب
تو نصاریٰ ہیں غرض اب کہیں قریش حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی کہ

[illegible]

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب ہو گا بارہ خلیفوں کی خلافت
 آت پر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نے سمجھا میں نے اپنے باپ کو چوچا کیا فرمایا انہوں نے کہا سب سے
 میں سوہن کے بعد حضرت جابر بن سموہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یرذل ہذا الا من عثر خلفہ قال شکرتمکم لیثقی علیکم اقصمہ
 فقلت لانی ما قال فقال کلہم من کثیر من کثیر وہی جواب دہ گزرا عن جابر
 بن سموہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انکلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی فیسمعتہ یقول لا یرذل ہذا الا من عثر خلفہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کلہم من کثیر من کثیر ما قال قال کلہم من کثیر من کثیر
 حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ
 میرے باپ بھی تھے میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہیگا بارہ خلیفوں
 کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا گوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ ان میں سے کون سے ہیں جو سب سے زیادہ
 میں نے اپنے باپ کو چوچا آپ نے فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سب سے بیش میں سوہن کے
 و قاضی عیاض نے کہا بیان وہ فضائل میں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میر
 بعد میں میں تک اور اس میں میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت
 اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام دوسر
 یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور
 خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ میں کے تو زیادہ ہوں گے خلافت نہیں ہے (نودی) عن
 عاصم بن سمرہ بن اکثم عن ابيہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلہم من کثیر من کثیر
 خلاصۃ نافع ان آخر من یبقی سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقلت
 الی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جمعة عشیة رجلا لایسکے فقال
 لا یرذل الذین کانوا فی قوم الساعة او یرذلون علیکم من انما عشر خلیفۃ کلہم
 من کثیر من کثیر وسمعتہ یقول عصبۃ من المسلمین یرتفعون البیت الابیض بیت
 کسری اذ ال کسری وسمعتہ یقول ان ینزل من السماء کذا یرذل ناخذہم

رَبِّمُتَّ يَقُولُ اِذَا اَخْلَقَ اللهُ تَعَالٰی اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدُؤْ بِسَمِيٍّ وَاَهْلُ بَيْتِهِ وَرَبِّمُتَّ يَقُولُ
اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمہ کو لکھا اور
نافع غلام کے ماتہ پہنچا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے جو آپ
میں بکھا میں نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو صبحان ماحر
اسلمی سنگسار کیے گیو (اون کا قصہ کتاب الحدود میں گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت
قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ رست پر شی ہو گئے (شاہد یہ واقعہ بھی قیامت کو قریب ہو گا کہ بارہ
خلیفہ بارہ مائزین پر مسلمانوں کے ہوں گے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ فرماتے تھے ایک
چوٹی سی جماعت مسلمانوں کی کسر کے کے سفید محل کو فتح کریں گے یہ معجزہ تھا آپ کا ابی اسی ہوا
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کو قریب ہو گئے
پیدا ہوں گے اون کو بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اس وقت میں سے کسی کو دولت دیوے تو
پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکھو پھر فقیروں کو دیوے) اور
میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خمیہ ہو گا حوض کوثر پر (میں تمہارے پانی پلانے کے
لیے دامن بند و بست کروں گا اور تمہارے آئین کا منظر ہوں گا) **باب** حکایت میں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّ سَمْرَةَ الْعَدَنِيَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا حَدَّثَنَا مَا مَعَتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمْرَةَ تَقَالِ يَوْمَئِذٍ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَاَنْتُمْ كُنْتُمْ حَادِيْثَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** کہ امتیختلاف ترک کرے خلیفہ ہانا اور نہ ہانا **باب**
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حضرت اَبِي حَنِیْفَةَ اَمِيْنٌ تَقَالِ تَقَالِ عَلَیْہِ وَاَقَالُوْا لِحَدَّثَنَا
اَللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَّمَا هُوَ قَالَ اَسْتَحْلِفُ فَقَالَ اَسْمَلُ اَمْرُكُمْ حَيَاتٍ مِّمَّنْ
لَوْ دُرْتُ اَنْ حَظَّ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیْ فَاِنْ اَسْتَحْلِفْتَ فَقَدْ اَسْتَحْلِفْتَ مِنْ هُوَ
خَيْرٌ مِّنِّيْ یَقِيْنُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاِنْ اَمْرُكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ
مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَقَعَرْتُ اَنَّهُ خَيْرٌ
وَكُنْتُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدِیْ مَسْخُوْلٌ بِمَنْ تَرَجَمَ عِدَا اَبِي حَنِیْفَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے میرے باب (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب بخنی میرے

تو میں اون کے پاس موجود تھا تو گون نے اون کی تعریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دیوے
 اونہوں نے کہا لوگ دو طرح کے ہیں بعضی نو امید وار ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعضی ڈرتے ہیں مجھ
 سے یا میں امید وار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے عذاب سے تو گون نے کہا آپ خلیفہ
 کر جائیے کسی کو اونہوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی میں چاہتا ہوں
 کہ خلافت سوا تمہاری مجھ کو ملے کہ نہ میرے اور کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت اور خلافت
 ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر چوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے
 جاوے تو یہی بہت ہو احزاب اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باوصف
 اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شریع کے ایسا تردد تھا تو اور حال کن کا کیا مال ہوگا) اور اگر میں
 خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو یہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت ابوبکر
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو یہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر
 گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا صاحب اونہوں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے **ف**
 نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو موت
 ہے کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بھی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ
 جاوے جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہیں کیا تھا پھر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے
 تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب
 الرائے ہوں اون کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر
 چھوڑنا درست ہے مسلمانوں کے مشورے پر اگر کچھ جیسے حضرت عمر نے کیا تو آدمیوں کے لیے اور
 اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اس میں مقدم رکھا انکو صحابہ کرام
 نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز اور فرض پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے صراحتہ کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے
 کہا اس میں حرکت بکر بن اخت عبد اللہ واحد نے خلافت کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نفس کر دیا تھا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپؐ نفس کیا تھا اور شعیبہ اور رافضہ کثیر بن کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے لیے نفس کیا تھا اور یہ سب عادی باطلہ ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کو باب میں اسکا خلافت نہ کرتے اور ابو بکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پورا دن کے کہنے سے حضرت عمر کی خلافت قبول نہ کرتے اور پھر حضرت عمر کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لیے تھی اور سونا فائدہ کرتے اور کسی نے ان موقع پر خلافت نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابو بکر نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا دعویٰ کیا یا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اور اس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قید کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیکر اتنے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ إِنَّهُ قَاضٍ قَالَ فَعَلْتُ أَيْتُ أَكَلَيْتُكَ فَوَ ذَٰلِكَ كَيْفَ كُنْتُ حَرٌّ عَزَّ وَتَ وَكَلَّمَ أَكَلَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ كَا تَمَّا أَحْمِلُ بِمِيزَانِي حَبْلًا حَتَّى رَجَعْتُ فَقَدْ خَلْتُ عَلَيْهِ وَكَسَا لِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا أَحْبَبُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَكَ رَأْيٌ فِيهِ النَّاسُ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَيْتُ إِنَّ أَقْوَلَ لَكَ تَعْمَلُ أَتَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ إِنَّكَ لَوَ كَأَنَّكَ رَاغِبٌ إِلَى أَوْدَاعِ عَنَتِي ثُمَّ جَاءَكَ وَفَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنَّ قَدْ صَبَحَ فِرْعَانُ النَّاسِ أَمْسَكَتَ قَالُوا قَفَّ فَوَلَّى فَرَضَ وَاسْتَسَاعَتْ ثُمَّ رَفَعَتْ إِلَيْنِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَرَأْيَ لَنْ لَا اسْتِخْلَافَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَرَأْيَ لَنْ لَا اسْتِخْلَافَ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْدَ اسْتِخْلَفَ قَالَ قَالُوا اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَا غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ حَرِّبَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور انہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے میں نے کہا ہاں نہیں کرنے کے اور انہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے میں نے قسم کہا کہ میں ان سے اسکا ذکر

بِرَسُولِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ مَرْجُومٍ
 دمی جو او پر گذرا **ع** اَبِیْ مُوسٰی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ اَنَا وَصَلْبَانِ مِنْ بَنِي نَجْمَةَ فَقَالَ اَحَدُ النَّجْلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ امِيرَنَا عَلِيٌّ يَكْفِي مَا دُلَّاكَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْاُخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ اَنَا وَاللَّهِ لَا تُكُونَنَّ عَلِيٌّ هَذَا اَلْعَمَلُ اَحَدًا سَأَلَهُ
 وَلَا اَحَدًا اَحَدًا عَلَيْهِ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
 اور میرے ساتھ دو دیگر چچا زاد بھائی تھے اور میں سے ایک بولا یا رسول اللہ یہ کہ حکومت کو میری کسی
 ملک کی اور ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے بھی ایسا ہی کہا آپ فرمایا
 تم خدا کی قسم نہیں دیتے خدمت اوست شخص کو جو اوسکی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کر
ع اَبِیْ مُوسٰی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْجَرِيَّتَيْنِ اَحَدُهُمَا عَمْرُو بْنُ سَيْنِيٍّ وَالْاُخَرُ عَمْرُو بْنُ كِبَارِيٍّ فَيَا لَهَا مَسَاكِلُ
 الْعَمَلِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُكَ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا اَبَا مُوسٰی اَلْوَيْلَ لَكَ اَللَّهُ
 يَبْرَأُ نَفْسٍ قَالَتْ فَقُلْتُ رَاكَ الَّذِي يَبْتَغِي بِالْحَرْبِ مَا اَطْعَمَانِي عَلَيَّ مَا فِي الشُّرُومِ وَمَا اشْرَحَ
 اَلْهَمَّ يَطْلُبَانِ الْعَمَلُ قَالَا وَكَانَ اَلْخَطْبُ اِلَيْهِ اَكْرَهَ تَحْتَ شَفْعَةٍ وَقَدْ قَلَمْتُ فَقَالَ لَنْ
 اُولَا نَسْتَعِيْلُ عَلَيَّ حَتَّى اَمْرٌ اَرَادَهُ وَلَكِنْ اُنْعَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوسٰی اَلْوَيْلَ لَكَ اَللَّهُ يَبْرَأُ نَفْسٍ
 فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتَتْهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَيَا لَهَا مَسَاكِلُ
 قَالَا اَنْزِلْ وَاللَّهِ لَوْ رَسَادَةٌ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مَوْفُورٌ قَالَا مَا هَذَا اَقَالَ هَذَا اَكَانَ يَفْعُو
 فَاَسْكُرَ ثُمَّ رَاجَعَهُ وَبَكَى دَيْنُ الشُّوْبِ فَتَهَوَّدَ قَالَا لَا اجْلِسُ حَتَّى يَقْتُلَ فَضْلًا اَللَّهُ دَرَّسُوْهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَا لَا اجْلِسُ حَتَّى يَقْتُلَ فَضْلًا اَللَّهُ دَرَّسُوْهُ
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَمْرٌ بِهِ فَقَتِلَ ثُمَّ تَنَاسَكَ الْوُفْيَا مِنْ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُ هُمَا مُعَاذُ
 اَمَّا اَنَا فَاَنَا مَرَدٌّ وَاقُوْمٌ وَارْحُوْمٌ فَيَا نَوْمِي مَا اَرْجُوْنِي اَقُوْمِي **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت
 ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک دوسری طرف اور ایک
 بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کہ کام کی اور آپ سوال کر رہے تھے آپ نے فرمایا
 اے ابو موسیٰ یا عبد اسرین قنیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کے بھیجا اور ہونے سے اپنے دل کی بابت تجربہ سے نہیں کہی اور مجھ کو
 معلوم نہ تھا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کریں گے گویا میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ
 نیچے جوٹ کر شیریں ہوتی تھی آپ نے فرمایا ہم اوس کو کام کہی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے
ف یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر ادھر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں
 سے محفوظ رہیں اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہیں
 ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اس کو ستانا اور ان کا کام ہوتا ہے پس ایسوں کی مندرجہ ہر کہ اور کو کوئی
 کام نہ دیا جاوے **ف** لیکن تم جاؤ اسی ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس پہ اور ان کو میں کا صوبہ کر
 بھیجا بعد اوس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا تاکہ وہ بھی شریک ہیں اور جو کچھ جب معاذ وہاں پہنچے
 تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا اور تیرا ایک گزہ اور ان کے لیے بھیجا یا اتفاق سے وطن ایک شخص قیدی میں
 جاکر اہوا تھا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابو موسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا یہ پر مسلمان ہوا یہ کہ بخت یہودی
 ہو گیا اپنا برادرین اختیار کیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اسے اور اس کے رسول
 کے حکم کے سوا فتح نہیں باریسی کہا یہ ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونوں نے شب
 بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سو رہا ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور صبح سویرے
 کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے **ف** نو دوس نے کہا مرند کے
 قتل پر اچھا ہے لیکن اختلاف ہے کہ اوس سے توبہ کرنا واجب ہے یا مستحب ہے مالک اور شافعی اور احمد
 کے نزدیک توبہ کر دین گے اور ابن قضا نے سپر احباب کو معاذ کا نقل کیا ہے اور طائوس اور حسن
 ماجشون مانگی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کر دین گے اور جوہ توبہ کرے تو عفو
 فائدہ ہوگا پر دنیا میں وہ قتل ہے نہیں بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اس سے
 توبہ نہ کر دین گے اور اگر کافر پیدا ہوا پر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کر دین گے اب شافعی اور
 ان کے اصحاب کہ نزدیک توبہ کرنا واجب ہے اور بنی الفور توبہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں تیز
 دن کی مہلت دین گے اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور عورت بھی اگر مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جہاد کے
 نزدیک مثل مرد کی ہے یعنی وہ بھی قتل کیا جائے گی جب توبہ نہ کرے اور اس کو نوٹھی بنا کر درست

م ابو موسیٰ نے کہا یہودی تھا یہ پر مسلمان ہوا یہ کہ بخت یہودی ہو گیا اپنا برادرین اختیار کیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اسے اور اس کے رسول کے حکم کے سوا فتح نہیں باریسی کہا یہ ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سو رہا ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور صبح سویرے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے ف نو دوس نے کہا مرند کے قتل پر اچھا ہے لیکن اختلاف ہے کہ اوس سے توبہ کرنا واجب ہے یا مستحب ہے مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کر دین گے اور ابن قضا نے سپر احباب کو معاذ کا نقل کیا ہے اور طائوس اور حسن ماجشون مانگی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کر دین گے اور جوہ توبہ کرے تو عفو فائدہ ہوگا پر دنیا میں وہ قتل ہے نہیں بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اس سے توبہ نہ کر دین گے اور اگر کافر پیدا ہوا پر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کر دین گے اب شافعی اور ان کے اصحاب کہ نزدیک توبہ کرنا واجب ہے اور بنی الفور توبہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں تیز دن کی مہلت دین گے اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور عورت بھی اگر مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جہاد کے نزدیک مثل مرد کی ہے یعنی وہ بھی قتل کیا جائے گی جب توبہ نہ کرے اور اس کو نوٹھی بنا کر درست

یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ عریب و پاک ہی اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرنے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ادا کر دیا جاوے اس میں انصاف کرتے ہیں جس سے انصاف کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بی بیوں اور کنبہ والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کو حقوق موافق شریعت کو ادا کرنا چاہیے نووسی علیہ الرحمہ نے کہا یہ حدیث اطو و ث صفا میں ہے اور انکا بیان اور گزرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثوں میں میان ہو چکا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور انکی تاویل کے لیے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ انکا سننے ایسا ہے جو اسد جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جو ہر سلف کا اور ایک طائفہ متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ادا کی تاویل کیجاوے اور اکثر متکلمین اس طرف ہیں اور یہی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی دہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے اچھے نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں وہ دہنی طرف سے آیا حبیب اچھی جانب سے آوے اور عربیہ جو کام اور احسان کہہ کہ دہنی طرف منسوب کرتے ہیں اور برہ کو بائیں طرف اور یمن ناخوڑے یمن سے جس کے مننے برکت اور خیر کے ہیں اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں ہاتھ اوس کے دہنے ہیں اس سے مقصود تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمن سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حقین استہے اقال انود متیر حم کہتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پورے عالم کے آپسی ہی ہیں جیسے اوسکی ذات مبارک ہے اور ہاتھ و نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا مستزہ اور قدر یہ کا مذہب ہے خذلہم اللہ تعالیٰ اس صورت میں نووی کا یہ قول کہ اوس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر شرافت پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور صحیح ہے بلاشبہ بلیس کشلہ شئی جیسے اوسکی ذات معظمہ ہاری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اوس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے فقط عکد عبد الرحمن بن شماسہ قال انکیت عاکشہ رافعی اللہ تعالیٰ عنہا کما عکس شکی فکانت منہ انت فقلت رجل من اهل مصر

[illegible]

مستقیم اور نگران کار اور محافظ ہے اور چونکہ یہ بادشاہ ہر وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اور اس
 کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے اور ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنی
 گھر والوں کا اور اس سے سوال ہوگا اور اس کے حاکم ہے اپنے خاندان کی گھر کی اور بچوں کی اس سے سوال ہوگا
 سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مال کے مال کا اس سے سوال ہوگا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک
 شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اور اس کی رعیت کا وہ شخص جو وہ ہے وہ
 حاکم ہے اپنے نوکران اور غلام نوکرانوں کا اگر مالدار ہے اور جو فلس ہے تو حاکم ہے اپنے نفس اور اپنے غرض
 کا **ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ حدیث حدیث الیکث عن نافع **ترجمہ**
 یہی جو اور گندرا **مسلم بن عبد اللہ عن ابیہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال یقول یحییٰ بن خالد بن یثیع **ترجمہ** وہی جو اور گندرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
 قال النخل کرہ فی مال ابیہ و مسکول عن یحییٰ **ترجمہ** وہی جو اور گندرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
 اپنے مال کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا حکم **عبد اللہ بن عمر** عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول یحییٰ بن یثیع **ترجمہ** وہی جو اور گندرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
 بن یثیع مقل بن یثیع **ترجمہ** وہی جو اور گندرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
 حدیثاً سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یحییٰ بن یثیع ان احیاء ما حکمتم ان
 یحییٰ بن یثیع **ترجمہ** وہی جو اور گندرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
 یوم یوموت وهو غافل عنہ **ترجمہ** وہی جو اور گندرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
 میں نہ آیا و مقتول بن یثیع کے پوچھنے کو یا جن بن یثیع میں وہ مر گئے تو مقتول بن یثیع کے پوچھنے کو یا جن
 کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو
 مجھ سے بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو
 تعالیٰ ایک رعیت دی ہو مگر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق کو مگر خدا
 تعالیٰ حرام کر دیا اور سچ چاہتا کہ **ابن عباس** یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الامان صفحہ ۲۶۰ میں
 کذبی **الحسن** قال نخل بن یثیع علی مقول بن یثیع **ترجمہ** وہی جو اور گندرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
ترجمہ وہی جو اور گندرا اسمین یہ ہے کہ آدمی

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرًا مَرْجُومًا فِي جَوَادِ كَثْرَةِ أَمَارَاتِهِ يَدْعُو بِحُجَّتِهِ
 ثُمَّ سَمِعْتُ حَدِيثَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ
 كَلِمَةٍ مِنْ كَلِمَاتِ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ فَرْصَةٌ إِلَّا مَنْ لَهَا مَعْقُولٌ أَوْ مَحْدُوثٌ يَحْدُثُ
 لَوْ لَا رُفْدُ فِي الْمَرْبِ لَمْ أَحْدِثْ لَكَ بِهِ سَمِيحٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ
 أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ يَتَّقِي اللَّهَ وَيُحِبُّ لِقَوْمِهِ لَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَعْقُولٌ يَحْصِي أَلَا لَمْ يَكُنْ حُلَّ مَعَهُ الْجَنَّةُ
 ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۶۱ میں گزر چکا ہے اِنْ اَلَا سُوْدَ اَنْ مَعْقُولٌ بِنِيسَارٍ
 مَرَضٌ فَاتَا مَعْقُولُ اللَّهِ بِنِيسَارٍ يَدْعُوهُ فَتُحَدِّثُ النَّسْنِ عَنْ مَعْقُولٍ ترجمہ وہی جواد پر گزرا
 عَنْ النَّسْنِ اَنْ عَايَنَكَ بِرَحْمَةِ مَرَضٍ فِي اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ مِنْ اَخْبَائِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَرَادَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْ شَرَّ الرِّجَالِ السُّطَمَةُ ذَايَالُ اَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اَجْلِسْ فَاَنَا
 اَنْتَ مِنْهُمْ اَلَا اَحْبَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَهْلٍ كَانَتْ لَمْ تَخْلُكْ اَلَا اَمَّا كَانَتْ
 النَّفَاكَةُ بَعْدَكُمْ وَرَفِئٌ بِرَحْمَةِ مَرْجُومٍ حَسَنٌ وَرَوَيْتُ عَنْ عَائِذِ بْنِ جَرْمٍ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صحابی تھے وہ عبد اللہ بن زید اور اس سے کہا اے بیٹے میرے میں نے سنا جناب رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمانے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا
 نہ ہو نہ عبد اللہ بن زید نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بہو سی ہے **ف** یعنی تو خدا کا
 صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیوں میں آنے والے درجہ کا ہے جیسے بہو سائے میں سے نکلتا ہے یہی بن زیاد
 مرود کی ایک سی تاحی اور یہی ادبی تھی جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی **ف**
 عائد نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بہو سی تھی بہو سی تو عبد الوہاب بن ہر اور غیر
 ان لوگوں میں **ف** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے کیا ہے
 غلط حکم غیر العلول غنیمت میں جو رہی کر نکالنا ہ ہے **ع** اِنْ هُوَ رِبْدَةٌ نَصْنُ اللَّهُ
 تَعَالَى قَالَ قَامَ فَيَدْعُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ يَوْمَ ذَكَرَ الْعُلُولُ
 نَعُظْمُهُ وَعَظْمُهُ أَمْرُهُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحَدٌ كَمْ يَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَقَبَةٍ بَعِيرًا

[illegible]

لَكَ أَجْرًا حَاسِبَةً قَالَ هَذَا مَا كُنْتُ رَحَلًا هَذِيكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَدْ أَجْلَسَتْ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمَّا كُنْتُ نَافِيَةً هَذَا يَنْفَكُ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا بِشَرِّ
 خَلْقٍ مَا فَخِمَهُ اللَّهُ وَأَنْتَ عَلَيْهِ وَخَرَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعِزُّ بِالرَّجُلِ مِنْكُمْ عَلَى
 الْعَمَلِ مِمَّا دَلَّ عَلَى اللَّهِ كَيْفَ تَنْفَعُ هَذَا مَا كُنْتُ رَحَلًا هَذِيكَ أَهْدَيْتَ رَأْيَ الْإِذَا
 جَكَسَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمَّا كُنْتُ نَافِيَةً هَذَا يَنْفَكُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَأَشْوَكَ الْإِذَا
 تَمَنَّاكُمْ مِنْهَا شَيْئًا يَنْفَعُ أَحَدًا لِي اللَّهُ يَجْعَلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا تَحْزَنَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لِي
 اللَّهُ يَجْعَلُ بَيْنَنَا لَهُ رَحْمَةً وَبَيْنَهُ لَهَا خَوْفًا وَخَوْفًا سَجَرًا خَرَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَتَّى رَأَى بَابًا
 أَنْطِقَ خَرَّ قَالَ اللَّهُ خَرَّ عَلَى بَلَنَتْ بَصَرِي خَرَّ وَبَصَحَ أَذُنِي وَرَجَعْتُ الْجَمْعُ سَاعِدِي وَسُودِي
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جو ابن ابی شیبہ کہتے تھے نبی صلی
 کے صدقہ تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال
 ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا
 شرا بہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پھر اپنے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور
 ستائش کی بعد اس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں اور کاموں میں سے جو
 اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیے ہو وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا ہوا ہے اپنی
 یا ماں کے گھر کیون نہ بیٹھا رہے پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے تم خدا کی قسم میں سے
 کوئی چیز ناحق نہ لو گے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور اس کو لاوے گا اور میں ہچا ہون کا تم میں سے جو
 کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور وہ اس کے پاس آجائے گا اور وہ بر بڑا رہے گا یا گلے اوٹھائے ہو وہ آواز
 کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہو وہ چلاتی ہوگی پھر اپنے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ
 آپ کی بنوں کی سفیدی دکھلائی دے اور اپنے فرمایا یا اللہ میں نے جو نچا دیا ابو حمید کہتے ہیں
 میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا **حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ** وَفِي حَدِيثٍ
 عَبْدَةُ وَابْنُ مُثَنَّبٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبَةً كَمَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُثَنَّبٍ
 فَكَسَّرَ اللَّهُ وَالَّذِي يَقْبَلُ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَرَأَى فِي حَدِيثِ ابْنِ مُثَنَّبٍ
 قَالَ بَصَرَ عَيْنِي وَبَصَحَ أَذُنُكَ وَسَلَوْتَ يَدَيْكَ فَنَافَتِ كَأَنَّكَ كَانَتْ حَاضِرًا مَعِيَ وَرَجَعْتُ

وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہو کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابتؓ سے پہچو وہ یہی اس
 وقت میرے ساتھ موجود تھے **عَنْ** اَبِي حَمِيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَقْبَلَ رَجُلًا هَكَذَا الصَّدْفَةَ فَنَجَّاهُ بِسُوَارِ كَثْنَيْنِ فَيَقُوْلُ هَذَا
 لَكُمْ هَذَا الْهُدَى اِلَى مَا فَذَكَرَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَا فَيَحْسِبُ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَسَمِعْتَ كَمِثْرَ سُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ لَدُنِّهِ اِلَى
 اُنْثَى تَرْجِمُهُ الْوَجْمُ سَاعِدِي سَے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول
 کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھ پر بلائی
 بہ بیان کیا حدیث کو واسطی طرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا میں نے ابو حمید ساعدی سے پہچا
 وہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا بیشک آپ کے منہ سے جو
 کان لے لے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَمِيْدٍ الْكُفَيْيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَسْتَعْمَلَكُمْ مِنْكُمْ عَلَيَّ فَاَكْتَمْنَا فَيُحِيْطَا فَمَا
 ذُوْقُهُ كَانَ حُلُوًّا كَمَا تَنِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ فَنَقَامُ الْيَمِيْنُ مَجْلًا اَسْوَدُ مِنْ اَكْثَانِ
 كَأَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقْبِلْ عَنِّي عَمَّا لَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ
 تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَاْنَا اَقُوْلُهُ اَنْ لَانَ مِنْ اَسْتَعْمَلَكُمْ مِنْكُمْ عَلَيَّ فَيُحِيْطَا فَيُحِيْطَا
 وَكَثِيْرٌ مِمَّا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ مَا لَحِقَ عَنْهُ اَنْتَهَى ترجمہ مدنی بن عمیرہ کنڈی سے
 روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام
 پر مقرر کریں پہرہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کو دن اس کو لیکر آوے گا
 یہ شکر ایکٹ نولا انصاری کٹر اٹھوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجھ سے لے
 لیجیے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا
 یہی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب یہی سب جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی ہی بہت
 سب چیزیں لیکر آوے گا پہرہ اور کھوٹے وہ لے لیرے اور جو نہ ملے اس سے بڑا نہ ہے اس صورت میں
 کوئی مواخذہ نہیں **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَمِيْدٍ الْكُفَيْيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِمَّنْ حَدَّثَ بَعْضُ تَرْجِمُهُ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ**

کی اوس نے اسے تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اسے تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے
 میرے امیر کی اطاعت کی اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی
 کی عجب
 اِنْ هُدِيْرَةً رَّحِمِيْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ فَاَلَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُؤْتِیْ
 سَوَادَ عَن اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الشَّیْخِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُؤْتِیْ
 عَن اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الشَّیْخِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُؤْتِیْ
 ترجمہ وہی جو ابوہریرہؓ سے کہتا ہے کہ اے میرے رب میرے امیر کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی اور جس نے
 اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُؤْتِیْ دَقَالَ مَنِ اطَاعَ الْاَمِیْنِ وَلَمْ یُقِلْ اَمِیْرُیْ دَكَ ذٰلِکَ فِیْ حَلِیْبِ
 ہَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ وہی جو ابوہریرہؓ سے کہتا ہے کہ اے میرے رب میرے امیر کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی اور جس نے
 رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَیْكَ السَّلَامُ وَالطَّاعَةُ
 فِیْ عَمْرِکَ وَکَیْفَ عَمْرِکَ وَمَنْ شِطَّکَ وَمَنْ کَرَّهَکَ وَافْرَکَ عَلَیْکَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے کہتا ہے کہ اے میرے رب میرے امیر کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی اور جس نے
 سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر لازم ہے سنتا اور اطاعت کرنا
 راجح کی بات کا تکلیف اور رخت بین اور خوشی اور سچ بین اور جوق تیرا حق اور کسی کو دین
 رہنے اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اسکو تمہارے
 اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنا چاہیے اور مٹا کرنا اور نشت پھیلانا منع ہے نذوی نے
 کہا یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو
 تو اطاعت نہ کرے عجب اِنْ فِیْ شَیْءٍ قَالَ اِنْ عَلَیْکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوْ حَافِیْ اَنْ اَسْمَعَ
 دِیْطِیْمَ وَارَکَ کَانَ عَکِیْدَ الْفُجْدَاءِ الْاَخْرَافِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے کہتا ہے کہ اے میرے رب میرے امیر کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی اور جس نے
 میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی سنتو اور اطاعت کرنے کی اگرچہ
 ایک غلام نہ تھے یا دُن کٹا حاکم ہو ف نذوی نے کہا غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے
 جب اسکو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لیا ہے اور
 ابتداً اسے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اوس کی شرط آزادی ہے انتہی عَن اَبِیْ عَمْرٍَا
 یُطْلَقُ الْاِسْلَامُ دَقَالَ فِی الْاِسْلَامِ عِبَادَةُ الْاَلْحَادِ اِنْ اَلْحَادِ اَفِیْ ترجمہ وہی جو ابوہریرہؓ سے کہتا ہے کہ اے میرے رب میرے امیر کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی اور جس نے
 گندہ اس میں یہ ہے کہ غلام صبی ہو نہ تھے یا دُن کٹا عَن اَبِیْ عَمْرٍَا یُطْلَقُ الْاِسْلَامُ دَقَالَ فِی الْاِسْلَامِ عِبَادَةُ الْاَلْحَادِ اِنْ اَلْحَادِ اَفِیْ ترجمہ وہی جو ابوہریرہؓ سے کہتا ہے کہ اے میرے رب میرے امیر کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی اور جس نے

یہ ہو کر جب حکم کیا جاوے گا کہ تو نہ سنا جاوے یہی نہایت عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
 رحمہ دی جو اہل کفر و کفر علیہ السلام نے جیسا کہ ان کو دیا تھا اور ان کو کفر کا
 کارہ دیا کہ ان نے نہ سنا تھا اور ان کو کفر کا کارہ دیا تھا اور ان کو کفر کا کارہ دیا تھا
 کہ وہ کفر کا کارہ دیا تھا اور ان کو کفر کا کارہ دیا تھا اور ان کو کفر کا کارہ دیا تھا
 اللہ تعالیٰ نے ان کو کفر کا کارہ دیا تھا اور ان کو کفر کا کارہ دیا تھا اور ان کو کفر کا کارہ دیا تھا
 زوریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسے حاکم کیا ایک شخص کو اس نے ان کا راجہ
 اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ بعضوں نے چاہا اوس میں گھس جاوین اور بعضوں نے کہا
 کہ ہم ان کا راجہ نہ ہوں گے اور کفر جوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر ان کا راجہ ہی میں گھسین یہ
 حکم سے نہ ہو گا) پھر اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا آپ فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے
 گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاؤ تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خود کشی ہے اور وہ شریعت
 میں حرام ہے) فیاست تک اسے جو لوگ گھسنے پر رضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی
 نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اس میں ہے جو دستور کی بات ہو
 یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہیں بادشاہ کا باپ حکم دیر سے بلکہ سب
 حکم دیر سے بادشاہ کو سمجھا دین اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر کرمانے تو اس کو معذور
 کر دین اور اس کی جگہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کر دین جو اس کی کتاب پر چلے کس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ
 کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ ہی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت
 کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہو اور جہان وہ شریعت کے
 خلاف ہو اس کی اطاعت ضرور نہ رہی **عن عبد اللہ بن مسعود** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیرتہ واستعمل علیہم رجال من الانصار وامرہم ان
 یسرعوا الیہ ویسرعوا فی شئ فقال لجمعوا الی حاکمنا فجمعوا الیہ ثم قال اوفدوا
 نارا کاؤقدوا اناسا ثم قال انما یأمروکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسمعوا الی
 ویطیعوا قالوا بلی قال ما دخلوہا قال ففعل بضعہم البعض فقال انما کفرنا الی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النار فکانوا کذلک وکفر غصبہ وطغیت الناس

لَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا
 إِنَّمَا الطَّاعَةُ وَالْمَعْرُوفُ تَرَجِمَهُ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوا دیت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا رندوی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص
 عبد اللہ بن جندافہ نہ تھے اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرینا اور اس کی بات سننا کا یہ ارادہ
 لوگوں نے اسکو غصے کیا کسی بات میں اس نے کہا لکڑیاں جینج کر دو لوگوں نے لکڑیاں جینج کیں پھر
 اس نے کہا انکار جلاؤ ادھون نے انکار جلائے تب وہ شخص دوبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
 تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سنو کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپ ایسا حکم
 دیا ہے اس نے کہا تو اس انکار میں گیس جاؤ یہ سحر لگ ایک دوسرے کی طرف دیکھو گے اور
 انہوں نے کہا ہم تو انکار ہی سے (جہنم کے) ابناگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
 پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اسکا عقدہ فرو ہو گیا اور انکار بچھا دیے گئے جب وہ لوٹ
 کر آئے تو ادھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انکار میں گیس
 جاتے تو پھر اس میں سے نہ لکھو اطاعت کرنا اوسیا بات میں لازم ہے جو وحی ہو رہی ہے شریعت
 کی رو سے منع نہ ہو رندوی نے کہا اس نے یہ بات امتحان کے لیے کہی تھی یا مذاق سے اور سر حال
 خلاف شریعت بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے **حَدَّثَنَا** اَلْأَعْمَشُ بِطَرِيقِ اَلْأَسَدِ
 عَنْ تَرَجِمِهِ وَهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَاللَّسْخِ
 وَالْمَكْرِ عَلَيَّ أَشَدُّ عَلَيْكَ وَهَلْ أَنْ لَا تُنَارِعَ أَكْمَدَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ
 أَيْمًا كُنَّا لَا خَفَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا تَحْجِرُ تَرَجِمَهُ عُبَادَةُ بْنُ صَارِتٍ سَوَادِيتُ هِيَ بَيْتُ
 كِي جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ اَوَّلِ بَابِ مَانَةَ بِسَخْتِي وَرَحْمَتِي أَوْ رَحْمَتِي
 أَوْ رَاخُوشِي مِينِ أَوْ رُكُوبَارِي حَقِّ كَاخِيَالِ نَزَّكَهَا جَوَابُ سَ أَوْ اسَ اَلرُّبِّ كَيْمِ جَبَّارِ اَذْكُرِينَ كَ اُسَرِ
 شَخْصِ كِي سَرْدَارِي مِينِ جَوَابُ كَ لَانَتْ هِيَ اَوْرَعُ سَجَرَاتِ كَهِينِ كَ جَهَانِ هُونِ كَ اَسَدِ كِي رَاةِ
 سَمِ كَسِي مَلَارَتِ كَرْنِ دَالِ كِي مَلَامَتِ سَرِ نَهْرِي نَرِينِ كَ **فَإِذَا** بَيْتِ اِسْلَامِ كِي مِينِ
 اَوْرَجِ مَسْلَمَانِ دُنْيَا سَا زُخْشَا مَذَا زَحَابَاتِ كَا جَبَابِ نَالِ اَوْدِيَا دَارِ وَنِ كِي مَلَامَتِ سَوْدِ رَنْوَالِ

ہو وہ پور اسلامان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اور سکو چاہیے تو بکرے اور سگ
 اور چرواہے اور بہادری اور سختی گوئی اور وفاداری اختیار کرے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ**
يَا نَبِيَّكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ فِي خَلْدِ بَيْتِ النَّبِيِّينَ الَّذِينَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ
مَرِيضٌ فَقُلْنَا خَلِّفْنَا أَصْلَكَ اللَّهُ بِحَدِيثِ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبَايَعَنَا فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا
أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السُّلْمِ وَالطَّاعَةِ وَفِي مَشْطِطِنَا وَكَانَ هَذَا عَمْرٍاءَ لَا يُسْرِمُونَ أَثَرَهُ عَلَيْنَا وَلَا نَتَأَخَّرُ
الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا جَدًّا حَاغِبًا عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ فَيُؤْخَذُ عَنْكُمْ ترجمہ حناوہ
 بن ابیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے منہ پر بیان کر د
 ہے خدا تم کو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ نادمہ دوسے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہونے لے کہا تم کو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے آپ سے بیعت
 کی اور آپ نے جو ہر لیے اور ان میں یہی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر
 خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق نقصان نہیں اور ہم جگہ از گریگے
 اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو مگر جب کہلا کہلا کفر و کج بین جو اللہ تعالیٰ کے پاس حج ہے
فَاتْلُ نزدیکی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ حیثیت صاف شرع کے
 خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ ہو بلکہ اس کے کہدو اور حق بات بیان کر دو پر سلمان حاکم
 سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ ناسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی
 حدیثیں ہیں اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام منقذ کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے صحاب
 کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالفت
 ہی اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے ۔
 ناصی عیاض نے کہا علما کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کا فر کی صحیحہ نہیں ہے اور جب امام
 کا فر ہو جاوے تو وہ معزول ہو جاوے گا اس طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے جمہور
 کا یہی قول ہے پھر اگر کا فر ہو جاوے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی ہے

اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر وجہ ہے کہ اس کو مغزول کریں اور اس کی بجائے ایک
 امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت لگانے کی صورت میں اس کا مغزول کرنا واجب نہیں الا اس صورت
 میں کہ مسلمان کو قدرت ہو اس کے عزل کی برائے کوئی بدعت نہ ہو اور اپنی دین کو بچانا چاہو اور فاسق کی یہی
 امامت ابتدا و صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا مغزول
 کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے مغزول ہو سکے اور جب بدعت کا فقہاء اور محدثین اور کلمین
 میں سے یہ قول ہے کہ وہ فاسق یا ظلم یا حق تعالیٰ کی وجہ سے مغزول نہ ہوگا اور مغزول نہ کیا جاوے گا اور اس کے
 لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہیں ہے بلکہ اس کو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہو قاضی عیاض نے کہا
 ابن حبان نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن یہ کہتا ہے بعضوں نے اس دعویٰ کو سلیقہ کہ امام حسن
 علیہ السلام اور عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل مدینہ بنی اسیبہ کے خلاف اوٹھ کر
 ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن شعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے
 لیے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا واسطہ اعلم انتہی مختصر باب
 الامام جنتہ امام مسلمانوں کی سپر ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِمُ وَيَقْبِضُ اَوْ قَاتِلُ
 اَمْرٌ يَقْوَى اللهُ وَعَدَلُ كَانَ لَهُ يَذَلُّكَ اَجْرُ ذَانِ يَأْتُرُ بَعْدَهُمْ كَأَنَّ عَلَيْهِ مِثْلُ
 ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
 سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف
 سے (ظالموں اور لوثیروں کے) پھر اگر وہ حکم کرے اس کو ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا
 اور جو اس کے خلاف حکم دیوے تو اس میں وبال ہوگا **باب** وَجُوبُ الْوَقْفِ بِسَبْعَةِ اَخْلَافٍ
 الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ جَبْرِ خَلِيفَةٍ سَبْعَةِ بَعِثَ اَوْ اَوْسَى قَوْمًا رُكُنًا جَابِئِ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
 تَعَالَى عَنْهُ **عَنْ** مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ
 بَنُو إِسْرَئِيلَ تَسُوجُكُمْ الْاَنْبِيَاءُ كَمَا هَاكُنْتُمْ خَلْفَةً نَبِيٍّ قَوَاتٍ لَا يَنْبَغُ بَعْدَهُ
 وَتَسْكُونُ خَلْفَةً فَتَكُونُ قَالُوا اَيُّهَا تَامُرُنَا قَالَ لَوْ بَعِثَ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ دَاْعُوهُمْ
 حَقَّ قَوْمًا فَارَ اللَّهُ سَائِلُهُمْ عَنِ اسْتِغَاظِهِمْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

روایت ہوئی اسراہیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرنے لگا تو دوسرا پیغمبر اس کے جگہ
 پہنچا تا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگوں نے عرض کیا پر آپ ہم کو
 کیا حکم کرتے ہیں آپ فرمایا جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ادن کا حق ادا کرو
 اور اعلیٰ ادن ہو سجدے لگا جو اس نے انکو دیا ہے **فَیَا** نودی علیہ الرحمۃ کہا مطلب ہے تم کیا کہہ
 رہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت
 صحیح ہے اور دوسری کی بیعت باطل ہے اس کو تو پر اگر احرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہو
 ہو سکے کی اور یا بخیری بن کی ہونخواہ ایک شہر میں یا دوشہروں میں اور اتفاق ہے علما کا اس پر کہ ایک
 شہر میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب ملک
 بہت فاصلہ پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہو کہ تعدد جائز ہو نودی نے کہا
 یہ قیل و خلاف ہو سکتا اور خلف کر اور ظاہر احادیث **عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَتُكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ وَنِازِلَةٌ تَنَازَعُوا فِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَذْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ قَالَ تُوَدُّونَ الْحَقَّ الدِّينَ عَلَى كَيْفِهِمْ وَتَسْمَعُونَ لِلَّهِ
 انکو ترجمہ حضرت عبداللہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوں گی اور
 ایسی باتیں ہوں گی جنکو تم میرا جانو گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا یہ وقت میں جو رہے اس کو آپ
 کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا
 حق ہے اس کو پوروں کا رس مانگو (کہ خدا اس کو مہایت کرے) باو اس کو بد بکر و دوسرا عادل حاکم مکتوب ہو
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ مَخَّلْتُ السَّيِّدَةَ فَخَالَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ يَتَحَفُّونَ عَلَيْهِ
فَأَبْكَتُهُمْ فَجَلَسَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْنَا رَأْسَنَا
مَنْزِلَةً نَتَأَمَّرُ بِصُلْحِهِ خِيَادَةً وَمِنَّا نَتَضَلُّ وَمِنَّا مَنُورٌ هُوَ فِي جَسَدِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَانْجَمَتْ عَنَّا إِلَاسُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلَ الْإِسْلَامِ كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَكُونَ أَمْتًا عَلَى خَنِيٍّ مَا يَمْلِكُهُ لَهُمْ
وَيُؤَيِّدُهُمْ مُمْسِكًا مَا يَمْلِكُهُ لَهُمْ وَإِنْ أَمْتٌ كُوهْدِهِ جُعِلَ حَافِيَةً تُخَافِي أَدْلِيهَا

جَعَلْنَا رِئَاسَتَ نَبِيِّكَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَدْرَكَكَ ذَلِكَ قَالَ كَتُمْنَهُ وَخُصِّمْ وَارِثَ
 حَرْبٍ خُصِّمَكَ وَاخْذَ مَالَكَ قَامِعَةً كَطَعِ تَرْجَمَةَ خَدِيفِ بْنِ الْيَمَانِ سَ رَوَاتِ هُوَ مِنْ نَسَبِ عَرَضِ
 كَمَا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ مِنْ تَبَعِهِ بِرَسُولِ اللَّهِ فِي بَهْلَانِي دِي ابْنِ سُلَيْمٍ بَعْدَ هَبِي كَيْفَ بَرَاءَتِي هَبِي أَتَيْتُ
 دُونَ مِيْنِ كَمَا بَعْدَ لَوْسِ كَيْفَ بَعْدَ بِلَايِ هَبِي أَتَيْتُ فَرَزَايَا دُونَ مِيْنِ كَمَا بَعْدَ لَوْسِ كَيْفَ بَعْدَ بِلَايِ هَبِي أَتَيْتُ
 فَرَزَايَا دُونَ مِيْنِ كَمَا بَعْدَ لَوْسِ كَيْفَ بَعْدَ بِلَايِ هَبِي أَتَيْتُ فَرَزَايَا دُونَ مِيْنِ كَمَا بَعْدَ لَوْسِ كَيْفَ بَعْدَ بِلَايِ هَبِي أَتَيْتُ
 سِيرِي سَمْتِ بِرَعْلٍ نَبِيْنِ كَرِيْغِيْ اَدْرَانِ مِيْنِ اِيْسِيْ لَوْسِ كَرِيْغِيْ كَرِيْغِيْ كَرِيْغِيْ كَرِيْغِيْ كَرِيْغِيْ كَرِيْغِيْ كَرِيْغِيْ
 اَدْمِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ
 زَمَانِيْنِ هُوَ مِيْنِ اَدْرَانِ حَاكِمِ كِيْ بَاتِ كُوْا كَرِيْغِيْ تِيْرِيْ بِيْطِيْ بِيْطِيْ بِيْطِيْ بِيْطِيْ بِيْطِيْ بِيْطِيْ بِيْطِيْ
 سَنِيْ جَاوِ اَدْرَا حَاكِمِ نَا مَارِهِ **حَكْمٌ** اِنِّيْ هُدِيْرَةٌ رَّحِمَتِيْ اَللّٰهُ تَعَالٰى اَعْنٰهُ عَنَّا اَللّٰهُ تَعَالٰى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مَيِّتًا جَاهِلِيَّةً
 وَمَنْ قَاتَلَ فَتَحَتْ رَايَةً كَيْفَ تَبْتَغِيْ كَعَصْبَةٍ اَوْ يَدْعُوْا اِلَى الْخَصْبَةِ اَوْ يَنْصُرُوْا كَعَصْبَةً فَتَقْتُلَ
 فَيَقْتُلُهَا جَاهِلِيَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلَى اُسْتَقْبَالِ تَبْغِيْبٍ يُّوْهَى وَفَاوْجَهَا وَكَتَابَتْ مِنْ مَوْجِهَا
 وَكَانِيْ لِيْ اِنْ مَيِّتَ عَلَيْهِمْ هَكَذَا فَلَيْسَ مَيِّتًا وَلَكِنْ مَيِّتٌ تَرْجَمُهُ اَبُوْ هَبِيْرَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
 رَوَاتِ هُوَ رَسُولُ اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبِيْ فَرَزَايَا جَوْشَنُ حَاكِمِ كِيْ اَطَاعَتِ سَوَابِيْرُ جَاوِ اَدْرَا
 كَا سَابِيْرُ جَوْشَنُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ
 لَوْسِيْ جَوْشَنُ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ لَوْسِيْ
 سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ
 مَارِ اَجَانَا جَاوِ اَدْرَا جَاوِ اَدْرَا جَاوِ اَدْرَا جَاوِ اَدْرَا جَاوِ اَدْرَا جَاوِ اَدْرَا جَاوِ اَدْرَا
 بَرْدِ اَدْرَانِ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ كَيْفَ سِيْ مِيْنِ
 زَكْرِيَّا لَوْسِيْ هَبِيْرَةَ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ
حَكْمٌ اِنِّيْ هُدِيْرَةٌ رَّحِمَتِيْ اَللّٰهُ تَعَالٰى اَعْنٰهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَلِيْلِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ قَاتِلِيْ كَا سَابِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ سَبِيْرُ دِيْوِيْ
 اَللّٰهُ تَعَالٰى اَعْنٰهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ

ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمَيْيَّةٍ يُعْتَبَرُ الْعَصَبُ قَدْ يُقَاتِلُ
 لِلْعَصْبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ رَجَعَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يُضْرَبُ بِوُضْعَةٍ وَفَلْيَجِدْهَا لَا يُجَاوِزُ
 مِنْ مَرْصُوعٍ وَلَا يَفِي لِدَى هَذَا بَهَا فَلَكَسْ مَتْنِي تَرْجِمُهُ ابُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَايَا جَوْشُخَ طَاعَتِ سَوَاطِلِ جَاوِسَ اور جماعتِ جہودِ دیہریہ
 تو اسکی موتِ جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایسا دہندہ جہد کر کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہو تاہو قوم
 کے پاس سے اور نہ تاہو قوم کے خیال ہو وہ میرے امت میں ہی نہیں ہے اور جو میری امت پر نظر مارے تاہو نہ
 ہو نہ اور بدون کو مومن کو بھی نہ چوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی ابورہانہ کر کے تودہ میری امت میں نہیں
 ہے **عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ جُبَيْرٍ يَهْدِي الْأَسْبَادَ أَمَّا ابْنُ مُسْكَنٍ فَنُفِيَ عَنْ كِبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَقَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمُهُ دُحَى جَاوِسَ كَذِبًا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
 يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أُمَّتِي شَيْئًا يَكُنْ لَهُ نَدِيمٌ
 فَإِنَّهُ مِنْ فِرْقَةٍ الْجَمَاعَةِ شَيْئًا فَمَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً تَرْجِمُهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَايَا جَوْشُخَ طَاعَتِ سَوَاطِلِ جَاوِسَ اور جماعتِ جہودِ دیہریہ
 کر کے سلیک کر جو جماعت کی باشت بہر جہاد ہو جاوے اسکی موتِ جاہلیت کی موت ہوگی **عَنْ**
 ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ
 أُمَّتِي شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُخْرِجُ مِنَ السُّلْطَانِ فِي شَأْنٍ مَاتَ
 عَلَيْهِ الْأَمَاتُ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً تَرْجِمُهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَايَا جَوْشُخَ طَاعَتِ سَوَاطِلِ جَاوِسَ اور جماعتِ جہودِ دیہریہ
 باشت بہر جہاد ہو پھر اسے اسی حال میں اسکی موتِ جاہلیت کی سی ہوگی **عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ جُبَيْرٍ يَهْدِي**
الْأَسْبَادَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ
رَايَةٍ عُمَيْيَّةٍ يَكُونُ عَصَبِيَّةً أَوْ يَكُونُ عَصَبِيَّةً فَيَكُونُ جَاهِلِيَّةً تَرْجِمُهُ حُذَيْفَةُ بْنُ جُبَيْرٍ
 بَاسْمِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَايَا جَوْشُخَ طَاعَتِ سَوَاطِلِ جَاوِسَ اور جماعتِ جہودِ دیہریہ
 اور وہ بلا تاہو نقب اور قومی طرف داری کی طرف باید کرتا ہو قومی نقب کی تو اسکا قتل ہوتا

کا سامہوگا **حسن** نانیہ قال جاء عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه إلى عبد الله بن
 مطيع رضي الله تعالى عنه حين كان من أمر الحرة ما كان زمن يزيد بن معاوية فقال
 أطرحوا لابي عبد الله الحمر وسادة فقال اني لعدائك لا جليس أيتك لا أحد منك أحد شامة
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حمله يدًا من طاعة لقي الله يوم القيامة لا
 حجة له ومن مات وليكس في عنقه بيعة مات ربيعة جاهلية ترجمه مانع سر ریت
 ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن مطیع باپس بحرب حرہ کا واقعہ ہوا نیز یہ بن معاویہ کے
 زمانہ میں (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا
 قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے خدا اس پر یدرودہ کو اسکا بدلہ دیوے) عبد
 بن مطیع نے کہا ابراہیم بن الحارث (کیسے) یہ عبد اللہ بن عمر کی اس کے لیے تو شک بچاؤ اور ہونے کھایا
 اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث صحیحہ کو منانے کے لیے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ماتمہ نکال لے اطاعت سرودہ قیامت کو دن خدا اس
 ملے گا اور کوئی دلیل اوس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اوس نے بیعت نہ کی ہو
 تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا ماتمہ
 کرنا واجب ہو اور غیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا ماتمہ بالحب
 کرنے کے لیے اور اس حدیث کی پیروی کے لیے کسی کو یہی جو متحق ہو اپنا امام مقرر کر لین اور اُس سے بیعت
 کر لین **حسن** ابن عمر آتہ ابن مطیع قال حدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعوا
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **حسن** ابن عمر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم
 قال سمعنا حديثا نكف عن ابن عمر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** من
 فرق أمرا مسلمين وهو مجتهد في جرح شخص مسلمان کے اتفاق میں ملل ڈالنے **حسن** عن النبي رضي
 الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنه سيكون هناك
 هناك من أمدان يفترق أممهم والامة وهو جميع فافترقوا بالسيف كائنا من كان
 ترجمہ عرفجہ سے روایت میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب میں فتنے
 اور فساد ہو جو کوئی جاہل ہے اسے اس کو اتفاق کر لگا کر اُس کو تلواریں سے مار دیا ہے جو کوئی ہو **ف**

اگر وہ باز نہ آدے انہی کو کام سے سمجھانے سے تو ان کا خون ہر پہر کا حکم عر جیہ سرفی اللہ تعالیٰ
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِمْ غَيْرَ أَنْ وَحْدَ يَشْرِي حَرَجِيًّا قَاتِلُوا مَرَحِمَهُ
 وہی جو اوپر گذرا **حکم عر جیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آتَاكُمْ دَاوُسًا كَهْمِ جَمِيعٍ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَصَاكُمْ فَمَنْ
 يُفَرِّقُ جَمَاعَتَكُمْ قَاتِلُوا مَرَحِمَهُ عر جیہ سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جی ہو وہ چاہتے تم میں ہوش
 دانا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو **حکم** رَاذُ ابْنُ أَبِي الْخَلَيْفَتَيْنِ حَبِيبُ ذَلِيفِ سَمِعْتُ
حکم رَاذُ ابْنُ سَعِيدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 بَوَّعَ الْخَلِيفَتَيْنِ قَاتِلُوا الْآخِ مِنْهُمَا مَرَحِمَهُ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفے بیعت کیا ہوں تو جس کو اخیر میں بیعت
 ہوئی انہی کو مار ڈالو (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفے کے ہوتے ہوئے باطل ہو **حکم** اب
 الْإِنكَارِ عَلَى الْإِمَامِ وَإِنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ الْفَرَجُ الْإِمَامُ يَمُوتُ الْإِمَامُ يَمُوتُ الْإِمَامُ يَمُوتُ الْإِمَامُ يَمُوتُ
حکم رَاذُ ابْنُ سَعِيدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آتَاكُمْ دَاوُسًا كَهْمِ جَمِيعٍ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَصَاكُمْ فَمَنْ
 يُفَرِّقُ جَمَاعَتَكُمْ قَاتِلُوا مَرَحِمَهُ ام المومنین ام المومنین ام المومنین ام المومنین ام المومنین
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہو کہ تمہارا میرا مقرر ہو ان کے اچھے کام ہو
 دیکھو گے اور برے کام ہو ہر جو کوئی ابرے کام کو بچان لپوے وہ بری ہو اگر اس کو دیکھو گے
 یا زبان یا دل سے اس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو براہی ہو ابرے کام سے اور
 پیروی کی اس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے ہر روز
 سے لڑائی نہ کریں آپ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو انکو مارو
 اور امارت سے موقوف کرو **حکم** رَاذُ ابْنُ سَعِيدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آتَاكُمْ دَاوُسًا كَهْمِ جَمِيعٍ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَصَاكُمْ فَمَنْ
 يُفَرِّقُ جَمَاعَتَكُمْ قَاتِلُوا مَرَحِمَهُ ام المومنین ام المومنین ام المومنین ام المومنین ام المومنین

[illegible]

[illegible]

اہل علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس رخت کی
 جگہ معلوم ہے نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو **ع** **سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ**
عَنْ أَبِيهِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ
 الشَّجَرَةَ قَالَ فَلَتَوَضَّعَ فِيهِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ **ترجمہ** سعید بن السیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول
 اہل علیہ وسلم کے ساتھ شجرہ رضوان کی جس سال جمعیت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس
 رخت کو پہل گئے **ع** **سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ عَنْ أَبِيهِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ
 لَقَدْ دَأَبْتُ الشَّجَرَةَ لِحَدِّكَ لَمَّا بَعُدَ لَكُمْ آخِرُ فَجَاءَ **ترجمہ** سعید بن السیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ
 رضوان کو کیا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا **ف** انہوں نے کہا اس رخت
 کے چوب جانین یہ صحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چوب چاہا اس
 لئے کہ حرمت **ع** **يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلِیِّ بْنِ شَيْبَةَ بَابُكُمْ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ حَلَّ الْمَوْتِ **ترجمہ** یزید بن ابی عبید نے کہا
 میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اہل علیہ وسلم سے جمعیت کی اونہوں نے کہا ہمارا
پیشکش **سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ** **ترجمہ** وہی جو اوپر لکھا **ع** **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ سَمِعَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ آتَاهُ ابْنُ نَفَالٍ هَذَا ابْنُ خَطْلَةَ يَأْتِيهِ النَّاسُ فَقَالَ حَلَّ مَاذَا قَالَ
عَلِ الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايُ عَلَى هَذَا أَحَدًا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
 عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ خطلہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے جمعیت کر رہا ہے سرے
 پر اونہوں نے کہا میں ایسی ہیئت کسی کو کرنے والا نہیں رسول اہل علیہ وسلم کے بعد
 فانی نے کہا موت پر حجت کرنا یا نہ بگاڑنا پھر وہ اس کا مطلب کیا ہی ہوا اور پھر شروع و سلام میں جس کلمہ کا وہ لوگوں سے مقابلہ
 کیا کرتے تھا پھر اسے تنگ کرنا کی گئی اب وہ گئی کا فردن کیا گنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے **اب**
تَحْرِيرُ جُرْجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَطَنِهِ جو شخص اپنے وطن کو ہجرت کر جاوے پھر اس کو
 وطن انکو وطن بنانا حرام ہے **ع** **سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوعِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** وَخَلَّ
عَلِ الْحَبَايِجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوعِ إِنْ تَدْنَيْتَ عَلَيَّ عَقِبِيكَ تَقْرَبُ قَالَ لَا وَلَكِنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْمَبْدِي **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کو کہا میں نے

وہ بولا اے کوچ کے بیٹے تو مڑ ہو گیا۔ پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا
 ہنہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے
 کی وقت قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ عمامہ جس کو پھر
 اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے
 حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن
 کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں دوسرے یہ کہ ہجرت
 سے جو عرض تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے
 فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے
 آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتھ مختصراً) کتاب
 الْمُبَایَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَّاتِ
 مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مَكَّهِ كَيْفَ كُنْ كَيْفَ كُنْ كَيْفَ كُنْ
 ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی **حک** حُجَّاشِيعُ بْنُ مَسْعُودٍ
 السَّيِّدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَبَا بَيْعَةٍ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا
 وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ ثُمَّ جِئْتُ بِمَجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ سَلَمِي
 ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا
 ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر **حک**
 حُجَّاشِيعُ بْنُ مَسْعُودٍ السَّيِّدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتْ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبَايَ شَيْءٍ تَبَايَعَهُ
 قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو حُثَمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ
 فَأَخْبَرْتُهُ يَقُولُ حُجَّاشِيعُ فَقَالَ صَدَقَ ثُمَّ جِئْتُ بِمَجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ سَلَمِي

ابو سعید کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا کہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ اس سے
 بیعت لیجئے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے
 اس سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیک پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو سعید کو ملا دن سے مجاشع کا
 کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ**
نَقَلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ
 اس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن کہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیکیت ہے
 اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کو لیے تو نکلو **فَإِذَا أَمَرَ بِجَهَادٍ فَجَاهِدُوا**
 سہ کہ ہجرت دار الحرب کو دار الاسلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب
 یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب
 نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہو **مَنْ هَجَرَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ هَجْرًا مِثْلَهُ هَجْرًا** وہی جہاد ہے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِذَا هَجَرَهُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَكَرِهَ جِهَادًا وَرَبِيَّةً فَإِذَا اسْتَفْرَضَ فَنَفَرُوا
مِنْهُمْ هَجْرًا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے
 اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **حَدَّثَنَا أَبُو حَسَنٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ**
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو آپ نے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا
 اور اپنے مین میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر

ہجرت توڑنا پڑے تیرے پاس اونستہ میں وہ بولا مان ہیں آپ فرمایا تو انکی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا مان آپ
 فرمایا تو مسند روئے کے اوس پار جو عمل کرتا رہے اسد تعالیٰ ہر کسی عمل کو ضائع نہیں کرنے کا حکم
 اَلَا وَرَءِیْ بَعْضَ الْاَسَاذِ مِثْلَکَ عُنْیَا اِنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَکِنْ حَوْلَکَ مِنْ عَمَلِکَ عُنْیَا وَرَءِیْ الْحَدِیثَ
 قَالَ فَهَلْ تَعْلَمُ بِمَا کَانَ یَوْمَ وَرَءِیْہَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ وہی جواب پر گذرا اس میں یہ ہے کہ اسد تعالیٰ تیرے
 کسی عمل کو نہیں جوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو انکا دودھ دوتہا ہے جب وہ باہنی پینے کو آتے ہیں
 اور سننے کہا مان **باب** کَیْفَیْنِیۃً بِبَعْضِ الْاَشْکَارِ عورتیں کیونکر بیعت کریں **عَنْ عَائِشَہ**
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زَوْجِہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا اَہَا جَرَتْ
 اِلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَفْنَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّا بِنَہَا النَّبِیَّ اِنَّا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ
 یَبَیِّعُکَ عَلَیْ اَنْ لَا یُبْنَیَنَّ کُنَّ یَا اللّٰہُ فَمِنْہَا وَلَا یُزْنَیَنَّ وَلَا یُزْنَیَنَّ اِلَیْہَا اَلَا یَبْنَیَنَّ قَالَتْ کَانَ
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَمِنْ اَقْرَبِہَا مِنْ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقْرَبَ بِالْجَنَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَبَ مِنْہَا مِنْ قَوْلِہَا قَالَ لَہُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 اِنْ تَطْلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ وَلَا وَاللّٰہِ مَا مَسَّتْ یَدَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْ اَمْرَءٍ
 قَطُّ غَیْرَ اَنَہٗ یَبَیِّعُہُنَّ یَا کَلَامَ قَالَتْ عَائِشَہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَاللّٰہُ مَا اَخَذَ رَسُوْلُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَمْرَءِ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَا مَسَّتْ کَفَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَّ اَمْرَءٍ قَطُّ وَکَانَ یَقُوْلُ لَہُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَیْہُنَّ وَکَانَ یَبْتَغِیَنَّ کَلَامَ
 ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر مسلمان عورتیں جب بیعت
 کرتی ہیں تو آپ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق اسے نبی جیتا ہوا ہے اس میں مسلمان عورتیں بیعت
 کرتی ہیں اس بات پر کہ خدایک نہ کریں گے اس کا کسی کو چوری نہ کریں گی نہ نازہ کر نیگی اخیر تک ہر جو
 کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہوجاتی)
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ اقرار کرتی اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت
 لے چکا تم اللہ تعالیٰ کی آپ کا گاہنہ کسی عورت کو گاہنہ سے نہیں چھو البتہ زبان سوا آپ ان سوجیت
 لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار
 نہیں لیا مگر جبکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی تہیسی کسی عورت کی تہیسی سے کہنی

نہیں کی بلکہ آپ صرت زبان پر فرمادیتے جب وہ اقرار کرتے ہیں میں تم سے بیعت کر چکا ہوں تو میری
 غلطی کی وجہ سے کیا اس حدیث میں نہ لکھا کہ عورت کو صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اور ان کا ہاتھ نہ پکڑنا
 درست نہیں اور مردوں کو زبان سے ہاتھ نہ پکڑنا اور یہ بھی لکھا کہ جنہی عورت کو ضرورت کی وقت بتا
 کر نادرست ہو اور عورت کی آواز نہ نہیں ہے البتہ اسکا بدن بغیر ضرورت کی جیسے معالجہ یا فصد یا حجامتہ
 یا دانت نکلنے یا سر لگانے کے چھونا نادرست ہو اور یہ ضرورتیں بھی اس وقت ہیں جب عورت یہ
 کام کرنے والی نہ لے آتے تھے **عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ**
الْبَيْعَةُ عَلَى الْكَلَامِ لَا عَلَى الْيَدِ وَلَا عَلَى الْخَطِّ وَلَا عَلَى الْكِتَابِ وَلَا عَلَى الْوَقْفِ وَلَا عَلَى الْوَقْفِ وَلَا عَلَى الْوَقْفِ وَلَا عَلَى الْوَقْفِ
لَا إِذَا أَخَذَكَ عَلَيْهَا فَاغْلُظْهُ قَالَ أَذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت
 کے ہاتھ سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے اس بات کہتے ہیں جب وہ زبان سے قول دیتے تو آپ
 فرماتے جا میں نے تجھ سے بیعت کر لی **بَابُ** **الْبَيْعَةِ عَلَى الْكَلَامِ وَالطَّاعَةِ فِيهَا اسْتِطَاعَةُ**
بَيْعَتِ كَرَامَتِهِ اور ماننے پر جب تک ہو سکے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ
لَنَا نِيْمَا اسْتَطَعْنَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صریحاً فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے بیعت
 کرتے تھے بات سن کر اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو جبنا مجھ سے ہو سکیگا (یہاں پہلی شفقت
 تھی اپنی است پر کہ جو کام نہ ہو سکے اور نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں) **بَابُ** **بَيَانِ**
رَسُولِ الْكَلَامِ اومی کب جو ان ہوتا ہے **عَنْ** **ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ عَشْرَةِ سَنَةٍ فَلَمْ يُجِدْنِي وَعَرَضَ عَلَيَّ يَوْمَ
الْخُدَيْدِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةِ سَنَةٍ فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدْ مَثَّلَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَضِرِيَّ
وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ بَيْنَ الصَّوْنِ وَالْكَبِيرِ
كُتِبَ إِلَيْكُمْ أَنَّهُ أَنْ يَقْرَأَ حَتَّى يَلْزُقَ كَأَنَّ ابْنَ خَمْسِ عَشْرَةِ سَنَةٍ وَهَذَا كَانَ دُونَ ذَلِكَ وَاجْتَمَعَ
فِي الْبَيْتِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے واحد کے دن ثرائی میں اور میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھ پر مشورہ کیا (یعنی لڑنے

والرن بین دخل نکیا ابرہین پیش نہوا خندق کے دن جب یمن بندہ برکا تھا تو آپ نے منظور کر لیا
 نفع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اور کہے پاس کہ وہ ان دنوں خلیفہ تھے
 اور انہوں نے کہا یہی حدیث ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عالم کو لکھا کہ جو شخص بندہ برس کا ہوا اسکا حصہ
 لگا دین اور جو بندہ کم کم ہوا اسکو بال بچوں میں شریک کریں **ع** عُبَیْدُ اللَّهِ بِطَلَا
 اَلْاَسْمَاءُ عَمَّيْنِ اَنَّ رَفِيعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اس میں یہ ہے کہ میں جو وہ برکا تھا آپ نے مجھ کو سنا سنا **بَابُ** التَّحْرِيقِ بِالسَّافِرِ بِالْمَحْضِ
 اَلْاَلِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيفَ وَقُوْعُهُ يَأْتِي فَيُحَرِّقُ قُرْآنَ شَرِيفِ كَافِرُونَ كَمَا مَنَ لِيحْجَانَا
 منع ہے جب یہ پڑھو کہ ان کے ماتھے لگ جاوے گا **ع** اَبْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى الْاَرْضِ الْعَدُوِّ تَرْجَمُهُ حُضْرُ
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے
 جانے سے سفر میں **ع** عُبَیْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهُ كَانَ يَهْتَمُّ اَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى الْاَرْضِ الْعَدُوِّ خَافَةَ اَنْ يَنْتَازِعَهُ الْعَدُوُّ
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن
 کو سفر میں دشمن کے ملک میں لیجانے سے اس سے کہ کہیں دشمن کے ماتھے نہ پڑ جاوے **ع**
 اَبْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ
 فَاَنْتُمْ كَالْاَمْنِ اَنْ يَنْتَازِعَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ اَيُّوْبُ فَقَدْ نَالَ الْعَدُوُّ وَخَاجَمُوْهُ تَرْجَمُهُ عَدُوُّ
 بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است لیجاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھ کو
 ہے دشمن کے ماتھے میں پڑ جائیگا ایوب نے کہا دشمن کے ماتھے میں پڑ گیا اور وہ مگر جھگڑا کرنے سے بد
ف لوی نے کہا بغاوت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ ہے ابلی نہ کریں اور اگر یہ ڈرنے
 ہو مثلاً ظرا لشکر ہو تو اسوقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے مکروہ کہا
 ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا جنہر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو **ع** اَبْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اَللَّهُ تَعَالَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثَيْنِ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَفِي حَدِيثِ سَفِيَّانَ وَحَدِيثِ الْعَبْدَانِ بْنِ عَمْرٍَا اَنْ يَنْتَازِعَهُ الْعَدُوُّ تَرْجَمُهُ

وہی جو اوپر گذرا **باب** السَّابِقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضَمُّرِهَا كَهَوْدُورٍ كَابِلَانِ اَدْرِ كَهَوْدُونَ
 کو تیار کرنا شرط کے لیے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ النَّبِيَّ قَدْ أَصْبَرَتْ مِنَ الْعَفْيَةِ وَكَانَ أَكْمَدَهَا تَذِيكَةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ
 الْخَيْلِ النَّبِيُّ لَمْ تَقْعُرْ مِنَ الشَّيْءِ إِلَّا مَسْجِدَ بَنِي دُرَيْقٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا سَاقِيَةً سَابَقَ يَوْمَ تَرْجَمَهُ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 نَعْدَ وَدُرُورٍ كِي اَدْرِ كَهَوْدُونَ کی جوتیار کیے گئے تھے حَفِيَا سَ نَمِيَّةُ الْوَدَاعِ تَابَ (ان دونوں مقاموں
 میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جوتیار نہیں کیے گئے
 تھے اَدْرِ كِي وَدُرُورٍ سے نبی زربق کی مسجد تک سفر کی اور ابن عمر اَدْرِ كُون مین تھے جنہوں نے
 وُدُر کی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ النَّبِيَّ قَدْ أَصْبَرَتْ مِنَ الْعَفْيَةِ وَكَانَ أَكْمَدَهَا تَذِيكَةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ
 تَرْجَمَهُ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں لگے کہ گھوڑا محجوب کی طرح چڑھ گیا
ف نووی نے کہا اس حدیث میں گھوڑا وُدُر کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ اَدْرِ كُون کو طیار کرنا یعنی
 تَضَمُّر کرنا وُدُر کی درست ہے اور تَضَمُّر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چار حکم کر دین پہر اسکو گرم چوہل پہنا کر
 ایک بند کوٹھری میں باندھ دین تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور وُدُر نے مین تیز نہ جاوے اور
 خُفْلَان کیا ہے علماء نے کہ گھوڑا وُدُر جائز ہے یا شعیب اور ہمارے اصحاب نزدیک و مستحب ہے اور
 نبی عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوص حربی است ہے کہ خُفْلَان عوض دیوے یا خُفْلَان نالٹ
 و رسیان مین ہو جاوے اور وہ کچھ ندوی ہے اور حدیث مین عوض کا ذکر نہیں ہے انتہے **باب**
 فَضِيلَةُ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْلَ مَعْفُودَةٌ بِئِذَا أُصْبِحَ كَهَوْدُونَ کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي كَلْبِهَا خَيْرٌ
 مِنَ الْبَيْتِ الْقِيَمَةُ تَرْجَمَهُ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي كَلْبِهَا خَيْرٌ
 تَرْجَمَهُ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ نَاصِيَةً فَرَسِهِ بِأَصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ
 بِنَوَاصِيهَا الْخَيْلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ الْغَنِيمَةُ تَرْجُمُهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سُرَوَاتٍ هَرَسِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَهُمَا ابْنُ أَبِي كَبُورٍ سَلَى كَيْسَ بَنِي لُحَيْلٍ سَلَى رَسْمُهُ تَبَهُ أَوْ
 فَرَمَاتُهُ تَبَهُ كَبُورٍ كِي بَنِي نِيُونَ سَلَى بَرَكْتِ بَنْدِهِ هَرَسِي هَرَسِي قِيَامَتُهُ كَسَا بَعْرِ نَوَابِ أَوْ غَنِيمَتِ
 (سَمِ دَنْبَا أَوْ رَمِ) **عَنْ** يُونُسَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ
 عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ
 مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَرْجُمُهُ عُرْوَةُ بَارِقِي سَلَى رَوَاتِي هَرَسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا بِرَكْتِ بَنْدِهِ هَرَسِي هَرَسِي كَبُورٍ كِي بَنِي نِيُونَ سَلَى قِيَامَتُهُ كَسَا بَعْرِ نَوَابِ أَوْ
 غَنِيمَتِ **عَنْ** عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ لَكَ يَا رَسُولُ اللَّهِ بِحَرِّ ذَاكَ قَالَ الْأَجْرُ
 وَالْغَنِيمَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَرْجُمُهُ عُرْوَةُ بَارِقِي سَلَى رَوَاتِي هَرَسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَرَمَا بِرَكْتِ بَنْدِهِ هَرَسِي هَرَسِي كَبُورٍ كِي بَنِي نِيُونَ سَلَى لُكُونِ نَفَرَا بِرَكْتِ بَنْدِهِ هَرَسِي
 ابْنِ نَفَرَا بِرَكْتِ بَنْدِهِ هَرَسِي هَرَسِي قِيَامَتُهُ كَسَا بَعْرِ نَوَابِ أَوْ غَنِيمَتِ **عَنْ**
 حُصَيْنِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ
 عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا
 نَمِيحُ شَرَّةُ الْبَارِقِيِّ سَمِيحُ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ هَرَسِي جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ
 عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا
 وَالْغَنِيمَةُ تَرْجُمُهُ هَرَسِي جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ
 النَّسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا
 ذَوَا صِلَةِ الْخَيْلِ تَرْجُمُهُ النَّسِ سَلَى رَوَاتِي هَرَسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا بِرَكْتِ بَنْدِهِ
 كِي بَنِي نِيُونَ سَلَى **عَنْ** النَّسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَحْلُثُ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا بِرَكْتِ بَنْدِهِ تَرْجُمُهُ هَرَسِي جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَوَادٍ
 سَلَى كَبُورٍ كِي بَنِي نِيُونَ سَلَى قِيَامَتُهُ كَسَا بَعْرِ نَوَابِ أَوْ غَنِيمَتِ **عَنْ** النَّسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

گھوڑی بن رہی ہے مراد اس سے وہ آٹھ اسے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعض گھوڑی مبارک ہوتا ہے بعضاں گھوڑی
باب میں مناصات الشکلی گھوڑی کی کنایہ میں بری ہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنِيهِ الشَّكَلُ مِنَ الْخَيْلِ **ترجمہ**
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے تھے شکل گھوڑے کو اور
 کی تفسیر آگے آئی ہے **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ عُكَيْنَةَ الْأَمَشِيِّ وَكَادَى حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَنَّ
 الشَّكْلَ أَنْ يَكُنَ الْفَرَسُ فِي رَجُلِهِ الْيَمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدَيْهِ الْيُسْرَى أَوْ يَدِهِ الْيَمْنَى رَجُلُهُ
 الْيُسْرَى **ترجمہ** وہی جو اوپر گدرا اتنا زیادہ ہے کہ شکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بائیں
 داہنہ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک شکل وہ
 ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہرنگ یا تین ہرنگ اور ایک سفید ابن دریر نے کہا
 شکل وہ ہے کہ ایک طرف کو ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کو ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں
 واسد اعلم **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنِيهِ
 حَدِيثٌ وَكَانَ فِي رِوَايَةٍ وَهَبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَكَانَ فِي كَرِ النَّبِيِّ **ترجمہ**
 وہی جو اوپر گدرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْ تَكُنْ فِي سَبِيلِهِ لَا تُخْرِجُكَ إِلَّا جَاهِدًا أَوْ سَبِيلًا
 وَبِمَا نَأَى وَتَصَدَّقْ بِرَأْسِي فَخُذْ عَلَى صَافِيٍّ أَنْ تُؤْخِذَهُ الْجَبَّةَ أَوْ رُجْعَةً أَوْ مَسَكَةً
 الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَأْيًا مَا نَأَى مِنَ الْحَبْرِ أَوْ غَنِيمَةً وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلِمَةٍ
 يَكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَعَيْنٍ تَوْرَجُ حِينَ يَكْلَمُ لَوْ كَلَّمَ دِيمَ وَرَجُلًا
 مِنْكَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدَتْ خِلَافَ مِرْيَةٍ
 تَعَزُّوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا أَوْ لَكِنْ كَانَ أَحَدٌ سَعَةً فَكَمَا لَحْمٌ وَلَا يَحْدُودُنْ سَعَةً وَدَيْشٌ
 عَلَيْهِمْ حَتَّى أَنْ يَخْلُقُوا عَرِيٌّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ دَرَسَتْ أَلْفُ أَعَزُّوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 فَأَقْتُلْ ثُمَّ أَعَزُّوْ فَأَقْتُلْ ثُمَّ أَعَزُّوْ فَأَقْتُلْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اُس کا جو لکھو اور اس کی راہ میں اپنی
 نہ لکھو مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھنا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اور اس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ

[illegible]

قُلْ لَّوْ لَا اِنْ شَاءَ اٰلِهٰتِيْ لَآ حَيٰتٌ اَنْ لَا تَخْلُقْ خَلْقَ سِرِّيْهِ فَاَوْحٰى بَيْنَهُمْ رَحْمَةً
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری
 است پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑ دوں جیسو اور پگندرا **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَقْتَمِنُ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِی سَبِیْلِہِ اِلَّا قَوْلَہٗ مَا تَخْلَفُ
 فِیْہِ اِلَّا نَفْسَہٗ وَنَفْسَہٗ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ **رَحْمۃً** وہی جو اور پگندرا **بَابُ** فَصَلَ
 الشَّہَادَةِ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اس کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
 عَنْہُ عَنْ النّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَاتَتْ لَهَا عِنْدَ اللّٰہِ خَيْرٌ لِّسَرِّہَا
 اَنْہَا تَرْجِعُ اِلِی الدُّنْیَا وَلَا اَنْ لَهَا الدُّنْیَا وَمَا بَیْہَا اِلَّا الشَّہَادَةُ بِمَعْنٰی اَنْ تَرْجِعَ فِیْقَتَلَ
 الدُّنْیَا یَا یَرْی مِنْ فَضْلِ الشَّہَادَةِ **رَحْمۃً** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی مر جائے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کو پہلائی ہوتی ہے وہ رضی
 نہیں ہوتا کہ پہر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور کچھ اوس میں ہے وہ سب اس کو ملے مگر شہید وہ آرزو
 کرتا ہے کہ پہر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کہ **ف**
 لَوْدِی عَلَیْہِ الرَّحْمۃُ مَسَّنَہُ کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس پر کہتے ہیں شہید
 کہ وہ وہ شہید ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور اور سلمان قیامت کو دن جنت میں جاوین گے اور ابن
 انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت کو اس کے وہ سطر بعضوں نے کہا اس
 لیے کہ وہ جان نکلتی ہے مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجہ کا بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے
 رحمت کر اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اور اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے
 کہ اس کا رحم اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتون پر قیامت کے دن اسے **ط**
اَبَرَّ مِنْ مَّالِکَ تَعَالٰی اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ یَحْدِثُ عَنِ النّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَا لَمْ
اَحَدٌ یَّدْخُلْ اِلَیْہِ تَرْجِعُ اِلِی الدُّنْیَا وَرَآئَ لَہٗ مَا عَلٰی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ عَدَا
 الشَّہِیْدَ نَافِلَہٗ بِمَعْنٰی اَنْ تَرْجِعَ فِیْقَتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِّمَا یَرْی مِنَ الْکَرَامَةِ **رَحْمۃً** انس
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اس کو
 پہر دنیا میں آنے کی آرزو نہ ہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کرے گا

بکرا کر دیکھیں میں جسے کی نماز کے بعد آپ پر جوون گا اوس بات کو جس میں تم نے ختم کیا تب
 تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **حَبِطَ النَّارُ نَجَاتُ الْيَوْمِ** یعنی کیا تم نے حاجیوں کا باقی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت
 کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہو کہ نہیں اسے تعالیٰ کے سامنے برابر نہیں **ف** نودی نے کہا ہر
 حدیث وریثہ کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اسناد
 تعلیم میں ہی بلند آواز نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز منکول ہو جاتی ہے **عَنْ النُّصَايْنِ**
بَقِيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ حَدِيثِ ابْنِ تَوْبَةَ ترجمہ وہی جوار پر گذرا **بَابُ** فضل الغدوة والرحلة
 فی سبیل اللہ اسے تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت **عَنْ** انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَغَدَاةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَحَلَةً خَيْرٌ مِنْ
 الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ حضرت انس روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی راہ میں صبح
 کو یا شام کو چلنا دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ رَسُولِ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدَاةُ يَوْمَهُ الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
 ترجمہ سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اس کی راہ میں وہ
 ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ
 ابْنِ أَبِي بَرْصَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَغَدَاةٍ فِي سَبِيلِ
 اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ وہی جوار پر گذرا **عَنْ** ابْنِ أَبِي بَرْصَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَغَدَاةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
 ترجمہ وہی جوار پر گذرا **عَنْ** ابْنِ أَبِي بَرْصَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَغَدَاةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ وہی جوار پر گذرا **عَنْ** ابْنِ أَبِي بَرْصَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَغَدَاةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
 ترجمہ وہی جوار پر گذرا **عَنْ** ابْنِ أَبِي بَرْصَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَغَدَاةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ وہی جوار پر گذرا **عَنْ** ابْنِ أَبِي بَرْصَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَغَدَاةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

کذا قال رسول الله ﷺ ما كان الجهاد في الجبهة من الدنيا رجاء منكم
 جهاد کرنے والے کے درجن کا بیان تھا کہ اے سعید بن خالد رضی اللہ عنہ
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا با سعید بن خالد خذ مني يا با سعید بن خالد
 دينك وجماعتي صلى الله عليه وسلم نبيا وجدته له الجنة فحبب ليها ابو سعید بن خالد
 اعز علي قال يا رسول الله فقل شمر قال واخذ يرفعه بيضا العبد ما شدة رجاء في
 الجنة فخير من كل درجتين كما بين الله تعالى والا لرضي قال وما شدة يا رسول الله قال ليها
 في سبيل الله ليها في سبيل الله الجهاد في سبيل الله ثم حمه ابو سعید خدری سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید جو راضی ہو اللہ کے رب سے اور اسلام
 کے دین سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہو لیکن ابو سعید رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمائیے یا رسول اللہ آپ نے بہ فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل
 بہت جس کی وجہ سے عذاب کو دور ہے بلکہ جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک
 فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین میں ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کون سا
 عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمعہ یحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 قام في محراب فذكر كثرات الجهاد في سبيل الله والايان بالله افضل الاعمال
 فقام رجل فقال يا رسول الله ان قتلت في سبيل الله وكنت عتق ظلم
 فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم ان قتلت في سبيل الله وانت صابر
 تحت سيف مفيل عتقك من سبعين مثقال من الذهب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال
 ارايت ان قتلت في سبيل الله اتكفرت عتقك خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 نعم وانت صابر تحت سيف مفيل عتقك من سبعين مثقال من الذهب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال في ذلك ثم حمه ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پر
 کو کھڑے ہو صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں
 اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور بلایا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں

بین فرمایا جان اگر تو مار اجاوسے اس کی راہ میں صبر کر نہا
 اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہی بیٹھ نہ مڑے پھر آپ فرمایا تو نے کیا کہا
 وہ بولا اگر میں مار اجاؤں اسے تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے آپ نے فرمایا
 ہاں اگر تو مار اجاوسے صبر کر کے خالص نیت ہو اور نہ تیرا سامنہ ہو بیٹھ نہ مڑے مگر فرض معاف
 رہے گا کیونکہ حیرتِ کل علیہ اسلام نے بیان کیا مجھ سے اس کو **ف** نزدیکی نے کہا نیت خالص
 ہو یعنی خاص اسے تعالیٰ کے لیے نہ کسی دوسرے ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت
 کے واسطے اور فرض معاف نہ ہو گا اس طرح تمام حقوق العباد و معاف نہ ہوں گے اور پہلے آپ نے
 فرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر جب حضرت حیرتِ کل علیہ اسلام نے آپ کو اسی وقت بتایا آپ نے
 بیان کر دیا **حکم** آپ نے فرمایا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا يَأْتِيَنِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْكَلْبِ
 ثُمَّ قَتَلَهُ هُوَ جَوَادٌ بَرَكَزَا **حکم** آپ نے فرمایا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ تَبْلُغَ أَلَا النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عَنْهُ الْكَلْبِيُّ فَقَالَ أَلَا يَأْتِيَنِي أَنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ
 الْقَبْرِيِّ ثُمَّ هُوَ جَوَادٌ بَرَكَزَا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ پر تبرجہ **حکم**
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ يَقْرَأُ اللَّهُ لِلشَّهِيدِ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا الذَّنْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ
 الْعَاصِ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ نَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفِرُ كُلَّ الذَّنْبِ إِلَّا الذَّنْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ
 الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ نَقُولُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفِرُ كُلَّ الذَّنْبِ إِلَّا الذَّنْبَيْنِ
 الرَّاهِ مِنْ مَارَاجَانَا مِثْ دِيْلَسْ سَبْكَ مِوَن كُو مَرُ قَرْضِ كُو كَا **ف** فِي بَيَانِ أَنَّ أَدْوَارَ
 الشَّهِيدِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرِثُونَ شَهِيدُونَ فِي رَوْحِ جَنَّتِمْ
 مِوَن اَوْرِي كُو دِه اِنْسِي رِبْ كُو دِيْلَسْ مِوَن رَوْحِ دِيْلَسْ جَاتِي مِوَن **حکم** مَسْرُوقُ قَالَ

سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاكُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَدُّونَ قَالَ أَمَّا أَنَا فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ هَلْ
 جَوْفَ طَيْرٍ يُطِيرُ لَهَا قَنَادِيلٌ مُعَلَّقَةٌ بِأَلْعَاشِ تَسْرِعُ مِنَ الْحَبِّ فِي حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي
 إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَأَطْلَعُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ إِلَى آخِرَةِ فَقَالَ هَلْ تَسْتَعِينُونَ فَيَقُولُوا أَيْ شَيْءٍ
 تَسْتَعِينُ وَنَحْنُ نَسْرِعُ مِنَ الْحَبِّ فِي حَيْثُ نَشَاءُ فَتَقُولُ ذَلِكَ بَعْضُهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ
 لَنْ يُقَاتِلُوا مِنْ أَتَى لَيْسَ لِي بِأَلْوَابٍ تُرِيدُ أَنْ تُدْرِكَ أَوْ رَاحَتِي فِي أَجْسَادِي نَاحِيَةُ نَفْسِي وَبَسْبِلِي
 مَدَّةً أَخَذَ فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ لِقُوَّتِي تَرَجَّعَ مَسْرُوقٌ مَرُودًا بِهِيَ سَمْسَةٌ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُوْجِبُهَا اسْأَلْتُ كَوْنَهُ لِحَسْبِ الْبَرِّ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ
 عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَدُّونَ يَعْنِي سَبْحَ اذُنِ لَوْ كُنْ كَوْجُ قَتْلٍ كَيْفَ كَيْفَ اسْمُكَ رَاهِ سِنِ مَرْدَةٍ بَلَكِ وَهْ زَنْدَه مِیْنِ اسْمِ
 پُروردگار پاس روزی دیے جاتے ہیں عبد اللہ نے کہا ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے آپ نے فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو
 عرش مبارک کو لٹکتی ہیں اور جہان جاہلی میں جنت میں جرتی پرتی ہیں پھر اپنی منہ بولوں یا
 آرہی ہیں ایک بار اُن کے پروردگار نے اُن کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ جاہلی ہو ادھون نے کہا اب
 ہم کیا چاہیں گی ہم جنت میں چلتی پرتی ہیں جہان جاہلی میں پروردگار جل و علانے پھر پوچھا
 پھر پوچھا جب ادھون نے دیکھا کہ بغیر بوجے ہمارے رہائی نہیں یعنی پروردگار جل شانہ برابر پوچھ
 جاتا ہے تو ادھون نے کہا اے پروردگار ہم یہ جاہلی ہیں کہ ہماری روحوں کو پیر دے سہارے بدنون
 (یعنی دنیا کے بدنون میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں جب پروردگار جل جلالہ
 دیکھا کہ اب اُن کو کوئی خواہش نہیں تو چوڑ دیا اُنکو **ف** لَوْ دِی عَلَیْہِ اِحْسَنُ کہَا اس حدیث سے
 نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی درجہ اہل بیت کا اور وہیں سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اُتارے
 گئے تھے اور وہیں موسیٰ علیہ السلام کی جنت اور عیسیٰ علیہ السلام کی جنت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت
 بعد پیدا کیجاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور یہی ہے لکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روز
 کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بدون کو اسکی حقیقت معلوم نہیں ہے
 فلاسفہ کہتے ہیں روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ روح ایک بنجار لطیف ہے

بدن بین اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو مستند
 انسان پر کہتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اس پر ہے کہ روح اجسام لطیفہ میں
 جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی روحا ہے انتہہ مختصر **باب**
 فَضْلُ الْيَاسَدَةِ وَالزَّيْبَانِ جَاهِدُ وَدَمْنُ كَوْنَا كَتَرُ رَسْمُ كُفُوفِ عَمْرٍو اِنِّي سَعِيدٌ لِّخُلُوعِي اِنْ لَجَلَا اَنَّى
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ
 قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شَيْعٍ مِنْ الشَّيْعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَسْكُحُ
 النَّاسَ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا يَرَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس اور پوچھا کہ کون شخص افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے
 مال اور جان سے اور اس نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا وہ مومن جو بہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں
 کو بچا دے اپنی شہر سے **ف** آدمی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ غزوات (تہماسی اور گزشتہ شیعہ)
 افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شامی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بیشتر طہیکہ فتنوں
 سے حفاظت ہو سکے اور ہمیں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں غزوات افضل ہے اور حدیث اسیر
 معمول ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَمِدٌ
 فِي شَيْعٍ مِنَ الشَّيْعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَسْكُحُ النَّاسَ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا يَرَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
 اَبِي زَيْدٍ صَاحِبِ بَيْتِ الْاِسْتِاذِ قَالَ رَجُلٌ فِي شَيْعٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَايِرِ النَّاسِ لِمَنْ رَجُلٌ مُؤْمِلٌ عِيَانٌ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ
 كَمَا يَتِمُّ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ وَيُبْنِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَفَاتِيهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ
 فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفَاتِ يَبْكُنُ قَادِمِينَ هَذِهِ أَلَا دَرِيَّةٌ يُقِيمُ الْمَلَائِكَةُ وَيُقِي
 الذِّكْرَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْوَقْتُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ ترجمہ ابورہرہ
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اور
 کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تہا سے ہوئے دوڑتا بہتر ہے اس کی پیٹھ پر جب

شود یا کہ بہر بہت سننا ہے وہ بڑا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقابل میں تلاش کرتا
 بہتر ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی بیٹا کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے
 میں سے یا بیٹا کی کسی نالی میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور
 اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرنے تک آدمیوں کو کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے **ف**
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں وخصون کو جسے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو وہ بہتر
 عابد و رکن کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے
 الا ان جس کے لوگوں میں مہینے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کے لیے نقصان کا ڈرنہ ہو **ف**
 حَادِرٍ بِهَذَا الْوَسْطَاءِ مِثْلَهُ قَالَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُدَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 هَذَا وَالتَّعَابِ رَدَايَ يَخِي تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَرَا **عَلَى** اِنْ هَدِيْرَةً رَدَا
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ حَكْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَدَا
 مِنَ التَّعَابِ تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَرَا **سَبَبُ** بَيَانِ التَّجَلُّلِ يَسْتَلْ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ
 كَذَرَا لَنْ لَمْ يَخْرُ قَاتِلٌ أَوْ مَقْتُولٌ وَنَوْنٌ رَبِّ جَنَّتْ مِّنْ جَوَادِرْ كَذَرَا **عَلَى** اِنْ هَدِيْرَةً رَدَا
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتَضِيكَ اللَّهُ الرَّجُلَ يَنْقُضُ لَمْ يَنْقُضْ لَمْ يَنْقُضْ لَمْ يَنْقُضْ
 يَكْلَهُمَا يَدْخُلُ الْفَتْحُ نَقْلًا أَوْ الْفَتْحُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقَاتِلُ خَدَّيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيَسْتَشْهِدُ ثُمَّ يَرْجُو رَبَّ اللَّهِ عَلَى الْفَاتِلِ
 فَيَسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَسْتَشْهِدُ تَرْجُمَهُ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسد غزوہ جمل نہتنا ہے وخصون کو دیکھ کر ایک نے دو سر کو نزل
 کیا بہر دونوں جنت میں گئے کہ لوگوں نے عرض کیا کیسے ہو گا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص ضرر
 خدا تعالیٰ کی راہ میں بہر نہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی
 راہ میں اور شہید ہوا **ف** تو قاتل اور مقتول دونوں جنت میں ہوتے تو وہی علیہ الرحمۃ کہ
 اللہ تعالیٰ کے مہینوں سے ہتھارہ مقصود ہر کیونکہ وہ سبھی جو ہمارے لیے متعارف ہوا اللہ تعالیٰ کے لیے
 جائز نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاص ہر جسم کا اور تغیرات کا اور اسد جل جلالہ اون سے پاک ہے تو
 مراد مہینوں سے رضائے یا قرب اور تعریف اون کے فعل کی یا فرشتہ ترین کا نہتنا ہے انتہی تمہر حم
 کہتا ہو کہ اور صفات کی طرح ضخامت نہتنا یہی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے اور بصیر اور نزول استقامت

کہ ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے بچ کر تو ایسا مومن جہنم میں جاسکتا ہے پردہ کافر کے ساتھ
 نہ ہے گا انتہی سے زیادہ **باب** فَضِّلَ الصَّنَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ امْرُؤٌ رَاهٍ مِّنْ صَدَقَاتِهِ
 كَاِذَا بَعَثَ **عَنْ** اَبِي سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ
 فَطَوَّمَتْهُ فَقَالَ هَلَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْغَيْمَةِ
 سِتْمِائَةُ نَاقَةٌ كُلُّهَا غَنَظُفَةٌ **ترجمہ** ابو سعد انصاری روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا محمل سیت
 اور کہہ رہا تھا یہ اسے تعالیٰ کی راہ میں دینا مہن آپ نے فرمایا اوس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹیا
 دیں گی محمل پڑی ہو میں **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأِسْنَادِ **ترجمہ** وہی حوالہ پر گزرا
باب فَضِّلَ إِحْيَاءُ الْمَازْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَرْكُوبٌ فِي جَنِينٍ غَازِيٍّ مَدُورَةٍ
 كَلَفِصَتْ **عَنْ** اَبِي سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ
 بِالْاَنْثَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِيعْ يَزْلُجْ وَلِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَتَا
 رَسُولَ اللَّهِ اَنَا اَدُلُّكَ عَلَيْهِ مَنِ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى
 خَاسٍ فَكَهُ مِثْلُ كَيْدِ رَاغِبٍ **ترجمہ** حضرت ابو سعد و انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جا بوز جاتا رہا اب
 مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں سے بھلا
 ادش شخص کہ جو سواری دیوے اس کو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اس کو اتنا ہی ثواب
 ہے جتنا نیکی کرنے والے کو **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأِسْنَادِ **ترجمہ** وہی حوالہ پر گزرا
عَنْ اَبِي سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ
 فَطَوَّمَتْهُ فَقَالَ هَلَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْغَيْمَةِ
 سِتْمِائَةُ نَاقَةٌ كُلُّهَا غَنَظُفَةٌ **ترجمہ** وہی حوالہ پر گزرا
 اس روایت ہے ایک جو ان مسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ میں جہاد کا
 ارادہ کرتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں ہے آپ نے فرمایا فلاں نے پاس جا اوس نے سامان کیا تھا جہاد
 پر وہ جا رہا ہے وہ شخص اوس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو سلام

کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دیدے اور میں اپنی بی بی یا زیدی سے کہہ دو فلاںی وہ سب
 سامان یہ کو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ نہ تم خدا کی جو چیز تو رکھ لے گی اور میں برکت نہ ہوگ **عَنْ**
 زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 مَنْ جَعَلَ غَارِيَا فَمَسَّ بِلِ اللَّهِ فَقَدْ عَنَّا أَوْ مَنَ حَكَمَهُ فِي أَهْلِهِ بِحَيْثُ فَقَدْ عَنَّا **ترجمہ** زید بن
 خالد جعفری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ
 کی راہ میں اس سے تمجہا کر دیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر لے لی اس سے بھی جہاد کیا (یعنی نوا جہاد
 کا اس سے کیا) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَعَلَ غَارِيَا فَمَسَّ بِلِ اللَّهِ فَقَدْ عَنَّا أَوْ مَنَ حَكَمَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ عَنَّا **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا **عَنْ**
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْنَا ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ لِيُتَبَوَّعَ مِنْكُمْ
 رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا دَاوُدُ بْنُ بَرْزَةَ وَآخَرُهُمَا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لیمان کی طرف بھیجا جو بنی بل قبلہ کی ایک شاخ ہے اور
 فرمایا دو مردوں میں ایک مرد نکلتے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا اور ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد
 کے گھر بار کی خبر گیری کا **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَنِي بَرْزَةَ إِلَى أَهْلِهِ **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْنَا ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ مِنْ رَجُلَيْنِ بَعَثَ قَالَ لِلنَّاسِ
 أَتَيْكُمْ حَكَمَتُ الْخَارِجَةِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِمْ خَيْرٌ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ الْخَارِجَةِ **ترجمہ**
 وہی جواب دہ گزرا اس میں یہ ہے کہ جو گھر بار کی خبر گیری رکھے اور سکو مجاہد کا اور ثواب بھیگا **بَابُ**
 حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَأَتَمُّ مَرْجَانِ فِيهِمْ مَحَابِدِينَ كِي عَمْرُؤُنَ كِي حُرْمَتِ كَابَانِ ادر
 انہیں جنات کے گناہ کا بیان **عَنْ** بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ نِسَاءَ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ امْهَاتِهِمْ
 وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُمْ إِلَّا وَتَفَتْ

اور جہوئے ہوں اپر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گواہی لڑا اسی میں تو سعد بن معاذ اور ان کے
سامنے آئے اور انہوں نے کہا اے انس ابوعمر کر یکینیت تھی انس بن النضر بن جضمہ انصاری کے جو چچا تھے
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہان جاتے ہو او نہوں نے کہا انسوس حبش کی ہوا احد کی طرف
سے مجھ پر آئی ہے انس بنیہ اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر وہ لڑے کافرون سے یہاں تک کہ شخصہ پھر لڑا اسی
کے بعد دیکھا تو ان کے بدن پر انسی پر کئی زخم تھے توار اور برچی اور تیر کے اون کی بہن بیٹے میری
ہو پھر بریج بنت انصر نے کہا میں نے اپنے بہائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پورین انگلیوں کی دیکھ کر
کہیں کہ سارا بدن انھوں پر جو چور ہو گیا تھا اور یہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فینہم من جنہوں
نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں
صحابہ کہتے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اور نبی **باب** مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ
كَلِمَةً اللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى لَوْ كَانَ فِيهِ نَجَسٌ لَمْ يَسْمَعْهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا
اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا
اَعْمَارًا أَوْ الْحَيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَقَامِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ
لِيَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى لَوْ كَانَ فِيهِ نَجَسٌ لَمْ يَسْمَعْهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا
مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى لَوْ كَانَ فِيهِ نَجَسٌ لَمْ يَسْمَعْهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا
روایت ہر ایک گنہار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے
لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں
لڑنا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے سلیہ کہ اللہ کا کلمہ یعنی دین مند ہو تو وہ اللہ کی
راہ میں لڑتا ہے **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ مُجَاعَةً نَ يُقَاتِلُ حَتَّى يَمُوتَ وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى لَوْ كَانَ فِيهِ نَجَسٌ لَمْ يَسْمَعْهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا
ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اوس شخص کو جو لڑتا ہے
بہادری دکھلانے کو یا اپنی قدم اور کہنے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نابین کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی
راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ مند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے **عَنْ**

اَبُو مُوسٰی قَالَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَتَلَّکَ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ اللّٰهُ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ مِنْکَ ثَمَاجَةَ
 فَکَانَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ وَہِی جَوَادِیْکَ رَا **عَنْ** اَبُو مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا
 سَاَلَ الرَّسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ الْفِتَالِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ غَضَبًا یُقَاتِلُ
 حَمِیَّةً قَالَ فَوَضَعَ رَأْسَہُ اِلَیْہِ وَمَارَقَہُ نَاسٌ اِلَیْہِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِرَجُلٍ
 کَلِمَةً اللّٰهُ هُوَ الْعُلَمَاءُ یَحْمَوْنَ سَبِیْلَ اللّٰهِ تَرْجَمَهُ اَبُو مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا
 سَأَلَ الرَّسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ سَوَالٍ کَمَا سَأَلَ رَاہِیْنَ لِرَأْسِی کَانَ یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا
 سَہْوَ اَوْ لِرَأْسِی اَنْہِیْ نَوْمٌ کَلِمَةً لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْمَاءِ رَاہِیْنَ لِرَأْسِی کَانَ یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا
 یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا
بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرَّیْبِ وَالدَّسَمَةِ اَسْتَقْبَلَ
 النَّارَ حَوْضُ خُفَّیْنِ اَوْ دَہْلَانِیْنِ کَلِمَةً لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْمَاءِ رَاہِیْنَ لِرَأْسِی کَانَ یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا
 النَّاسُ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ الرَّسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ الْفِتَالِ فِی سَبِیْلِ
 سَمِعْتُہُ مِنَ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُہُ مِنَ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّارِ یَقْضٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْہِ رَجُلٌ اَسْتَشْجَدَ نَارِیْہِ فَعَرَفَہُ نِعْمَ وَنَعَمْ
 قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اَسْتَشْجَدْتُ قَالَ کَذَبْتَ وَلَیْسَ لَکَ قَاتَلْتُ لَآذَ
 یُقَالُ حِجْرٌ فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اَمْرٌ بِہِ فُجِیْبٌ عَلٰی رَجُلٍ حَتّٰی اُلْقٰہُ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ
 وَعَمِلَہُ وَتَدْرَأَ الْقُرْآنَ نَاسِیًا یُحْسِنُہُ نِعْمَ وَنِعْمَ فَعَمِلَہَا کَالْمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ
 وَعَمِلَہُ وَتَدْرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلَیْسَ لَکَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ لَیْقَالَ عَالِمٌ وَتَدْرَأْتُ
 الْقُرْآنَ لَیْقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اَمْرٌ بِہِ فُجِیْبٌ عَلٰی رَجُلٍ حَتّٰی اُلْقٰہُ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ
 وَشَعَ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّہُ نَارِیْہِ فَعَرَفَہُ نِعْمَ وَنِعْمَ فَعَمِلَہَا کَالْمَا
 نَعَمِلَتْ فِیْہَا قَالَ مَا نَرَاکَ مِنْ سَبِیْلِ حُبِّ اَنْ یُفَرِّقَ بَیْہَا اِلَّا اَلْفَقْتُ فِیْہَا لَکَ قَالَ
 کَذَبْتَ وَلَیْسَ لَکَ تَعَلَّمْتُ لَیْقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اَمْرٌ بِہِ فُجِیْبٌ عَلٰی رَجُلٍ حَتّٰی
 اُلْقٰہُ فِی النَّارِ تَرْجَمَهُ سَلِیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ الرَّسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 تَعَالٰی عَنْہُ کَلِمَةً لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْمَاءِ رَاہِیْنَ لِرَأْسِی کَانَ یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا یَسْأَلُہُ اَوْ یُثَامِلُہُ غَضَبًا

فیسطین کا منہ والا تھا اور یہ تابعی ہے اسکا باپ صحابی تھا اسے شیخ مجاہد سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا میں نے سنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے یہاں قیامت میں جب کا فضیلا ہو گا وہ ایک شخص ہو گا جو شہید
 ہو احباب اسکو اللہ تعالیٰ کے پاس لا دیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اسکو بتلا دیگا وہ پہچانے گا اللہ تعالیٰ
 پر چہے گا تو نے اسکو لیے کیا عمل کیا ہے وہ بولے گا میں لڑا قیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا اللہ تعالیٰ
 فرماوے گا تو نے جہٹ کہا تو لڑا تھا اسکو بولے گا کہ میں نے جہٹ کہا تھا کیا حکم ہو گا اسکو اوندھے منہ کہیٹھو
 جہنم میں ڈال دیں گے اور ایک شخص ہو گا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اسکو اللہ
 تعالیٰ کے پاس لا دیں گے وہ اپنی نعمتیں دکھلا دیگا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اسکو
 لیے کیا عمل کیا ہے وہ کہے گا میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرماوے گا تو جہٹ رہتا
 ہے تو نے اسکو علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں تو ان سے پڑھا کہ تو نے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 ہو گا اسکو منہ کے بل کہیٹھو جہنم میں ڈال دیں گے اور ایک شخص ہو گا جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا
 تھا اور مستبم کے مال میں سے تیرا وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جاوے گا اسکو اپنی نعمتیں دکھلا دیگا
 وہ پہچان لیگا اللہ تعالیٰ پر چہے گا تو نے اسکو لیے کیا عمل کیا ہے کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچنے
 کی جس میں تو خرچنا پسند کرتا تھا نہیں جو بڑی تیرے واسطے اللہ تعالیٰ فرما دیگا تو جہٹ ہے تو نے اسکو خرچ
 کو لوگ کہیں تو تجھے کوئی کھانا دیا میں نے حکم دیا کہ نہ کوئی کھانا نہ کوئی پانی نہ کوئی چیز نہ کوئی
 ملاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں صنائع ہو جاوے گی اللہ تعالیٰ سے کیا بری بلا ہے
 سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے ہر بقول شخصے نیکی برباد گنہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے وہ پڑا
 ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہو کر نہ کرے بعض
 اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں اے کام کرتے ہیں کہ لوگ انکو فاسق یا ناجر
 سمجھیں جو حقیقت میں وہ فاسق نہیں ہوتے وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ انکو اچانہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے
 ہیں خدا ہی اسکو جانتا ہے اور اسے ہی عمل کا ثواب دے گا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے
 کیا جاوے تو یہی برائیاں بشیر طیکہ نیت لوگوں کو دکھانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضا مندی مقصود
 ہو اور حقیقی اللہ اور اپنے عہدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشیر طیکہ اون کے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو

مثلاً فرض نماز کو نہیں چسپاں کیا کیونکہ اوس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادت
 چسپاں کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عہد ہے کہ بائین ہاتھ کو بھی دہنی ہاتھ کی خبر نہ ہو **عن**
 ابی بن کثیر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال له نازل الشا من
 يا فتى الحديث بمثل حديث خالد بن الحارث ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب**
 بیاہر قدر ثواب من عند الله فاعلموا منكم لم يفتكم جسد جاد کرے اور لوٹ کا دے اس کا ثواب
 اس کے کہ ہے جو بیاہر کرے اور لوٹ نہ کا دے **عن** عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى
 عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من غارية تغزو في سبيل الله فيصيبون
 الغنيمة الا يجزوا ثلثي اجورهم من الاخذة ويبقى لغير الثلث وان لم يصيبوا غنيمة
 تجزوا لغيرهم ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر و سہیل روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو لشکر لڑے اس کی راہ میں اور لوٹ کا مال کا دے اور سب کو دے جسے ثواب کر دنیا میں ملے گا اور آخرت
 میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کا دے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا **عن** عبد الله
 بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من غارية
 او كرية تغزو فتغنم وتكسر الا كانوا قد تجزوا ثلثي اجورهم وما من غارية او
 كرية تغزو وتكسر الا كانت اجورهم ترجمہ عبد اللہ بن عمر و سہیل روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے یا غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اس کو
 آخرت کے ثواب میں سے دو حصہ دنیا میں ملے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آئے اور نقصان
 اٹھائے (یعنی زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا **ف** نووی
 علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جیسا کہ ہمیں اور لوٹ حاصل کر لیں تو اداں کی ثواب
 بنسبت اداں مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں اور لوٹ کو یا بدل
 ہے ثواب کر ایک حصہ کا تو لوٹ ہی اجر میں داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس خلاف
 کوئی حدیث صحیحہ اور صحیح نہیں آئی **باب** انما الاعمال بالنية ترجمہ ہر عمل کا ثواب
 سب سے ہوتا ہے **عن** محمد بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انما الاعمال بالنية والنية لله امرت ما تولى من كانت هجرته الى الله ورسوله

جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرا ایک لڑائی میں تواب نے فرمایا مدینہ
میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی دادی کو طحی کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں یعنی انکو وہی
تواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے **عن** **الحاکم**
بطلان **الاسناد** **وہیں** **ان** **فحدیث** **وکیع** **الاشرک** **کو** **کفر** **و** **الکعب** **مرجمہ** **ہی** **جواب** **پر**
گذرا **باب** **فضل** **الغیر** **و** **فی** **الجکر** **و** **باب** **میں** **جہاد** **کرنے** **کی** **فضیلت** **عن** **الحاکم** **و** **السنن**
و **بن** **مسارک** **دفع** **اللہ** **تعالی** **عنہ** **ان** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **کان** **یدخل** **علی** **در**
حرام **بیت** **مکان** **یظلمہ** **و** **کان** **ان** **احد** **ام** **مخت** **عبادۃ** **بن** **الصائم** **رضی** **اللہ** **تعالی**
عنہ **قد** **دخل** **علی** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **یکوم** **ما** **کا** **طعمتہ** **ثم** **جلس** **فصل**
رأسہ **فنام** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **ثم** **استقیظ** **وهو** **یضحک** **قالت** **فقلت** **ما**
یضحک **ک** **یا** **رسول** **اللہ** **قال** **ناس** **من** **امتی** **عروضوا** **علی** **سعداء** **فی** **سبیل** **اللہ** **یرکون**
هذا **الکبر** **ملوک** **لک** **لا** **یسروا** **و** **افضل** **لک** **الی** **الاسیر** **ک** **یشک** **ایضا** **قال** **قالت** **فقلت** **یا** **رسول** **اللہ**
ادع **اللہ** **ان** **یجعلنی** **من** **ممن** **قد** **عاک** **لها** **ثم** **وضع** **رأسہ** **فنام** **ثم** **استقیظ** **وهو** **یضحک** **قالت**
فقلت **ما** **یضحک** **ک** **یا** **رسول** **اللہ** **قال** **ناس** **من** **امتی** **عروضوا** **علی** **سعداء** **فی** **سبیل** **اللہ** **مما**
قال **فی** **الاول** **قالت** **فقلت** **یا** **رسول** **اللہ** **ادع** **اللہ** **ان** **یجعلنی** **من** **ممن** **قال** **انت** **من**
الاولین **قد** **کیبت** **ام** **حرام** **بیت** **مکان** **الجکر** **فی** **ذکران** **معا** **و** **یت** **فخرجت** **عن** **د** **ابتها**
حين **خرجت** **من** **الجکر** **فقلت** **مرجمہ** **السنن** **بن** **الاک** **رضی** **اللہ** **تعالی** **عنہ** **سے** **روایت** **ہے** **رسول**
اللہ **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **ام** **حرام** **بیت** **مکان** **پاس** **جائے** **اکونکہ** **وہ** **آپ** **کی** **محرم** **تہین** **یعنی** **رضاعی** **خالہ** **یا**
آپ **کے** **والد** **یا** **دادا** **کی** **خالہ** **وہ** **آپ** **کو** **کہا** **نا** **کہلا** **تین** **اور** **ام** **حرام** **عبادہ** **بن** **مسارک** **کر** **نکاح** **میں** **تیس**
ایک **روز** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **ام** **دن** **کے** **پاس** **لے** **ادھون** **نے** **آپ** **کو** **کہا** **نا** **کہلا** **یا** **بہر** **بیشین** **آپ** **کے**
سر **کی** **جو** **بین** **دیگر** **تین** **ہو** **میں** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **سو** **گئے** **بہر** **آپ** **جاگے** **بہتے** **ہو** **کے** **ام** **تہام** **نے** **چہا**
کہ **آپ** **کیون** **نتر** **ہیں** **یا** **رسول** **اللہ** **آپ** **نے** **فرمایا** **میری** **است** **کے** **چند** **لوگ** **میں** **لائے** **میرے** **وہ** **اللہ** **تعالی** **کی**
راہ **میں** **جہاد** **کے** **دھڑ** **اس** **ریا** **کے** **بیچ** **میں** **سوار** **ہو** **ہے** **تھے** **جیسے** **بادشاہ** **تخت** **پر** **چڑھتے** **ہیں** **یا** **بادشاہ**
کی **طرح** **تخت** **پر** **ہیں** **نے** **عزم** **کیا** **یا** **رسول** **اللہ** **آپ** **اللہ** **تعالی** **سے** **دعا** **کیجیے** **خدا** **تعالی** **مجا** **کی** **دون** **میں** **سر**

کہو آپ دعا کی پھر سزا کر گیا اور آپ سے میری پوجا کے ہوتے ہوئے میں نے پوجا آپ کیوں ہستی میں آپ نے فرمایا
 چند لوگ میری امت کو میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اور بیطاح حبشہ اور گندارا
 میں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ بخا دی وہی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے گندارا
 میں سے جو پہلے جہاد حرام نسبت عثمان سعادہ کے زمانہ میں سوار ہوئیں دریا میں رجزیہ قبرس فتح کرنے کے لیے
 جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا اور جانور سے گزر کر مکین جب دریا کو نکلیں
ف تو وہی علیہ الرحمۃ کہہ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جن کا مارنا جائز ہے بیطاح حرم کا سر جو نہا
 کے ساتھ خلوت کرنا اور اس کے پاس سنا اور اس حدیث میں آپ کو کئی منجھڑے مذکور ہیں ایک تو اپنی امت
 کی ترقی کی پیشین گوئی و دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ
 رہیں گی اور ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ہوا
 سعادہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر انشراہل سے پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں اس حدیث
 سے یہ یہی نکلا کہ عمرت اور مرد و دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں اسے مختصر **عن** اُمِّ حُرَیْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا نَقَلَ جُنْدًا
 فَأَسْبَقَ وَهُوَ يَخْلُكُ فَقُلْتُ مَا يَخْلُكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُمِّتٍ وَأَمْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ قَوْمًا مَرَّتْ
 أُمِّي بِرَكْبَتَيْنِ خَصْمَا لِي كَالْمَلُوكِ عَلَى أَسِيرَةٍ فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمَا مِثْلَ مَا كَانَ
 مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَأَسْبَقَ أَيُّمَا وَهُوَ يَخْلُكُ فَسَأَلْتُ فَقَالَ يُمْلِكُ مِثْلَ مَا كَانَا فَقُلْتُ أَدْعُ
 اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمَا مِثْلَ مَا كَانَ مِنْهُمْ قَالَتْ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجُوا عِبَادَةَ بَنِي الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمْ بَعْدَ تَفَرُّقِ الْبَحْرِ فَمَكَهَا مَعَكُمْ أَنْ جَاءَتْ قُرَيْبٌ لَهَا بَيْتُكَ فَرَكِبَتْهَا فَفَصَّرَهَا
 فَأَنْدَقَتْ عَنْقَهَا ثُمَّ جَمَعَ ام حرام بنت عثمان سرداریت ہر جیسے اور گندری مختصر ہے اس میں
 یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اوس کے اور لوگوں نے جواب دیا
 سندرمین عبادہ ان کو پہلی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک حجر سامنے لایا گیا اور سحر میں لکھا
 اوس نے گرا دیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں) **عن** اَلْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمْ خَالَتُهُ أُمُّ حُرَیْرَةَ بِنْتُ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا قَرِئَ بَنَاتِي ثُمَّ اسْتَقْبَضَ سِتْرَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

طاہر بن قتی دست کو ہوتا ہے) سے سر پہنچے پیٹ کر عارضہ سے مرے (جیسو اس سال یا پیش یا ہمتہ کا)
 سے جو پانی میں ڈوب کر مرے جو مکان اگر کر مرے جو اس کی راہ میں مارا جاوے **ف** تو وہی علیہ الرحمۃ
 بنے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الحجب سے مرے جو جگر مرے جو
 عورت نہ چلے کے عارضہ میں مرے جو مرد اپنے مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے مال بچون بی بی
 کے بچانے میں مارا جاوے اور مردان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں انکو ثواب شہیدوں کا ملے گا
 لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور انہیں نماز پڑھنی ہوگی اور انکو غسل دینا ہے کہ راہ میں جو شہید ہو
 انکو غسل دینے کے اور انکا بیان کتاب الایمان میں گذرا **ع** **اِنَّهُ** **رَّحِمَةً** **رَّحْمَتِ** **اللّٰهِ** **تَعَالٰی**
عَنْهُ **كَانَ** **قَالَ** **رَسُولُ** **اللّٰهِ** **صَلَّى** **اللّٰهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **وَسَلَّمَ** **مَا** **تَعْلَمُوْنَ** **وَلَا** **تَشْهَدُوْنَ** **فِيْكُمْ** **قَالُوْا** **يَا** **رَسُوْلَ**
اللّٰهِ **مَرَقَبْتَلْ** **فِيْ** **سَبِيْلِ** **اللّٰهِ** **فَهُوَ** **شَهِيدٌ** **قَالَ** **اِنْ** **تَشْهَدُوْنَ** **اِنَّ** **اُمِّيْ** **اِذَا** **اَقْبَلْتُ** **قَالُوْا** **مِنْ** **حَضَر**
يَا **رَسُوْلَ** **اللّٰهِ** **قَالَ** **مَنْ** **شَهِدَ** **فِيْ** **سَبِيْلِ** **اللّٰهِ** **فَهُوَ** **شَهِيدٌ** **وَمَنْ** **مَاتَ** **فِيْ** **سَبِيْلِ** **اللّٰهِ** **شَهِيدٌ** **وَمَنْ**
مَاتَ **فِي** **الْمَا حَرَبٍ** **فَهُوَ** **شَهِيدٌ** **وَمَنْ** **مَاتَ** **فِي** **الْبَطْنِ** **فَهُوَ** **شَهِيدٌ** **قَالَ** **ابْنُ** **مِقْسَمٍ** **اَشْهَدُ** **عَلَى**
اَيُّكُمْ **فِيْ** **هٰذَا** **الْحَدِيْثِ** **اَنَّهُ** **قَالَ** **وَالْقَوْمُ** **بُنُوْ** **شَهِيدٌ** **مَّرْجَمٌ** **حَدَّثَ** **الْبَاهِرِي** **رَضِيَ** **اللّٰهُ** **عَنْهُ**
 سے روایت ہے رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھو اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ
 جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جیسا تو میری امت میں بہت کم شہید
 ہوں گے تو گوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی
 راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے (مثلاً حج یا چھو کو جاتے ہو گے)
 وہ بھی شہید ہے جو طاعون (دبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ
 بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **ع** **سُئِلَ** **بِهٰذَا** **الْاِسْنَادِ** **مَنْ** **كَانَ**
عَيْنَ **اَنْ** **فِيْ** **حَدِيْثِهِ** **قَالَ** **سُئِلَ** **قَالَ** **عَبْدُ** **اللّٰهِ** **بْنُ** **مِقْسَمٍ** **اَشْهَدُ** **عَلَى** **اَيُّكُمْ** **اَنَّهُ**
ذَا **فِيْ** **هٰذَا** **الْحَدِيْثِ** **وَمَنْ** **عَدَلَ** **فَهُوَ** **شَهِيدٌ** **مَّرْجَمٌ** **وہی** **جو** **اوپر** **گذرا** **ع** **سُئِلَ**
بِهٰذَا **الْاِسْنَادِ** **وَفِيْ** **حَدِيْثِهِ** **قَالَ** **اَخْبَرَنِيْ** **عَبْدُ** **اللّٰهِ** **بْنُ** **مِقْسَمٍ** **عَنْ** **اَبِيْ** **مَالِكٍ** **وَنَادِيْهِ**
وَالْفَخْرِيُّ **شَهِيدٌ** **مَّرْجَمٌ** **وہی** **جو** **اوپر** **گذرا** **ع** **حَفْصَةُ** **بْنْتُ** **سَيِّدٍ** **قَالَتْ** **قَالَ** **لِي**
النُّبُّ **بْنُ** **مَالِكٍ** **رَضِيَ** **اللّٰهُ** **عَنْهُ** **بِمَاتَ** **يَحْيٰى** **بْنُ** **اَبِيْ** **عَسَدَةَ** **قَالَتْ** **قُلْتُ** **بِالطَّاعِنِ**

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ حَفِصَهُ
 بَنَتِ سِرِّينَ وَرَوَّاهُ النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي فِي جَمْعٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ كَسَّ عَارِضَهُ
 مِنْ مَسْجِدٍ مِنْ نَعْنِي كَمَا طَاعُونَ كَرَمَ أَوْ نَهْجٍ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي فَرَمَا طَاعُونَ
 فِي نَهْجِ الْمَلِكِ لِيَعْنِي سِرِّ قَتِيلُونَ بِهِيَ يُونُزُ نَعْنِي مَوْلَى حَاجِي وَحَفِظَ مَشْهُورَ مَوْلَى
 بِدَلِجِ الزَّمَانِ صَاحِبِ أَوْ مَوْلَى حَافِظِ حَاجِي فَرِيدِ الزَّمَانِ أَوْ مَوْلَى حَاجِي سَعِيدِ الزَّمَانِ نَعْنِي مَشْهُورَ حَرِيرِ
 مِنْ طَاعُونَ كَمَا مَطْعُونَ هِيَ مَرَّةً مَطْعُونَ هِيَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَمْ يَشْهَدَ تَكَا أَجْرَ دُيُوسَ أَدْرَهَارَ
 أَوْ كَلَى مَلَا قَاتِ حَبِثَ مِنْ نَضِيبِ كَيْسَ جَوَّاهِي مَسْلَمَانِ اسْ رَجَبِ كُثْبِ مِينِ وَهَلْ سَمَّ جَارُونَ بِهِيَ يُونُزُ كُ
 ابْنِي دَعَا خَيْرَ فَرَاوَشِشَ فَرَاوَيْنَ عَجَلْنَ عَاجِمِ فِي هَذَا أَلَمْ يَشْهَدَ بِمِثْلِهِ رَجَبِ
 دَهِي جَوَّاهِي كَذَرَا كَفَاقِ فَصَلِّ النَّحْيِ بِزَمَانِ كَا ثَوَابِ عَجَلْنَ عَقْبَةَ بَنِ عَاصِمِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنَسَبِ
 يَقُولُ وَأَعْلَى لَكُمْ مَا لَكُمْ مِنْ قُوَّةٍ الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى
 عَقْبَةُ بَنِ عَامِرٍ رَوَّاهُ النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي فِي جَمْعٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ كَسَّ عَارِضَهُ
 فَرَمَا فِي تَارِكِ كَا فَرُونَ كَيْ لِيَعْنِي زُورُ كُورُورِ مَرَاتِيرِ أُنْدَارِي هِيَ زُورُ مَرَاتِيرِ أُنْدَارِي هِيَ زُورُ
 نَعْنِي مَرَاتِيرِ أُنْدَارِي هِيَ زُورُ نَعْنِي عَقْبَةُ الرَّحْمَةِ نَعْنِي كَمَا جَبَادُ كَيْ لِيَعْنِي تَارِكِ أُنْدَارِي سَمِعْتُ كِي
 فَضِيلَتِ أَحْمَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي فِي جَمْعٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ كَسَّ عَارِضَهُ كِي
 سَوَارِي أَوْ دُرُورِ عَقْبَةُ الرَّحْمَةِ نَعْنِي كَمَا جَبَادُ كَيْ لِيَعْنِي تَارِكِ أُنْدَارِي سَمِعْتُ كِي
 قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 اللَّهُ تَعَالَى لَكُمْ مَا لَكُمْ مِنْ قُوَّةٍ الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى
 عَنِّي رَوَّاهُ النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي فِي جَمْعٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ كَسَّ عَارِضَهُ
 مَاتَ بِرَفْعِ يُونُزُ كَيْ لِيَعْنِي زُورُ كُورُورِ مَرَاتِيرِ أُنْدَارِي هِيَ زُورُ مَرَاتِيرِ أُنْدَارِي هِيَ زُورُ
 تَارِكِ أُنْدَارِي سَمِعْتُ كِي فَضِيلَتِ أَحْمَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي فِي جَمْعٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ كَسَّ عَارِضَهُ
 اللَّهُ تَعَالَى لَكُمْ مَا لَكُمْ مِنْ قُوَّةٍ الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى الْإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى
 قَالَتْ لِيَعْنِي عَقْبَةُ بَنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي فِي جَمْعٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ كَسَّ عَارِضَهُ

[illegible]

اثنین قیامت تک عقل عبد الرحمن بن عوف قال كنت عند مسلم بن عبد
 الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال عبد الله بن عمر
 لا أعلم شيئا من الخلق سقم فمات من اهل الجاهلية الا ان عوف لا يذكره عليه السلام
 فبينا هم على ذلك اقبل عقبة بن عامر رضي الله عنه فقال له مسلم بن عوف
 انتم ما تقول عبد الله فقال عقبة هو احكم وانا انا فسمعت رسول الله صلى الله عليه
 وسلم يقول لا تزال عصاة من امتي يقابلون على امر الله قاهرين لعل وجههم كوجه
 من الخلق حتى تاتيهم الساعة وهم على ذلك فقال عبد الله احل لعمري ان الله يبعث
 رجلا ليس له من الدنيا حظ ولا نذر فلا تترك نفسك وقلبك فيقال حبة من ايمان الا فبقت
 لعمري شيئا من النار على وجههم تقوم الساعة ثم حمى عبد الرحمن بن شماسه قمرى سے روایت سے
 میں مسلم بن محمد کے پاس بیٹھا تھا اون کے پاس عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدترینوں کے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ ہی
 حیات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ انکو دیدے گا لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبة بن عامر اسے سنانے ا
 سے کہا امیر عقبة عبد اللہ کیا کہتے ہیں عقبة نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑے گی
 گی اور اپنے دشمن پر غالب ہوگی جو کوئی انکا خلاف کرے گا انکو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا یہاں تک
 کہ قیامت آجائی اور وہ اوس حال میں ہونگے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بے شک حضرت نے
 ایسا فرمایا لیکن بہر اللہ تعالیٰ ایک ہوا یہ جو گاجس میں شک سی ہوگی اور شکیم کی طرح بدن پر ہوگی
 وہ نہ جوڑوگی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر سی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مارل جاوے گی بعد ازاں
 کے سب سے کافر لوگ رچا دیں گے اونہی پر قیامت قائم ہوگی عقل صحیح صحیح ابن ابی وقاص
 اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینال اهل الغرب ظاہرین
 على الحق حتى تقوم الساعة ثم حمى سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت سے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا تمام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک
 کہ قیامت قائم ہو جائے **باب** مداعاة مصطفیٰ اللہ وآب فی السیر والکبی عن

التَّحْرِيسُ فِي الطَّرِيقِ جَانِزُونَ بِلَيْلَى كَخَيَالِ كَهَا سَفَرِيْنَ اَوْرَات كَوْرَسْتِيْن اَوْتَرْنِي سَوَا نَعْتِ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
 سَافَرْتُمْ فِي الْخُصْبِ فَاعْطُوا الْاَزْلَ حَظَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مِنْ اَرْضٍ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ نَاكِسِيْكُمْ
 عَلَيْكُمْ اَلْسَيْنَ وَاِذَا عَرَسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا كَمَا دَى الْعَوَاقِمُ بِاللَّيْلِ **ترجمہ**
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر
 کرو جاؤ اور پانی کے زمانے میں رہنے آجو موسم میں جب جانزوں کو پانی اور چارہ بافراط ہو تو
 اونٹوں کو انکا حصہ لینے دو زمین کے سبب سفر کرو مخطمین قلعہ سی چلے جاؤ اور نہر نامہ قلعہ زدہ ملک
 سے قلعہ پار ہو جاؤ دین اور جب رات کو تم اوترو تو راہ سے بچ کر اوترو **ف** کیونکہ راہ میں اکثر خراب
 ہی آتے ہیں اور رات کو کھڑے کوٹے سانپ وغیرہ ہی اودھیرے گذرتے ہیں کچھ کہانا وغیرہ جن
 لینے کے لیے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخُصْبِ فَاعْطُوا الْاَزْلَ حَظَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مِنْ اَرْضٍ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ
 نَاكِسِيْكُمْ وَاِذَا عَرَسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا كَمَا دَى الْعَوَاقِمُ بِاللَّيْلِ **ترجمہ**
 اسی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب قلعہ میں سفر کرو تو جانزوں کے
 منفر جانے رہنے سے پہلے انکو قلعہ لے جاؤ اس لیے کہ اگر قلعہ زدہ ملک میں زیادہ قیام ہوگا تو جانز
 چارہ نہ پا کر بالکل مٹ جاؤ دین گے اور ان میں صرف بڈیاں و سجادین کی منفر نہ رہے گا **ف**
 السَّفَرُ قَطْعَةُ مِنَ الْعَذَابِ سَفَرُ اَيِّكَ عَذَابِ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قَطْعَةُ مِنَ الْعَذَابِ نَحْنُ اَحْكَمُكُمْ
 نَوْمُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَفْسَتَهُ مِنْ رَجْعِهِ فَلْيَجْعَلْ اِلْاَهْلَهُ
 قَالَ **عَنْ** **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے نگو سونے اور کہانے اور بیٹنے سے
 رہنے اپنے وقت پر چیزیں نہیں ملتیں اکثر تکلیف ہو جاتی ہے تو جب کوئی تم میں سے اپنا
 کام سفر میں پورا کر لے وہ قلعہ اپنے گھر کو چلا آوے **ف** **ترجمہ**
 الطَّوْفُ لَيْلًا مَسَافِرُ اَبِي گھر میں رات کو نہ لوٹے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ خُدْرَةٌ أَوْ حَشِيَّةٌ
 تَرْجُمُهُمْ بِسُورٍ أَوْ بِرَدِيتٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرٌ أَوْ بَعْضُ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ
 لَيْتَ (مَا كُنْ عَوْرَتُكَ أَوْ تَكُنْ سَوِيًّا مَوْجِدًا) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا جَاءَهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَكُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْرِي مَنْ هُوَ قَالَ تَرْجُمُهُ دَهِي جَوَادٍ بِكَذَا **عَنْ** جَابِرِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا جَاءَهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَكُ قَالَ لَمَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي خُدْرَةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَدْ هَبْنَا لِيَدْخُلَ فَقَالَ أَمْضُوا بَعْثِي تَدْخُلُ لَيْلًا أَوْ حَشَاةً
 كَيْ تَمُتَّ شَيْطَانُ الشَّيْطَانَةِ وَتَكُنْ مِنَ الْمُغْتِيبَةِ **تَرْجُمُهُ** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ سَوِيًّا بِسُورٍ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاهِيَةً أَيْ أَيْ جَوَادٍ مِنْ حَبِ مَدِينَةٍ مِنْ أَسْفَلِ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ
 أَيْ فَرَا بِثَمِيرٍ وَبِسُورٍ أَوْ بِرَدِيتٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرٌ أَوْ بَعْضُ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ
 هَذَا دَهِي بَالِي كَرِ (يَعْنِي بَالِي لَيْسَ) **ف** أَخْبَرْتُ عَنْ مَعْلُومٍ أَنَّ كَبِيرَ رَاتٍ كُوَيْسِي كَبِيرُ مِنْ جَابِلٍ دَرَسَتْ
 هِيَ رَدِيتُ كَيْ هِيَ كَبِيرُ وَالرَّانِ كُوَيْسِي مَوْجِدًا كَيْ فُلَانِ شَخْصٍ أَوْ أَيْوَالَةٍ مِنْ أَوْرَثَانِ كَبِيرٍ جَابِلٍ
 هِيَ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْرِي مَنْ هُوَ فَطَرُّوْهُ فَاسْتَمْتِ تَكُنْ مِنَ الْمُغْتِيبَةِ وَتَكُنْ مِنَ الشَّيْطَانِ
تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ سَوِيًّا بِسُورٍ أَوْ بِرَدِيتٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرٌ أَوْ بَعْضُ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ
 رَاتٍ كُوَيْسِي لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ (مَكِّيَّةٌ بِثَمِيرٍ) أَيْ بِهَا تَكُنْ كَبِيرُ كَرِ دَهِي عَوْرَتُ جَابِلٍ
 خَادِمٌ سَفَرٍ مِنْ هَذَا أَوْ كُنْ كَبِيرُ كَرِ دَهِي عَوْرَتُ جَابِلٍ كَرِ بَالِي بِرِثَانٍ مِنْ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَيْ سَوِيًّا بِسُورٍ أَوْ بِرَدِيتٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرٌ أَوْ بَعْضُ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ
 قَالَ كُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طَرُّوْهُمَا
تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ سَوِيًّا بِسُورٍ أَوْ بِرَدِيتٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرٌ أَوْ بَعْضُ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ
 هُوَ لَوَاكِبٌ هِيَ الْيَكَارَاتُ كُوَيْسِي كَبِيرُ مِنْ دَهِي (أَوْ جَوَادٍ كَبِيرٍ دَرَسَتْ سَوِيًّا بِسُورٍ أَوْ بِرَدِيتٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرٌ أَوْ بَعْضُ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ)
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ سَوِيًّا بِسُورٍ أَوْ بِرَدِيتٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرٌ أَوْ بَعْضُ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ
 عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَطْرُقُ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْرِي مَنْ هُوَ
 أَوْ يَطْلُبُ عَزَّ وَجَلَّ **تَرْجُمُهُ** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ سَوِيًّا بِسُورٍ أَوْ بِرَدِيتٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرٌ أَوْ بَعْضُ لَيْلٍ كُنْ أَسْفَلُ صَبْرًا شَامُ كُرْ

میں انونت کہا اور کوفت فرمایا علیہ الرحمۃ کہ حاجب کئی نکار پر چوڑی بن یا جو خبر یا خبر کرنے لگیں تو
 سب سے کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ وجہ ہے یا سنت اس میں اختلاف ہو ماضی کے نزدیک سنت ہے اگر سہو
 یا عمدہ چوڑی تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر سب سے
 چوڑی دے عمدہ یا سہو تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہے احمد سے اور یہی مروی ہے ابن کثیر
 اور ابی ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جہم
 علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہو چوڑی تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چوڑی تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا
 ہے کہ ہر فکاری گنتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ
 اور جہم اور علما کا احسن اصبری اور رضی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کہ نزدیک لگتے کا شکار درست نہیں ہے
 کیونکہ وہ شیطان ہے اور یہ ضرور ہے کہ کئی فکاری یعنی سدا یا سہو پر اگر کتا سدا یا سہو نہ ہو تو اس کا شکار بالاجماع
 حرام ہے اور جو سدا یا سہو گریں چوڑی فکاری کرے تو اس کا شکار حرام ہے سہو پر نزدیک اور اکثر علما کہ نزدیک
 پر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور احمد سے روایا یہی نقل کیا ہے اور دوسرے ان اگر
 شریک ہو اس گنتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چوڑی شریک ہو یا اس کا چوڑی والے شریک ہو یا مجوسی ہو تو وہ
 شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے اور معراض کثیر میں اس کو بھڑکی کو جس کی لوک پر لوٹ لگا ہو یا لوٹ نہ ہو اور بعض
 کہا معراض وہ تیرہ بغیر بیل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک
 لکڑی ہے جس کے دو کنارے چیلے اور پیچے موٹی ہوتی ہے اور کھل اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار
 ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے احمدیث کو اس طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلیہ نے کہا ہے کہ غیل
 کا شکار یہی درست ہے اور سعید بن السیب اور جہم اور علما سے منقول ہے کہ گول کا شکار یعنی غیل کا مطلقاً درست
 نہیں ہے جبکہ اس جانور کو زندہ پا کر نہ کریں انتہی مختصراً **حج** عَدِیُّ بْنُ حَاسِمٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْتُ إِيَّاكُمْ قَوْمٌ بَصِيْدٌ بِطْنٍ وَانْكَارٌ
 إِذَا ارْتَكَبْتَ كِلَايَكَ الْمُعْلَى وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَكَ عَلَيْكَ وَإِنْ تَكُنْ
 رَاكِبًا أَنْ يَأْكُلَ الْهَكْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنْ أَخَافُ أَنْ يَكُونَ لَنَا أَمْسَكَ حَلْفُكَ وَ
 إِنْ خَاطَمَا كِلَايَكَ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتھن سے آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتھن کو

مَا أَصَابَ مِنْهُ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِغَيْرِهِ فَهُوَ وَفِيكَ وَسَأَلْتُ عَنْ صَبَدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا
 أَمْسَكَ عَلَيْكَ دَلَمَّا يَا كُلُّ مِثْلِهِ فَإِنْ ذَكَرْتَهُ أَخَذَهُ فَإِنْ وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ كَلْبًا اخْتَصَا
 فَخَشِيَتْ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ كَلْبًا نَأَى كُلُّ إِثْمَا ذَكَرْتَ ائْتَمَّ اللَّهُ عَلَى كَلْبِكَ
 دَلَمَّا تَذَنُّ كُنْ عَلَى عَيْنَيْهِ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہا وہ دوسرے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ کتے کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سر گھر تو کہاں لے اوسکو اور جو پٹ لگے تو وہ نہیں
 لے کہا وہ نہیں لے اوسکو کہا لے لیں کہ اوسکی ذکوہ بھی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ
 اور بچے یہ دو کتے دوسرے کتے نے بھی اوس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کہا اوسکو اس لیے کہ تو
 اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لے پڑے دوسرے کتے پر **عن** زکریا بن ابراہیم عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ وہی جو اور پکڑا **عن** عبد بن حاتم عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 مَا كُنْ كَلْبًا قَدْ أَخَذَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِذَا كُنَا مَسْتَيْتَ عَلَى كَلْبِكَ
 دَلَمَّا تَذَنُّ كُنْ عَلَى عَيْنَيْهِ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے کہا ہمارا ہمارا ہمارا اور شریک اور
 نوک تھا نہ میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اوس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا
 شکار پر چڑھتا ہوں پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ کتا کس نے پکڑا آپ نے
 فرمایا مت کہا اوسکو کہ تو نے لسم اس کی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عبد بن
 حاتم عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اِبْرَحِيْمَ بْنَ أَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَسَلَتْ عَلَيْكَ
 فَأَذْكُرْ اِسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ اِمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَذْكُرْ كَلْبًا نَأَى جَاءَهُ وَإِنْ أَدْرَكَتَهُ قَدْ قُتِلَ
 لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَهُ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي
 أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَأَذْكُرْ اِسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَكُلْ حَيْدَرًا
 اَتْرَمَهُ فَكُلْ اِرْسَتْ وَإِنْ وَجَدْتَهُ عَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 مجھ سے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑ کر تو اس کا نام پھر اگر وہ روکے تیرے شکار کو تو اسی زندہ پاؤ تو پھر کھو اور جو مار ڈالا ہوگا

نہیں اس میں کوئی شبہ تھا اور اسکو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا لے اور جانور مارا گیا ہو تو موت کہا
 اور کہ کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اسکو اور جو تو تیرے تو اسے قتال کا نام لے پھر اگر تیرا شکار ریشہ کہا کر
 ایک دن تک غائب رہے بعد اوس کے تو اس میں سوا اپنے تیرے اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو کہا اسکو اگر
 شیر اچھا ہے اور جو تو اسکو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو موت کہا **حکم** **عبدی بن حاتم** رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن الصبیح** قال اذا رمیت بسمی
 فاذا کبر اسم اللہ فان رجعت فقل کفر الا ان تحبہ فمذوقہ فی ما فی ذلک لا تذری لک ما
 فیکلک او ستمک **مرحومہ عدی بن حاتم** سوادیت ہر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
 شکار کر آپ نے فرمایا جب تو تیرے تو اسے قتال کا نام لے پھر اگر تو اسکو مارا ہو پائے تو کہا اسکو اگر جس صہرت
 میں باغ میں پڑا ہو تو موت کہا اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر مرے تیرے **حکم** **ابن ثعلبہ**
 الخشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول
 اللہ انما بارحی قوم من اهل الکتاب فاکل فی النبیحہ فاحض حید اصید یقونی و احید
 یکل المعکرم او یکل الذی لیس بمعکرم فاحید مال الذی یحل لنا من ذلک قال انما ما ذکرک
 اذکرم بارحی قوم اهل کتاب فاکل فی النبیحہ فان رجعت فمذوقہ فی ما فی ذلک لا تذری لک ما
 فیما ران لکم تجیدوا فاعیلوہا لکم کما فیما ذکرک انک بارحی صید فم
 اصبت یقوسک فاذا کبر اسم اللہ فکل کل و ما اصبت یکلک المعکرم فاذا کبر اسم اللہ فکل
 کل و ما اصبت یکلک الذی لیس بمعکرم فاذا ذکرک ذکرک فکل **مرحومہ ابو ثعلبہ خشی رضی اللہ**
 تعالیٰ عنہ سوادیت ہر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا بارحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب
 (یعنی یہود یا نصاری) کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کہا نا کہا تھے ہیں اور ہمارا ملک خفا
 کا ملک ہے تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھاتے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا
 ہوں اس کتے سے جو سکھا یا نہیں کیا تو بیان کیجیے مجھ سے جو حلال ہوں میں آپ نے فرمایا تو نے جو کہا
 میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں اور ان کے برتنوں میں کہا ہوں تو اگر نکلو اور برتن مل سکیں تو موت کہا تو ان کے
 برتنوں میں اور جو اور برتن نہ ملیں تو وہ مولوں کو پھر کناؤ ان میں **ف** **نودی** نے کہا ابو داؤد کی
 روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی مذہبوں میں سوچا تھے میں اور اپنی برتنوں میں

شراب پیر میں تیب پئے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن طین خوان میں کہاؤ پیر اگر نہ طین خود ہر دو ادا
 ان کو پیر کہا پیر ادا میں اور یہ حدیث مخالف ہر فقہاء کے نقل کے جو کہتے ہیں مشرکین کے برتن کا شراب
 درست ہر دو ہونے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگر وہ برتن طین مسکتا ہو اور اس حدیث سے
 جب دو سر برتن مسکتا ہو تو اسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور وہ ہونے سے یہ کراہت نہیں نکلتی
 اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جن میں سر کا کرشت ہوا ہو یا شراب یا جام یا ہوا
 فقہاء کی مراد وہ برتن ہیں جن میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو اسے مختصراً **حاصل** حیوۃ چنانچہ
ابن مسعود **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** **قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زُهْرٍ لَحْدِيْدٌ كُنْ فِيْهِ صَيْدُ**
الْقَوْسِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **حاصل** **ابن ثعلبہ** **عَنِ الشَّيْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِمَكْمَلٍ كُنَّابَ هُنَّكَ فَاَوْزَكَةً كُلُّ مَا لَمْ يَنْتَبِہْ ترجمہ ابو نعیم سے
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پیر شکار غائب ہو جاوے بعد اس کے طے
 تو کہا اس کو جب تک یہ دور نہ ہو **حاصل** **ابن ثعلبہ** **عَنِ الشَّيْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِمَكْمَلٍ كُنَّابَ هُنَّكَ فَاَوْزَكَةً كُلُّ مَا لَمْ يَنْتَبِہْ** ترجمہ ابو نعیم سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار زمین ہونے کے بعد جاوے وہ کہاؤ
 اس کو اگر نہ نہ گیا ہو **حاصل** **ابن ثعلبہ** **عَنِ الشَّيْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِمَكْمَلٍ كُنَّابَ هُنَّكَ فَاَوْزَكَةً كُلُّ مَا لَمْ يَنْتَبِہْ ترجمہ ابو نعیم سے
ابن مسعود **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** **قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زُهْرٍ لَحْدِيْدٌ كُنْ فِيْهِ صَيْدُ**
الْقَوْسِ **قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِمَكْمَلٍ كُنَّابَ هُنَّكَ فَاَوْزَكَةً كُلُّ مَا لَمْ يَنْتَبِہْ** ترجمہ ابو نعیم سے
 بعد اگر طے تو کہاؤ اگر جب شکار سے اوپر نہ آئے **باب** **عَنْ جَدِّہِ اَکْبَرُ**
ذِیْ نَابِہِ مِنَ الشَّيْخِ اَکْبَرُ **عَنِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ** **عَنِ الشَّيْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
 دوسرے پرندے کی حرمت کا بیان **حاصل** **ابن ثعلبہ** **عَنِ الشَّيْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
الْبَیْہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **عَنِ اَکْبَرُ** **عَنِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ** **عَنِ الشَّيْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِمَكْمَلٍ كُنَّابَ هُنَّكَ فَاَوْزَكَةً كُلُّ مَا لَمْ يَنْتَبِہْ ترجمہ ابو نعیم سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے شکار کر لیا تو اسے کھانے سے روک دے

کے کہانے سے دوسری بے گہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو جب کتاب کے نام کے ملک میں آئے محکم
 اِنْ شَكَكَ الْخُتْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 أَكْبَلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ قَالَ ابْنُ شَيْبَانٍ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْ عَمَلِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ
 كَتَبْتُ ابْنُ ابْنِ أَبِي رَيْسٍ دَكَانَ مِنْ قُبَا أَهْلُ الشَّامِ مَرْجَمٌ ابْنُ ثَعْلَبَةَ شَتَّى سُرُورِيَّتِ هُوَ مَنْعٌ كَمَا رَسُولُ
 اسرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وقت ابو ذر سے کے کہانے سے ابن شہاب نے کہا ہے یہ حدیث
 حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک مجھے ابو ادیس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں
 میں سے ہے **عَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْخُتْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَتَبَ عَنْ أَكْبَلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ مَرْجَمٌ وہی جو ادپر گزرا **عَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ**
بِطَلِّ الْأَسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَخَمْرٍ وَكُلِّهِمْ دَكَانَ أَكْبَلُ الْأَصْلَحِ وَبِطَلِّ
فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ مَرْجَمٌ وہی جو ادپر گزرا **عَنْ**
ابْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَعْنَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
فَأَكْبَلَهُ حَرَامٌ مَرْجَمٌ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُرُورِیَّتِ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہر ذات والے درندہ کا کھانا حرام ہے **عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
بِطَلِّ الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ مَرْجَمٌ وہی جو ادپر گزرا **عَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ
الطَّيْرِ مَرْجَمٌ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ہر ذات والے درندہ اور ہر پنجہ والے پرندے سے **عَنْ** شُعْبَةَ بِطَلِّ الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ مَرْجَمٌ
 وہی جو ادپر گزرا **عَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَتَبَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ مَرْجَمٌ وہی جو ادپر
 گزرا **عَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
بِطَلِّ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ مَرْجَمٌ وہی جو ادپر گزرا **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے
 کہ ہا جہد علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد کا یہ مذہب کہ ہر درندہ ذات سو فکار کرنے
 والا اس طرح ہر پرندہ پنجہ سے فکار کرنا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے

باب اِیَّاحَ مَیْمَنَاتِ الْجَنِّ رِیَابِے مَرُو کا مباح ہونا **ع** جابر رضی اللہ عنہ
 عَنہُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَامِرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ شَاتِلِي حَيْدِ الْفَرَسِ
 وَزَوْدَ رَا حُورَ أَبَا مَرْثَمٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا كَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَشَاكَتُ
 كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَضْرِبُ عَلَيْهَا مِنْ الْمَاءِ نَتَكَلِّفُ
 يَوْمَنَا إِلَى الْبَيْتِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعَصِيٍّ خَطِّ تَمْرٍ نَبْدُهُ بِأَلْمَاءٍ فَنَتَاكُ كَهَ قَالَ وَأَنْطَلَقْنَا عَلَى
 سَاحِلِ الْجَنِّ نُرْفِعُ كُنَّا عَلَى سَاحِلِ الْجَنِّ كَهَيْئَةِ الْكُتَيْبِ الضَّخْمِ وَالنَّيَّاهِ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ
 لِدَعْصِ الْعَشِيرِ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَیْمَنَةُ ثُمَّ قَالَ كَالْبَلِّ نَحْنُ دُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَضْطَرُّ ثُمَّ نَقُولُ قَالَ فَأَمَّا نَا عَلَيْهِ نَمُصُّ رَا حُورَ فَكَانَتْ مَاءً حَتَّى
 مِمَّا فَكَانَ رَقْدًا نَيْنَا نَشْكُرُ مِنْ وَقَبِ عَيْنِنَا بِأَنْتَالِ الدُّهْنِ وَتَنْطَعُ مِنْهُ الْفِدْرُ وَكَانَتْ
 أَوْ كُنَّا نَرَى التَّوْرَةَ فَلَقَدْ أَخَذْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَلَا تَفْعَلْ عَشْرَ رَحَلًا فَاتَّعَدَّ هُمْ فِي وَقَبِ عَيْنِنَا
 وَأَخَذْنَا حِلْمًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَتَانَا مَا فَتَحَ رَحَلُ اعْظَمَ بَيْنَهُمَا فَكَانَتْ مِنْ خَوْفِهَا تَزْدَنَ مِنْ
 لَحْمِهِ وَفَاتَتْ كُلَّهَا قَدْ مَاتَ الْكَيْسِيَّةُ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ كَرَامًا فَذَكَرَ
 فَقَالَ هُوَ رَدِّي لِحُرَجَةٍ اللَّهُ لَكُمْ فَفَصَلَ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ لَنْ تَطْعَمُوا قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِنْهُ فَأَكَلَ **ع** ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا اور ہمارا سردار ابو عبیدہ بن الجراح بھیجا کہ ہم عین قریش کے قافلہ سے اور ہمارے
 ترافے کے لیے ایک شہلیہ کھجور کا دیا اور کچا پ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک کھجور (دہر روز) دیا کرتے تھے
 ابو الزہیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے اور انہوں نے کہا اس کو چوس لیتو تھے
 بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو ساری دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی کلوڑوں
 سے پتے جھاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کہاتے **ف** زوی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث
 سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور پوک کسود لڑائی سے
 بہت سمیت نہ ہوتے تھوڑے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے لٹنے اپنی گردنوں پر لیجے تھے اور ایک
 روایت میں ہے کہ جب تیرے ہو چکا تو ابو عبیدہ کے لٹنے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر دہم کو ایک
 ایک کھجور اوس میں سے دیتے تھے **ع** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے

ران ایک لینی سی مولیٰ چنیر نمودار ہوئی ہم اوس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہی جس کو عنبر کتہو میں
 ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہی بہر کہنے لگے ہمیں ہم اوس کے رسول کے پیچھے ہوئے ہیں اور اوس کی راہ میں
 نکلے ہیں اور تم بیکار ہو رہی ہو (بھوک کے ماری) تو کہاؤ اوس کو جا رہے کہا ہم وہاں ایک مصنفہ ہی
 اور ہم تین سو آدمی تھے اُسکا گوشت کہا یا کیے بیٹا شک کہ ہم موٹے ہو گئے جا رہے کہا تم دیکھو ہم
 اوس کی آنکھ کے حلقہ میں سے جربی کے گھڑے کے گھڑے بہرتے تھے اور اس میں سے بیل کے برابر
 گوشت کر ٹھٹے کاٹتے تھے آخر ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اوس کی آنکھ کے
 حلقہ کے اندر بیٹھے گئے اور ایک بیل اوس کی بلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی بہر سے بڑے اونٹ
 پر پالان باندھی اُن اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تیرہ اوس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اوس کے
 گوشت میں سے وشتان بنایے تو شے کے وسط روشتان جمع ہو وشتان کی ذبیقہ وہ اُٹھا ہوا گوشت جو سفر
 کے لیے رکھتے ہیں احب ہم بدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ فقیر یا
 کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رفق نہا جو تہار سے لیے اوس نے نکالا تھا اب تہار سے پاس کچھ پر اُسکا
 گوشت ہم کو بھی کھلاؤ جا رہے کہا ہم نے اُسکا گوشت آپ کے پاس بھیجا آپ نے اوس کو کھایا **ت**
 نودی علیہ الرحمۃ کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوس کو مزار کہا پھر انکا اجتہاد بیل
 کیا اور انہوں نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر ہے اور مضطر کے لیے مردار ہی حلال
 ہے اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو اُسکا گوشت مانگا تو اُن کے دل کو خوش کرنے
 کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا با اِس کہ وہ حاضر اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ نے اُسکو شہرک
 سمجھا اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست کو کوئی شے مانگنا درست ہے اور رسول
 حرام نہیں ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی بیٹا شک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
 میں ہی اور اس امر کی کہ دیا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مردار سے خواہ شکار سے مردار اور اجزاء
 کیا ہے اہل اسلام نے مجہلی کی حالت پر اور ہماری اصحاب نے منیڈک کو حرام کہا ہے اور منیڈک
 کے سوا اور درپای جانور دن میں تین قول میں سب میں صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور
 امام مالک کہ نزدیک منیڈک بھی درست ہے اور ابو حلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سو اچھلی کے
 اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے سب طرح وہ مجہلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آدمی ہمارے

[illegible]

تَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْفَأَ الْقُلُودِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لَحْمِ
الْحُمُرِ شَيْئًا قَالُوا فَكَيْفَ نَأْكُلُ إِنَّمَا نَحْنُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَدْرِي كَيْفَ
نُحْمِلُ وَقَالَ اخْرُجُوا عَنْهَا الْبَيْتَةَ **ترجمہ** سلیمان شیبان سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ
بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے ہیں ہم خیبر کی راتوں کو برو کے ہوئے حبش بن ہوانہ ہم سب کے گدھوں پر
گرے اور ان کو کھانا حبش بن ابی نے لگین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا
اوندادو دیون کو اور گدھوں کو گوشت پر کچھ نہ کھاؤ وقت بھڑکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے
کہ گدھوں پر کھانا نہیں کھاؤ اور بعضوں نے کہا نہیں پھر اس کو حرام کر دیا **عَنْ** الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولَانِ أَصْبَحْنَا حُمْرًا فَطَبَخْنَا مَا فَتَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَأَ الْقُلُودِ
ترجمہ برابر اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ میں نے گدھوں کو بکرا اور انکو بکرا یا بھرا آپ کے منادی
نے آواز دی اولیٰ دوا ندرین **عَنْ** أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَصْبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرٍ حُمْرًا فَتَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْفَأَ الْقُلُودِ
ترجمہ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن گدھوں
کو بکراے بہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اولیٰ دوا ندرین کو **عَنْ**
الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا نَحْنُ يَوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ **ترجمہ** برابر سے
روایت ہے کہ ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَ نَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُكْلِفَ لِحْمُ الْحُمُرِ
الْأَهْلِيَّةِ قِيَّتَهُ وَتُضَيِّقَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ **ترجمہ** برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت پسینا کو
کا کھانا ہوا یا کھانا بہر نہیں کھایا اور اس کے کہانیا **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ حُمَاقٍ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ
ترجمہ وہی ہوا اور گدھوں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَا أَدْرِي إِنَّمَا
نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّكَ كَأَنْ خُمُرَكَ لِلنَّاسِ كَقَدْرٍ
أَنْ تَذْهَبَ حُمْرُكُمْ خُمْرًا وَخُمْرُكُمْ فِي يَوْمِ خَيْبَرٍ لِحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ **ترجمہ**
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی

ترجمہ ابن ماجہ اور ترمذی میں ہے کہ ایک آنویا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کہہ
 کہا لیے گئے پھر دوسرا آیا اور بولا کہ ہے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا
 اللہ اور رسول اللہ کا تکرار منع کرتے ہیں کہ ہون کے گوشت میں کیونکہ وہ پلید میں یا نا پاک ہیں۔ انس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر انڈیاں اونٹنی کشیں **باب** اَبَا حَظْرَةَ اَكَلَ لَحْمَ الْخَيْلِ كَهَوْرُونَ
 کا گوشت حلال ہر **ف** زوی علیہ الرحمۃ نے کہا اس میں اختلاف ہے تو ناشی اور جمہور سلف اور
 خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلکہ اس میں اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما
 کے نزدیک مکروہ ہے **عَنْ** حَبَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ حُومِ الْخَيْلِ أَهْلِيَّةً وَأَذِنَ فِي الْحُومِ الْخَيْلِ تَرْجَمَهُ
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیر کے
 دن بستی کے گدھوں کے گوشت میں اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی **عَنْ**
حَبَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَكَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ الْخَيْلِ وَخَمْرَ
 الْيَحْيَى وَفَخَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَارِ الْأَهْلِيَّةِ تَرْجَمَهُ جابر بن عبد
 اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بنی خبیہ کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گدھوں کا گوشت کھایا اور
 منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے سے **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِحَدَّثِ
 الْأَسْنَادِ تَرْجَمَهُ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْأَسْنَادِ تَرْجَمَهُ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْأَسْنَادِ تَرْجَمَهُ وہی جو اوپر گذرا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا تَرْجَمَهُ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے ایک
 گھوڑہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہرہ اس کا گوشت کھایا **عَنْ** هِشَامِ بْنِ
 الْأَسْنَادِ تَرْجَمَهُ وہی جو اوپر گذرا **باب** اَبَا حَظْرَةَ اَكَلَ لَحْمَ الْخَيْلِ كَهَوْرُونَ
 (یعنی سو مار کا) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَ لَسْتُ بِأَكْلِهِ وَلَا خَيْرَ بِهِ تَرْجَمَهُ عبد اللہ بن
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ گوشت
 آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں **ف** آپ نے نہیں کہا یا کیونکہ وہ آپ
 کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ کو اس سے کراہت ہوئی جلیا دوسری روایت ہے کہ صحابہ نے

کہا یا ایک کے سامنے اس کے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہوا پر اجماع ہے مسلمانین کا یہ ابو حنیفہ سے منقول ہے
 کہ انہوں نے یہ کہہ کر (نزدیکی) **حسن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابي الصديق فقال لا اكله ولا يحرمه ترجمہ ابن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہوا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کہانے کو آپ نے فرمایا
 نہ میں اس کو کھانا ہوں نہ حرام کہتا ہوں **حسن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کوھو علی البکر حسن اكل الصب فقال لا اكله ولا احرمه ترجمہ وہی جو
 اوپر لکھا انا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے **حسن** عبيد اللہ بن عبد اللہ فیہذا الا سنادر ترجمہ
 وہی جو اوپر لکھا **حسن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصب یفقو حدیث
 البکر عن عائذ بن خالد حدیث ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغضب لکرم باکلمہ
 ولا یحرمہ فی حدیث اسامہ قال قام رجل فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عا
 لم یب ترجمہ وہی جو اوپر لکھا **حسن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کان معہ ناس من اصحابہ فیہم سفلہ فابوا لیسجد فنادی امرؤ من النساء
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک تم صبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
 لکائنہ حلال والکئیلہ لکین من طعاعی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہوا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کئی اصحاب ہوا ان میں سے بھی تھے وہ گورہ کا گوشت لائے گئے
 ایک عورت آپ کی بی بی میں سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گورہ کا گوشت ہر آپ صواب سے
 فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے رہنے مجھے اوس کے کہانیکا اتفاق نہیں ہوا
 اس وجہ سے کہ اس بات آتی ہے **حسن** زکویۃ السندی قال قال الشعمی ان ابنت حدیث
 الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عبد روفی
 اللہ تعالیٰ عنہ فیما من سنتین او سنۃ و نصف فکرم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم عن ابی ہد قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرم سنۃ
 بمثل حدیث معاذ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا **حسن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال دخلت انا و خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

[illegible]

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاضْبَانَا كَلَّ
 مِنَ الثَّمَنِ وَالْأَفْطَرِ وَتَرَكَ الصَّدَقَاتِ فَقَدْ سَأَوُكُلَ عَلَى مَا يُدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَلَوْ كَانَ حَدًّا مِمَّا أَكَلَ عَلَى مَا يُدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ حَضْرَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَ جَرْمِيرِ خَالِامِ حَفِيدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسٍ ابْنِ
 أَوْ بَنِيهِ أَوْ رَجُلٍ بِهَيْبَةٍ أَوْ بَنِيهِ كَرَامًا أَوْ رَجُلٍ سَفَرْتِ كَرَكِ جَبَرِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ جَرَامِ مَتَا تَرَاكَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 تَعَالَى اللَّهُ دَعَا تَعَالَى وَاسْتَرْخَانِ بِرِ كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَ تَسْتَعِينُكَ كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 بَعْضُهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَهْضُهُ وَلَا أَحْرِمُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيْنَهُمَا قَالَتُ مَا بَوَّعْتُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَحْلَا وَحَرَّمَ مَا
 لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَحَدَّثَهُ
 الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فَخَالَ ابْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَمْرَأَةٌ أُخْرَى إِذْ قُرِبَ إِلَيْهِمْ
 خِرَانٌ عَلَيْهِ حُمْرٌ قُلَمًا أَسَدًا أَلْبَنِي صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ يَا كَلَّ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِنَّكَ لَحُمْرٌ صَبَّ كَفَّتْ يَدُهُ وَقَالَ هَذَا الْحُمْرُ لِمَا أَكَلَهُ فَطَوَّ وَقَالَ لِمَنْ
 كَلَّمَا فَكَانَ كُلُّ مَيْمُونَةَ الْفَضْلُ وَخَالَ ابْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَكَلْتُ مِنْ شَيْءٍ لَا شَيْءٌ كَلَّمَا كُلُّ مَيْمُونَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَكَلَّمَهُ تَرْجَمَةُ بَنِي بَنِي إِصْحَمَ سَمِعَ رَوَايَتَ جَرْمِيرِ خَالِامِ حَفِيدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسٍ ابْنِ
 بَعْضُهُمْ كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ بِهَيْبَةٍ أَوْ بَنِيهِ كَرَامًا أَوْ رَجُلٍ سَفَرْتِ كَرَكِ جَبَرِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 بِرِ حَالِ بَيَانِ كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ بِهَيْبَةٍ أَوْ بَنِيهِ كَرَامًا أَوْ رَجُلٍ سَفَرْتِ كَرَكِ جَبَرِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَدُ مَيْمُونَةَ كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ بِهَيْبَةٍ أَوْ بَنِيهِ كَرَامًا أَوْ رَجُلٍ سَفَرْتِ كَرَكِ جَبَرِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 تَعَالَى عَنْهُ أَنْ كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ بِهَيْبَةٍ أَوْ بَنِيهِ كَرَامًا أَوْ رَجُلٍ سَفَرْتِ كَرَكِ جَبَرِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 كَرَامِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ بِهَيْبَةٍ أَوْ بَنِيهِ كَرَامًا أَوْ رَجُلٍ سَفَرْتِ كَرَكِ جَبَرِيَّةٍ أَوْ رَجُلٍ أَسْجَ وَاسْتَرْخَانِ بِرِ
 وَجَرْمِيرِ خَالِامِ حَفِيدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسٍ ابْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ہی تھے ایک عورت اور یہی تھی اتنے میں اُن لوگوں کے سامنے ایک غمان لایا گیا اوس میں گوشت
 ہی تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے کہا نیک قصد کیا تو میمونہ نے کہدیا وہ گوہ کا گوشت
 ہے پس نہ کر آپ نے اُٹھ کر کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو میں نے کبھی نہیں کھایا اور اُن لوگوں کو فرمایا
 تم کھاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اُس عورت نے وہ گوشت کھایا اور میمونہ نے کہا میں تو وہی
 چیم کہ اُن گل جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے اُن کے حلق جابر بن عبد اللہ
 یَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَصَدَّتْ لَکَی اَنْ یَّا کُلَّ شَیْءٍ وَکَالَا کَدْرِی
 لَعَلَّہٗ مِنْ الْفُرْدَانِ الَّذِیْ نَسَخَتْ مَرَحْمَہٗ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اوس کے کہانے سے اور فرمایا مجھے معلوم نہیں
 ہے یہ اون قوموں میں کسے جو سب سے گنہگار عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو سب
 ہوئے ہے وہ سرگئے (حلق) اِنِ الرَّبِّیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَالِ سَاکِتٍ جَابِلِہٖ الضَّمِیْرِ
 فَقَالَ لَا تَطْعَمُوْہُ وَقَدْ رَدَّہٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ النَّبِیَّ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَمْ یُحَدِّثْہٗ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَنْفَعُ بِہٖ غَیْرَ وَاحِدٍ فَاِنْ شَاءَ طَعَامُ
 عَامَّةِ الرَّعَاۃِ مِنْہٗ وَوَکُوْکَانَ عِیْنِیْ طَعْمُہٗ مَرَحْمَہٗ ابُو الْزَبِیْرِ سے روایت ہے میں نے جابر بن
 عبد اللہ انصاری سے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ اوس کو اور نابالک سچا اوس کو اور کہا کہ حضرت
 عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نابالہ دیتا ہے اُس
 سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کہاتے ہیں اور جو میرے پاس مڑتا تو میں ہی کہتا تھا حلق
 اِنِّیْ سَعِیْدٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا بَارِضٌ مُّضْطَبَّحٌ فَمَا تَأْمُرُ
 اَوْ مَا تَنْهَیْیَا قَالَ ذُکْرِیْ اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ مُسِیَّتْ فَمِنْ بَآمِیْنٍ وَکَمِیْثَہٗ قَالَ
 اَبُو سَعِیْدٍ فَمَا کَانَ یَعْبُدُ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْفَعُ بِہٖ غَیْرَ
 وَاحِدٍ وَاِنَّہٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِہِ الرَّعَاۃِ وَوَکُوْکَانَ عِیْنِیْ فِی طَعْمِہٗ اِنَّمَا عَافَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَرَحْمَہٗ ابُو سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول
 اللہ ایسے ملک میں ہیں جہاں گوہ بہت میں ذراپ کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا نبی ہر ملکہ
 کا ایک گروہ سب سے ہو گیا تھا ہر آپ نے حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اوس سے ابوسعید رضی اللہ عنہ

کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ اوس کو فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا
 ہے اکثر جہاد میں کی اور جو میرے پاس گئے ہوتا تو میں کہتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
 نفرت ہوئی **حک** اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ اَعْوَابِيَّ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اِعْجَابِيَّ مَصْبِيَّوْرَتُهُ عَابَةُ طَعَامِ اَهْلِ كَالٍ بَلَّغْتُهُ قُلْتُ
 عَاوِذُهُ نَعَاوِذُهُ فَلَمْ يُجِبْ لَنَا ثَمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَلْاَلِشَّةُ
 فَقَالَ يَا اَهْلَكَ اِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ اَبْجَحْصِبَ حُلَّيَّ مِطْرَبِ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ لَمَنْ خَصَّصَهُ دَوَابَّ
 يَدْبُوْنَ فِي اَنْ اَسْرَحِنْ نَلَا اَدْرِى كَمَلْ هَلْكَ اَمِنْهَا فَكَلِمَتُ اَكْلَا وَكَ اَكْطَى عَنَّا مَرَّ حَبَّ
 اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رُوَيْتُ بِرَ اِيْكَ كُنُوْرَ رَسُوْلِ اَلْمَدِيْنَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ اَيَا اَدْرُوْا اِيْم
 اِيْ سِيْ بِنِ بِنِ رَهْنِ جِهَانِ گَرِهْ بِهْتِ بِنِ اَدْرُوْا اِيْ اَكْثَرُ كَمَا اَسْجَعِ سِيْرُ كَرِهْ وَاَلْوَنِ كَا اَبِ نَ اَسْكَرُ
 جَوَابِ نَدِيَا سَنَ كَمَا بِرُ بُوْجِبِ اَوْ سَنَ بِرُ بُوْجِبِ اَبِ نَ تَبِنِ بَارِ جَوَابِ نَدِيَا بِرُ تَسِيْرِيْ بَابِ كَ سَعْدِ
 اَبِ اَوْ سَكُوْ اَدْرُوْا دِيْ اَوْ فَرَمَا يَا اَسَ دِيَا اِيْ اَسْرَجِلْ جَلَالَهُ نَ لَعْنَتِ كِيْ يَاعِضَهُ كِيَا بِنِيْ اِسْرَآئِيْلَ كَ
 اِيْ كَرِهْ بِرُ تُوْ اَكْثَرُ جَانُوْرُ كَرِهْ دِيَا وَ زَمِيْنِ بِرُ حَلَّتْ تَبِ مِيْنِ بِنِيْنِ جَانُوْرُ وَ زَمِيْنِ جَانُوْرُ وَ زَمِيْنِ
 بِرُ يَا كِيَا اِسْ يَ مِيْنِ اَسْكُوْ بِنِيْنِ كَمَا نَدَا اَوْ سَكُوْ حَرَامِ كَمَا هُوْنِ **بَابُ رِبَاخَةِ اَلْجَدَادِ**
ع اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسَبَ عَزَّ وَكَا اَبِ نَا كَلِ اَلْجَدَادِ مَرَّ حَبَّ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 رَسُوْلِ اَلْمَدِيْنَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَا تَهْ سَا تَ اِيْمَانِ كِيْنِ اَوْ رُ تَدِيَا نَ كَمَا تَنَ رَهْ **ح** اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَ طَلَّ اَلْمُسْتَدَادُ قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ قَالَ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 سَيِّتُ اَوْ سَبَّحَ مَرَّ حَبَّ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 رُوَيْتُ بِرَ كِيْنِ مِيْنِ اَوْ رَا بِنِ اِلِ عَمْرُ نَ نَكَبِ كَ سَا تَهْ بِرُ يَا سَا تَ **ح** اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَ قَالَ سَبَّحَ عَزَّ وَكَا تَ مَرَّ حَبَّ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَبُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 جَلَالِ بِرُ نَ بِرُ سَلَامُوْنِ كَا اَجْلَاعِ سَ اَبِ شَانَعِيْ اَوْ رَا بِرُ حَضِيْفَهْ اَوْ رَا خَمْدِ اَوْ رَا جَمْعُ بُوْرُ عِلْمَا رَا كِيَا بِرُ قَوْلِ بِرُ كَرِهْ
 بِرُ حَالِ بِرُ حَالِ بِرُ خَوَاهِ فَرَجِ كِيَا بِرُ دَ يَا زَكِيْ جَاوِ دَ سَلَامُنِ فَرَا رَا كَرِ يَا مَجْهُوْسِيْ يَا خَمْدِ مَرَّ جَاوِ دَ
 اَوْ رَا مَا كَ نَ كَمَا كَرِهْ جَلَالِ نَبِيْنِ بِرُ اَكْرُ حُوْمَرُ جَاوِ دَ اَلْبَهْتِ اَكْرُ كِيَا سَبَبِ كَرِهْ سَلَامُوْنِ كَرِهْ

اور مسکا کا مین یا اسکو با مین یا زندہ انگار مین یا مین یا مین تو حلال ہے یا نہ **باب** آیا حضرت
 الانبیا خمر گوش حلال ہے **عن** النضر بن مالک عن ابي عبد الله عليه السلام قال مررتا بامرئ من بني
 النضر بن مالك فقالوا انا نفعنا الله واولادنا فقالوا انما نفعنا الله واولادنا فقالوا انما نفعنا الله واولادنا
 فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا
 صلى الله عليه وسلم فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا فاذبحوا
 یعنی سر الظہران مین رجوا ایک مقام ہے قریب کہ کے ایک خمر گوش کا بیچہ کیا سب لوگ اس پر دروس لیکن
 تہک گو یہ مین دوڑ تو میں نے پڑیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا اونہوں نے اسکو زچہ کیا اور سبکا پتھر اور
 و دونوں مین رسول اسطر اسطریہ وسلم کے پاس بھیجین مین لیکر آیا اپنے پیدا ذکر **عن** شعبہ بن
 الاشجاء عن ابي عبد الله عليه السلام قال مررتا بامرئ من بني النضر بن مالك فقالوا انا نفعنا الله واولادنا
 نے کہا خمر گوش حلال ہے ہاں اسد رشاغی اور ابو حنیفہ اور اسعد اور محمد ہر علمائے نزدیک مگر عبد اللہ بن
 عمرو بن العاص اور ابن ابی لیاسہ اسکو کہہ سب منقول ہے اور کسی حدیث سے نہ نفع اسکو ثابت
 نہیں ہے انتہے **باب** آیا حدیث ما یستعان به علی الاضطیاء رواہ عبد اللہ بن زکریا
 الخفاف عن ابي عبد الله عليه السلام قال مررتا بامرئ من بني النضر بن مالك فقالوا انا نفعنا الله واولادنا
 بیٹا نادریت ہے **عن** ابن بريدة قال سألني عبد الله بن الفضل عن رجل من بني النضر بن مالك
 احب اليه الخفاف فقال له لا تخذ ذلك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره
 او قال يكره عن الخفاف فانك لا تصاد به الصيد ولا ينكأ به العدو ولا يكره
 النضر بن مالك فقال له لا تخذ ذلك فقال له اخبرك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم كان يكره الخفاف عن الخفاف فانك لا تصاد به الصيد ولا ينكأ به العدو ولا يكره
 کے کہ اسمہ محمد بن بیدہ سر روایت ہے عبد اللہ بن الفضل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے بارون مین
 خذف کرتے ہوئے رخصت نکال رہی مازنا یا کھلی مازنا یا کوئی اور چیز بارون کے مانند وہ انکا مین کہے بیج
 مین کہ اسکا باز رنگی اور انگوٹھے کے بیچ مین کہہ کر عبد اللہ نے اس سے کہا تو خذف رست کہ اس لیے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جانتے تھے یا نہ کرتے تھے خذف کہہ کر نہ اسکو نکال رہا تھا
 نہ دشمن مرتاہ ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا انکھ پوٹ جاتی ہے جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے

[illegible]

[illegible]

سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذر کر چند لوگوں پر چہوئے نے ایک سرخی کو نشانہ بنایا تھا اور پھر تیر چار ہوتے چہاں دن لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہ ان سے الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا یہ کام کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور پھر عیسیٰ کا کام کرے مکمل ہے سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مرنا بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیف تیان من شئین قد بضبطا طینا وھم یرمونه وقد جعلوا لصاحب الطینا کل خا لیتہ من بنی ہجرہ فکما دارا کما ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تفرقوا فقال ابن عمر من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من احدث شئنا ینہ الت وھم ھنا رحمہ سعید بن جبیر روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے چند جوانوں پر گذری اور انہوں نے ایک پتہ لگایا تھا نشانہ پر اور اس کو تیر مار رہے تھے اور جبکا پتہ ہوا اوس سے پتہ لگایا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے اوس تیر کو کھلیوے جب ان لوگوں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا تو الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اور پھر عیسیٰ کا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتل شئ من الدواب صلیا تر ھم جابر بن عبداللہ روایت ہے کہ روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باند بکر مارنے سے ✽

کتاب الاضاحی

کتاب قربانیوں کے بیان میں ہے

باب رقیقہ قربان کا وقت کیا ہے عن جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ قال شہدت الاضاحی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکرم بعد ان صلیا ففرع من صلوۃ سلم فاذ اھو یرای لھما اضاحی قد ذبحا قبل ان یفرع من صلوۃ فقال مرک ان ذبیر اھلیتہ نکل ان یصلی اور فصل یلید بھم ماکھا اخری ومن کان لکم ینبجہ فلیکن بکر یا یم اللہ۔ ترجمہ جبہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ میں عید الاضاحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ موجود تھا آپ نے بھی نہیں چھوڑی تھی اور نماز کا قانع نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں پڑھا کرتے تھے۔
 دیکھا کہ قربانیوں کا گوشت اور وہ بچ ہو چکی تھیں نماز سے قانع ہونے کے اول ہی قراپ نے فرمایا کہ
 شخص نے قربانی کا ٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے یہ شک ہے کہ اوی کا ابدہ دوسری قرآنی
 کرے لکیر نہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی اور جس نے نہیں کاٹی وہ اسے تعالیٰ کا نام لیکر کاٹے۔
 فتاویٰ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ والد اور پر قربانی واجب ہو یا نہیں جہود علماء کے
 نزدیک بانی سنت ہے اگر ترک کر لے گا تو گنہگار نہ ہو گا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہے مالک اور
 احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور زنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور
 ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک والد اور پر قربانی واجب ہے اور بخفی نے کہا والد اور پر واجب ہے بشرطیکہ وہ
 مٹا میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والہ وغیرہ واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے
 ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دوسرین تاریخ کی قربانی
 درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اس کے بعد تو شافعی اور داؤد اور ابن شذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ
 جب آفتاب نکلے دسویں تاریخ اور تا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبہ یعنی دیر میں ہوتے ہیں
 تو قربانی کا وقت اگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے کہ امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھا عید کی نماز ہی شرط ہے
 خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اور سوقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور
 عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق
 کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے قانع نہ ہو اور سوقت تک نہیں
 ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی
 کے ذبح سے قانع نہ ہو اور سوقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز دسویں
 پہلے درست نہیں اور اس کی نماز کے بعد درست ہو گا اور اس نے اپنی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہر کا
 اون کے نزدیک برابر ہیں اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے قانع نہ ہو اور سوقت تک درست
 نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہان امام نہیں ہے ورنہ آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور
 اس کے بعد درست ہو یا بغیر وقت قربانی کا تیرہویں کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ
 اور مالک اور احمد کے نزدیک بارہویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور

ہاں کہ نزدیک دست ہمیں انتہی مختصراً **عن جندب بن شفیان** قال شہدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تکلفاً قلے صلاتہ بالناس فظفر إلینکم قد دعیتم فقال من
 دعیتم قبل الصلوۃ فلیدیک شاة مکاتھا ومن لم یکذب فلیدیک عک الشجر اللہ **ترجمہ**
 جندب بن شفیان سے روایت میں عید اضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ
 چکے تو کہہ پڑیں کہ دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے بیچ کر دیا وہ دوسری بکری دیکھ کر کہہ پڑے
 جس نے بیچ نہیں کیا ہر وہ کٹا نام لیکر بیچ کر کر **عن الاسود بن قیس** جندب بن شفیان قال قال علیہ السلام لکھدین فی الاکھین
 وہی جو اوپر گزرا **عن جندب بن شفیان** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم آخرا لکم حظ فقال من کان دبیح قبل ان یصلے
 فلیعد مکاتھا ومن لم یکذب فلیدیک شاة **ترجمہ** جندب بن شفیان سے روایت میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا عید اضحیٰ کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے
 نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ ہر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کٹے **عن**
 شعبۃ بن یحییٰ الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** البراء بن ریحی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال ضحیٰ خالی ابو بردۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تذلک شاة لکم فقال یا رسول اللہ ان عندی جفۃ من الفز فقال عجز بها
 ولا تصبل لیخیرن ثم قال من ضحیٰ قبل الصلوۃ کما تذاکر لیتفہم ومن دعیتم بعد الصلوۃ
 فقد بعم شاة فاصاب سنة المصلین **ترجمہ** ہر اسے روایت میں ہر مسلمان ابو بردہ نے نماز
 سے پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)
 ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میری پاس ایک چبہ ہے میں نے کاجچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اوس کی قربانی
 کر اور میرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے اگر آپ
 نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کو لیے کاٹا (یعنی گوشت کھانے کو
 لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی
 اور وہ پاگیا مسلمانوں کی سنت کو **عن البراء بن عازب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
 خالہ ابابردۃ بن یار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دبیح قبل ان یتذکر لیتفہم صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

طرح نماز پڑھی اور سہارے قبلے کی طرف منہ کر کے اور ہماری طرح قربانی کر کے (یعنی مسلمان ہوا) وہ قربانی نہ کر کے
 جب تک ہم نماز پڑھ لیں میرے ماموںؓ کہا یا رسول اللہ میں تو اپنے پیغمبر کی طاعت سے قربانی کر چکا آپ نے
 فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گہروالوں کے لیے اوس نے کھایا یا رسول اللہ میری پاس ایک بکری ہے جو
 دو بکریوں سے بہتر ہے (نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں
 ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فرہ بکری دو ذیلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اس کی
 وہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے **حسن** البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبذ آدم فیہ فی ذی مناہدا انصلى وشعره ينحدر فنجس به
 فعل ذلك فقال اصاب سكتنا ومن ذبح فابنا هو لحم قد مآ لاهله لکن من الشاة فی
 شاة وكان ابو بردة بن نيار رضى الله تعالى عنه قال ذبح فقال عیندی بکنتہ کتخیر
 من شاة فقال اذبحها واذبح ذی عنین اذبحک ثم حمیہ برا بن عازب عن روایت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہیں (یعنی
 پیر (گہرو) اور شکر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح
 کرے تو وہ گوشت بہتر ہوگا اوس تیار کیا اپنے گہروالوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نيار نے
 ذبح کر لیا تھا پھر دو لاکھ میری پاس ایک خبہ میری ایک برس سو کم کا جو بہتر ہے سنہ سو ایک برس زیادہ
 عمر کا آپ فرمایا تو ذبح کر اوسکو اور تیرے بعد اس کی کو درست نہیں **حسن** البراء بن عازب
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذبحہ ثم حمیہ وہی جواد بکذر **حسن** البراء بن عازب
 قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوة ثم ذکر ثم نحو حدیثہم
 ثم حمیہ وہی جواد بکذر چکا **حسن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فی یوم النحر فقال لا یطعمین احدکم فیصلی قال رجل عیندی عناق لکن ھی خیر
 من شاة فقال فطعمی بها ولا تجزئ عیندی عیندی عن احد بعدک ثم حمیہ برا بن عازب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یوم النحر کو تو فرمایا
 سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کم سن) ابھی دودھ پیتی
 لچھی ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ فرمایا اوس کی قربانی کر

اور تیرے بعد ہر کسی کو مذبح کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنی بکری کا ذبح) **عن ابن عمر** (رضی اللہ عنہما) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اَبْدَلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شَعْبَةٌ وَأَطْلُفُهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ
 مِنْ مِثْلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْعَلُهَا مَكَانَهَا وَلَنْ يَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ
 ثم حججه برأب بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو روایت ہے البورہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدلے دوسرے قربانی کر وہ بولایا رسول اللہ میرے پاس توجہ دے کر سدا اور
 کچھ نہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اور نے یہ بھی کہا کہ وہ ذبح مسند ہی بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اوسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا **عن ابن عمر** (رضی اللہ عنہما) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لَكُمْ يَذْكُرُ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ يَذْكُرُ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ جَمِعَ بِهِ جَوَادِرُ كُنْزِ **عن ابن عمر** (رضی اللہ عنہما) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الْكُفْرِ مَنْ كَانَ ذَبْحُهُ قَبْلَ
 الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ نَقَامَ رَجُلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمُكُمْ يَكْتُمُونَ فِيهِ الْخُصْمَ وَذَكَرَ هُنَا
 مِنْ جِدَارِهِ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَتْ قَالَ وَعِنْدِي جَدَعَةٌ
 هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ أَنَا ذَبَحْتُهَا قَالَ فَرُخْصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَكُنْتُ بِرُخْصَةٍ مِنْ
 سِوَاهِ أَمْ لَا قَالَ رَأَيْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا كُنْتَيْنِ فَذَبَحَتْمَا نَقَامَ
 النَّاسِ الْغَنِيمَةَ فَتَوَضَّعُوهُمَا وَقَالَ فَجَبَّحُوهُمَا ثُمَّ جَمِعَ بِهِ جَوَادِرُ كُنْزِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دسویں تاریخ) ایوم النحر کو فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ
 ذبح کرے ایک شخص نے بولایا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہو جاتی ہے اور اپنے ہمسا ران
 کی محتاجی کا حال بیان کیا تا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو سچا کہا پھر وہ شخص بولایا میرے پاس
 ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذبہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہی کیا میں
 اسکو ذبح کروں آپ نے اسکو اجازت دی کہ وہ اس نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اور دن کو بھی
 ہوئی یا نہیں پھر آپ حکم دے دینے پر وہ بولگوندی کر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا
 افضل ہے ہر لوگ کہتے ہوئے اور بکریوں کو باٹ لیا **عن ابن عمر** (رضی اللہ عنہما) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُُّ خُطْبٍ مَا مَرَّ مِنْ كَانَ نَبِيٌّ قَبْلَ

الصَّلَاةَ أَنْ يُعِيدَ دُبَّهَا ثُمَّ دَخَلَ حِلَّتِ ابْنِ حَكِيمٍ مَرَّجَمِهِ وَهِيَ جَوَابُ رُكْنِهَا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمْ يَوْمَ أَفْجَى قَالَ نَجَّجْتُ
 رَجُلًا كَرِهْتُهَا ثُمَّ أَرَانِي أَنْ يَنْجُو قَالَ مَنْ كَانَ حَتَّى فَلْيَعِدْ ثُمَّ دَخَلَ حِلَّتِ ابْنِ حَكِيمٍ مَرَّجَمِهِ
 انس بن مالك سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عیدِ اضحیٰ کے روز پہ گزرت
 کی بو پائی اور منع کیا انکو دیکھ کرنے سے (غافل سے پہلے) اور فرمایا جو دیکھ کر چکا ہو وہ پہنچ کر سے
 پر بیان کیا حدیث کو اور اس طرح جیسے اور گندی **کَافٍ** بَيْنَ الْأَخْبِيَةِ قُرْبَانِي كِي عَمْرًا بِنَا
حَلَّتْ حَبَابُ رَجَمِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا
 الْأُمَيْيَةَ إِلَّا أَنْ يُعَيَّرَ عَلَيْكُمْ حُرَّةٌ لَنْ يَجُوزَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الشَّامِ مَرَّجَمِهِ حضرت جابر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امتِ کُج کو قربانی میں گزرنے (جو ایک بار
 کا ہو کر دوسری میں لگا ہو) البتہ جب تم کہ ایسا جائز نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینوں کا ہو کر ساتویں
 میں لگا ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ
 درست نہیں اور اس پر اجماع ہے مگر اور اسی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا
 جذعہ ہمارے اور اکثر علمائے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور
 جہوز کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کے قربانی درست نہیں اور
 حسن و منقول ہے کہ نیل گائے ہی سات آدمیوں کی طرف سے اور ہرن ایک آدمی کی طرف سے درست
 ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینوں کا اور بعضوں نے کہا
 سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور فضیل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک
 اونٹ ہر گائے بیل پر دنبہ بٹیر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی
 کا جانور موثر درست عمر ہوا ہے مختصراً **حَلَّتْ** حَبَابُ رَجَمِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ بِجَالٍ فَخَضَعُوا وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَحَنَ فَأَمْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَانَتْ تَحْدُ قَبْلَهُ أَنْ
 يُعِيدَ لِحْنًا وَلَا يَخْرُجَ أَحَدٌ يَخْرُجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّجَمِهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ شب میں پرم الخضر مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے اگر ہی

سے قربانی کر لی اور یہ سچو کہ آپؐ ہی قربانی کر لی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد یا کہ جس کتاب
 پہلے قربانی کر لی ہوں دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کرے
 وہ بھی نہ کرے اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی کرے لوگ بھی نہ کرے
عَنْ عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْطَأَ
عِنَا تَقِيَّةً مَعَ عَلِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَمْرُو بْنُ قَتَادَةَ قَالَ لَيْسَ لِي سَوَّلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
خَيْرٌ يَوْمَ أَنْتَ قَالَ فَتَيْبَةً عَلَى خَلَائِكَ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریان دین اپنے باروں کو باٹھنے کے لیے قربانی کے لیے ہر ایک برس کا
 بچہ بکری کا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپؐ فرمایا تو ادھیک قربانی کر۔
عَنْ عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَبِيًّا لَحْمًا يَأْتِي مَصَابِيحَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي مَجَنٌّ فَقَالَ خُذْ بِهِمَا ترجمہ
 عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں پیش
 تو میری حصہ میں ایک جذبہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری حصہ میں ایک
 جذبہ آیا آپؐ فرمایا اور یہی قربانی کر **عَنْ عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ الْجَنِّي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ خَلَايَا بَيْنَ أَخْطَابٍ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ ترجمہ وہی جو کتب
بِأَفْ اسخواب الضحیة وذبحها مشيرة بلا توكيد ولا التسمية والتكبير
 قربانی اپنے ہاتھ ہو کر یا سب سے پہلے اسم اللہ اکبر **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتِّينَ أَلْفَيْنِ أَتْرَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِأَيْدِيهِمْ وَكَتَبَ
وَضَمَّ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قربانی کی دو سیٹھ ہوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپؐ نے ذبح کیا اون دونوں کو
 اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور یکسر کہی اور باؤن رکھا اون کی گردن پکڑتے وقت تاکہ جانور اپنا
 سر نہ ملا سکے اور تکلیف نہ پاوے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں
 بے سینگ جانور یعنی جس کا سینگ لوگا ہی نہ ہو درست ہے اور جب کا سینگ ٹوٹ گیا جو اس میں خٹکان
 ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور مجہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیکار اور دیوانہ اور کا

اور نگار سے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسا ہی اند ہے یا نیچے کی اور ہمارا صاحب کہا ہے کہ فضل
 اور کم قربانی میں غنیدہ پر بزرگ پر خاکی پر چرپ کبلا بہر کالا اور سخت ہے اپنے ہاتھ پر بچ کرنا اور جانور ہے
 کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اس حالت میں سخت ہے کہ وہ بچ کے وقت خود ہی موجود رہے اور اگر وکیل کرے
 یہودی یا نصرانی کو تو مکر وہ ہے اور جانور ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو اسے مختصراً **عَنْ**
أَبِي رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ شَيْنَ الْمَلَكَيْنِ الْقَرْنَيْنِ
قَالَ فَرَأَيْتَهُ يَذْبُحُ مَسْبُودًا قَالَ ذَرَأَيْتُهُ وَأَضْعَاكَ مَحْلُوفًا قَالَ دَسَّ وَكَتَبَ مُحَمَّدٌ
وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ نَعَمْ **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنُفِخَ فِي نَفْثَةِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 ترجمہ وہی جواب دہر گزرا اس میں یہ ہے کہ اپنے کاتے وقت ہم اسد اسد اکبر کہا **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْرِ أَقْدَرِ
بَطْنِ سَوَادٍ وَبِكْرٍ فِ سَوَادٍ وَنَظَرَ فِي وَادٍ فَأَبَى لِيَسْخَى بِهِ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلَّا
الْمُدِّيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْجِدِي رَهًا يَحْبَسُ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَ الْكَبْرَ نَافِجَةً ثُمَّ
ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ لِيَسْمِعِ اللَّهُ اللَّهْمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ رَخَّ
 ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حکم دیا ایک سینہ ہاسنگ دار لایا کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو
 سیاہی میں (سینے پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا ایک ایسا ہی سینہ قربانی
 کے لیے آپ فرمایا اسے عائشہ چری لا پھر فرمایا تیر کر لے اسکو پھر سے میں نے تیر کر دی پھر آپ نے چری
 لی اور سینہ ہے گو پکڑا اسکو لایا پھر اسکو ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ یا اسد قبول کر محمد کی طرف سے
 اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اور اس کی **ف** نودی علیہ الرحمۃ
 نے کہا اجتماع ہے اسپر کہ جانور کو بائیں کر دھرتا دے تاکہ وہ بچ کر نہ دے کو آسانی سے دے چری
 دہنہ ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ پر اسکا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک
 آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اور سب کو نواب ملے گا ہمارا اور خیر ہو علماء کا یہی مذہب ہے

ایک قربانی سب گھر والوں کی طرف سے کافی ہے

اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اسکو مردہ کہا ہے اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور
 علیہ نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کہو کہ نسخ اور تخصیص صرف دعویٰ سے نہیں ہو سکتی انتہی
باب بخوار الذبح بکل ما انحصر الدّم اّلا السنّ والظفر وسانا العظام وجرہ چیز
 سے درست ہر جو خون بہاوی سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے **ع** رافع بن خدیج رحمہ اللہ
 قال سمعتہ قال قلت لرسول اللہ انا لا أقول العظم حکا ان کیست معاً مکی قال انجل
 اذ ذی ما انحصر الدّم وذلک انتم اللہ فکل لیس السنّ والظفر وسانا العظام اّما السنّ
 فعضم واما الظفر فمکی العظم قال واصابنا فصب ایل وغنم فذلک منہا یغیر قوماً وجہ
 لیسہم خبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لیضہ اولید او اید کا وابدال الوتر
 فاذا غلبتک منہا کشی فاصنعوا بہ طحکاً ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت کر میں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بٹرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چہر بیان نہیں ہیں آپ نے فرمایا
 حلیہ کر یا ہوشیاری کر جو خون بہاوی اور اس کا نام لیا جاوے اسکو کہا سوا دانت اور ناخن کے
 اور میں تجھے کہوں گا اسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن جشیون کے چہر بیان ہیں ہادی نے
 کہا ہم کلوٹا میں نے اوٹ اور بکری پہرون میں سے ایک اونٹ بگڑا یا ایک شخص نے اسکو تیرے
 مارا وہ تیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹوں میں کا بفسے بگڑ جاتے ہیں اور ہانگ نکلتے ہیں
 جیسے جنگل جائز رہا گتے ہیں ہر جب کرمی جائد الیا ہر جاوے تو اس کے ساتھ ہی کرو **ف** یعنی تیر
 بیچی وغیرہ سے اسکو مار لو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اگر وہ اس ختم سے مر جاوے تو اسکو کہا لڑوہ حلال ہے
 اور جو نہ مرے تو ذبح کر دو اور جو ہر لڑوے کا ہی لڑوے ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث کو معلوم ہوا کہ ناخن اور
 دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چری نیزہ پتھر لٹکی کا پنچ نرکل
 ٹھیکری تانبے وغیرہ سے درست ہے اگر وہ مار دے ہون اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا
 اسطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک یہی ہے درست ہے اور یہ
 دونوں باریک بطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کر (نووی مختصراً) **ع** رافع بن خدیج رحمہ اللہ
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذی الحلیۃ من یتامۃ فاصحک
 غمّاً وایلاً ففعل القوم ما لکوا فی القودور فامسوا بھا فکفوت شعراً کعشر امین الغنم

بجز دو رکعت کے باقی الحدیث گنج حیدر میں ہے بن سعید رحمہ اللہ رافع بن خدیج سرور بیت
 ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھوڑا کھلیفہ میں جو تھا نہ میں سے اور وہ کھلیفہ دوسرا ایک تمام
 ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالکھلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہی وہاں ہو کر ہی اور
 اور اونٹ مل لوگ نے جلدی کر کے انکو جویش دیا مانڈیوں میں رینے اون کے گوشت کو کاٹ کر آپ نے
 حکم دیا وہ سب ٹپان اوندائی گئیں یہ دوسرے بیان ایک اونٹ کے برابر کہیں اور بیان کیا حدیث کہ
 او بی طرح **ف** آپ نے مانڈیوں کو اوندھا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست
 نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہنچے جاوے اور دارالحرب میں ضرورت ہو کہانے کی چیز کا استعمال
 درست **عن** عبا یہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج عن محمد بن عوف قال قال رسول اللہ
 انا لا افوا العنود عند اولکس معاً مادی فندک باللیلۃ ذکک الحدیث یقتضیہ قال
 فندک علیک ابیتہ ثم جاکم مکیہ باللیلۃ حتی وہضہ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہوئی ہے
 کہا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چہرے ہیں نہیں ہیں تو ہم دیکھ کرین کرکل
 کے چمکوں سے یہ بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھر نکلا ہم نے اسکو
 سے مارا یہاں تک کہ گرا دیا اسکو **عن** سعید بن مسروق یضداً او سناد الحدیث الی الخیر
 یتماویہ وقال فیہ ولیست معاً مادی انکذبہ بالقصب **ترجمہ** وہی جو اور بگذر اسکو
 رافع بن خدیج عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال رسول اللہ انا لا افوا العنود عند اولیس منک
 مادی ونا الحیث واکرمید کس فکل القوم فاء لکوا یہا العنود وکانا مرہا فکفیت و
 ذکنا فی القصۃ **ترجمہ** وہی جو اور بگذر **باب** النحر عن اکمل الحکم الاضاحی
 بعد ثلاث وثلثین دن کے بعد قربان کا گوشت کہانے سے منع اور ہر کس طرح منع کرنے کا
 بیان **عن** ابی عبید قال شہدت المید مع عمر بن ابی طالب حتی قال اللہ تعالیٰ عنہ
 نبأ یا صلوة فیکل الخطبة وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجاً ان کما
 من الحکم فیکل بعد ثلاث **ترجمہ** ابو عبیدہ سرور بیت از میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی
 تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اونہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اوس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانوں کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد **ف** ایک طائفہ

علمائے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن کو زیادہ رکھ کر چوڑا حرام کیا ہے اور ترجمہ
 علمائے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث مشخ ہے اور یہی صحیح ہے انہوں نے غرضاً اس حدیث
 ابی عبیدہ مکرل بن اشداد بن عبد العزیز مع حسن بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 قال فخر صلیت مع علی بن ابی طالب قال فصلی لنا قبل الخطبة فخر خطب الناس فقلت
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهانا ان نأكل من لحوم النجاسة فقلت
 لکمال فلا تأکلوا ترجمہ ابو عبیدہ سے روایت ہے اور انہوں نے عبد کی نماز پر ہی حضرت عمر کے ساتھ
 ہوا انہوں نے کہا میں نے نماز پر ہی حضرت علی کے ساتھ اور انہوں نے خطبہ کو پہلے نماز پر ہی پڑھا
 مشایخ لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے
 تین دن کو زیادہ مت کھاؤ (تین دن کے بعد تین دن تک کھاؤ اور خیرات کرو) **حسن** ابن عمر سے
 یضد الاخذ امثله ترجمہ وہی چیز دہر گند **حسن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تأکلوا لحم النجاسة ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے
 ایام ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے **حسن** ابن عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما عن ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یسئل حدیث اللیث **حسن** ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تؤكل لحوم الاضاحی
 بعد ثلاث قال سألته کما کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یأکل لحوم الاضاحی
 فقلت ثلاث وقال ابن ابي عمير بعد ثلاث ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا
 ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن کو زیادہ نہیں کھاتے تھے **حسن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 اللہ تعالیٰ عنہما قال صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اهل الجور المضحک یا بعد
 ثلاث قال عبد اللہ بن ابی بکر قد کثرت فیک لعمرة فقلت صدق سمعت
 حالته رضی اللہ تعالیٰ عنہما نقول دفت اهل ابی بکر عن اهل البادية حصة الاضاحی
 فمن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ خروا

[illegible]

سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت پر حلال ہو تو یان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
 کُجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْيَيْتُكُمْ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلَحَ لَكُمْ هَذِهِ لَكُمْ أَزَلْ لَكُمْ
 مِنْ صَاحِقٍ شَدِيدٍ الْمَكِيدَةِ مَرَّجِمٍ ثَوْبَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنی قربانی کا پی پر فرمایا اسے ثوبان اسکا گوشت بنا کر ہم میں آپ کو وہ گوشت کھاتا رہا یہاں تک
 کہ آپ مدینہ منورہ میں آئے **ح** مَعَاذِ بَنِي حَضْرَةِ ابْنِ الْأَسَدِ مَرَّجِمٍ وہی جو اور پکڑا
ح ثَوْبَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ أَصْلَحَ لَكُمْ الْكُحْمُ قَالَ كَا صُلِحَتْ
 قَالَ فَكَمْ يَذَلُّ يَا كُلُّ مِينَةٍ حَتَّى يَكْفَى الْمَكِيدَةِ مَرَّجِمٍ ثَوْبَانُ سَے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ
 آؤ کیسے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہوں نے کہا مجھے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اسے ثوبان پر گوشت بنا کر ہم میں نے بنایا یہ آپ اس میں سے کھاتے تھے
 یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے **ح** يَخْيِي بَنِي حَضْرَةِ ابْنِ الْأَسَدِ وَكَمْ يَقُولُ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ
 مَرَّجِمٍ وہی جو اور پکڑا **ف** ثَوْبَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کہ اس سے یہ نکلا کہ سفر میں ترشہ رکھنا
 توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے شیم کو اور سہارا اور اکثر
 علماء کا یہی مذہب ہے اور نخی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور انکے کہا کہ مسافر
 پر نما اور مکہ میں قربانی نہیں ہے **ح** عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَيْتُكُمْ عَزَّ وَجَلَّ الْقَبُولَ فَرَدُّوْهُمَا وَتَعَيَّنَتْكُمْ
 لَكُمْ أَصْلَحَ قَوْلُ شَدِيدٍ نَامِيكُمْ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَعَيَّنَتْكُمْ عَنِ الْكَلْبَيْنِ الْإِلَافِي سَقَا
 كَا ثَوْبَانُ فِي الْإِسْقِيَةِ كَلْبًا وَلَا تَسْرُبُوا مَسْبُوكًا مَرَّجِمٍ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سَے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سوا ب زیارت کرو انکی
 اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھو سے اب رکھو جب تک چاہو اور میں
 نے تم کو منع کیا تھا بنید بنانے سو سوا منک کر اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پونشہ
 کرنے والی چیزوں کو **ف** ثَوْبَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کہ ان حدیثوں میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور
 نسخ کبھی اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ کا وضو نہ کرنا تھا

نامک و درویشین میں اتنے مختصر **حسن** اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ترغیباً قال اذا احسن
 العشر وعنده الحجة يكون ان يصحح كذا ياخذن شعر او لا يقبلن **طحا** ترجمہ حضرت ام سلمہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ راہِ آجودے اور قربانی میں
 ہر جب کہ وہ قربانی کرنا چاہے تو بالِ نابیس دناؤں میں سے اسے **حسن** اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأيتم هلال ذی الحجة واداد احدكم ان يصح
 فليصلي عن شعره واظفاره **ترجمہ** ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال
 اور ناخن یوں ہی رسنے سے **حسن** عُمّ اور عمر بن عبدالمطلب بطحا الا سنّا و نحوه **ترجمہ** وہی جو
 اور پگنڈا **حسن** اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کونجہ الذی صلی اللہ علیہ وسلم يقول
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من كان له ذیہ یکن بحه فاذا اهل هلال ذی الحجة
 فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره **ترجمہ** اُمّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے روایت ہے کہ جس کا پس جانور موزجہ کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند آجودے تو اپنے بال اور ناخن
 نابیس و جب کہ قربانی نہ کرے **حسن** عُمّ و عمر بن مسعود عن عمار الشیخی قال کنا فی الحکام فیکمل
 الاضحی فاکمل فیہ ناس فقال بعض اهل الحکام ان سید بن السیب کبره هذا اونی عنده فلیت سید بن السیب کذا
 کہ فقال یابن اخبرنا بحديث قد شئ وقرول حدیثی اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 ذریعہ الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنی حدیث
 معاذ عن محمد بن عبد الرحمن **ترجمہ** عمرو بن مسلم بن عمار الشیخی سے روایت ہے کہ حماد بن عمار نے حضرت ام سلمہ
 سے بعض لوگوں نے ذرہ لگا یا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن السیب کو کہہ کہتے ہیں یا اس کے
 منع کرتے ہیں پر میں سعید بن السیب سے کلام اور اس سے بیان کیا اور انہوں نے کہا اسے بیتیجہ سیری یہ حدیث
 کا حتمون ہے جبکہ لوگوں نے پہلادیا یا جو ٹر دیا مجھے یہ حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اور پگنڈا **حسن** اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ذریعہ الشیخی صلی
 اللہ علیہ وسلم خبرتہ و ذکر الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم یمنی حدیثی **ترجمہ** وہی جو اور پگنڈا
 وہی جو اور پگنڈا **باب** تحذیر الذی فیہ لیس فیہ اللہ تعالیٰ ولكن تأجله جو اسے تاملے

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے **حکم** ابن عمر رضی اللہ عنہما
 قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قُلْتُ لَكَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّيكَ قَالَ
 فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّيكَ إِلَّا شَيْئًا يَكْرَهُهُ النَّاسُ عَيْرَانًا قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ كَثِيرٍ
 ذَكَرْتُ لَكَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ دَجَّ
 لِعَبْدِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَرَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّبَ مَنَادًا أَذْهَقَ سُرَّجَ سِرِّهِ **ابن السخيث**
 عامر بن واثلہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا
 اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 اور کہنے لگا آپ مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو **فت** کیوں کہ آپ
 پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کو لوگوں کی تسلیم منظور تھی جو کہ آپ بتلایا اور کہا یا وہ سب کو
 کہا یا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ حضرت علی کو ہی خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھاتے
 اور امت کو لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت پر ایک انہج
 آتا ہے لاحول ولا قوۃ **فت** مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اسے
 امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ او سب جو لعنت کرے اپنی بیانیہ
 اور لعنت کرے اللہ او سب جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ او سب جو
 جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ او سب جو زمین کی نشان کو بدے **فت** یہ حدیث
 کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح
 کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسویٹ کا یا صلیب کا یا مسی کا یا عیسیٰ کا یا کعبہ
 کا یا مانند اس کو یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا
 یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور سب اوصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے
 ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس کے
 پہلے مسلمان ہو گا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے سب اوصحاب میں
 سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا نے ان کی
 حیرت کا فتویٰ دیا ہے کہ نہ وہ نا اہل ہیں نہ غیر مشرکین داخل ہیں اور راضی نے کہا کہ ان کی

جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کٹتے ہیں تو وہ ایسا ہی جیسے حقیقہ کا فوج اور حرمت کی کوئی
 چیز نہیں مگر ترجمہ کہتا ہے کہ فوج کا قول اس وقت درست ہوگا جب تک کہ اس کی نیت غیر اس کی تعظیم نہ ہو
 بلکہ فوج اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو فوج ہے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اسے تو وہ جانور
 حرام ہوگا گو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہمیں فریقین کی طرف سے جدا جدا رسالے
 مرسل ہوئے ہیں اور احتیاط یہ ہے کہ ایسے جانور سے جو غیر اس کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کر کے گو
 اور پیڑ کھٹے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے **سُحُلُ** اَبی الطَّوِيلِ قَالَ قُلْنَا لَعَلَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرِبَةَ عَنْ أَسَدَ بْنِ الْأَيْكِ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَأَ إِلَيْكَ يَا شَرِبَةُ
 الْإِنْسُ وَلَكِنَّهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَّ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَّ اللَّهُ مَنْ أَدَّى مُحْدِثًا وَلَعَنَّ اللَّهُ
 مَنْ لَعَنَّ وَالِدَهُ وَلَعَنَّ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَسَاكِرَ **ترجمہ** ابو الطیفیل سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا وہ بات
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا وہ بات ہو کہ بنا دو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ کر کے کہا ہے کہ جانوروں نے
 کہا آپ کوئی بات مجھ پر پوشیدہ نہیں بتلائی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے
 تھے لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو کھٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے
 اس پر جو جگہ دیوے کسی بڑی کی اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی
 اللہ تعالیٰ نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو نہ کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی **سُحُلُ** اَبی الطَّوِيلِ
 قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ قَالَ مَا
 خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخَصَّمْ بِهِ النَّاسُ كَأَفْئِدَةِ الْأَمَّاكَانِ فِي قِيَابِ
 سَيْفِهِ هَذَا قَالَ بَأْخَرِيهِ حَقِيقَةً مَكْتُوبَةً فِيهَا لَعَنَّ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَّ اللَّهُ مَنْ
 سَوَّى مَنَازِلَ الْكَافِرِينَ وَلَعَنَّ اللَّهُ مَنْ لَعَنَّ وَالِدَهُ وَلَعَنَّ اللَّهُ مَنْ أَدَّى مُحْدِثًا **ترجمہ** ابو الطیفیل
 سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کسی بات سے اور انہوں نے کہا ہم سے خاص کوئی بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں کو نہ فرمائی ہو البتہ چند باتیں ہیں
 جو میری تلمذ کے خلاف میں ہیں اور انہوں نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر
 نے اس پر جو دو چکر کرے جانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر
 جو زمین کی نشان چراہی اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی

تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لاکر بیچ کر کچھ پیسہ کمایوں اور ولیہ کر دوں اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر
 میں اونٹنیوں بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا) سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شراب
 پی رہے تھے اور سوقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا (ادن کے پاس ایک ٹوٹی ہوئی جگامہ بھی تھی آخر
 اس نے یہ کہا یا ایا حمزہ لشراب اللہ عاف وھن معفلات بالفناء + مَنعَ الشَّيْكَينِ فِي اللَّبَائِنِ
 وَفَرَّجَهُنَّ حَمَزُهُ بِاللَّيْمَةِ + مَنَحْنِي مِنْ أَطْعَامِهَا لَتَبَرِّبَ + قَدْ يَكُونُ لِحَبْنِہِ اَوْشَوَانِ یہ اشعار
 میں انکا ترجمہ نظم میں ہے نظم جل اے حمزہ ان سوٹے اونٹوں پر جا بند ہو میں صحن میں حبس
 ایک جا جلاؤں اگل گردن پر جلاؤں چہرہ ملاؤں کو تو خون میں اور شا بنادوں کے ٹکڑوں سے
 عمدہ جو ہوں گوشت گرفت کا ہو پکا یا بہنا پس نہ کہ حمزہ اپنی تداریک لیکر اونپر فروٹے
 اور انکی گردن کاٹ ڈالو اور ادن کی کو کہیں پہاڑ ڈالیں بہراؤن کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریر
 نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا اور کو مان بھی لیا یا نہیں اونہوں نے کہا کو مان تو کاٹ ہی لیے
 اور لے گئے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا اونٹنیوں کی گردن کاٹ لینا ادن کی کو کہیں پہاڑ ڈالنا انکا
 گوشت کھا لینا ان میں کسی کو کسی کام کا گناہ ادن پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو ادن کے لیے مباح
 تھا اور چھ شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اسکی کوئی اصل نہیں اب
 رہ گئی باقی کام وہ نشہ بن مزد ہر کے اور سوقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت ہو دو اونکو
 پہراؤنکی عقل جاتی رہی یا مسرکہ بھج کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلا یا جاوے اور نشہ میں کوئی
 کا گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو نادان لازم ہوگا اور
 شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرت علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کر دیا ہو یا حضرت صلح
 اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی طرہ سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ اپنے حمزہ سے ادن
 دونوں اونٹنیوں کا نادان دلا یا اور اجلاسے علماء کا کہ متوالا یا باگل کسیکا مال تلفت کر دے
 تو نادان لازم ہوگا اور یہ جو کو مان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے اگر خر کے بعد کاٹے تو حلال تھے
 اور چونکہ پہلے کاٹ لیں تو حرام تھے باجماع لیکن ادن کے کھانے میں حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ
 وہ نشہ کے حالت میں تھے اور اس حالت میں تکلیف نہیں ہے اتنے مختصر حضرت علی نے

حکمہ وسلم فرمود مجھے الذی لیتک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مآلک قلت یا رسول
 اللہ واللہ ما رأیت کالیوم قطعد احمدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی ناتی فاجتبت استمعا
 وبقی خواجہ ہمارا ہودا فی بیت معہ شرب قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 برداریہ فارتدہ ثم اطلق یمنی فاتبعتہ انارذیدین حارثۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حث
 جاء الباب الذی فیہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاستاذن فادنوا لہ فاذہم شرب
 فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلکوم حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیما نکل فاذہم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ حمزہ عینا فظفر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ثم صعد النظر الی ربک بتیہ ثم معد النظر فنظر الی سکتہ ثم صعد
 النظر فنظر الی وجہہ فقال حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهل انتم الا عبیدک لا یفزع
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ فیل تکمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
 عقیبہ القحطری وخرخر وخرجنا معہ ثم رجعہ امام حضرت حسین بن علی محبوب رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو حضرت علی نے کہ مجھ پر بل لوث میں سو ایک اونٹنی ملی اور اسی دن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے ہی ایک اونٹنی مجھ کو دی پر جب میں نے چاہا کہ صحبت کرو
 حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو صاحب ادی تہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو
 میں نے وعدہ کیا ایک سنار سونے فیستقاع کے وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مکر ازخرا لا دین اور سنار
 کے ہاتھ بچپن اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی شادی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا
 کر رہتا ہوں بالان رکابین رسیان اور وہ دونوں بیٹیں تہیں ایک انصاری کی کوٹھری کے بازو جس
 وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹنیوں کی کوبان گئے سو کو
 ہین اور ان کی گولہیں پٹی ہوئی ہین مجھے یہ دیکھ کر مانہ گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں بجز
 میں رونے لگا اور یہ رونہ دیا کے طبع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جو حق
 ہوئی اس خیال سے تھا میں نے پوچھا یہ کس نے کیا تو کون نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر
 میں ہیں انصار کے ایک جماعت کو ساتھ جو شراب پی رہے ہیں اور کسے سنانے ایک گانے والی نے
 گایا اور ان کے ساتھیوں نے گانے میں یہ کہا اسے حمزہ ابوٹہ ان مولیٰ اونٹنیوں کو لے اوستی

حمزہ مکرار لکھا ہے اور انکی کوٹن کاٹ لیا اور کہیں بہاڑ ڈالین اور جگر (کھینچ) نکال لیا حضرت علی
 نے کہا یہ منکر میں چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہ ان زید بن حارثہ بیٹے آپ کے
 دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے بند پر سنبھلا اور فرمایا کیا ہوا تجھ کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تم کی آج
 کا سادہ بن میں نے کہی نہیں دیکھا حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کی کوٹن کاٹ لیا اور
 بہاڑ ڈالین اور وہ اس گھر میں ہیں چند شراہین کے ساتھ یہ منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر
 منگوائی اور اس کو اوڑھ لیا پھر چلے پایادہ میں اور زید بن حارثہ و دونوں آپ کے پیچھے تھے یہاں تک کہ آپ
 اس دروازے پر آئے جہاں حمزہ تھے اور اجازت مانگی ان کو آئیگی لوگوں نے اجازت دی دیکھا تو وہ شراہ
 پئے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اس حکام پر بلاست شروع کی اور حمزہ کی آنکھیں سرخ ہو
 (نشے سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بہر آپ کے ہاتھوں کو دیکھا بہر نگاہ بلند کی تو
 مات کو دیکھا بہر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکھا بہر کہا تم ہو کیا میری بابت دادوں کے غلام ہو تب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان کر کہ وہ نشہ میں ست ہیں آپ اٹھے باؤن پیرے اور باہر نکلے
 ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے **حکایت** اُتھری یہ کہ انہوں نے مشعلہ ترجمہ دی
 جواد گندرا **حکایت** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ يَوْمَ حُرْمَةِ
 رُبَيْعَتِ ابْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمَا شَرَاكَ بَعْضُ الْأَنْفِصَةِ الْبَرِّ وَالْبَرِّ كَادَ مَا يَكُونُ
 فَقَالَ أَخْرَجْنَا نَظَرَ قَرَجٍ كَادَ مَا يَكُونُ أَيْ الْإِنَّا الْخَمْرُ قُلْ حُرْمَتُ قَالَ فَبَرَّكَ فِي سَكِّ الْمَدِينَةِ
 فَقَالَ لَأَبْرُطُكَ أَخْرَجْنَا هُوَ قَرَجٌ قَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُ صُرْتُ قُلْ فَلَا نَبْهِي فِي بَعْضِ نَبْهِي
 قَالَ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ
 آمَنُوا دَعْوَةُ الصَّالِحِينَ فَتُجَاهِلُوا إِذَا مَا تَقَوُّوا وَأَمْنُوا وَعَلِمُوا الصَّالِحِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 تاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت جو حدیث شراب حرام ہوا تو میں لوگوں کا ساقی تھا ابو طلحہ کے گھر میں اور
 انکا منہ اب نہیں تھا اگر گدھر کھجور یا خشک کھجور کا ایک ہی ایک سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابو طلحہ
 نے کہا نکل کر دیکھ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خیر دار ہو جاؤ شراب حرام ہو گیا ہے ہر عام دینہ کے ستر دن
 میں یہ سنا دی ہو گئی ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اوتھم اور پیادے شراب کو دجبا فی ہے میں نے بہا دیا تب
 بعضوں نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے اور ان کے بیٹوں میں شراب ہی (یعنی وہ بی چکے تھے)

سے پہلے) اور سپریت اور ہی نہیں کھل انہیں استوا و عکوا الصالحات جنات جنتا طعموا اخیر تک
 یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں انہیں کچھ گناہ نہیں اُسکا جو کہا ہے کہ جب باندہ کو برہنہ کر دین اور
 ایمان دار رہیں اور نیک کام کریں تو سچی کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو ذکر کیا ہے ان سے
 معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جنہیں نشہ نہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کچھ بڑا ہو یا اچھا
 کا یا جو کا یا جو ار کا یا سہن کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر میں سہارا یہی شہ سب ہی اور یہی قول
 ہے مالک اور احمد اور جبہ و سلف اور خلف کا اور بصیرہ و اسے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا نشہ
 حرام ہے طبع خشک انگور کا بھگوا یا کچا نشہ ہے لیکن بھگوا انگور کا اور کچا اور بھگوا انگور کے سوا اور چیزوں
 کا درست ہے جب تک کہ میں نشہ نہ ہو اور اب حنفیہ سے کہا کہ کچھ اور انگور کا نشہ حرام ہے لیکن تازے
 انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کشیدہ حرام ہے جب بھگوا و تہائی غائب کر دین اور ایک تہائی رہ جائے
 تو حلال ہے اور بنیدہ خشک کچھ اور انگور کا درست ہے اگر اُسکو تھوڑا بکالین اور بن بکالے انگور کا حرام
 ہے اور اس کے پینے والے پھر نہ پوچھیں کہ جب نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا نشہ مطلقاً حرام ہے اور خیر خلاف
 علماء کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہ
 مختصر اسکا **عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ**
عَنْ النَّبِيِّ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخٍ كَمْ فَضِيخٌ الْإِنْدِي كَمْ مَوْتُهُ الْفَضِيخَةُ إِنَّ لَنَا كَمْ
اسْتَفْصَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا يُوْبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَجَاهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي كَيْتَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمْ مِنَ الْخَمْرِ فُلْنَا كَالْقَالِ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ
حَرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَسْحَرَ أَذْهَبَ بِنَا الْفَلَاحُ قَالَ كَمَا دَأْبُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَمَّا بَلَغَكَ خَيْرُ الْكَلَامِ
 ترجمہ عبد العزیز بن محمد سے روایت ہے انس بن مالک نے پوچھا فضیخہ کو فضیخہ و شراب ہی
 جو گدہ کچھ سے بنتا ہے اسی توڑ کر پانی ڈال دیتے ہیں اور پینے دیتے ہیں یہاں تک کہ جہاں مارے
 اور نہ بن نے کہا فضیخہ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا یہی فضیخہ ابو طلحہ اور ابو یوب
 اور انصار کے کسی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا تم کو کچھ خیر بھیجی
 جتنے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اسے انس بہادری ان شکون کو بہر کبری
 انہوں نے شراب نہیں پیا اُسکا حال پوچھا اس خبر کے بعد **عَنْ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

قَالَ اِنَّ لَكَ اَنْتَ عَلَيَّ عَاوِمَتِي اَسْقِيهِمْ مِنْ لَيْفِيهِ لَعَنَهُ اَنَا اَصْغَرُ هَمْرِيْنَ اَجْلَهُ رَجُلٌ
 فَقَالَ اِنَّمَا اَنْتَ حُرْمَتِ الْخَمْرِ فَقَالُوا اَيْ مَا هَا يَا اَنَسُ كُنَّا نَحْمَلُكَ قَالَ قُلْتُ لَا اَنْسُ مَا هُوَ تَاكَل
 بَسْرٌ وَطَلَبُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ
 تَأْكُلُ سِلَاحَكُمْ وَتَحْدَثُ عَنْ رَجُلٍ عَنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْتَ قَالَ لَكَ اَيْضًا سِرْجٌ
 اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَرَدَ اَنْتَ هَرَمِيْنَ اَبْنِي قَبِيلَهُ كَيْفَ جَاؤُنْ كَثَرُ اَهْوَاؤِ فَضِيحٍ بِلَارُهُ تَهْتَا اَوْ مِنْ عَمْرٍ مِنْ سَبْعٍ
 تَهْتَا اَنْزَمِيْنَ اَيْكَ شَخْصٍ اَيَا اَوْ بِلَا شَرَابٍ حَرَامٌ هُوَ كَمَا اَوْ نَهَوْنَ نَعْنِي كَمَا سَاءَ شَرَابٌ كَمَا اَسَ اَنَسُ مِنْ
 يَهَادِيَا - سَلِيْمَانُ ثَمِيْنِي نَعْنِي اَنَسُ سَ بُو يَهَادِيَا وَ شَرَابٌ كَمَا سَاءَ تَهْتَا اَوْ نَهَوْنَ نَعْنِي كَمَا سَاءَ شَرَابٌ كَمَا
 اَبُو بَكْرٍ مِنْ اَنَسُ نَعْنِي كَمَا اَوْ نَدُوْنَ حَمْرًا زَنْكَابِي تَهْتَا سَلِيْمَانُ نَعْنِي كَمَا سَاءَ اَيْكَ شَخْصٍ نَعْنِي بَيَانُ كَمَا اَسْرُ
 نَعْنِي اَنَسُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمَاعُهُ هِيَ يَهْتَا تَهْتَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ اَنَسُ
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كُنْتُ قَائِمًا حَالِي اَسْقِيهِمْ هَمْرِيْهِ اَحَدِيْنَ اَبْنِي عَلَيَّ فَغَيَّرَ اَنَسُ
 قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ رَأْسُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاهْدُ فَاَمْ يَنْسُ
 اَنَسُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبِيدٍ اَخْلَحْتُ نَمَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ فَحَدَّثَ
 بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي اَنْكَابِي سَمِعَ اَنَسُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ -
 مَرَجَمُهُ هِيَ جَوْدُ زَنْكَابِي حَالِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَيَا
 حَالِي رَايَا دَجَاسَةً وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي رَهْطٍ مِنْ اَلْاَنْصَارِ فَدَخَلَ
 عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَيْرُ تَزَلُّ فَكُنِيْمُ الْخَمْرِ قَالَ فَاَكُنَّا نَاهَا يَوْمَئِذٍ اَنْهَا خَلِطَ
 اَلْبَسْرُ وَالنَّسِيْ قَالَ فَتَادَهُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا حُرِّمَتْ الْخَمْرُ
 وَكَانَتْ عَامَةً خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ خَلِطَ اَلْبَسْرُ اَلنَّسِيْ مَرَجَمُهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَرَدَ اَنْتَ هَرَمِيْنَ اَبْنِي قَبِيلَهُ كَيْفَ جَاؤُنْ
 اَبُو دَجَانَةُ اَوْ مَعَادُ بْنُ جَبَلٍ اَوْ اَنْصَارُ اَيْكَ جَمَاعَتٍ كَوْنُ شَرَابٍ بِلَارُهُ تَهْتَا اَنْتَ هَرَمِيْنَ اَبْنِي قَبِيلَهُ كَيْفَ جَاؤُنْ
 اَيَا اَوْ كَثَرُ زَنْكَابِي اَيْكَ نَبِيْ خَبَرْتُ شَرَابٍ حَرَامٌ هُوَ كَمَا اَوْ نَهَوْنَ نَعْنِي كَمَا سَاءَ شَرَابٌ كَمَا
 كَدَرَا وَخَشَكُ كَجَوْرَا تَهْتَا - اَنَسُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي كَمَا سَاءَ شَرَابٌ كَمَا اَسْرُ مِنْ اَيْكَ شَخْصٍ
 خَلِطَ اَنَسُ كَدَرَا وَخَشَكُ كَجَوْرَا مَلَاكَ عَنِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
 اَنَسُ اَبَا حَمْسَةَ رَايَا دَجَاسَةً وَسَمِعْتُ اَنَسُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ اَمْرَادِهِ فِي هَاهُنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو اپنے منہ کیلے یا پسند کیا اوس نے فرمایا کہ وہ بولتا ہوں وہ کہتا ہے
 جاتا ہوں اپنے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے **ف** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ شراب و دوا کا زیادہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے ہمارے ہوا
 کے نزدیک سب طرح حرام ہے شراب کا پینا یا اس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں تاک جاوے اور اس کو مارنے
 کو پانی نہ ملے اور ملاکت کا یقین ہو تو شراب اگر گھونٹ ہو اور مار سکتا ہے اتنی ہر زیادہ **باب**
 اَنْ جَمِيعَ مَا يَتَّبِعُ جَبَا يُخَذُّ مِنَ الْخَمْلِ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ
 مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخَمْلَةِ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ
 مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخَمْلَةِ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخَمْلَةِ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ
 وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ
 الرحمن نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنا یا جاوے گدرا یا خشک یا کھجور یا خشک انگور
 سے وہ حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب
 نہیں ہے کہ جو یا شہد یا جبکہ خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں ضاف موجود ہے کہ اول جو بھی خمر
 ہوتا ہے **باب** كَذَلِكَ يُتَّبَعُ الْقَوْمُ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ وَالْغَلِّ
 مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو بالکل اور سوکھی کھجور کو
 ملا کر بگاڑنے سے کیونکہ ایسے بنید میں جلد نشہ آجاتا ہے اور پیئے والے کو خمر نہیں ہوتی اور یہ کہ بہت
 تنزیہی ہے اور ایسا منہ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا
 اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کو نزدیک اس میں کہ بہت ہی نہیں

اور یہ قول خلاف ہے (معاویہ کے) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَدَنَ التَّمْرُ وَالْزَيْبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُبَدَنَ
الزَّيْبُ وَنَهَى جَمِيعًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ
 کھجور اور انگور کو پاک کر کے اور گدہ کھجور کو ملا کر بیگوں سے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الزُّطْبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَ
التَّمْرِ نَبِيذًا ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا مت ملا کر بیگوں کو پاک کر کے اور گدہ کھجور کو ملا کر اور کھجور کر کے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَدَنَ
الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُبَدَنَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بیگوں سے
 سے اور منع کیا گدہ کھجور اور بختہ کھجور کو ملا کر بیگوں سے **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَ
الْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی ایسے ہی روایت ہے۔
عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُخْلَطَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ ترجمہ وہی جو اوپر گندہ **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ**
 یہی کہ اسناد میں ملے **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ التَّمْرَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرِبْ زَيْبًا فَدَرًا
 أَوْ عُسْرًا فَدَرًا أَوْ لَيْسَ فَدَرًا **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے بنید (شربت کھجور یا انگور کا) پے تو صرف انگور کا پیر
 با صرت کھجور کا یا صرت گدہ کھجور کا **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
 نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ بُسْرًا بِمَرٍّ أَوْ زَيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَ
 مِنْكُمْ تَنْ كَرِيشٍ حَدِّثْ كَيْفَ **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَنَ الرَّهْوُ وَالزُّطْبُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے اور ہم سمجھے کہ وہ بہول گئی اور نہ ہونے کہا اور سن تو میں نے لاکھی کا لفظ عبد اسد بن عمر سے نہیں
سنا لیکن وہ مکر وہ جانتے تھے لاکھی کو ہی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ النَّعِيبِ وَالزُّزْفَةِ وَالذُّبَابِ ترجمہ جابر اور ابن
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جو بین اور لاکھی اور تو نے سے
عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَنِ النَّعِيبِ وَالزُّزْفَةِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِيَ الْحَزْرَ وَالزُّزْفَةَ وَالنَّعِيبَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْتَبِذُ لَهُ فِيهِ جِدَّةً لَهُ فِي تَوَرُّثٍ حِبَارَةٍ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرماتے تھے ٹھلیا اور تونجہ اور
لاکھی سے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور جو بین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبذ بنانے کے لیے
تو نبذ بنا یا جاتا آپ کے لیے کڑے میں پتھر کے **عَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْتَبِذُ لَهُ فِي تَوَرُّثٍ حِبَارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے نبذ بنا یا جاتا پتھر کے کڑے میں **عَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ يَنْتَبِذُ
لِلرُّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَايَةِ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْتَبِذُ لَهُ فِي تَوَرُّثٍ حِبَارَةٍ فَقَالَ
بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ كَوْنَهُ الشُّبُكُ مِنَ الْبَرَامِ قَالَ مِنْ بَرَامٍ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبذ بنا یا جاتا ایک شک میں جب شک ملتی تو پتھر کے
کڑے میں بناتے بعضوں نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ پتھر تھے وہ بَرَامِ کا تھا میں نے پتھر کا +
عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّعِيبِ وَالزُّزْفَةِ وَالذُّبَابِ وَالنَّعِيبِ وَالزُّزْفَةِ وَالذُّبَابِ وَالنَّعِيبِ وَالزُّزْفَةِ وَالذُّبَابِ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا نبذ بنانے
سے سو انشاک کے اور برتنوں میں اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اس شراب کو جس میں نشہ ہو
عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَيْتُكُمْ عَنِ الظُّلْمِ وَالزُّزْفَةِ

(ترجمہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورت ہجرت ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور معاذ کو مین کی طرف بھیجا
 کہنا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو نذر کہتے ہیں وہ جو سوتا ہے راگر نری مین
 اسکو بید کرتے ہیں اور ایک شراب شہد سوتا ہے جسکو تبغ کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شہد لانیو اسے شراب
 حرام ہے **حکم** اِنِّ مَوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ قَالًا
 مُّعَاذًا اِلَّا الْبَيْتَ فَقَالَ لَهُمَا كَيْتِيرًا وَيَتِيرًا وَعَلَيْكَ اَوَّلًا كَيْتِيرًا اَوَّلًا قَالَا وَقَالَ فَكُنَا نَادِي
 رَجَعْنَا مَوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَرَ كَاثِبِيْنَ الْعَصَلِ يُطْبِخُوْنَ
 حَتّٰی يَخْرُجَ دَاخِلُهُمْ يَصْنَعُوْنَ مِنَ الشَّعْرِ قَالَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ مَا اسْكُرَ
 عَنِ الْمَلَكُوْةِ فَقَوْحَرَاكُمْ **ترجمہ** ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورت ہجرت ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے انکو اور معاذ کو مین کی طرف بھیجا اور اُن دونوں سے فرمایا لوگوں کو نذر کہنا اور اپنے ساتھی کرنا
 اور دین کی باتیں سکھانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا جب انہوں نے بیٹھ پڑی
 تو حضرت ابو موسیٰ اُٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکا یا
 جاتا ہے بہا تک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے نذر جو اپنے فرمایا جو شراب ناز سو فاعل کرے
 وہ حرام ہے **حکم** اِنِّ مَوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُّعَاذًا اِلَّا الْبَيْتَ فَقَالَ اَدْعُوْا النَّاسَ وَكَيْتِيرًا وَكَيْتِيرًا اَوَّلًا كَيْتِيرًا اَوَّلًا قَالَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
 اللّٰهِ اَقْتِنَا فِىْ شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا يَا اَلَيْمِيْنَ الْبَيْتُ وَهُوَ مِنَ الْعَصَلِ يُنْبِكُ حَتّٰی يَخْرُجَ
 الْبَيْتُ وَهُوَ مِنَ الرُّدَّةِ وَالشَّعْرِ يُنْبِكُ حَتّٰی يَخْرُجَ قَالَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَدْ لُطِخَ جَوَاهِرُهُ بِالْحَمِّ يَخْرُجُ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْتُمْ عَنْ كُلِّ مَسْكٍ اسْكُرَ عَنِ الْمَلَكُوْةِ مَرَّجَمٍ
 ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورت ہجرت ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور معاذ کو مین کی طرف بھیجا
 تو فرمایا لاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش کہو ان کو اور نفرت مت دلاؤ اور ساتھی کرو اور دشمنی
 مت دلو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتوے دیجیو دشر ابون مین جنکو ہم بنا یا کرتے تھے مین مین
 ایک تربیع مشہد کا بنا جسب وہ جہاگ مارنے لگو دوسرے نذر جو جوار یا جو کا ہوتا ہے اور سکر بہگوتے
 مین بہا تک کہ تیز ہوجا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جنہیں لفظ
 تہورے ہوں اور معنی بہت ہوں بے حد اپنے فرمایا مین منع کرتا ہوں ہر شہد لانیو اسے شراب ہوجا

کہہ فرماتے ہیں **عَنْ حَابِرِ بْنِ رَضِيٍّ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانِ رَجِيْشَانِ مِثْلًا
 كَسَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَرٍ يَنْتَبِهُونَ بِكَارِضِهِمْ مِنَ الدَّارَةِ يُقَالُ لَهُ الْمُسَدَّرُ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُشْكٍ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُلُّ مُشْكٍ حَرَامٌ إِنْ عَلَنَ اللَّهُ عَهْدَ الْمَنْ يَشْرِبُ الْمُسْكِيْنَ أَنْ يُكْفِيَهِ مِنْ طَبِئَةِ الْخَبَالِ
 قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طَبِئَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرُوتُ أَهْلُ الشَّارِ أَوْ عَصَادَةُ أَهْلِ الشَّارِ **ترجمہ**
 حابر بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے بنی امیہ
 پر جو اب اس شراب کو چیتے تھے اور اس کے ملک میں اور وہ جو اسی بناتا تھا اس کو مزرکتے تھے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُحمین نشہ سے بڑھ بلا ٹان آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد
 کیا ہے جو نشہ سے اس کو طینۃ الخبال بلا دیگا آخرت میں اگر کوئی نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا
 رسول اللہ آپ نے فرمایا پسینہ جنبیہ لگا **بَابُ** عَقُوبِ مَنِ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا كَرِهَ النَّبِيُّ مِنْهَا
 جو شخص بنیامین شراب پیے اور توبہ نہ کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُشْكٍ حَرَامٌ كُلُّ مُشْكٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَاتُ
 وَهُوَ يَذْكُرُهَا كَقَرِيبٍ مِثْلًا لَكَرَيْتَ رَحْمَتِي الْأَخِيَّةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور ہر نشہ کرنے
 والا شراب حرام ہے اور جو شخص بنیامین حرام سے گاہے بڑھ کر گاہے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو
 اس کو آخرت میں خمر نہیں ملیگا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُشْكٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُشْكٍ حَرَامٌ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
 ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے اور ہر نشہ لانے والا
 شراب حرام ہے **عَنْ** مُوَسَى بْنِ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِطَلَا الْأَشْيَاءِ مِثْلًا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ وَلَا تَعْلَمُ إِلَّا عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُشْكٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُشْكٍ حَرَامٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے اور ہر شراب حرام
 ہے **ف** یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور ہر گناہیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانے والا حرام ہے ہر

مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کہہ رہا ہے **عَنْ** یحییٰ بن عیسیٰ قال ذکرہ النبی
 عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبغ
 لہ فی شکار قال شعبہ من لیس لک الاثنین فیسرب فی یوم الاثنین والثلاثین الى العصر فان
 فحصل شئ سقاء الخادیم او صبیۃ ترجمہ بھی بہر اسی سے روایت ہے لوگوں نے نبیؐ کا ذکر
 کیا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بے نبیذ بنا جاتا تھا کہ من شرب لہ کہا بیکر کی سات کہ بہر آب پیتا اور سبیر کے دن اور رات کے دن
 عصر تک پہرہ کو بچتی وہ خادم کو بلا دیتا یا ہوتے **عَنْ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبغ لہ الربیع فی یوم الاثنین والثلاثین
 الغد الاثنا عشر یامہ فیسبغ او یسبغ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے یہو انگوٹھ کو بے جا آپ سدن پیتا پھر دو سدن پیتا پھر دن شام تک پیتا حکم کرتے اسکے پیے کا
 (جیسے نہ ہو) یا اگر وہ پیے کا (جیسے نہ ہو) **عَنْ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم یسبغ لہ الربیع فی السقاء فی ثریۃ یومۃ والحد وبعۃ الغد فاذا کان مساء الثالثۃ فیسبغ
 وسبغہ یان فیصل شئ اھل کہہ ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہو انگوٹھ کو
 جاتے شام میں آپ سدن پیتا پھر دو سدن پیتا پھر دن شام تک پیتا اور جو کچھ پیتا سب کو ہادی کرتا
عَنْ یحییٰ الضحی قال سأل قوم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن بیع الخمر وشرایعہ والتجارۃ
 فیہا فقال امسولون انکم قالوا نعم قال نائۃ لا یصلح بیعہا ولا شراؤها ولا التجارۃ
 فیہا قال فکالوہ عن الشیخین فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبغ شمر
 ریحہ وقد تبین ناس من اصحابہ فی حاشیہ وفقیہ وکبار وفامریہ فھل یبق شمر امس
 یسبغ فیصل فیہ ربیع وماء فیصل من اللیل فاحلہ فشریب منہ یومہ لذلک ولذلک
 المستعملۃ ومن الحد حتی امسی وبقی فکلبا اھلہ امس یبقی ومنہ ما ھربن ترجمہ
 یحییٰ بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا شرب کی بیع اور تجارت
 کو انہوں نے کہا تم مسلمان ہو رہے ہو ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو اس کی بیع
 درست ہے نہ خرید نہ تجارت اس کی نہ لوگوں نے ان سے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر میں نکلے پہلے لوگوں نے آپ کے اصحاب میں سے بنیہ بنایا تھا بنیہ گھروں میں اور چوبیس قبر
 میں اور تینے میں آپ حکمدیادہ بہا یا گیا پہر آپ حکمدیا ایک رشک میں انگور اور پانی ڈالا وہ رات
 پہر یوں ہی رہا پہر صبح کو آپ اوس میں سے پایا اور دوسری رات کو پہر دوسرے صبح کو شام تک پایا اور
 پایا پہر تیسرے دن جو بچا آپ حکمدیادہ بہا یا گیا **حک** ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُشَيْرِ قَالَ لَقِيتُ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَمَا كُنَتْ تَخْرُجُ فَدَعَتْ عَائِشَةَ تَجَارِبَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ
 سَلْ هَذِهِ لَهَا كَانَتْ تَنْبِيذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَسْبَدُ
 لَهُ فَنَسِيتُ مِنَ اللَّيْلِ دَاوُدَ كَيْفَ دَاوُدُ أَعْلَفُ فَإِذَا أَصْبَحْتُ شَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَمَنْ بَنَ حَزَنُ قُشَيْرِ
 سَے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے بنیہ کو پوچھا اور انہوں نے ایک حبشہ
 لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنیہ بنایا کرتی تھی اوس نے کہا
 میں آپ کے لیے رشک میں رات کو بنیہ پہنگوئی اور ڈانٹ لگا دیتی اور لڑکھاتی صبح کو آپ اس میں سے پیتے
حک عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَنْبِيذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 سَعَاءِ يَوْمٍ كَأَحْلَاهُ وَلَهُ عَزْدٌ كَرْتَبُكَ عَزْدٌ وَفِي شَرْبٍ عَفْوَكَ وَفِي شَرْبٍ عَفْوَكَ وَفِي شَرْبٍ
 عَزْدٌ وَفِي شَرْبٍ عَفْوَكَ وَفِي شَرْبٍ عَفْوَكَ وَفِي شَرْبٍ عَفْوَكَ وَفِي شَرْبٍ عَفْوَكَ وَفِي شَرْبٍ عَفْوَكَ
 کے لیے ایک رشک میں بنیہ پہنگوئی اور ڈانٹ لگا دیتی اور اس میں سو راج تھا صبح کو ہم پہنگوئی اور رات کو
 پہنگوئی صبح کو آپ پیتے **حک** سَجَلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشَاءٍ فَكَانَتْ أَصْرُ أَثَرُ يَوْمَئِذٍ
 خَادِمُهُ وَهُوَ الْعُرْوُسُ قَالَ سَهْلٌ تَكَادُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَكْرًا أَتَقَعْتُ لَهُ كَسْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبٍ فَأَنَا أَكَلْتُ بَقَعَتْهُ إِيَّاهُ ثُمَّ جِئْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
 ابو ایت ہے ابو اُسَید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور ان کی دعوت
 ہی کام کرتی تھی اور وہی دوہیں ہی تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اور اس نے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کو کیا بلایا تھا رات کو اوس نے چند کھجوریں پہنگوئی میں تھیں ایک کڑے میں جب آپ کہا نا کہا چکو
 تو اُس کا شربت آپ کو پلایا **ف** لَوْ دِي عَلِيًّا رَحِمَهُ لَمْ يَكُنْ كَمَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ كَمَا كُنْتَ
 کی تفصیل کر سکتا ہے عمدہ کہانے سے یا شربت کو بفرطیکہ اور دن کو رنج نہ ہو اور صحابہ کو خوش ہوتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے **سُحُلٌ** بَقُولِ اَنْ اَبُو سَيِّدٍ السَّاعِدِيُّ
 رَفَعَنِي اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَسْتَلِمُهُمْ لَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكْبَلَتْ سَحْلَةُ اَيَّاهُ تَرَجَّمَهُ هِيَ جَوَابُ بَرَكْدَرِ **سُحُلٌ** سَيِّدِ بْنِ سَعْدٍ تَقُو
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِطَرَفِ الْحَبِيبَةِ وَقَالَ فِي تَوَرِّينِ حِبَارَةٍ ثَلَاثَةً رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنْ الطَّعَامِ اَمَّا تَهْ فَصَقَّتْهُ نَحْصُهُ بِذَلِكَ تَرَجَّمَهُ هِيَ جَوَابُ بَرَكْدَرِ اس میں یہ کہ جب آپ
 کہانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے لا اُن کچھ برون کو اور صرمت آپ کو بلا زیادہ **سُحُلٌ** سَيِّدِ بْنِ سَعْدٍ
 تَرَجَّمَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذِكْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاةٌ مِنَ الْعَرَبِ كَلِمَةً اَبَا سَيِّدٍ
 اَنْ يَرْسِلَ إِلَيْهَا فَارْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَتَوَلَّى فِي اُحْصِيَتَيْنِ سَاعِدَةً فَخَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْهَا فَخَبَّرَ عَنْهَا نَذِيرُ امْرَاةٍ مِنْكُمْ رَأَتْهَا قَالَتْ اَكَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَدْتُكَ مِنْ نَفْسِ الْوَالِدِ الْكَافِرِ مَوْلَاكَ اَقْبَلَتْ
 لَا تَقْبَلُوا هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَّادٌ لِيُحْطِيَكَ فَقَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْفَقُ مِنْ
 ذَلِكَ قَالَ سَحْلٌ تَأْتِيكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مِنْ يَوْمٍ يَنْحَرُ حَتَّى يَكُنْ فِي سَيْفِيهِ وَبِئْسَ
 سَاعِدَةً هُوَ وَاصْحَابُهُ خُذُوا قَالِ الْفَقِيهَ السَّهْلِي قَالَ فَاَخْرَجْتُ اَكُمُ عَنِ الْقَدْحِ نَا سَفِيهِكُمْ نِسْبَةً
 قَالَ اَبُو حَانِظٍ فَكَخَرَجَ لَكَ سَحْلٌ ذَلِكَ الْقَدْحُ فَتَبَيَّنَ فِيهِ ثُمَّ اسْتَوْحَبَ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
 نُوَيْبَةَ لَهُ وَفَوْقَهُ اَيْتَةُ اِنْ يَكْفُرُ مِنْ اِيْحَارٍ قَالَ اَسْقِيَا يَا سَحْلُ تَرَجَّمَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عورت کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو سید کو حکم کیا پیام دینے
 کا اور انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعہ میں اور بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب ہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت پر سر جھکاے ہوئے آپ اسے
 بات کی وہ بولی میں اسے شاکل پناہ مانگتی ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے نہیں
 بچایا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ کو کچھ نہیں کرنے کا) لوگوں نے اس کو کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں وہ
 بولی نہیں میں نہیں جانتی لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہوا پر وہ نہ
 لائے تو تجھ سے نسبت کر نیکو وہ بولی میں بدتمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ نے اس حدیث کو
 سلام ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہی سہل نے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور سید اکبر اور بنی ساعدہ کے چہنہ میں بیٹھے آپ اور آپ کے اصحاب پہر آپ نے فرمایا اے سہل
 ہر گویا سہل نے کہا میں نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو خازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگوں نے
 بھی اوس میں پیار برکت کے لیے (پھر عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل
 سے مانگا سہل نے دیدیا **ف** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے آثار شریفہ و برکت لینا چاہیے اور جس چیز کو آپ نے چھو یا پہنا وہ سب تبرک ہے اور سلف اور خلف
 سب اجماع کیا کہ جہاں پر آپ نے نماز پڑھی ہے روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اور سب طرح اوس غار
 میں جانا جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم میں ہے جو آپ نے اوطاعہ کو اپنے
 بال دیے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر تاشیر
 لگا دی تھیں اور تمباک کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے
 بدن پر ملا اور آپ کی تہوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظار بہت ہیں صحیحہ حدیثوں میں اور یہ واضح
 ہے اس میں کسی شک نہیں اتنے **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقِيًّا مِنْ الشَّرَابِ كَمَا كُنْتُ وَاللَّيْلُ
 ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے اپنے پاس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نمیداد
 پانی اور دودھ پلایا **بَابُ** جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ دودھ پینے کا بیان **عَنْ** الْإِمَامِ
 رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا خَرَجْنَا
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَدَنًا نَابِرًا وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَشَرِبْتُ لَهُ مِنْ لَبَنٍ فَاتَّيْتُهُ وَبَعَثْتُ شَرِبَ حَتَّى رَضِيَ ثُمَّ رَحِمَهُ
 برادر و ابوت از حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
 مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے میں نے تھڑا دودھ دیا اور لیکر آیا آپ نے پیایا
 تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا **ف** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اُن جاہل و زور کا مالک کا فخر
 حریفی ہوگا اور ہنگام مال لے لینا درست ہو یا وہ آپ کے پینے سے ناراض ہوگا یا عرب کے ملک میں یہ
 امر دستور کے خلاف نہ ہوگا **عَنْ** الْإِمَامِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ كَاتِبُهُ مَرَّاقَةٌ مِنْ مَالِكِ بْنِ جَعْفَرٍ

حکم کیا رات کو شک میں ڈانٹ لگا دینا کہ اگر دروازہ کو بند کر دینے کا حکل **عن** ابی حمید السکونی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال **عن** ابی الیاس علیہ وسلم یقبح لکین یشلیہ قال ولکین یکرہ
 ذکرہ یا قول **عن** ابی حمید باللیل شرحہ وہی جواد پر گزرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ قال کہنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقی فقال رجل یا رسول اللہ
 الا نسویک نیکذا فقال بل یسجد النجل لیس فیہ یسجد فیہ نیکذ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الا خسرہ وکونتم من علیہ عودا قال فتعرب **عن** شرحہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ روایت ہر م رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اپنے بانی مانگا ایک شخص **عن** یا رسول
 اللہ میں آپ کر بنید بلاؤں آپ نے فرمایا اچھا وہ دوتا گیا اور ایک پالہ بنید کا لایا آپ نے فرمایا تو نے
 اسکو دیا کیا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیا پیر یا اپنے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال جابر رجل یقال کہ **عن** ابی حمید یقبح من لکین من التفریع فقال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم الا خسرہ وکونتم من علیہ عودا **عن** شرحہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر ایک
 شخص جبکہ اوپر سب کتبوں سے فقیر سے ایک دودھ کا پالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اسکو دیا کیا کیوں نہیں کاثر
 ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عن** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم انہ قال غطوا لونا وادکوا الشقاء واخلقوا الباب واطفوا السراج کان الشیطان
 لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم علی ان یقرہ علی
 راکبہ عودا او یدکن اسم اللہ فلیفعل کان الفویفہ تنذر علی البیت بیتہم
 ولکم ینکس کونہ فی حدیثہ **عن** اخلقوا الباب **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہر رسول اللہ صلی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈانپ و برتن کو اور ڈانٹ لگا دینا کہ اور بیٹہ و دروازوں
 کو اور بچھا و چراغ کو کیونکہ شیطان ملک نہیں کہوتا اور دروازہ نہیں کہوتا اور برتن نہیں کہوتا
 پیر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سو ایک لکڑی کے اوسی کو اڑا رکھ لے اور اس کا نام لو پیر اس
 لیے کہ چومیا لوگوں کے گہر جلا دیتی ہے چراغ کی تبی کہنچ کر آگ لگا دیتی ہے تیشہ کی روایت میں
 دروازہ بند کر دیا کہ نہیں ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عن** الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال یسجد لک الحدیث خیر انہ قال واکفوا الاناء او خسرہ وکونتم من علیہ عودا وکونتم من علیہ عودا

[illegible]

کہتا ہوں جاو اور کہا نے میں یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہتے اور جہاں بت یا حیض بسم اللہ کہتے کہ مانع
 نہیں ہے اب ٹھیک تر ہے جو ہر دو علم ہیں لطف اور غلظ کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین وہ یہ ہے کہ
 یہ حدیث اور جو حدیثیں شیطان کے کہانے کے باب میں آئیں ہیں وہ سب بچے خاص ہر معمول ہیں اور شیطان
 حقیقہ کہتا ہے اس لیے کہ عقل یہ محال نہیں ہے اور شیخ نے اسکا انکار نہیں کیا بلکہ ثابت کیا تو جو یہ
 ہے قبول کرتا اسکا اعتقاد اور کہا اس پر انتہا مختصر **عَنْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي
 نَجَّارٍ عَنْ ابْنِ مَسْأَدَةَ قَالَ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَى
 حُكْمِيَّتِ ابْنِ مَسْأَدَةَ وَقَالَ كَانُوا يَطْرُقُونَ فِي الْجَارِيَةِ كَانُوا أَقْلَامُ وَقَدْ كُنَّا فِي الْحَاوِي وَفِيهِ نَبِيٌّ قَبْلَ نَبِيِّ الْبَارِئِ
 قَدْ آوَى الْخَيْرِ الْكَلْبِ يَتْلُو ذِكْرَ اسْمِ اللَّهِ وَكَانَ تَرْجُمَهُ هِيَ جَوَابُ رِجْلِهِ اس میں پہلے گنوا
 کے انیکا ذکر ہے اور اخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ ہر آپ اسکا نام لیا اور کہا **عَنْ** الْأَعْمَشِ
 بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدْ كُنَّا فِي الْحَارِثَةِ عَلَى كَيْفِ الْأَعْرَابِيِّ تَرْجُمَهُ هِيَ جَوَابُ رِجْلِهِ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ
 الْمَسْجِدَ يَكْتُبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَنِيَّةَ
 لَكُمْ وَلَا هَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكَتُمْ الْمَنِيَّةَ وَإِذَا
 لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكَتُمْ الْمَنِيَّةَ وَالْعَشَاءَ تَرْجُمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْهُ سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پہلے کہیں گھر
 وقت اور کہتے وقت اسے غر و جل کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے رفیقوں و دوستوں کو کہتا ہے کہ
 ہے تمہارے رہنے کا یہاں ٹھکانا ہے یہاں ہے کہنا ہے اور جب گھر میں گھر وقت اسکا نام نہیں لیتا تو شیطان
 کہتا ہے تمہیں گھر کا ٹھکانا لگیا اور جب تو وقت بھی اسکا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارا ٹھکانا یہاں ہے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلُ
 حَدِيثِ عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ
 دہی جواور گنوا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا تَأْكُلُوا بِالْثَّلَاكِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ تَرْجُمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائین ما بین موت کا ٹھکانہ شیطان بائین سے کہتا ہے

ابن ابی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَكْبَلَ
 اَحَدِكُمْ لِيَاكُلُ بِمِثْلِهِ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيُشْرِبْ بِمِثْلِهِ كَانَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مِنْ يَمِينِهِ وَشَرِبَ
 مِنْ يَمِينِهِ **ترجمہ** عبد الباقی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
 میں سے کوئی کھا رہا ہو تو دہنڑا ہاتھ سے کھا دے اور جب پی رہا ہو تو اپنے ہاتھ سے پی لے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ
 سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے **فقہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر
 ہاتھ سے کھانا اور پینا سب سے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگرچہ ہاتھ سے بائیں ہاتھ سے ہی دیتا ہے۔
عَنْ اَلْهَرَقِيِّ رِاسِدِ سَفِيَانٍ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كُنْتَ اَحَدًا مِنْكُمْ يَتِمُّ لَكَ وَكَانَ لَكَ يَمِينُكَ
 اِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ مِنْ يَمِينِكَ وَيَشْرِبُ مِنْ يَمِينِكَ قَالَ وَكَانَ كَارِهُ يَزِيدُ فِي مَا كَرِهَ اَوْ يَأْكُلُ مِنْ يَمِينِهِ
 وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرَى اِيَّاكَ كُنْ اَحَدًا كُنْ **ترجمہ** حضرت عبد الباقی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے نہ کھا دے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیے بائیں ہاتھ
 سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے اس کے نفع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیرے
 اور نہ دیرے بائیں ہاتھ سے **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ اَكْحَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ حَبْدًا
 رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ لَكَ يَمِينُكَ قَالَ اَلَا تَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اَسْتَطِيعُ مَا
 مَنَعَكَ اِلَّا اَلِكَيْفَ قَالَ فَمَا دَعَوْتَنِي اِلَيْهِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کھا وہ بولا مجھ سے نہیں
 ہو سکتا آپ نے فرمایا خدا کے تجربہ سے نہ ہو سکے (اور اُس نے غور کی راہ کو ایسا کیا تھا) وہ اُس ہاتھ کو
 منہ تک نہ لے سکا **ف** اور کھانا ہاتھ سے نہ لیا یہ منہ سے ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی بعضیوں
 نے کہا بعض منافق تھا اور اس کا نام بسیر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی
 مخالفت کرے اور سیر بدکار نادار دست ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 كُنْتُ فِي حَبَشٍ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تُطَيَّبُ فِي الْحَفْظَةِ فَقَالَ اِيَّاكَ
 غَلَامٌ يَتِمُّ اللهُ وَكُلُّ يَمِينِكَ وَكُلُّ مِثْلِكَ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی مان ام سلمہ سے نکال کر لیا تھا) اور میرا ہاتھ پالہ میں سٹپ

کہہ رہا تھا آپ فرمایا اسے اڑ کے اسے تعالیٰ کا نام لے اور دھڑکے سے کہا اور جو پاس ہوا دوسرے کہا
 سحلیٰ بن عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ^{۱۴} اَنَّهُ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَجَعْتُ اِلَیْہِمْ مِنْ لَحْیَہِ حَلَّ الصَّخْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 کُلَّ عَمَلٍ لَیْسَ بِکَ تَرْجَمَہُ عُمَرُ بْنُ الْاَبَسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ ابْنِ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ
 صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہا یا قرین نے پیالہ کے سب کناروں پر گوشت لینا شروع کیا آپ نے
 فرمایا اپنے پاس کہ پیرن سے کہا سحلیٰ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ تَحْمِلُ الشَّرِبَ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ اَبْنِ کَیْثٍ اَنَّہُ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ
 ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کرنا کہ اوٹ کر پینے کے واسطے ہو کوئی کثیر اغمیہ
 منہ میں چلا جاوے سحلیٰ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّهُ قَالَ تَحْمِلُ الشَّرِبَ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ اَبْنِ کَیْثٍ اَنَّہُ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ
 ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک
 کر اوٹ کر اون کے منہ سے پانی پینے سے سحلیٰ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّهُ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ
 اَنَّهُ قَالَ وَاحْتِیَاطًا اَنْ یُقَلِّبَ رَاسَہُ لَمْ یَشْرَبْ مِنْہُ تَرْجَمَہُ وہی جواب دہر گزرا
 فی الشَّرِبِ اَنَّہُ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ رَوٰی عَنْ ابْنِ کَیْثٍ
 الشَّرِبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَجَعْتُ عَنِ الشَّرِبِ تَرْجَمَہُ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ پیرن سے پانی پینے سے سحلیٰ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عَنْہُ عَنِ الشَّرِبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّهُ نَهَى اَنْ یَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ
 نَقَلْنَا نَالَا کُلَّ فَقَالَ ذَا اَشْرَبْتُ وَاحْبَبْتُ تَرْجَمَہُ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ پیرن سے پانی پینے کے قنادہ نے کہا ہے کہا اور کہے
 ہر کہہاں کیا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے سحلیٰ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عَنْہُ عَنِ الشَّرِبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَکَرِهْتُ قَوْلَ قَتَادَةَ تَرْجَمَہُ وہی جواب
 گذرا اس میں قنادہ کا قول مذکور نہیں ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پر
 میں ہے کہ آپ نے ہنرم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہی تنزیہی ہے اور کہے ہر کہہاں کیا ہے

يَتَقَدَّسُ فِي الْاَلَا نَا تَلَا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں بارہ سانس لیتے برتن میں دینے پینے میں برتن کے باہر ہر تیرہ گھنٹہ میں تیرہ سانس لیتے
 كَفَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَدَّسُ فِي الشَّيْبَابِ تَلَا
 وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَبْكَرَ وَأَمَدًا فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا أَنْفَسُ فِي
 الشَّيْبَابِ فَلَا تَلَا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں
 تیرہ بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری آتی ہے اور پائیس خب بھٹی ہر با یاری کو سندی
 ہوتی ہے اور پانی اجبی طرح مضمون ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پینے میں تیرہ بار
 سانس لیتا ہوں **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَدَّسُ
 وَكَانَ فِي الْاَلَا تَلَا **ترجمہ** وہی جواد پر گندرا **بَابُ** اسْتِخْبَابِ إِذَا رَأَى الْمَاءَ وَاللَّيْلَ فَ
 خَوَّصَ عَلَى يَمِينِهِ لِيُتَبَدِّلَ فِي دَوْدِهِ يَابَانِي يَادُ كَوِي جَبْرِ شَرِّهِ كَرْنِ وَالْمَلِكِ كَرْنِ طَرَفِ
 تَشِيمِ كَرْنِ **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أُنِيَ بَلَكَنَ قَدْ شَيْبَ يَمَانِي وَعَنْ يَمِينِهِ إِعْرَابِي وَكُنْ يَكَاوِدُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَرَبَّ
 لُحْرًا عَطَى الْأَعْرَابِي وَكَانَ الْأَيْمَنُ فَلَا يَمِينُ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا ایک دوامنی طرف اکین یہاں شخص تھا اور
 بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودھ بیا پر دیا ہاں شخص کو دیا اور فرمایا دہنی
 طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر دہنی طرف اگر جب دہنی طرف وہ شخص مہجبا میں طرف والی سورتیہ
 کم ہو **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِيمُ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَيْتِ
 وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ فَبَا تَابُنْ عَشِيرِي وَكَرَأْمَهَاتِي بِيَحْتَفِلْنِي عَالِ خِدْمَتِهِ قَدْ خَلَّ
 عَلَيْكَ أَدْرَا نَحْلُكَ الْهَالِكُ مِنْ شَاوِدَ دَاوِدَ تَشَيْبَ لَهُ مِنْ يَمِينِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ شَيْخَالِهِ
 يَادُ رَسُولُ اللَّهِ لَعَطَ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ إِعْرَابِيًا عَوْنِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْاَلَا يَمِينُ فَلَا يَمِينُ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مدینہ میں تعریف لائے اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اس وقت میں

میں بسکا ہوا اور میری مائیں غنیمت و لائیں مجھ کو آپ کی خدمت کر نیکی آپ ہر گز کہ میں اسے ہم سے
 آپ کے لیے ایک بلی ہوئی بکری کا دودھ دو دو اور گھر میں ایک کتوں بنا اسکا پانی اور دودھ میں ملا
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب ابوبکر کو دیکھو کہ
 بایں طرف بیٹھتے آپ نے ایک پانی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف بیٹھا تھا اور فرمایا دہنئے سو مشروعران
 چاہیے ہر دہنئے سے **سُحُلُ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحذیث قال انا کان
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَفِیْ وَرِیْانًا سَقَطَتْ فِیْہَا کُلُّ شَیْءٍ فَشَرِبَتْ مِنْہَا رِیْثُ
 ہذہ فَاعْطِیَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 وَاَبُو بَکْرٍ عَنِ کَیْہِ وَدَعَمُوْہُ وَجَاہُ وَاعْرَابُ عَنْ یَمْرِیْثَ قَالَ فَکُنَّا نَقْرَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِنْ شَرِبَ قَالَ عِنْدَ ہَذَا اَبُو بَکْرٍ یَا رَسُولَ اللّٰهِ یُرِیْہُ اَیَاہُ دَاْعَاہُ رَسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الْاَعْرَابُ اَنْ دُرُکَ اَبَا بَکْرٍ وَعَسَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلَا یَمْنُوْنَ اَلَا یَمْنُوْنَ اَلَا یَمْنُوْنَ قَالَ اَنْسَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 سُنَّہٌ فَفِیْ سُنَّہِ سُنَّہٌ فَفِیْ سُنَّہِ اَنْسَ بِنَ الْکَفْرِیِّ اَللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 گھر میں آئے اور پانی مانگنے بکری کا دودھ دو دو ہر دوس میں پانی پلایا اپنے آنسو سے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابوبکر آپ کی بائیں طرف بیٹھتے اور عمر سامنے اور
 داہنی طرف ایک اعرابی تھا آپ نے اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر کو نہیں دیا اور فرمایا داہنی طرف والی
 مندم میں ہر دہنئے طرف والے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو یہ سنت ہر سنت ہر سنت ہے
سُحُلُ انس بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَزْیَ شَرِبَ فِیْہِ مِنْہُ وَاَنْ یَمْنُوْہُ مِنْہُ وَاَنْ یَمْنُوْہُ مِنْہُ فَاَنْ یَمْنُوْہُ مِنْہُ
 اَنْ اَذْنُ لَیْ اَنْ اُطْعِیَ ہُوَ لَا فَاَنْ یَمْنُوْہُ مِنْہُ وَاَنْ یَمْنُوْہُ مِنْہُ وَاَنْ یَمْنُوْہُ مِنْہُ فَاَنْ یَمْنُوْہُ مِنْہُ
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِیْ یَدِہِ رَحْمَہُ سَهْلُ بِنِ سَعْدِ سَاعِدِیِّ سَعْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ کی کوئی چیز آئی آپ نے پیا اور داہنی طرف آپ کے ایک لڑکا تھا اور ابوبکر
 طرف بڑے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھ کو اجازت دینا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی وہ بولا
 نہیں قسم خدا کی میں ابنا حصہ دو ستر کسی کو نہیں دینا چاہتا یہ سنا آپ نے اس لڑکے کو ہاتھ میں دے دیا

بعضوں نے کہا وہ ترکے عبداللہ بن عباس سے اور برون بن خالد بن الولید سے اور آپ کے لڑکے
 سے اجازت مانگی اس لیے کہ اس کی ناراضی کا ڈر نہ تھا اور گنہگار سے اجازت نہیں مانگی اس لیے کہ وہ ناراض
 نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور وہ اپنی طرف سے بلاناغہ و سنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اس کی تخصیص
 پلانی ہے اور منقول ہے از زیدی مختصراً **مسئل** **سئل** بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَيْبَةَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ شَرَّهِ وَكَتَبَ يَقُولُ كُنْتُ لَكَ وَكَتَبَ فِي رِوَايَةٍ كَيْفَ قُوبَ نَابَ عَطَاةُ إِيَّاهُ **ترجمہ**
 وہی جو اور گزرا **باب** **اداب** الطعام کہانے کے آداب کا بیان **مسئل** **سئل** ابن عباس رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلْتَ أَكَلْكُمْ طَعَامًا فَلَا
 يَخْرُجُكَ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ نہ بونچے جب تک اس کو چاٹ نہ
 لے دے یا چبانے کو دے (اپنی بی بی یا بچے یا نوٹھی کو جو برا نہ مانیں بلکہ خوش ہوں) **مسئل** **سئل** ابن عباس
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلْتَ أَكَلْكُمْ مِنْ
 الطَّعَامِ فَلَا يَخْرُجُكَ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے
 روایت ہے **مسئل** **سئل** كَتَبَ بَنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ رَأَيْتُكَ كَرَأَيْتُ حَارِثَ الثَّلَاثِ وَ
 قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ **ترجمہ** کعب بن مالک
 سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیوں سے چاٹتے ہوئے دیکھا کہ ان کی
 کے بعد **مسئل** **سئل** كَتَبَ بَنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ثَلَاثَ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسُهَا **ترجمہ** کعب
 بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ بونچنے سے
 پہلے اٹھو جاتے **مسئل** **سئل** كَتَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَأْكُلُ ثَلَاثَ أَصَابِعٍ فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا **ترجمہ** کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے **مسئل** **سئل** كَتَبَ بَنُ
 مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ شَرَّهِ وَكَتَبَ فِي رِوَايَةٍ كَيْفَ قُوبَ نَابَ عَطَاةُ إِيَّاهُ **ترجمہ** وہی جو اور گزرا

کہتی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روزِ کلمۃ متوحّدین بھیجا
 وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** النبی صلی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان اذا اکل طعاما لکوا اصابعہ الثلاث قال وقال اذا سقطت لثمة احدکم
 فلیطعن بها الاذی ولها کل ما ولا یدعوہا لشیئکم وادبرنا ان نکت القصة قال فانکم
 لا تدعون ان تطعمکم البرکۃ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں
 چاہتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اسکو صاف کر کے کھالے اور شیطان کی
 بیچہ نہ رو اور حکم کیا کہو چاہے پونچھ لینے کا اپنے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں
 برکت ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 اذا اکل احدکم فلیکف اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتھن البرکۃ ترجمہ
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اسکو معلوم نہیں کہ کونسی انگلی میں
 برکت ہے **عَنْ** حنّاد بن عتار الا سناذ غیریۃ قال ولکلت احدکم الصخرۃ
 وقال فی اوطعکم البرکۃ او یبارک لکم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا
 زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم میں کا بپا کہو اور فرمایا کرن سے کھانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے
 تمہارے ہر **ف** ما یفعل الضیف اذا تبع غیرہ من دعا صاحب الطعام
 اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیل ہو جاوے تو کیا کرے **عَنْ** ابی مسعود الانصاری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابو شعیب وکان لہ غلام
 کثام تدای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرفت فی رجوعہ الجوع فقال لعلاء
 ویتک اضع لک طعاما الخمسة فخر فانی ارید ان عو الیہی صلی اللہ علیہ وسلم
 خامس خمسة قال فصنم ثمرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکاه خامس خمس
 واتبعہ رجل فلما بکتم الباب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا اتبعنا فان
 شکلت ان تاذن لہ وان تیسف رجیع قال لا بل انن لہ یا رسول اللہ **رحمہ**

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب تھا
اُس کا ایک غلام تھا جو کہتے ہیں کہ کرتا تھا اُس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے
چہرہ بہک معلوم ہوئی اوس نے اپنے غلام سے کہا اس سے ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا طیار کر
کیونکہ میں جا رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچویں میں پانچ آدمیوں
سے آپ اس نے کھانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ
پانچویں تھے پانچ کے اوں کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازے پر پہنچے تو فرمایا صاحب
خانہ سے یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اور
کہا نہیں میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہاجن کے ساتھ
اگر کوئی شخص طفیلے چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اوس کے دربار پر پہنچے اور صاحب
خانہ کو سنبھلے کہ اجازت دی اگر اوس میں کوئی ضرر نہ ہو **سُئِلَ عَنْ اَيِّ مَسْجِدٍ دَعَا رُفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
يَهْدِي الْحَدِيثَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُو حَدِيثَ جَدِّهِ قَالَ تَصْرُبُ عَلِيمٌ فِي
رِوَايَتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْقِيْزُ بْنُ سُلَيْمٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ حَمِدَ وَبَيَّ جَوَادٍ بِكَرْدِ احْمَدَ
ابْنِ مَسْعُودٍ رُفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ ابْنِ سُلَيْمٍ
حَقَّ جَوَادٍ بِكَرْدِ الْحَدِيثِ ثُمَّ حَمِدَ وَبَيَّ جَوَادٍ بِكَرْدِ احْمَدَ **ابْنِ رُفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنْ جَاءَ لِي سَوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَبَا كَانَ طَلَبُ الْمَرْقِ فَصَبَحَ لِي سَوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْجَا بِيَدِهِ فَقَالَ وَهْدَهُ لِيَا شَيْخَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعَادِيْدُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهْدَهُ
قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْمَدُهُ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهْدَهُ قَالَ تَعْمُ كَفِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَاخِلَانِ حَتَّى تَبَا مَنَزَلَهُ ثُمَّ حَمِدَ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمایہ شور یا
عمدہ بنا تا وہ فارس کا تھا اوس نے ایک بار شور یا بنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور
ایک بلانے آیا اپنے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں ہی نہیں آیا

بخیر وہ دوبارہ بلائے کو آیا آپؐ فرمایا عائشہ کی یہی دعوت ہو اوس نے کہا نہیں آپؐ فرمایا تو میں
 یہی نہیں آتا پھر سہ بارہ آپؐ کو بلائے کے لیے آیا آپؐ فرمایا عائشہ کی یہی دعوت ہو وہ بولا تیس
 بار میں ٹان پر دو نون چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہؐ اور جناب عائشہ صدیقہ امہ
 اکبرہ کے اوس کے سکا پر ہوئے) ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپؐ دعوت قبول نہ کی کسی عذر
 سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپؐ بغیر عائشہ کے
 قبول نہ کی اسوجہ سے کہ وہ یہی ہوگی ہونگی تو آپؐ اکیلے کہا نام منظور نہ کیا اور حسین معافرت ہو اور
 بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے **کاب**
 جَوَازٌ لِّعَبْدِكَ أَنْ يَدْعُوَ مَنْ يَتَوَلَّى هَاهُ يَدُكَ اِنْكَ اِذَا مَهْمَا كَرِهْتُمْ اِنْكَ اِذَا مَهْمَا كَرِهْتُمْ اِنْكَ اِذَا مَهْمَا كَرِهْتُمْ
 کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے نا راض ہوگا تو ساتھ لیجا سکتا ہے **حک** اِنَّهُ دَرَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ لَيْكَا اِذَا اَهُوَ بَارِي بَارِي
 فَاَعْرَضَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ يَوْمِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجَوْشُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَاكَ الْيَوْمَ فَاَخْرَجْتُمَا الْيَوْمَ اَخْرَجَكُمَا قَوْمًا فَقَامُوا مَعًا
 قَالَا رَحِمَا لَمْ يَكُنْ اِنْ اَهُوَ لَيْسَ فِي يَدَيْكَ قَالَا اِنَّكَ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاهْلًا
 فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْنِ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ لِيَسْتَعْدِدَ لَنَا مِنَ
 الْمَاءِ اَوْ حَلَا اَلْاَصْبَارُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَظَرَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وصاحب سَمِعْتُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا اَحَدٌ اَلْيَوْمَ اَكْرَمَ اَصْنَانًا
 قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَاَتَى سَمِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ بَسْرَةً وَتَسْمَعُ رُطْبًا فَقَالَ كَلُمَا مِنْ هَذِهِ وَاَخَذَ
 الْمُدَّةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ دَالِحُوكَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوا
 مِنَ الثَّأَةِ وَمِنْ فُلَانٍ اَلْمِنْقِ وَتَشَرُّوْا اَلْمِنْقِ اَنْ شَبِعُوْا وَاَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ بَيْنَ دَعْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَاَلْيَوْمِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَسْتُكَ بِعَيْنِ
 هَذِهِ النُّعْمِ يَوْمَ اَلْيَوْمِ اَخْرَجَكُمَا مِنْ يَوْمِكُمَا هَذِهِ الْجَوْشُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى اَصَابَكُمْ
 هَذِهِ النُّعْمِ ثُمَّ رَجَعْتُمْ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ بَيْنَ دَعْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَاَلْيَوْمِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَسْتُكَ بِعَيْنِ
 رات باہر نکلے آپؐ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا پر جہانم کہیں نکلے اسوقت انہوں نے

کہا یہ لوگ کے مارنے لگے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ماتھے میں میری جان ہے میں بھی اس پر
 سے نکلا چلو بہرہ آپ کے ساتھ چلا آپ ایک لشاری کے دروازے پر آکر وہ اپنے گھر میں نہیں تھا اور اس کے
 عورت نے آپ کو دیکھا وہ کہنے لگی ایسے آپ چور آئے اپنے لوگوں میں آپ نے فرمایا فلان شخص را در اس کے
 خاوند کو فرمایا کہ ہاں گویا ہے وہ بولی ہمارے لیے مہنگا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث کو معلوم ہوا کہ اس نے
 عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اور کو درست ہر عذر سے اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی
 ہے جس کے آستانہ خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ مرد انصاری آگیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا شکر ہے خدا تعالیٰ کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت
 والے وہاں نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں بہر گیارہ کجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس میں گدراور سوکھی
 اور تازی کجورین تھیں اور کھنکھار لگا اس میں سے کہا دہراور اس چوری لی آپ نے فرمایا دودھ والی بکر
 مت کاٹا اور اس نے ایک بکری کاٹی اور بنے اس کا گوشت کھایا اور کجور بھی کھائی اور پانی پیاجب
 سیر ہوئے کھانے اور پینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اور عمر سے قسم اس کی
 جس کے ماتھے میں میری جان ہے تم سوال ہو گا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گھروں سے لکڑ
 ہوں کر مارے پھر نہیں لوٹے بہانہ کہ تمکو نعمت ملی **ف** اس حدیث کو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گزری ایک حدیث میں ہے کہ آپ دنیا کو شریف
 گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بہرا اور وفات کو وقت زہرہ گروتھی اس حدیث کو یہ بھی معلوم ہوا کہ
 یہ لوگ کجالت میں اپنی دوست کے پاس جانا درست اگر اس کو تکلیف نہ ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَجِدُ وَنَحْنُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمْ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَتَعَدَّ كَسَابَهُمَا
 قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعَ مِنْ بَيْتِنَا وَالذِّي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرْنَا نَحْوَ حَدِيثِ خَلِيفَتِ بْنِ
 خَلِيفَةَ رَحِمَهُ وَهِيَ حَبَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 لَمَّا خَفِرَ النَّبِيُّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَصَا فَأَنْكَفَتَا إِلَيْهِمَا
 فَقُلْنَا لِمَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَا رَأَيْتُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَصَا
 مَرَدُّنَا فَأَخْرَجْتُنِي حَبَابَةَ فِيهِ مَاءٌ مِنْ شَعِيرَةٍ وَكُنَّا نَبْصِغُهُمَا دَاجِنٌ قَالَ فَلَمْ يَجْعَلْهُمَا

وَصَحَّتْ فَفَرَّغَتْ إِلَيْكَ رَاعِي فَقَطَعَتْهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لَا تَقْصُرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَبِئْسَ مَا رَزَقَهُ فَقَطَعْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ دَجَجْنَا أَبْهَيْمَةً لَنَا وَطَحْنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِندَ تَامَعَالِ أَنْتَ
 فِي تَغِيرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدِ وَإِنَّ جَابِيًا قَدْ
 صَحَّ لَكُمْ سُورٌ فَأَخْبَرَكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِيدُنَّ بُرْمَتَكُمْ
 وَلَا تَخْفِرُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتَّى أَجِيْعَ فَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ
 حَتَّى جِئْتُ أَمْرًا فَقَالَ يَا ذِيكَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي نَاخِجْتُ كَهَيْئَتِهَا
 فَبَصُرَ فِيهَا وَبَارَكَ قَالَ ادْعُوْنِي خَادِرَةً فَتَخَفْتُ مِنْكَ وَأَدْعُوْنِي مُتَكَبِّرَةً وَلَا تَزِيدُوْهَا وَهَمْ
 أَلْفَ مَا قَسَمَ بِاللَّهِ لَا كَلِمَاتٍ حَقٌّ مَعَكُمْ وَوَأَتَّخِذُوا آيَاتِ بُرْمَتِكُمْ لَكُمُ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِيْنَكُمْ
 أَوْ كَمَا قَالَ النَّحْلُ كَيْفَ يَكُونُ كَمَا هُوَ ثُمَّ رَجَعْتُ جَابِرِينَ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رَوَايَتِ هِرْ حَنْبَلٍ
 كُودِي كُنِي (مَدِينَةُ كُودِي) تَوَصَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُودِيًا بِأَمِينِ ابْنِ بِي كُودِي بِي كُودِي
 أَوْ كَمَا تَبَيَّنَ بِي كُودِي كُودِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُودِيًا بِأَمِينِ ابْنِ بِي كُودِي بِي كُودِي
 نَكَالًا جَسَدِيْنِ ابْنِ كُودِي جَسَدِيْنِ ابْنِ كُودِي بِي كُودِي بِي كُودِي بِي كُودِي بِي كُودِي بِي كُودِي
 فَوَجَّعَ كُودِي أَوْ كَمَا تَبَيَّنَ كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 مِينِ كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَمَا تَبَيَّنَ كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 نَكَالًا جَسَدِيْنِ ابْنِ كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 فَوَجَّعَ كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 تَشْرِيفَ لَابِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 دَعْوَتِ كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 مِينِ كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 تَبَيَّنَ كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي
 كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي كُودِي

وَصَحَّتْ فَفَرَّغَتْ إِلَيْكَ رَاعِي فَقَطَعَتْهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کر دیا اور سب کو دعوت سنا دی آخر اس نے وہ اٹھنا لا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب باریک چھین کر ان
 برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلو ہمیں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اسکے فرمایا ایک مٹی کی پکڑے ڈال
 اور بٹکے تیرے ساتھ ملکر کھاؤ (میری عورت کو فرمایا) اور ہانڈی میں سے ڈوسی ڈال کر کھائی جا اسکو تاروت یا تیرے
 اللہ کا عہد ہے کہ ہا آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کہتا ہوں کہ سب کھریا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوہے
 لکے اور ہانڈی کا مٹی کی حال تھا اہل ہی تھی اور ابھی یہاں ہی تھا اسکی وٹیان بن ہی تھیں ہفت نو سو کھیا سو
 میں آپ کے دو مخبر میں ایک تھے ہوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرو آپ کو معلوم ہو جانا یہ بیشتر سے کہ یہاں مانس کے کافی
 ہو جاوے گا۔ دوسری روایت میں اس سے بھی ایسا ہی مخبر مذکور ہے جب چند روٹیاں بھی کھریا تھی اور یہ کوئی
 ہوئی تھیں اسکا قصہ آگے آتا ہے **عَنْ اَبِي بَرَكَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمَّا أُوتِيَ لَيْلَةَ بَيْتِ لَحْمٍ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَجِيعًا عَرَفْتُ فِيهِ الْجَوْعَ فَضَلَّ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتِ نَعَمْ فَاجْرَحَ
 أَقْرَأَ صَافٍ سَعِيدٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَطَلَعَتْ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ رِجْلَيْهَا
 وَدَنَتْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا هَبْتُ بِهِ فَوَحَدَاتِ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ النَّاسُ فَفُتُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكُمُ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ الطَّعَامُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِمَ مِنْ مَعَهُ فَوُؤُوا قَالَ فَاَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
 يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعُمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ بِهِ
 أَعْلَمُ قَالَ فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ فِي مَاعِنْدِكَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ
 فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمْرِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتُّ وَحَصَرْتُ عَلَيْهِ
 أُمَّ سُلَيْمٍ عَمَلَةً لَهَا فَأَدَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَاءَ اللَّهُ أَنْ
 يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَمْدَنَ لِعَشْرَةٍ فَإِذَا نَ لَمْ فَأَكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَمْدَنَ
 لِعَشْرَةٍ فَإِذَا نَ لَمْ فَأَكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَمْدَنَ لِعَشْرَةٍ
 حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ثُمَّ
 شَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ **مَرْجُمُ** اس بن مالک کو روایت ہے ابو طلحہ نے**

اُمّ سلیمؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کزوری پانی میں چھینٹا ہوں آپ بہو کے ہون
 تو میرے پاس کچھ ہے کہانے کو وہ بولی ٹان ہے پر اوس نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی
 لی اوس نین روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے میں چپا دیا کچھ میرے کراڈر ڈا دیا یعنی ایک ہی کپڑے میں
 سے کچھ بچے اوڑھ دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چپا دی) پھر مجاہد بیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 سین اُسکو لیکر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کٹھارہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہکو ابو طلحہ نے بیجا ہے میں نے کہا ان اپنے فرمایا کہا نا ہے میں نے کہا ان آپ
 نے اپنی سب اہلیوں کو فرمایا اوڑھو اور آپ چلے میں کے سامنے چلا بہا تاکہ ابو طلحہ کے پاس آیا اگلے
 خبر کی ابو طلحہ نے کہا اے اُمّ سلیمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ ان کو لیکر تشریف لائے اور سہارک پاس ان کے
 کہلانے کو کچھ نہیں ہے اُمّ سلیمؓ نے کہا اور اُسکا رسول خرب جاتا ہے پھر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے (اگے بڑھ کر ملے) بعد اوس کے آپ تشریف لائے اور ابو طلحہ ہی ساتھ تھے آپ نے
 فرمایا اے اُمّ سلیمؓ تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیاں لیکر آئی آپ حکم دیا وہ سب ٹیان توڑی گئیں
 پھر اُمّ سلیمؓ نے تھوڑا گہنی اوس پر ڈال دیا وہ گویا سالن تھا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے فرمایا رو عاکی
 بعد اوس کے فرمایا دس آدیوں کو بلاؤ انہوں نے کہا یا پیٹ بھر کر وہ نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ انہوں نے
 یہی کہا یا سیر ہو کر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب نے کہا یا سیر ہو کر اور سب تشریف لائے
 آدمی تھے آپ نے دس دس کر بلا دیوں تک پیا چھوٹا ہو گا اور دس سے زیادہ آدمی اوس کے گرد
 حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے احمدیث سے اُمّ سلیمؓ کی بڑی دامائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ کہہ رہا
 گئے پر وہ برٹان نہیں ہو میں **عن** النّسّ بن مزلک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ اَبُو طَلْحَةَ
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لِیَا دَعُوْہُ وَدَلَّ جَعَلَ طَعَامًا فَاک
 فَاقْبَلَتْ وَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَاسْتَحَبَّتْ فَقُلْتُ اَجِبْ
 اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُوْمُوا فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ مَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَکَ ثَنِیْنًا قَالَ
 فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَدَعَا فِیْہَا بِالْبَرَکَةِ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ لَعْنًا مِّنْ
 اَصْحَابِ عَشْرِہٖ فَقَالَ کُلُّوْا وَاَدْخِلْ لَہُمْ ثَنِیْنًا مِّنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖمَا کُلُّوْا حَتّٰی شَبِعُوْا
 فَمَخْرَجُوْا فَقَالَ اَدْخِلْ عَشْرَہٗ کُلُّوْا حَتّٰی خَرَجَ جُؤَامًا زَالَ یُدْخِلْ عَشْرَہٗ وَیَخْرِجُ عَشْرَہٗ

اُمّ سلیمؓ ابو طلحہ
 کی بیوی اور
 ان کی کان
 نہیں ۱۲

حتی کہ یکتا بنے۔ ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 میرا چچا ہیں تو میں بھی آپ کا چچا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
 کو دعوت دینے کے لیے اور کہا نا انہوں نے طیار کیا تھا میں آیا اور سوقت آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے
 آپ میرے عزیز و بہنوئی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اہل بیت کی دعوت قبول کیجیے آپ لوگوں کو فرمایا
 چلو اہل بیت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آپ کو لیے تھوڑا کہا نا طیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس کہا نے کو جو اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی بہر آپ فرمایا میرے سنا نہیں ہیں میں سو دس آدمیوں
 کو بلائے آپ فرمایا کہا نا اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ لکالا انہوں نے کہا ہاں اور میرے ہونے کے
 کے بہر آپ فرمایا اور دس کو بلائے انہوں نے بھی کہا ہاں اور لکھے بہر اس طرح آپ میں سے کچھ اندر رہے
 اور دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی اون میں سے باقی نہ رہا جو میرے ہوا ہو بہر آپ اس کہا نے
 ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جب انہوں نے کہا شروع کیا تھا **حَسْبُكَ** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَزَّلْتُکَ عَلَیْکَ
 نَزْلًا عَظِیْمًا قَالَ بَشِّرْنِیْ اَبُو مُلَیْحَةَ اِلَیْسَ سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَوَّاءَ الْخَلْدِیْتُ وَیُحْیِیْ
 اَبْنِ مَکِیَّ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ ثُمَّ اَخَذَ مَا فِیْہِ فَمَجَّعَہُ ثُمَّ دَعَا فِیْہِ بِاللَّحْکِ قَالَ
 فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُونَکُمْ هٰکِ ثُمَّ جَمَّہُ وہی جواب پر گذرا اس میں سے کہ بہر جو کہا نا بہر آپ
 اسکو کہا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا بہر آپ فرمایا ہے کہ
 اسکو **حَسْبُكَ** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَزَّلْتُکَ عَلَیْکَ اَمْرًا اَبُو مُلَیْحَةَ سَوَّاءَ الْخَلْدِیْتُ وَیُحْیِیْ
 اَبْنِ مَکِیَّ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ ثُمَّ اَخَذَ مَا فِیْہِ فَمَجَّعَہُ ثُمَّ دَعَا فِیْہِ بِاللَّحْکِ قَالَ
 فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُونَکُمْ هٰکِ ثُمَّ جَمَّہُ وہی جواب پر گذرا اس میں سے کہ بہر جو کہا نا بہر آپ
 اور اس کا نام لیا بہر فرمایا دس آدمیوں کو اس نے دی اور انہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر گئے
 آپ فرمایا کہا نا اور اس کا نام لیا انہوں نے کہا یا یہاں تک کہ اتنی آدمیوں کو سیدھا بلایا بہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کہا یا تب بھی کہا نا بلایا

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِمَا لَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِطَائِفَةِ الْقُصَّةِ فِي طَعْلَمِ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ شَيْئًا نَبِيًّا أَقَالَ هَلُمَّ
 فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الذِّكْرَ **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا اس میں یہ ہے کہ ابو طلحہ دروازہ پر کھڑے ہو کر
 یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کہانا ہے آپ نے فرمایا اوس کی
 لے آ اسے جل جلالہ اس میں بکت و بگا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِمَا لَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُفَاةِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَوْضَعُوا مَا أَبْكَعُوا جَدِيدًا ثُمَّ **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا اس میں یہ ہے
 کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور مانا کھانا بچا کہ اپنے مہمانوں کو بھیجا **عَنْ**
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِمَا لَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي السَّجِدِ يَتَقَلَّبُ خَلْفًا لِبَطْنِ ذَا قُنَ أَمَّ سَلِيمٍ
 فَقَالَ إِنَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي السَّجِدِ يَتَقَلَّبُ خَلْفًا لِبَطْنِ
 وَأَهْلُ كَحَابِعًا وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَبُو طَلْحَةَ وَأَمَّ سَلِيمٌ وَأَنَسٌ وَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَأَهْدَيْتُهُ لِحَبِيبَتِنَا **ترجمہ** انس بن ابیہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کو کچھ مہمانوں میں سے ہو کر پٹ پٹ کو پیٹھ بناتے (یعنی سکڑتے) تھے پس ان کو ام سلمہ پاس لے کر گئے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹ کر دیکھا ہوا اور پٹ پٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ کہتے ہیں
 بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا ابو طلحہ اور ام سلمہ سے اور انس
 نے اور کچھ بچہ رکھ تو ہم نے اپنے مہمانوں کو حصہ بھیجا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِمَا لَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا تَوَجَّدَتْهُ جَالِسًا مَعَ أَهْلِيهِ يَجِدُ ثَمَرًا وَقَدْ
 عَصَبَ بَطْنَهُ بِوَصَابَةِ قَالَ أَسَامَةُ وَأَنَا أَشْكُ عَلَى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَهْلِيهِ لَعَنَ عَصَبَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ فَقَالُوا هِيَ الْجَوْعُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَبِي كَلْبَةَ
 وَهُوَ ذَوْجٌ أَمَّ سَلِيمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ سَيِّئًا أَبَاهُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَصَبَ بَطْنَهُ بِوَصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَهْلِيهِ فَقَالُوا هِيَ الْجَوْعُ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ

حَالِ اَنْتَ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعْدُ عِنْدِي كِسْرَتَيْنِ خُبَزَتَيْنِ فَانْ سَلَاكَ تَارَةً رَسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَهُ اَنْتَ سَلَاكَ اَخْرَجَتْهُ مِنْ عَيْنَيْهِ ثُمَّ رَدَّتْهُ سَلَاكَ
 بِقِيَّتِهِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکیرن آیا میں نے
 دیکھا آپ انہی اصحاب کو ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہیں اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ
 بہتر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ کیوں باندھی ہے اس نے کہا بہتر
 کی وجہ سے میں اہل طحہ کے پاس گیا وہ غاوند تھے اُمّ سلیم کے جو بھائی کی بیٹی تھی اور میں نے کہا باور
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپ کے ایک
 صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بہتر کی وجہ سے باندھی ہے یہ سنکر اہل طحہ میری زبان کے پاس گھر اور
 پوچھا تیرے پاس کچھ کہا ہے کہ ہے وہ بول مان کچھ بگڑی ہیں روٹی کے اور کچھ کہجورین میں اگر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لادیں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپ کے
 آوے تو کھانا کم پڑے گا بہر بیان کیا حدیث کو پرے قصہ کے ساتھ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامٍ اِلَى طَحَّةٍ تَحْوِي ثِيَابًا مِّنْ رَّحْمَةٍ
 وَهِيَ جَوَادِرُ كَزْرٍ **بَابُ** جَوَادِرُ كَزْرٍ وَاسْتِغْبَابُ كُلِّ الْيَقِيْنِ **ترجمہ** مشورہ
 کہانا اور کدو کھانے کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ يَقُولُ اِنْ خِشَاكَ
 دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَطْعَمَ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ مَّرْقًا فَيَرُدُّ بَاءً وَقَدْ يَدُ قَالَ اَنَسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَابَ مِنْ حَوَالِ الصُّخْرِ فَاَمَّا اَنْتَ اَحَبُّ
 الدُّبَابِ مِّنْ دُوْنِ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو کدو کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا میں ہی آپ کے ساتھ گیا اس نے پوچھا آپ کے سامنے
 جو کہ روٹی لال گئی اور مشورہ آیا جس میں کدو تھا اور بہنا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ کے کناروں سے کدو کو ڈھنڈ بک کر کھاتے
 تھے اس پر دوسرے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور نرمی کا کسب حلال ہے اور شور با درست اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے بطرح ہر چیز کو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کھانیوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر مینہ بان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کناروں سے ڈھونڈتے تھے دوسری طرف اس سے دوسرے یہ کہ منافعت اسکی ہو جو ہے کہ دوسرے کھانیوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ کے آثار شریف و برکت حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ کی تھوک اور بلغم کو اپنے موبہون پر ملتے۔

سَوَوْنَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلًا نَافِلًا مَعَهُ فِيهِ بَرَقَةٌ فَوَجَدَ بَابًا مَجْمُولًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدُّمْلِكِ وَيَعْجِبُ قَالَ فَاكْأَرَأَيْتَ ذَلِكَ جَعَلْتُ الْغِيَةَ إِلَيْكَ وَكَأَطْعَمَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَازَلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّمْلُ وَرَحِمَهُ

اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص سے دعوت کی مین یہی آپ کے ساتھ گیا وہ ان شور بآیا جس میں کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کھانا شروع کیا پھر نرمے سے حبیب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا

اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اور میں نے اس سے مجھ کو پسند ہو گیا

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلًا نَافِلًا مَعَهُ فِيهِ بَرَقَةٌ فَوَجَدَ بَابًا مَجْمُولًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدُّمْلِكِ وَيَعْجِبُ قَالَ فَاكْأَرَأَيْتَ ذَلِكَ جَعَلْتُ الْغِيَةَ إِلَيْكَ وَكَأَطْعَمَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَازَلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّمْلُ وَرَحِمَهُ

ترجمہ الشہین ہاک روایت ایک نرمی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ اس نے کہا ہر جو کھائی کھانا اس کے بعد میرے لیے طیار کیا گیا اور مجھ کو پسند ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا کدو بڑی نازدہ سبز کاری ہے اور خضہ صاعوب اور سبب گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفر کو بجا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور بار القرم صفر دی بخار اور تپ

کہ نہایت جعفر بن محمد بن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھجور کے پتے کے ساتھ دیکھا تھا کہ وہ اسے اپنے منہ میں ڈال رہے تھے۔

باب استحبنا فی صوم النوی حایج التمر کجور کہا تیر وقت کھٹلیاں علم پر رکھنا

مسند بن عمر بن عبد اللہ بن ابی نضر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوماً من رمضان لم یحکم فیہ من النوی یوماً من رمضان

السیوطی ما کو وطبة فاکل منہا شحرائی بتمہ فکان یاکلہ من لیل النوی بین اصبعین

و یجمع السبابة والوسطی قال شعبہ ہو کھنڈی و ہو ذیہ ان شاء اللہ العالی النوی بین اصبعین

شحرائی لشراب فشریبہ ثم ناکلہ الذی عنہ عن سبینہ قال فقال انی اخذت

یلعام ذابیتہ ادخ اللہ لک قال اللہم بارک لک صم فیما رزقتک و اعطک ما رزقتک

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوم میں باب باس

اُترے ہتھے کہنا پیش کیا اور وطبہ ایک کہنا ہے جو کجور اور فیہ اور گئی کو ملا کر بننا ہے آپ

کہا یا پھر سو کسی کجور میں آمین آپ اُن کو کہاتے تھے اور کھٹلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے

جاتے کلمہ اور پھر کی اونگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے ہی خیال ہے کہ وہ

سمجھتا ہوں کہ احمدیث میں ہے کہ کھٹلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا غرض یہ ہے کہ کھٹلیاں کجور

میں نہیں ملاتے تھے ہمارے کہتے تھے (پہر پینے کے لیے کچھ آیا اپنے پیادے اور اس کے دہنی طرف جو

بیٹھا تھا اسکو دیا پھر میرے باپ نے اس کے جانور کی بال تھامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے

فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخشہ دے ان کو اور رحم کر انہیں

باب عن شعبہ بن جعفر

الاسناد و ذکر یثقال فی النوی بین اصبعین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

اکل القثاء و الرطب کجور کے ساتھ کڑھی کہا نا عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ

عنه قال ما یت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء و الرطب ترجمہ عبد اللہ

بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کڑھی کھاتے

ہوئے کجور کے ساتھ اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کجور کی حرارت اور کڑھی کی

بردوت ملکر اعتدال ہو جاوے اور کجور سے جو شدت صفا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے

باب استحبنا فی صوم النوی حایج التمر کجور کہا تیر وقت کھٹلیاں علم پر رکھنا

مسند بن عمر بن عبد اللہ بن ابی نضر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوماً من رمضان لم یحکم فیہ من النوی یوماً من رمضان

السیوطی ما کو وطبة فاکل منہا شحرائی بتمہ فکان یاکلہ من لیل النوی بین اصبعین

و یجمع السبابة والوسطی قال شعبہ ہو کھنڈی و ہو ذیہ ان شاء اللہ العالی النوی بین اصبعین

شحرائی لشراب فشریبہ ثم ناکلہ الذی عنہ عن سبینہ قال فقال انی اخذت

یلعام ذابیتہ ادخ اللہ لک قال اللہم بارک لک صم فیما رزقتک و اعطک ما رزقتک

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوم میں باب باس

اُترے ہتھے کہنا پیش کیا اور وطبہ ایک کہنا ہے جو کجور اور فیہ اور گئی کو ملا کر بننا ہے آپ

کہا یا پھر سو کسی کجور میں آمین آپ اُن کو کہاتے تھے اور کھٹلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے

جاتے کلمہ اور پھر کی اونگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے ہی خیال ہے کہ وہ

سمجھتا ہوں کہ احمدیث میں ہے کہ کھٹلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا غرض یہ ہے کہ کھٹلیاں کجور

میں نہیں ملاتے تھے ہمارے کہتے تھے (پہر پینے کے لیے کچھ آیا اپنے پیادے اور اس کے دہنی طرف جو

بیٹھا تھا اسکو دیا پھر میرے باپ نے اس کے جانور کی بال تھامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے

فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخشہ دے ان کو اور رحم کر انہیں

باب عن شعبہ بن جعفر

الاسناد و ذکر یثقال فی النوی بین اصبعین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

اکل القثاء و الرطب کجور کے ساتھ کڑھی کہا نا عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ

عنه قال ما یت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء و الرطب ترجمہ عبد اللہ

بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کڑھی کھاتے

ہوئے کجور کے ساتھ اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کجور کی حرارت اور کڑھی کی

بردوت ملکر اعتدال ہو جاوے اور کجور سے جو شدت صفا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے

باب استحبنا فی صوم النوی حایج التمر کجور کہا تیر وقت کھٹلیاں علم پر رکھنا

مسند بن عمر بن عبد اللہ بن ابی نضر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوماً من رمضان لم یحکم فیہ من النوی یوماً من رمضان

السیوطی ما کو وطبة فاکل منہا شحرائی بتمہ فکان یاکلہ من لیل النوی بین اصبعین

و یجمع السبابة والوسطی قال شعبہ ہو کھنڈی و ہو ذیہ ان شاء اللہ العالی النوی بین اصبعین

شحرائی لشراب فشریبہ ثم ناکلہ الذی عنہ عن سبینہ قال فقال انی اخذت

یلعام ذابیتہ ادخ اللہ لک قال اللہم بارک لک صم فیما رزقتک و اعطک ما رزقتک

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوم میں باب باس

اُترے ہتھے کہنا پیش کیا اور وطبہ ایک کہنا ہے جو کجور اور فیہ اور گئی کو ملا کر بننا ہے آپ

کہا یا پھر سو کسی کجور میں آمین آپ اُن کو کہاتے تھے اور کھٹلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے

جاتے کلمہ اور پھر کی اونگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے ہی خیال ہے کہ وہ

سمجھتا ہوں کہ احمدیث میں ہے کہ کھٹلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا غرض یہ ہے کہ کھٹلیاں کجور

میں نہیں ملاتے تھے ہمارے کہتے تھے (پہر پینے کے لیے کچھ آیا اپنے پیادے اور اس کے دہنی طرف جو

بیٹھا تھا اسکو دیا پھر میرے باپ نے اس کے جانور کی بال تھامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے

فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخشہ دے ان کو اور رحم کر انہیں

کچھ کہتا ہے کہ **ف** اتھا کا بیٹنا یہ ہے کہ سرین زمین کے لگاؤ سے اور دونوں بڈلیاں کبھی کر دیو
ع انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے
 نجیل الشبیخ سے کہا کہ تم نے یہ سنا ہے کہ وہو مخفی عنہ لاکل منہ اکل اذریعاً کوئی روایت دھتیر
 اکل اذریعاً کوئی روایت دھتیر اس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کچھورین امین
 آپ انکو بانٹنے کے اور اس طرح بیٹے سے کہ جس کو کسی جلدی میں بیٹھا ہے اسے اپنے اکرٹوں اور جلدی جلدی
 اوس میں سے کہا ہے کہ یہ ہے کہ یہ کہ آپ کو دوسرا کوئی کام دیر پیش ہوگا **باب** الثقی عین
 القیان فی جمعہ حب لوگون کے ساتھ کہا ہوا تو دو دو لقمہ یاد دو کچھورین ایک ہی بار نہ کہا دے
ع جبکہ بن سحید قال کان ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزودنا التمس قال و
 قد کان اصاب الناس یومئذ جھد فکنا ناکل فیمن علینا ابن عمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ ونحن ناکل فیقول لا تقادروا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کچھورین
 اکرٹوں کے ساتھ کہا ہوا تو دو دو لقمہ یاد دو کچھورین ایک ہی بار نہ کہا دے
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو اس کی یاد دلائی کہ یہ ہے کہ یہ کہ آپ کو دوسرا کوئی کام دیر پیش ہوگا
 کہلاتے دن دن لوگون پر تکلیف تھی (کہانے کی) ہم کہا ہے کہ یہ کہ آپ کو دوسرا کوئی کام دیر پیش ہوگا
 اور ادھون نے کہا دو دو لقمہ مت کہاؤں ملا کہ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے
 مگر جب اپنی بیانی سے اجازت لیو کر شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے
ف دو لقمہ یاد کچھورین یا تین یا زیادہ ایک بار کی اٹھا کر کہا نا منع ہے اس لیے کہ جماعت میں
 اور دن کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کہانے میں سب کا حق ہے ہر اور دن سے زیادہ چکھ جانا مروت کو
 خلاف ہے اور یہ نہیں بخیر ہے یا بطور کر است اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کہا نا مشترک ہو تو
 حرام ہے بغیر اجازت اور شرکار کے اور جو ایک شخص ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر
 کہا نا قلیل ہو اور جو کہا نا بہت ہو تب ہی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصراً **ع**)
 شعبہ بن سحید قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول فی حدیثہما قول شعبہ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس
 یومئذ جھد فکنا ناکل فیمن علینا ابن عمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کچھورین امین
ع جبکہ بن سحید قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول فی حدیثہما قول شعبہ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ یُفْرِتَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمَرَاتِ حَتَّى یَسَاوِیَ اَصْحَابَہُ **ترجمہ** جب
 بن جحیم سے روایت میں ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے دو کجورین ملا کر کہا کہ تم سب تک اپنی ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے **باب**
 فی اَدْجَادِ الشَّجَرِ وَخُجْرِهِ مِنَ الْاَشْجَارِ لِجَعَالِ کَجُورِیَا وَرُکُومِی غَدِہِ بَالِ بَحْرِنِ کے لیے جمع کرنا
عن عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ بِکُمْ اَهْلُ
 بَیْتِ عِندَکُمْ الشَّجَرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا وہ گہر والے پہرے کے زمین گے جن کے پاس کجور ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِکُمْ اَهْلُ بَیْتِ لَا تَمْرُفِیہِ جِیَاعُ اَهْلُہُ یَا
 عَائِشَةُ بَیْتُکَ لَا تَمْرُفِیہِ جِیَاعُ اَهْلُہُ اَوْ جَاعُ اَهْلُہُ قَالَتَا مَرَّتَیْنِ اَوْ قَلَا **ترجمہ**
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گہر
 میں کجور نہیں ہے وہ گہر والے پہرے میں دو بار یہی فرمایا یا مہین **باب** فَصْلٌ تَمْرِ الْمَدِیْنَةِ
 کجور فضیلت **عن** سَعْدِ بْنِ ابِی وَقَاصٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اَبِی رَسُوْلٍ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِثْلَانِیْنِ لَا یَلِیْہُ حَاجِیْنِ یُتَبَوَّہُ لَہُ
 یُضْرَہُ سَبْعُ حَقَیْقَتِیْنِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو شخص سات کجورین مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کہالیوے صبح کی وقت اس کو
 شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا **عن** سَعْدِ بْنِ ابِی وَقَاصٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
 اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ تَصَبَّہُ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ یَضْرَہُ ذَلَالٌ اَلِیَوْمِ سَمِعْتُ
 لَا یَخْفُ **ترجمہ** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 آپ فرماتے ہیں جو شخص سب سے سات عجوہ کجورین (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کجور کی) کہا
 لیوے اس کو اس دن نہ زہر نقصان کرے گا نہ جاو **عن** ہَارِثِ بْنِ ہَاشِمٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
 عَنْہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَہُ لَا یَقُولَانِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ وہی جواب دہر گند **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی عَجْوَةِ الْعَالِیَةِ شِفَاءً اَوْ اَمَّا ذَیْئَانُ اَوْ اَلْبُکْمَةُ **ترجمہ** ام المؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا غالیہ ردہ حصہ دیندہ جو عجب کی
 طرف ہر تین میل یا آٹھ میل تک اکی عجمہ میں ثقلاً یا دہ ثریان ہے صبح ہی صبح **کاپ**
 فضیل الکماۃ ومکہ اذوا العین بھا کہنیں کی نصیحت اور انکھ کا علاج **حسن** سعید بن زید
 بنید بن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 الکماۃ من المین وماؤھا شفاء للعین ترجمہ سعید بن زید روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مین نے سنا آپ فرماتے ہر کہنیں مین سے ہے (یعنی وہ مین جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اگرچہ
 وہ مثل رختین کے تھا مگر یہ بھی خود رو ہے تو گویا سن کی طرح ہوا) اور اسکا پانی انکھ کی دوا ہے **حسن**
 سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکماۃ
 من المین وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جواب پر گزرا **حسن** سعید بن زید رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شعبۃ لما حدی بھ الحکم کہ مکہ من حدیث جید
 ترجمہ وہی جواب پر گزرا **حسن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من المین الذی انزل اللہ عزوجل علی بنی اسرائیل ما
 ماؤھا شفاء للعین ترجمہ سعید بن زید روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اس مین سے ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اترا تھا اسکا پانی انکھ کی دوا ہے -
حسن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 الکماۃ من المین الذی انزل اللہ عزوجل علی موسیٰ علیہ السلام وماؤھا شفاء للعین
 ترجمہ وہی جواب پر گزرا **حسن** سعید بن زید یقول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ
 من المین الذی انزل اللہ عزوجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جواب پر گزرا
حسن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من المین
 وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جواب پر گزرا **کاپ** فضیل الکماۃ من الکبات راکہ پہلے
حسن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الظہران وحدث
 بھ الکبات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاسود منه قال فقلنا یا رسول اللہ کانک رعیت
 الغنم قال نعم وھل من نبی الا وقد راھا کونھن ہذا من القول ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مگر اظہار میں (جو کہ کسی ایک منزل پر ہے) اور ہم
 کہاں جن رہتے تھے رکبات کہتے ہیں اراک کے پہل کو اور لہ اک ایک جنگل درخت ہے (رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھ کر چنوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جو
 آپ بکریان چرائیں میں اب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ان اور کوئی نبی ایسا نہیں
 ہوا جس نے بکریان نہ چرائی نہ بن بابا ہی کچھ فرمایا **ف** کہہ کر بیان جراتے ہو تو اصرار
 ہو نہ ہو خود تکی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریان جراتے جراتے بہر آدمیوں کے جانے کی قیادت
 پیدا ہوتی ہے (نودی) **و** فضیلت الخیل مرکب کی فضیلت **ع** عائشہ
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یَعْمُرُ الْاَدَمُ اَرَادَ الْاَدَمُ
 الْخِیْلُ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ **ع** سلیمان بن بلال یضد الا ستاد وقال یَعْمُرُ الْاَدَمُ
 وَلَمْ یَشْکُ ترجمہ وہی جواب دہ گزرا **ع** جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَأَلَ اَحْمَدَ الْاَدَمُ فَقَالُوا لَعَنَتْ نَارُ الْخِیْلِ فَذَعَابُ الْخِیْلِ
 یَاْخُلُ بِہٖ وَیَقُولُ یَعْمُرُ الْاَدَمُ الْخِیْلُ یَعْمُرُ الْاَدَمُ الْخِیْلُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ کو سالن مانگا کہنے لگو ہمارے
 پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ سرکہ منگو یا ہر اوس کے ردی کہاںی اور فرماتے تھے
 سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے **ع** جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
 عَنْہُ یَقُولُ اَخَذَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِمِیْدِیْ ذَاتَ یَوْمٍ اِلَیْ مَنَزِلَہٗ فَاَمَرَ
 اِلَیْہِہُ فَلَقَا مَنَ خُذْ فَقَالَ مَا مَنَ اَدَمُ فَقَالُوا اَلَا اَشْتَمُ مِّنْ خِیْلِ فَالَیْتَ الْخِیْلُ یَعْمُرُ
 الْاَدَمُ قَالَ جَابِرٌ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخِیْلَ مَنَ مِّنْ بَعِیْعَتِہَا مَنَ
 نَبِیِّہِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَقَالَ لَحَہٗ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخِیْلَ مَنَ مِّنْ بَعِیْعَتِہَا مَنَ
 جَابِرٌ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو لئے اپنے مکان پر پہنچ کر سے رسول
 کے آپ پاس لائے لئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے

اور کئے بجا ہوا کہنا اور پس جاتا تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیاں کہاں کی کس جگہ پر
 لگی ہیں زمین سے وہ کہاتے رکت کے لیے) ایجار ابو ایوب نے کہا ناپکا یا جس میں ہنس تھی
 جب کہنا تو ابس گیا تو ابو ایوب نے پوچھا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں تو گون نے کہا آپ نے
 نہیں کہا یا یہ سنو ابو ایوب گہمراے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا ہنس حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں
 لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی
 ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو ہنس کی
 پر سے تکلیف ہوتی) اور اس پر آپ کہاتے **وَكَيْفَ** اِكْرَامِ الضَّيِّفِ مِہان کی
 خاطر داری کرنا چاہیے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ جَبَّوْدًا رَسَلَ إِلَيَّ بِغَضٍّ لِسَائِدٍ فَقَالَ
 وَالَّذِي بَشَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ خُشْرًا فَقَالَتُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَا
 كُلُّهُ مِنْ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ يُضَيِّفُ هَذَا اللَّيْلَةَ
 رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَأْظُمُ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ
 لَا مَرَاتِهِ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا أَفُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلَيْكَ حِمْلِي ثُمَّ قَالَ إِذَا دَخَلَ
 حِمْلُنَا فَأَخْطِ السَّرَاجَ وَارِيهِ أَنَا نَأْكُلُ إِذَا أَهْوَى لِيَا كُلُّ قَتُوْمٍ إِلَى السَّرَاجِ حَتَّى
 نُخَفِّيهِ قَالَ فَقَعِدُوا وَادْكُلِ الضَّيِّفَ فَمَا أَصْبَحَ عَدَا عَلِي الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمْ أَيَضِيفُكُمْ اللَّيْلَةَ **مَرْحَمَةُ** أَبُو بَرَّة رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 رَوَاتِ بِهَرَاكِ شَخْصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْأَلِهَا وَرَكَبَتْ لَهَا مَجْهَ بَرِّي تَكْلِيفِ بِهَرَاكِ
 پینے کی (آپ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہا بیجا وہ بولی قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ
 بیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے پر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بیجا اس نے بھی ایسا
 ہی کہا بہا تک کہ سب غور توں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے آپ نے فرمایا
 کون اس کی مہمان کرتا ہے آج کی رات اور سپر رحم کرے تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا میں کرتا
 ہوں یا رسول اللہ یہ وہ اس کو اپنے ٹھکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے وہ بولی
 کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کہنا ہے انصاری نے کہا بچوں کو کچھ پھانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان

اندر اسے قہر پانچ بجھا دے اور اسکو ایسا دکھلا جیسے تم کہا رہے ہیں پھر وہ جب کہانے کو چھوڑا
 اس جا اور اسکو بجھا دے اور اسے ایسا ہی کیا اور میان بی بی بیو کے بیٹہ سے ہو اور وہاں نے کہا نا کہا
 جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو **ف** آپ کو سخت غم کرنا
 عربی بن اسکو انکار کرتے ہیں پر بڑے بزرگوں کا دم ہے قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت
 اور می و یوثر و ن علی انہم و لو کان بہم خصاصة و یوثر و ن علی انہم و لو کان بہم خصاصة ترجمہ
 کے مارے اون کے ضرر کا ڈرنہ ہو ورنہ انکو کہلانا مہمان کی مہانداری پر مقدم ہے **ع**
 اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَبُو بَكْرٍ لَمْ يَزَلْ يَتَذَكَّرُ بِمَا كَانَ مِنْ اَلْفَصْحَاءِ بَاتٍ بِهٖ ضَيْفٌ وَ لَوْ كُنْ مِنْ جَنْدِہٖ اَوْ
 فَوْكِہٖ وَ قَوَّضْتُ حَبِیْبًا بِہٖ فَقَالَ لَا مَرَأِیَہٗ یُزِیْرِہٗی الضَّیْفُہٗ رَا کُنْفِی السَّیْرَہٗ رَوَّیَہٗ لِی الضَّیْفُ
 مَا عِنْدَکَ قَالَ ذَرْتُکَ هَلِہٖ الْاٰیَہٗ وَ یُوْثِرُ و نَ عَلٰی اَنْفُسِہُمْ وَ لَوْ کَانَ بِہُمْ خَصَاصَہٗ وَ تَرْجَمَہٗ
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری باس مہمان آیا اوس کے پاس کچھ نہ تھا
 سوا اُس کے اور اُس کے بچوں کے کہاتے کہ اوس نے اپنی عورت کو کہ بچوں کو سلا دے اور چروا
 بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے اوس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت
 اور می و یوثر و ن علی انہم و لو کان بہم خصاصة یعنی اپنی راحت پر دوسروں کو آرام کو مقدم کرنا
 امین گو خود محتاج ہوں **ع** اَللّٰهُمَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ تَالِیَہٗ جَاءَ رَجُلٌ اِلَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَیْقِیْنِہٖ ذَکَرْتِہٖ یُعِیْنُہٗ مَا یَضِیْفُہٗ فَقَالَ اَلَا جُلُّ لَیْقِیْنِہٖ هَلِہٖ اَحْمِہٗ
 اللّٰہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَلْفَصْحَاءِ یَقَالُ لَہٗ اَبُو طَلْحَہٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَطْلُقْ بِہٖ اَرَلِی
 رَحْلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ دِیْنٌ یُّحَدِّثُہٗ یُحَدِّثُہٗ جَرِیْرٌ وَ ذَکَرْتُہٗ فِیْہٗ نَزَّوْلُ الْاٰیَۃِ کَمَا ذَکَرْتُہٗ وَ کَیْفَ
 صحیحہ صحیحہ شرا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 باس آیا مہمان آپ باس کچھ نہ تھا اوس کی مہمان کو اپنے فرمایا کوئی اسکی مہمانی کرتا ہے خدا اسے
 رحم کرے ایک انصاری بولا حبک ابو طلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں پھر وہ لے گیا اوسکو اپنے گھر لے
 حدیث تک **ع** اَللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَ صَاحِبَانِیْ وَ قَدْ
 ذَہَبَتْ اَسْمَاؤُنَا اَبْصَارُنَا مِمَّا نَحْنُ فِیْہِہٖ اَلْفَصْحَاءُ عَلٰی اَخْصَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ یَسِرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَبْلَکَ اَنَا بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ فَانْظُرْ
 بِنَا اِلَیْہِمْ کَادَا اَفْلَکُشَا اَعْمُو فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَسْتَلِیْوْا هَذَا اللَّبَنَ
 بِیَمَیْنَا قَالَ فَاکُمْ اَتَحْتَلِبُ فَنَشْرِبُ کُلُّ الشَّامِیْنِ مِمَّا نَصِیْبُکُمْ وَتُرْفَعُ الْمِثْرَ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ
 وَسَلَّمَ نَصِیْبُکَ تَاکُلُ فِیْجِیْ مِنْ اللَّیْلِ لَیْسَ لَکُمْ سَلَامٌ اَلَا یَوْ قُطْنَا تَمَا وَیَمِیْجُ الْیَقْطَانُ قَالَ نَشْرَبُ
 یَا بَنَی السَّجْدِ فِیْصَلُ شَرَّ یَا بَنَی شَرَّ اَبَہُ فَنَشْرِبُ قَا تَا بَنَی الشَّیْطَانِ ذَاتَ لَیْلَہِ وَقَدْ
 شَرِبْتَ نَصِیْبِی فَقَالَ مُحَمَّدٌ کُنَا بَنَی الْاَنْصَارِ فِیْخَفُونَہُ وَیَصِیْبُ عِنْدَہُمْ مَا یَحَاجُّ
 اِلَیْہِمْ وَاجْمَعُوا مَا لَیْکُمْ حَاسِرٌ بِنَحْنُ اَنْ اَنْ وَغَلَّتْ فِی بَطْنِی وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَیْسَ اِلَیَّ سَلَامٌ
 قَالَ فَاکُمْ مِی الشَّیْطَانِ فَقَالَ وَیَحْکُ مَا صَنَعْتَ اَشْرَبْتَ شَرَّ اَبَہُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ
 فِیْجِیْ فَلَا یَجِدُہُ فَنَدَّ عُو عَلَیْکَ فَجَعَلَتْ مَتَدَہُ بِ دَمِیْکَ رَا حِرْمَکَ وَعَلَّی شَمْلُکَ اِذَا
 وَضَعْتُمْ اَعْلَى قَدَمِیْ خَرَجَ رَا اَنْیَ وَاِذَا وَضَعْتُمْ اَعْلَى رَا اَنْیَ خَرَجَ قَدَمِیْ وَجَعَلَ لَا یَجِیْ
 الدُّوْمَ وَمَا صَاحِبَا بَیْنَا مَا وَلَمْ یَصْنَعَا مَا صَنَعْتَ قَالَ نَحْنُ بِنَاتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ
 فَکَلَّمَا کَانَ لَیْسَ لَکُمْ شَرُّ اَبَی السَّجْدِ فَصَلَّ شَرَّ اَبَی شَرَّ اَبَہُ فَکَلَّمَ عَنْہُ فَکَلَّمَ یَحْدِثُ
 فِیْہِ شَیْءًا فَرَفَعَ رَا اَنْیَ اِلَی الشَّہَادَةِ فَقُلْتُ اَلَا بَنَی ہُو عَلَی کَاہِلَکَ فَقَالَ اللُّصُّ
 اَطْعِمْنِی اَطْعِمْنِی وَارْتَمِیْ مَیْمَانِی قَالَ فَمَدَّتْ اِلَی الشَّمْلَہِ نَشَدَتْہَا عَلَی وَاَخَذَتْ
 الشَّمْلَہُ کَا نَطْلَقْتُ اِلَی الْاَعْمُرِ اَیْہَا اَسْمُنَ نَا دِیْجَہَا لَی سَوَّلَ اللہُ عَلَیْہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ
 فَاِذَا ہِیَ حَافِلٌ رَا اِذَا صَنُ حَقْلُ کُلْمُنَ فَعَمِدَتْ اِلَی اَنْ اَرْکَبَ لَیْلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانُو اَطْعَمُوْنِ اَنْحَلِبُو اَنْہِمْ قَالَ فَحَبَلْتُ فِیْجِیْ عَلَیَّ غَرَوْتُ فِیْجِیْ اِلَی سَوَّلَ اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 اَشْرَبُوْنِی شَرِبْتُ اللَیْلَہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَشْرَبْ فَنَشْرِبُ ثُمَّ نَاوَلُوْا
 فَلَمَّا عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِیْ اَصْبَتُ دَعْوَتُہُ فَحَدَّثْتُ حَتَّى اَبَقْتُ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذْتُ سَوَاتِیْکَ یَا مَعْدَا دَفَعْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ کَانَ مِنْ اَمْرِی کَذَا وَکَانَ وَفَعَلْتُ کَذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ
 وَسَلَّمَ مَا هَذَا اَلَا دَحَہُ مِنْ اَللہِ عَزَّ وَجَلَّ اَفَلَا کُنْتَ اَدْنِیْیَ فَوْقَ صَاحِبِیْنَا فِیْصَبَارُہُ قَالَ فَقُلْتُ اَلَا لَیْسَ بَیْنَکَ وَبَیْنَہُمَا
 اَبَا بَیْ اِذَا اَصْبَحْتُہَا وَاصْبَحْتُہَا مَعَّکَ مِنْ اَصَابِہَا مِنْ النَّاسِ مَرَّجَمٌ مَقْدُوْنٌ اِلَی سَوَّلَ اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہِمْ مِنْ اَمْرِی
 مِیْرَہُ وَوَلَوْ سَاہِیْ اَسَہُ اَوْرَہَا رُو کَاوُنَ اَوْرَہَا مِیْرَہُ کِی قُوْتٌ جَاہِیْ سَہِیْ تَہِیْ تَکْلِیْفٌ (فَاذْ وَغَیْرَہُ کَہِ)

ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرنا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ ہکو اپنے گھر لے گئے وہاں میں بکریاں تھیں آپ نے فرمایا انکا دودھ دوہو
 ہم تم کب پئیں گے پھر تم انکا دودھ دوہ کر تے اور ہر ایک ہم میں کو اپنا حصہ پی لیتا اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور اپنے آواز سے سلام
 کرتے جس سے سو نہوالا نہ جاگے اور جاگنے والا نکلے پھر آپ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے
 دودھ کے پاس آتے اور اسکو پیتے ایک ات شیطان نے مجھکو بڑکا یا میں اپنا حصہ پی چکا تھا
 شیطان نے کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ کو ختم دیتے
 ہیں اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملتا ہے آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج
 ہوگی آخر میں آیا اور وہ دودھ پی گیا جب دودھ پیٹا میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ
 دودھ نہیں ملے گا اور وقت شیطان نے مجھکو نہ امت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو سچ
 کیا کام کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب وہ آمین گئے اور دودھ کو نہ پاؤں
 پھر مجھ پر بد دعا کرین گئے پیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو گئی میں ایک چادر اوڑھنے
 تھا جب اسکو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈالتا تو پاؤں کھلتے تھے اور میں
 ہی مجھکو نہ آئی میرے ساتھی سو گئے اونہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا آخر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد
 اوس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا
 میں سمجھا اب آپ بد دعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کہلا اوسکو جو
 مجھکو کہلا دے اور بلا اوسکو جو مجھے پلا دے یہ سنکر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور
 چیری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ادن میں سے مولیٰ ہو اوسکو بیچ کر دن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکھا تو اوس کے تھن میں دودھ بہا ہوا ہے جو دیکھا تو اور بکریوں کے
 تھنوں میں ہی دودھ بہا ہوا ہے میں نے آپ کے گھروالوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ
 نہ دیتے تھے (میں نے اوس میں دوسرے کی خواہش نہیں کرتے تھے) اوس میں میں نے دودھ
 دو دیا تاکہ بکریاں پئیں لگیا (اتنا بہت دودھ نکلا) اور اوسکو میں لیکر آیا آپ کے پاس پہنچے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودھ رات کو پیا یا نہین میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودھ پی کر آپ
 نے پیالہ پر مجھے دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجیے آپ نے اور پیالہ پر مجھے دیا جب مجھ کو
 معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعائیں نے لے لی اس وقت میں ہنسا یہاں تک کہ خوشی
 کے مارے زمین پر پڑ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری
 بات کی وہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصود کیا
 آپ نے فرمایا اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول وقراا اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ کو پہلو
 ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو یہی جگا دیتے وہ یہی یہ دودھ پیتے میں نے عرض
 کیا قسم اُس کی جس سے آپ کو سچا کلام دیکر بھیجا اب مجھ کو کوئی پرواہ نہین جب میں نے خدا
 کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھ حاصل کی کوئی ہی اس کو حاصل کرے **عَنْ عَدِيِّ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ**
اَبْنُ لُحَيْمَةَ عَنْ اَبِي الْاَسَدِ مُحَمَّدٍ وَهِيَ جَوَادُ بَنُ رَافِعٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
اَللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ دِمَاءً فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ نَادَا مَعَ بَعْضِ صُلَحَاءٍ مِنْ طَعَامِ الرِّحْقِ
فَجَزَّ نَحْنُ حَبَاءً نَحْلُ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ وَبَيْتٌ لِمَنْ لَيْسَ مَوْفِقًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْعِيئَةً أَوْ قَالَ أَمْ هَبَّةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ نَا شَرْتَنِي مِنْهُ شَاةً فَصَعَتْ
وَأَمْرًا سَأُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبْسُودِ الْبَطْنِ أَنْ يُشَوَّيَ قَالَ وَآيَمُ اللّٰهُ مَا مِنْ
الْثَلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا خَذَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنٌ مِّنْ سَوَادِ طَلِبَتِهَا
إِنْ كَانَ شَاهِدًا اَطَّاهُ وَرَبَّكَانَ غَايِبًا حَيًّا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ لِقَعَتَيْنِ فَاكَلْنَا
مِنْهَا اَجْمَعُونَ وَتَبِعْنَا وَفَضَّلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ خَمَلْتُ بِهِ عَلَى الْبَعِثِ أَوْ كُنَّا قَالَ مُحَمَّدٌ
 عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی
 آپ نے فرمایا تمہارے پاس کہا نا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس
 ایسا ہی پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بھرے ہوئے تھے لہذا بکریا
 لیکر نکلتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا میں ہی دیتا ہے اُس نے کہا نہین
 بیچتا ہوں آپ نے ایک بکری اُس کو خریدی اُس کا گوشت طیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اُس کا کلیجہ بیچ

راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک ستیر آدمیوں میں کوئی نہ جس کے لیے آپ ایک چہرہ اس کی طرح
 میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دیدار نہ اس کا حصہ رکھہ چوڑا اور دوپالون میں آپ
 نے گشت لگا لاہر ہم سبے اون میں سے کہا با اور سیر گوئے بلکہ بالون میں کچ بچ رہا اس کا دین
 نے لا دیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا ادا حدیث میں آپ کے دو بچے ہیں ایک کرکچے میں برکت دوسرے
 مکر میں برکت **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضى الله تعالى عنه ان اصحاب المنبر
 كانوا ناسا فحدثوا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مرة من كان عند طعام
 اثني عشر فليكن هب ثلاث ثم كان عند طعام اربعة فليكن هب خامس يادرس
 اذ كما قال وان ابابكر رضى الله تعالى عنه جاء بثلاثة فلما نظر النبي صلى الله عليه وسلم
 الله عليه وسلم بعشرة وابوبكر رضى الله تعالى عنه بثلاثة قال فهو انا ربني ولسي
 ولا ادرى هل قال وامر ابي وخادم بين بيتنا وبين ابى بكر رضى الله تعالى عنه
 قال وان ابابكر رضى الله تعالى عنه نفقني عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم
 كبت حتى صليت الفشاء ثم رجعت فليكن نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فبدأ بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأتها ما حبسك عن انصافك
 او قالت ضيفك قال او ما عشيكم هم قالت ابو حنيفة حتى قد عرضوا عليك ففعلت
 قال فله هبت ما خبتات وقال يا عنتر فجلع وسيت وقال كلوا اهلينا وقال
 الله لا اطعموه ابدا قال فانيم الله ما كنا نحن من لقمته الا اذ بامن اسفلها
 اكثر منها قال ابو شعيبنا وصارت اكثر مما كانت قبل ذلك فنظر اليها ابوبكر
 رضى الله تعالى عنه فاذا هي كما هي اذ كنت قال لامرأتها يا احبت بني فدايس
 ما هذا انك لا تدره عيني كعبه الان اكثر منها قبل ذلك بثلاث مزار قال
 منها ابوبكر رضى الله تعالى عنه قال انما كان ذلك من الشيطان يعني يمينه
 ثم اكل من القمة ثم حملها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحبست عندنا
 قال وكان بيننا وبين قوم عقدا فمضى الاجل ففقدنا اثناعشر رجلا مع كل
 رجل منضم اناس الله اعلمكم مع كل رجل قالوا انما بعث معهم فاكلوا

مِنْهُمَا اَجْمَعُونَ اَنْ كَمَا قَالَ تَمْرُ حَبِيبِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابِي بَكْرٍ سَمِعْتُ رُوَايَةً عَنْ اصْحَابِ صِفِّ مَحْتَجِ لَوْ كُنْتُ
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے پاس بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کہنا ہو وہ تین کو بچاؤ
 اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچ کو بچاؤ اور جس کے پاس آٹھ کا ہو وہ تین کو بچاؤ اور جس کے پاس دس کا ہو وہ
 تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے رات کے اہل وعیال
 بھی دس کے فریستے تو گویا آؤ کہنا ہمارے لیے ہو (عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر میں میں
 تھا اور میری باپ اور میری ماں۔ راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے
 اور ابو بکر و ذر کے گھر میں تھا عبدالرحمن نے کہا ابو بکر نے رات کا کہنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ کہا یا ہر وہین اٹھیرے رہو یہاں تک کہ حشا کی نماز پڑھی گئی پھر غار سے فارغ ہو کر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہین یہو یہاں تک کہ آپ سو گئے غرض بڑی رات گزرنے
 کے بعد جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی ابو بکر گھر میں آئے اور بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ
 کہان رہ گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے انکو کہنا نہیں کہلایا انہوں نے کہا
 مہمانوں نے نہیں کہا یا تمہارے آئے تاکہ اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کہا نا پیش کیا ہوتا
 لیکن مہمان اُنہی پر غالب ہوئے نہ کہانے میں۔ عبدالرحمن نے کہا میں (ابو بکر کی خشکی کے ڈر سے)
 چھپ گیا انہوں نے مخبر پکارا اچھست مجھ بول یا اچھت میری ناک کٹے اور برا کہا مجھ کو اور
 مہمانوں سے کہا کہاد ہر خدیہ کہنا نا خوشگوار نہیں (کیونکہ بوقت ہے) اور ابو بکر نے کہا قسم خدا
 کی میں نہیں کہناؤں گا اسکو کہی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اٹھاتے نیچے سے اُٹا
 ہی وہ کہنا ٹرہ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کہنا جتنا پہلے ہوتا اس سے بھی زیادہ ہو
 گیا ابو بکر نے اس کہانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا اور انہوں نے اپنی عورت
 سے کہا ایسی ہی فراس کی بہن (اور ان کا نام ام رومان تھا اور بی بی فراس اوفکا قبیلہ تھا) یہ کیا ہو
 وہ بولی قسم میری انکھوں کی آہندہ کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلو سے بھی
 زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمر بستہ تھی اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ اداسی کی کراست حق ہے) پھر حضرت ابو بکر نے اس میں سے کہا یا اور کہا یہ قسم
 جو میں نے کہا ہی تھی شیطان کی غیبت سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اس میں سے کہا یا بعد

کہا اور ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے اور ان سے اندر بہرہ چلے گا اور انہوں نے نماز ابوبکر آئے تو پہلے ہی بات کی جہانوں کی خدمت تم کر چکے لوگوں نے کہا نہیں اور انہوں نے کہا میں تو عبد الرحمن سے کہہ گیا تھا (عبد الرحمن نے کہا میں سر کر گیا تھا اور ان کے سامنے سے) انہوں نے بکار عبد الرحمن میں سر کر گیا پھر کہا اے مالائین میں بچے قسم دیتا ہوں اگر تو میرے آواز سننا تو آجب میں گیا اور میں نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہیں آپ اپنے جہانوں سے پوچھیں میں اؤن کے پاس کہا نامے کیا تھا اور انہوں نے کہا ہم نہیں کہا وہیں جب تک آپ نہ آدین ابوبکر نے اُن سے کہا تم نے کہا نا کیوں نہیں کہا یا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم خدا کی میں تو آج کی رات کہا نا ہی نہ کہاؤں گا مہانوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کہاؤں گے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ایسی بری رات گزاری نہیں دیکھی انوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے پھر ابوبکر نے کہا میں نے جو قسم کہا لی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کہا نا لاؤ آخر کہا نا آیا اور ابوبکر نے قسم اسے کہہ کر کہا یا مہانوں نے بھی کہا یا حبیب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مہانوں کی قسم تو بھی ہوئی اور میری قسم جو ہوئی آپ نے فرمایا تو ان سے زیادہ سچا ہے اور سچا ہے عبد الرحمن نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو یا نہیں قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد تو کفارہ دینا ضرور ہے) **باب** فَضِيلَةُ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْفَكِيرِ ثَوْرٌ كَمَا نَمِيْن مِهَانِي کرنے کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ الْاِثْنَيْنِ كَانِي الْاَلَا ثَبَعَةً وَطَعَامُ الْاَلَا ثَبَعَةِ كَانِي الْاَلَا ثَبَعَةَ ثُمَّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ الْاِثْنَيْنِ كَانِي الْاَلَا ثَبَعَةً وَطَعَامُ الْاَلَا ثَبَعَةِ كَانِي الْاَلَا ثَبَعَةَ وَفِي رِوَايَةٍ إِسْنَادًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ الْاِثْنَيْنِ كَانِي الْاَلَا ثَبَعَةً وَطَعَامُ الْاَلَا ثَبَعَةِ كَانِي الْاَلَا ثَبَعَةَ وَفِي رِوَايَةٍ إِسْنَادًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ الْاِثْنَيْنِ كَانِي الْاَلَا ثَبَعَةً وَطَعَامُ الْاَلَا ثَبَعَةِ كَانِي الْاَلَا ثَبَعَةَ

وود کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ حَيْثُ كَانَ جَرِيحَةً تَرْجَمُهُ دِي جَوَادٍ بَكْدَرَا **عَنْ جَابِرِ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي
 الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کہ کسانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو **عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ
 ابْنِ لَيْلَى يَكْفِي ابْنَيْنِ وَطَعَامُ ابْنِ رُبَيْعَةَ يَكْفِي ابْنَيْنِ **ترجمہ** آنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ
 اور **باب** الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِيَّةِ أَحَدٍ أَوْ كَافِرٍ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْجَالٍ مَوْزُونٍ
 ایک آنت میں کہا تا ہے اور کافر سات آنتوں میں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْجَالٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي
 مَعِيَّةِ أَحَدٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات
 آنتوں میں کہا تا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کہا تا ہے **ف** اُنوسی علیہ الرحمۃ نے کہا
 دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث اپنے اس وقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ
 سات بکرین کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن سہان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسرے
 بکری کے دودھ کو پراں پی سکا قاضی نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی عین شخص کے باب
 میں ہے اور حبیبیوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں ہر ایک
 اور تین سوٹی ترکہ فخر ص کی وجہ سے سب کو بہرہ ناسا چاہتا ہے اور مؤمن کو ایک ہی بہرہ ناسا کافی ہے
 اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور اسید اور فساد
 اور حسد اور مونا با اور لالچ وغیرہ **ترجمہ مختصر** **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** دہی جواد بکدرا **عَنْ** نَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَسْكِنًا يَجْعَلُ يَضُمُّ يَدَيْهِ بِدَيْرٍ
يَضُمُّ يَدَيْهِ قَالَ يَجْعَلُ يَأْكُلُ أَكْ لَا كَيْفِيلَ قَالَ لَا يَدْخُلُ بَصْدًا اَعْلَى مَا فِي
مَعِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْجَالٍ

ترجمہ چھہ نافع سے روایت ہے عبد السمیر بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کہا نا کہ تم جانتے
 وہ چلا کہا تا جا تا تھا بہت کہا گیا تب وہ نہوں نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ میں نے سنا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ فرسات آنتوں میں کہا تا ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي
وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ سَبْعَةً مَعَهُ ترجمہ جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا میں ایک آنت میں کہا تا ہو اور کافرات آنتوں میں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِمَنْ يَأْكُلُ مَعَهُ عَيْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٌ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةٍ مَعَهُ **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَلِئُ حِلْيَةً يَتْبَعُهُمْ
بِرَحْمَةٍ ان روایتوں کا وہی جواب دے گا **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَانُفًا مَرَّكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْشَاءُ فَنُشِرَتْ فَنُشِرَتْ حِلَابًا ثُمَّ أَتَتْهُ فَنُشِرَتْ ثُمَّ أُخْذِي فَتُشْرَبُ
حَتَّى تُشْرِبَ حِلَابَ سَبْعِ نِيَاهٍ ثُمَّ أَتَتْهُ أَصْحَابُهُ فَاذْكُرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْشَاءُ فَنُشِرَتْ حِلَابًا ثُمَّ أَمْرًا بِأَحْسَنَ فَلَمْ يَكُنْ تَمْتَلِكُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَتْرِبُ فِي مَعِي وَاحِدٌ وَالْكَافِرُ يَتْرِبُ فِي سَبْعَةٍ مَعَهُ ترجمہ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس ایک کافرا اور ایک مسکین
 کی آپ حکم دیا ایک بکری کا دودھ دو دیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا
 وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا پھر آپ
 حکم دیا ایک بکری کا دودھ دو دیا اس نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورے دن کا جب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک آنت میں پیتا ہے اور کافرات آنتوں میں **بِأَبِي**
كَأَيِّدِ الطَّعَامِ کہانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى
شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کہانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کہا لیتے نہیں تو
 جبر رتبہ **عَنْ** الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَسَدِ مِثْلَهُ **عَنْ** الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَسَدِ
 نَحْوَهُ مَرْجُومٌ دُہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطَ لِعَامَا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَمَاهُ أَكَلَهُ وَالْخَبَرُ
 يُقْتَضَى مِنْكَ مَرْجُومٌ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کسی کہانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کہا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ مَرْجُومٌ دُہی جو اوپر

کتاب البیاض والنسبة

کتاب لباس اور تربیت کے بیان میں

بَابٌ تَحْدِيثُ مَا شَيْخُكَ أَوْ ابْنِ الدَّهَبِ وَالْفَضْلُ فِي الشَّرْبِ خَيْرٌ عَلَى التَّوَالِدِ
 الشَّيْخُ مَرُومٌ مَعْرُوفٌ كُتِبَ لِي بِرَبِّهِ كُتِبَ لِي بِرَبِّهِ كُتِبَ لِي بِرَبِّهِ كُتِبَ لِي بِرَبِّهِ
 أَمْرٌ بِسَلَامَةٍ رَوَى الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الَّذِي يَشْرَبُ فِي أَرْبَعَةِ الْغَضَرِ أَيْنَا جُدْ جُرْ فِي بَطْنِهِ نَارُ جَوْحَتِهِ مَرْجُومٌ ام المومنین
 ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاند کا
 کے برتن میں پیئے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اُتارتا ہے **عَنْ** تَائِفِ بْنِ
 يَسْبَلٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ تَائِفِ بْنِ وَرَادٍ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ
 عَنْ حُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أَوْ كَثْرَتُ فِي أَرْبَعَةِ الْغَضَرِ وَالْغَضَرُ
 لِكَيْلٍ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالْغَضَرِ الْأَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ
 مَرْجُومٌ دُہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کہتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے
 برتن میں **ف** نذوی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاں ہے علماء کا چاندی اور سونے کے برتن

میں کہا نا اور بیہ حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہیں
 ہے اور وہاں وہ ظاہری کے نزدیک صرف بیہ حرام ہے اور کہا نا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں
 انتہی مختصر **حسن** اُم سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ قِیَ اَنَا مِنْ ذَہَبٍ فَصَلَّیْ کَانَ مَکْرُہًا جَرِّی فِی بَطْنِہٖ نَا رَا مِنْ جَعَلَنَہُ حَرَمًا
 حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو کوئی پیہ سونے یا چاندی کے برتن میں وہ انا رتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو بآب
 حَرِّہِمْ اِسْتِغَالَ الذَّہَبُ الْفِصَّةُ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان **حسن** معاویہ
 ابنِ سُوْدَیْنِ مَقْرِنٌ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْبَیَّادِیْنِ عَاذِیْنِ حَیَّ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَعَعَتْہُ
 یَقُولُ اَمَرَ نَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَسْبِیجُ وَنَحْنَا عَنْ سَبِیجِ اَمْرَا
 بِعِیَادَةِ الْمَرْفِیضِ وَاتِّبَاعِ الْبِیْسَانِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِیْسِ وَابْرَا الْقَسَمِ اَوِ الْقَسَمِ وَتَصْبِی
 الْمَطْلُومِ وَاجَابَةِ الدَّاعِیِ وَارْتِکَاةِ السَّلَامِ وَنَحْنَا عَنْ خَوَاصِمِ اَوْ عَنْ نَحْنُ بِالذَّہَبِ
 وَنَحْنُ شَرِبَ بِالْفِصَّةِ وَنَحْنُ الْمُبَاشِرِ وَنَحْنُ الْقَسِیِّ وَنَحْنُ الْخَدِیْسِ وَاکِاسْتَدْبَقِیْ وَالدَّیْلِجِ
 ترجمہ معاویہ بن سہید بن مقرن سے روایت ہے میں برابر بن عازب کے پاس گیا میں نے اس کے
 ساتھ کہتے تھے حکم کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا
 سات باتوں سے حکم کیا تم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جہازے کے ساتھ جانیکا (قبیرک) اور
 چھینک کا جواب دینے کا اور تم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرینیکا
 اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا تم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن
 میں پینے سے اور زین پوش رہنے سے ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے
 اور تیشی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے جس کا بنا ہوا مس ایک خمریہ ہے بلاو مصرین)
 اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباچہ سے (یہ بھی دونوں ریشمی کپڑے ہیں)
حسن اُسَعِثَ بِنِ سُلَیْمٍ وَحَدَّثَنَا اَلْاَسْنَادُ مِنْہُ اَنَّہُ قَالَ قَوْلُہُ رَا بْرَا الْقَسَمِ اَوِ الْقَسَمِ
 کَانَ کَ لَکُمُ یَدُ کَ لَہَا لَکُمُ ہٰذَا الْحَوَیْثُ فِی الْحَدِیثِ وَحَدَّثَنَا مَکَاسُہُ وَارْتِکَاةِ السَّلَامِ حَرَمًا
 وہی جو اور پر گداز اس میں تم پورا کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گئی ہوئی خیر ہو سزا کا ذکر

عَنْ اشْعَثِ بْنِ اِسْحٰقَ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي السَّامِدِ مَوْلَى جَدِّ نَبِيِّ رُحْمَةَ قَالَ اَبُو اَرَادَ الْمُقْتَدِرُ
 مِنْ عَنِّي رَيْثَانٌ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشَّرْبِ فِي الْفَضَّةِ فَكَانَتْ مِنْ شَرِبَتْ فِيهِمْ
 فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ اسْمُهُنَّ اَمَّا زِيَادَةُ هِيَ كَوْنُ
 كَوْنٍ دُنْيَا مِنْ جَانِبِ مَنْ يَشْرَبُ كَاذِبٌ اَوْ اَخْرَجَتْ مِنْ اَسْمِهِمْ نَبِيٌّ **عَنْ** اشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْبِيِّ
 بِاسْنَادٍ وَهَمَّ وَلَمْ يَنْ كَرَّ زِيَادَةُ جَدِّ نَبِيِّ رُحْمَةَ وَهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ **عَنْ**
 اشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ بِاسْنَادٍ وَهَمَّ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ اَلَا تَعْلَمُونَ اَفْشَاءَ السَّلَامِ فَكَانَتْ
 بَدَلًا لَهَا وَرَدَّ السَّلَامَ وَقَالَ نَحْنَا نَعْرِضُكُمْ الدَّهْبَ اَوْ حَلَقَةَ الدَّهْبِ وَخَاتَمَ الدَّهْبِ
 مِنْ قَبْلِ شَيْءٍ **عَنْ** هِيَ جَوَابُ رِجَالٍ اسْمُهُنَّ سَلَامُ نَاشِ كَسْنِي كَيْدِي سَلَامُ كَا جَوَابُ
 دُنْيَا هِيَ اَوْ يَشْرَبُ كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي **عَنْ** اشْعَثِ
 ابْنِ اَبِي الشَّعْبِيِّ بِاسْنَادٍ وَهَمَّ وَقَالَ اَفْشَاءَ السَّلَامِ وَخَاتَمَ الدَّهْبِ مِنْ عَنِّي شَيْءٌ
 رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا مَعَ حُلَيْفَةِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَفْزَعْنَا حُلَيْفَةَ بِجَاءِ دِهْقَانٍ لِيَشَابَ فِي اَكْبَادِهِمْ فَنُفِضَتْ
 قَدَمَاهُ وَقَالَ اِنِّي اُحِبُّكُمْ اِنِّي قَدْ اَمَرْتُ اَنْ لَا يَفْقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَاتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي اِنَاءِ الدَّهْبِ الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْجَدِيرَ
 فَكَانَتْ لِحْصَةً فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو
 هِيَ حُلَيْفَةُ كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي
 مِنْ بَابِي لَا يَأْتِيهِمْ نِيَّ بِيْنَتٌ يَأْتِيهِمْ نِيَّ بِيْنَتٌ مِنْ اَسْمِهِمْ كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي
 بَرْتَن مِيْنُ مَجْكَو بَابِي نَهْ لَنَا كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي
 كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي كَيْدِي
 لِيَمِيْنُ اَخْرَجَتْ مِنْ قِيَامَتِ دُنْيَا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حُلَيْفَةِ
 بِالْمَدَائِنِ فَكَانَتْ لِحْصَةً وَلَمْ يَنْ كَرَّ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ
 رِجَالٍ **عَنْ** اَبِي عَمْرٍو قَالَ كُنَّا مَعَ حُلَيْفَةِ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَتْ لِحْصَةً وَلَمْ يَنْ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِجَالٍ **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي اَيْسَةَ قَالَ

شَهِدْتُ حَدِيثَهُ نَعَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ مَا كَانَهُ إِنْسَانٌ يَأْكُلُ مَرَقَ
 فَيْصَةٍ قَدْ كَرِهَ بَعْضُ حَدِيثِ ابْنِ عَسَاكِرَ عَنْ حَدِيثِهِ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْحُومِ مَرْمِي
 جَوَادِ بَرَكْدَارِ حَكَمٌ شُعْبَةُ يُمَثِّلُ حَدِيثَ مُعَاذٍ وَاسْتَادِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ كُنْ أَحَدٌ مِمَّنْ
 فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حَدِيثَهُ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ رَبَّنَا قَالُوا إِنْ حَدَّثَنَا اسْتَسْقَى
 مَرْحُومِ مَرْمِي جَوَادِ بَرَكْدَارِ حَكَمٌ حَدِيثَهُ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَرْمِي كَرْنَا مَرْحُومِ مَرْمِي جَوَادِ بَرَكْدَارِ حَكَمٌ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيثَهُ فَسَأَلَ مَجُوسِي فِي أَيَادِيهِمْ فَضِيحَةً فَقَالَ رَأَيْتُمْ مَعْنَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَكَلِّبُوا الْحَرِيِّ وَلَا الْيَتَامَى وَلَا تُكْرَبُوا فِي أَيْمَانِهِ
 الذَّهَبِ الْفَيْصَةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي حَيَاتِهَا كَاتِبًا لَهَا فِي الدُّنْيَا مَرْحُومِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بِنِ ابْنِ لَيْلَى سَمِعْتُ رَوَيْتُ عَنْهُ فِيهِ بَابُ الْكَافِ الْأَيْكَلِ مَجُوسِي أَوْنِ كَسِي بَابُ الْيَا جَانْدِي كَسِي
 بَرْتَنِيْنِ أَوْ مَنِيْنِ كَسِي مَرْمِي رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِي سَمَاءُ بَابُ فَرَاتِي تَبِيْتِ
 بَنُو حَرِيرٍ أَوْ دِرْبَارِجِ كَوَارِثِ بَنُو سَوْنِ أَوْ جَانْدِي كَسِي بَرْتَنِيْنِ أَوْنِ كَسِي سَمَاءُ بَابُ فَرَاتِي تَبِيْتِ
 جَانْدِي كَسِي رَكَا بَنُو مَنِيْنِ كَسِي كَسِي بَنُو مَنِيْنِ كَسِي بَنُو مَنِيْنِ كَسِي بَنُو مَنِيْنِ كَسِي بَنُو مَنِيْنِ كَسِي
 أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سَيِّئَةً عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَشْرَيْتَ هَذِهِ فَلَيْسَتْ خَيْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خِلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ
 ثُمَّ جَاءَتْ رُسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ
 حَبْرٌ مَرْحُومِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسُوْنِيهَا وَقَدْ قُلْتُ فِي حُلَّةٍ عَطَارِدِ
 مَا قُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا كَسَا لَتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ
 أَخَالَهُ مَشْرُوكًا يَكْفِي مَرْحُومِ عَبْدِ الْمَنِ عَمْرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ
 نَسِيَ الْبَيْتَ جَوَادِ بَرَكْدَارِ كَسِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِي سَمَاءُ بَابُ فَرَاتِي تَبِيْتِ
 وَنِ لَوْ كُنْ مَنِيْنِ أَوْ دِرْبَارِجِ كَوَارِثِ بَنُو سَوْنِ أَوْ جَانْدِي كَسِي بَرْتَنِيْنِ أَوْنِ كَسِي سَمَاءُ بَابُ فَرَاتِي تَبِيْتِ
 بَنُو حَرِيرٍ أَوْ دِرْبَارِجِ كَوَارِثِ بَنُو سَوْنِ أَوْ جَانْدِي كَسِي بَرْتَنِيْنِ أَوْنِ كَسِي سَمَاءُ بَابُ فَرَاتِي تَبِيْتِ

آپ ایک جوڑا دن میں سے حضرت عمر کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے پہنا دیجئے میں نے
 آپ کی عطا کردہ جوڑی میں ایسا فرمایا تا (عطا دے) جس کو کیجئے وہاں نام تھا) آپ نے فرمایا بیٹے تجھے پہننے کے
 لیے نہیں دیا ہے یہ حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا کہ میں دیدیا پہننے کو
 نوری علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا بڑی رشیم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں رشیم اور سوت ملا ہو
 ہو اور رشیم زیادہ نہ ہو تو اسکا پھٹنا حرام نہیں ہے البتہ عرقوں کو زار رشیم ہی پہننا درست ہے
 اس حدیث میں معلوم ہوا کہ کافر غزیر کے ساتھ بھی احسان کرنا بدیہ و دنیا درست ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَحْضِرُ حَدِیثَ مَالِکِ تَرَجَمَ وہی جو
 اور بگذرا **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَأٰی عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 عَطَاہُ الدِّیْمِیَّ نِیْعًا بِالسُّوْرِ حَلَّةٍ سَیْدَاہُ وَكَانَ رَجُلًا یَفْتِی الْمَسْکُوکَ وَیُصَلِّی مِنْہُمْ
 فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَا رَسُولَ اللہِ اِنَّیْ رَاَیْتُ عَطَاہُ اِذَا السُّوْقُ یُعْلِمُ حَلَّةَ
 سَیْدَاہُ فَاَوْفَلُوْا اَشْتَرِیْہَا فَلَا یَسْتَحْیَا لَوْ خُوْدَ الْعَرَبِ اِذَا قَدِمُوا عَلَیْكَ وَاَطْلُکُمْ قَالَ وَکَلِمَتُہَا
 یُرْمِ الْجَمْعَةُ فَقَالَ لَہُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّہَا یَلْبَسُ الْحَزِیْنَ فِی الدُّنْیَا مِنْ
 الْاَخْدَاقِ لَہُ فِی الْاٰخِرَةِ نَمَلًا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنَّیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَحْمِلُ
 سَیْدَاہُ فَبَعَثَ اِلَیْہِمْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَحْمِلُوْہُ وَبَعَثَ اِلَیْہِمْ اَسْمَآئِیْنَ زَیْدِیْنَ یَحْمِلُوْہُ
 دَاخِلِیْنَ عَلَیْہِمْ اَبْنَاہُ اِیْہَا اِیْہَا لَہُ وَقَالَ شَفِیْقُہَا خُمَرَا بَیْنَہُمَا اَیْکَ قَالَ نَحْبَاہُ عُمَرُ یَحْمِلُہُ
 یَحْبِبُہَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ بَعَثْتَ اِلَیْہِمْ یَحْمِلُوْہُ وَقَدْ قُلْتُ بِالْأَمْسِ فِی حَلَّةٍ عَطَاہُ دِیْمًا
 قُلْتُ فَقَالَ اِنَّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِہَا اَیْکَ لِتَلْبَسَہَا وَلَکِنِّیْ بَعَثْتُ بِہَا اَیْکَ لِتُصِیْبَ بِہَا
 وَکَمَا اَسْمَآئُہُ تَدَاخِرُ فِی حَلَّتِہُ فَظَنَنْتُ اَیْکَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَظَرَ عَدُوْفَ
 اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَدْ اَتٰکَ مَا صَنَعْتَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا تَنْظُرُ لَکَ
 فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَیْہِمْ فَقَالَ اِنَّیْ لَمْ اَبْعَثْ اَیْکَ لِتَلْبَسَہَا وَلَکِنِّیْ بَعَثْتُ بِہَا لِتُشْفِقَہَا
 خُمَرَا بَیْنَہُمَا اَیْکَ تَرَجَمَ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطا فرما
 دی تھی کو دیکھا باز ارمین ایک رشیمی جوڑا رکھے ہوئے (یعنی کے لیے) اور وہ ایک رشیم کا
 تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عطار کو دو کچھا
اس نے بازار میں ایک سیٹی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اسکو خرید لیں اور حبیب عرب کے ٹیپی آتے ہیں
انوقت پہنا کر بن تو سنا سب سے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہی کہا کہ جمعہ کو یہی پہنا
پہنا کر بن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریثی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جسکا آخرت میں حصہ
نہیں ہوگا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریثی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمر کو یہی
ایک جوڑا دیا اور اسار بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پہنا کر اپنی عورتوں کی
سر نہ بن بنا دو حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھ
بھیجا اور کل ہی آپ نے عطار کو کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا
تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اسکو بھیچ کر
اور اسار بن زید کو پہنا دیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ
ان کو معلوم ہو گیا آپ ناراض ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہیں آپ مجھ
نے تو یہ جوڑا بھیجا تھا آپ نے فرمایا میں نے اسکو نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پہنا کر
اپنی عورتوں کے سر نہ بن بنا دے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ**
رَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَلْعُهُ مِنْ اسْتَبْرَقٍ مَبْعُورٍ فِي الشَّوْقِ فَآخَذَهُ
فَأَن رَّيَّارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَمَّ هَذِهِ فَنَجْعَلُ بِهَا لِعَيْنٍ وَأَوْفَدَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا هَذِهِ لِيَأْسُ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ قَالَ مَكِثَ
عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَزْكَرَ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِحُبِّهِ دِيْلَجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِيَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَمَّ هَذِهِ لِيَأْسُ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ أَوْ لَتُهُ فَأَقْبَلَ لَيْسَ هَذَا مِنْ خَلْقٍ لَهُ لَتُهُ
أَرَسَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْتُمَا دِ تَصْنِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ بِرَحْمَةِ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار
میں بک رہا تھا انہوں نے اسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض
کیا آپ اسکو خرید لیجیے عید میں پہننے کے لیے اور جو وقت باہر والوں کے گروہ آ رہے ہیں رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نور اسکا لباس ہے جبکہ آخرت میں حصہ نہیں بہر حضرت عمرؓ نے اس سے کہا
 کہ منظور تھا شہرے رہی اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے پاس ایک مجسمہ بھیجا دیا
 کار استبرق اور دیباچہ دونوں ریشمی کپڑے ہیں حضرت عمرؓ کو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تھا یہ اسکا لباس ہے جبکہ آخرت میں حصہ نہیں
 بہر آپؐ نے مجسمہ کیسے بھیجا آپؐ نے فرمایا تو اسکو چھڑال اور اسکی قیمت کام میں لا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
بَعَثَ الْاَمْرَاةُ مِثْلَهُ ترجمہ وہی حواء پر گزرا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کہ **اَوْحَدٌ يَوْمَئِذٍ قَالِ لِي مَوْلَا اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَ اَشْرَقَتْ**
قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مِنْ لَحْدَاكَ لَهٗ قَاهِدِي اِلَى السُّوْلِ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُلَّةٌ سَبْرًا وَنَارُ سُلَيْمَانَ اِنْ كَانَ كُنْتُ اَرْسَلْتُ بِهَا اِلَيْكَ وَكَدَمِيْعَتُكَ قُلْتُ يَهَامَا نَالِي
قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَتَمَتَّعَ بِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو عطار دے کے اولاد میں سے تباہیہ دیکھا دیا
 کی یا حیر کی نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اسکو خرید لیجئے آپؐ نے فرمایا نہیں
 وہ پہنے گا جبکہ آخرت میں حصہ نہیں بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا بھیجا
 آیا آپؐ اسکو میرے پاس بھیج دیا میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپؐ مجھے بھیجا اور میں ترس جاتا
 ہوں جواب آپؐ اس کے باب میں فرمایا تھا آپؐ نے فرمایا میں نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاؤ
بِهِمَا كَيْفَ حَكَمَ؟ **عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا** حضرت عمر رضی اللہ عنہما
عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا **عَلَى رَجُلٍ ثَوْبٌ اَلْعَطَايَةِ مِثْلُ حُلَّةِ بَيْتِي بَنِي سَعْدٍ عِيْرَاةٌ قَالِ اِنَّمَا**
بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَتَمَتَّعَ بِهَا وَكَمَا اَجَبْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا ترجمہ وہی جوڑا پر گزرا
 اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس پر حصہ نہیں بھیجا کہ تم
 بہر ہو **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** **بَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلَيْهِ اِنَّمَا قَالِ لِي سَالِمٌ بَنِي سَعْدٍ عِيْرَاةٌ قَالِ اِنَّمَا**
عَنْهُمَا فِي الْاَمْرِ كَبِيرٌ قَالِ قُلْتُ مَا لَكُمْ مِنَ الدِّيَارِ وَخَشَنُ مِنْهُ قَالِ حَيْثُ عِيْرَاةٌ
وَمِنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ نَاي عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَلَى رَجُلٍ حُلَّةٌ
مِنْ اِسْتَبْرَقٍ نَاي بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَدَمَكَ وَخَوَّعَ لِي حِيْرًا عِيْرَاةً

قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِيُصِيبَ بِهَا مَا لَا تَرَاهُ تَرَاهُ بِنِجْمَةٍ بِنِجْمَةٍ
 سالم بن عبد اللہ نے استبرق کو جو پاجامین نے کہا استبرق وہ سنگین دیا ہے اور سخت اور سالم نے کہا
 میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا
 ایک شخص تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے پر بیان کیا وہ یہاں جیسے اور بگڑا اس میں یہ
 کہ میں نے تجھے پہچان لیا تھا کہ تو اس سے مل حاصل کرے **ع** عُبَيْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بَيَّنَّتْ
 أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدٍ عَطَاءٍ قَالَ أُرْسِلْتُ إِلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ الْعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ فَقَالَتْ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تُحِبُّهُمُ أَعْيَادُ ثَلَاثَةِ الْعَمْرِ فِي النَّوْبِ مِثْلَهُ الْوُجُوهَانِ
 وَصَوْمُ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِعَبِيدِ اللَّهِ أَمَا مَا ذَكَرْتِ مِنْ رَجَبٍ نَكَيْتِ بِمَنْ يَصُومُ الْإِدَّ
 وَأَمَا مَا ذَكَرْتِ مِنْ الْعَمْرِ فِي النَّوْبِ فَإِنَّ سَمْعَةَ بْنَ عُرْمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ
 لَا خَلْقَ لَهُ فَخِفْتُ أَنْ يَكُنَ الْعَمْرُ مِنْهُ وَأَمَّا مِثْلُ الْوُجُوهَانِ فَقَالَ مِثْلُ عُبَيْدِ اللَّهِ
 نَادَاهُ الْوُجُوهَانُ فَجَعَلَهُ إِلَى أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَهُمَا فَقَالَتْ هَلِ
 جَبَّةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جَبَّةً طَيَالِسَ كَسَدَ رَايَةَ كَمَا
 كُنْتُ دِيْبَاخٍ وَفَجِئًا مَكْفُوفَيْنِ بِاللَّيْلِ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ هَلِ هَكَذَا عَائِلَةٌ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا حَتَّى فُضِّتْ فَكَلَّمْتُ فُضِّتْ فَبَضُّهَا دَكَانَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَفُضِّتْ نَفْسُهَا إِلَيْهِ فَفُضِّتْ نَفْسُهَا إِلَيْهِ فَفُضِّتْ نَفْسُهَا إِلَيْهِ فَفُضِّتْ نَفْسُهَا إِلَيْهِ
 اسما بنت ابی بکر کا اور ماسون تھا عطا کے لڑکے کا اوس نے کہا مجھ کو اسما نے عبد اللہ بن عمر
 کے پاس پہنچا اور کہلا یا کہ میں نے سنا یہ تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس
 میں نیلی نقش ہوں دو سکر ارجوان (یعنی سرخ ڈھڑانا) تین پوش کو تیسے تمام حب کو مہینے
 میں روزے رکھو کہ تو عبد اللہ بن عمر نے کہا ربک مہینے کے روزہ رکھو کہ جن ام کہیگا جو شخص ہمیشہ
 روزے رکھو گا (عبد اللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باسنا رعیدین ادا یا مثریق کے کہتے تھے اور ان کا مذہب
 یہی ہے کہ صوم دہر مکر وہ نہیں ہے) اور کپڑوں کو نیلی نقشوں کا نوین نے حضرت عمر سے سنا
 وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہن لیا

جبکہ آخرت میں حصہ نہیں تو مجھے تو یہ ہوا کہ انہیں تقیٰ کہڑا ہی حریر نہ ہوا اور ارجوانی زمین پوش تو خود
 علیہ السلام کا زمین پوش ارجوانی ہے یہ سب میں نے جا کر اسرار سے کہا اور تہو پہنچ کہا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پھر انہوں نے ایک جینہ نکالا کالی چادر دن کا ان کی کسر دانی نہ
 ہے طرہ کسری کی پہنے بادشاہ فارس کی جبکہ گریبان ویسا کا تھا اور اس کے درمنون پر سفینات
 تھے دیماج کے اسرار نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاس تھا اون کی وفات تک جب وہ
 مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تھے اب ہم لوگو
 دیکھ کر اسکا پانی بیادوں کر پڑاتے ہیں شفا کے لیے (سینچاں حریر لٹینے رنچ کی چادر اونگل تک دست
 ہے اس کو زیادہ حرام ہے جس پر دوسری حدیث میں آتا ہے رنوی) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 جَعْفَرٍ يَقُولُ أَكَلْتُ لَبْسًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَبْسُ الْخَدِيزِ كَانَتْهُ مِنْ نَبِيٍّ فِي الذَّمِّ الْعَرَبِيَّةِ
 فِي الْإِسْلَامِ مَرَّ حُجْمٌ عَبْدًا مِنْ زَيْدِ خُضَيْمٍ بِرُتْبَةٍ تَبِيٍّ وَكَانَتْ تَبِيٍّ وَكَانَتْ تَبِيٍّ
 ابْنِ عَمْرٍو تَوْنِ كُورِشِيِّ كَثُرَ كَيْفَ كَيْفَ مَرَّ حُجْمٌ عَبْدًا مِنْ زَيْدِ خُضَيْمٍ بِرُتْبَةٍ تَبِيٍّ
 تَبِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيٍّ وَكَانَتْ تَبِيٍّ وَكَانَتْ تَبِيٍّ
 وہ آخرت میں نہیں پہنے گا **ف** لڑی علیہ الرحمۃ کہا یا بن الزبیر کا مذہب ہے اسکو بعد
 اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ ہونا اور خیر
 حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور طہال ہے عورتوں کے لیے اچھے مختصراً **عَنْ**
 ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْكَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَا ذَرِيَّتِي يَا عَتَبَةَ بْنِ قُرَيْشٍ أَتَاكَ لَيْسَ مِنْ
 كَذِبِكَ وَلَا مِنْ كَلَامِكَ وَلَا مِنْ كَلَامِكَ تَأْتِيكَ الْمَسْكِينُ فِي رَحْلِ الصَّمْ تَشْبَعُ
 مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَيَأْتِيكَ مِنَ الْبَنَاتِ وَذِي أَهْلِ الْبَيْتِ وَكَانَتْ تَبِيٍّ وَكَانَتْ تَبِيٍّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ عَنْ كَبِيرِ الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَكْذِبُوا رَدَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ الْوَسْطَى وَالشَّابَّةَ وَحَمَّهَا قَالَ رُحَيْمٌ نَالَ حَامِدٌ
 حَوْثِي الْكِتَابِ رَدَّ عَنْ رُحَيْمٍ أَصْبَحَ عَمَّانِ وَرَدَّ عَنْ رُحَيْمٍ عَمَّانِ وَرَدَّ عَنْ رُحَيْمٍ عَمَّانِ
 اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر کوئی کہا ہم آذر بیجان میں ہے (وہ ایک تک ہر ایران میں) اور عتبہ بن ز

خَبَرٍ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ نَحْنُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبَيْسِ الْحَمِيرِيِّ الْأَوْضَعِ اصْبَعَيْنِ
بِرْكَاتٍ أَوْ أَرْبَعٍ تَرْجِمُهُ حُودِيدُ بَنِي غُلْدٍ مِنْ رِوَايَةِ هِرْ حَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ بَيْنَ رَاكِبٍ مَقَامٍ
تَرْكَبُ مَنَعَ فَرَايَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ بِهِنَّ سَمِعْتُ رُوِيَ لُكْلُ يَاتِينَ يَاجِرُ الْكُلِّ كَيْ بَرَّ الْكُلِّ
تَنَادَى بِهِنَّ الْأَسْنَادُ وَشَكَاهُ تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَلْدٌ بِكَذَرٍ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ يَقُولُ لُبَيْسُ بْنُ السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قَبَائِلَ مِثْلَ مَا جَاءَ أَهْلُكَ لَكَ شَرٌّ أَوْ لَكَ أَمْرٌ
يُزَعِّعُكَ فَارْسُلْ بِهِ إِلَيْكَ رُبَّنَ الْخَطَابِ يَقْبَلُ قَدْ أَوْفَكَ مَا تَزَعَّتْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا لَكَ
عَنْهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ لَمْ يَجَاءَ مَعَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اللَّهُ كَرِهْتُ أَمْرًا أَعْطَيْتَنِيهِ فَقَالَ إِنَّ لَكَ أَعْطَاكَ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتَكَ نَبِيَّكَ
تَلْبَسَهُ يَا لَيْلَى دِرْهَمٍ تَرْجِمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رِوَايَتِ هِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ
لِي قَبَائِلَ جَوْفَهُ أَلَى نَهَى أَكْبَاسٍ بَرَّانِي أَسِيدُوتُ لَكَ لُذَالِي أَوْ حَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَوْ كُنْ لَمْ يَكُنْ
تَرَاهِي لَكَ لُذَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْنَى فَرَايَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ رِوَايَتِ هِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
بَارَّانِي أَوْ كُنْ لَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ رِوَايَتِ هِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
فَرَايَا مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ
دِرْهَمٍ كَرِهْتُ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَكُنْ سِيدًا وَفَعَلْتُ بِهَا إِنْ فَكَيْتُهَا فَعَرَّكَتُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَكُنْ
بِهَا إِلَيْكَ لَتَلْبَسَ بِهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقَّهَا حَمْرًا
بَيْنَ التَّيْنِ تَرْجِمُهُ حَضْرَتِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رِوَايَةِ هِرْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَارَّانِي لَمْ يَكُنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْعَضَهُ بِأُتَابِ بَنِي فَرَايَا مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ لَمْ يَكُنْ مِينَ
بَارَّانِي أَوْ كُنْ لَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ رِوَايَتِ هِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
مُعَاذِنَا سَرَفِي فَاطِمَةُ بَيْنَ بَيْنَ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاطِمَةُ بَيْنَ بَيْنَ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاطِمَةُ بَيْنَ بَيْنَ
يَكُنْ كَرِهْتُ قَامَرِي تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَلْدٌ بِكَذَرٍ **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ
أَكِيدُ دَوْمَةَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَ حَيْرِي فَأَعْطَاهُ عَلَيْهِ

اَبُو عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اَهْدَى لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّوْجَ
 حَبْرٍ بِرَأْسِهِ ثُمَّ صَلَّى بِهِ ثُمَّ انْصَرَفَتْ نَزَعَةٌ تَزَعَاثِيْدًا كَالْكَارِوِ الشَّخْرِ
 قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِيْنَ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبائلی حریر کی تختہ میں آجپے لٹکے بیٹا اور نماز پڑھی اس میں ہر نماز سونوار
 ہو کر اور کوند سے اُمارا جیسے برا جانتے ہیں اور کوبہ زبایا پر پیرنگاروں کے لائق نہیں **عن**
 یَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ يَهْدِي الْأَسْنَادُ **ترجمہ** وہی جواد پر گندرا **باب** **عَنْ**
 لَيْسَ الْحَدِيثُ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكْمَةٌ أَوْ نَحْوُهَا مَرَدُّهُ بِمَنْ خَارِشٍ وَغَيْرِهِ كَسِي عَذْرَةَ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَرْجُو لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَدَّ لَيْسَ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي
 الْقَمْلِ الْحَدِيثِ فِي الشَّخْرِ مِنْ حِكْمَةٍ كَانَتْ يَهْمًا أَوْ وَجَعًا كَانَ يَهْمًا **ترجمہ** انس بن مالک
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام
 کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اسوجہ سے کہ انکو خارش ہو گئی تھی یا اور کہہ مرض تھا **عن** **سَعِيدُ**
 يَهْدِي الْأَسْنَادُ وَلَمْ يَدْنِ كُنِي الشَّخْرِ **ترجمہ** وہی جواد پر گندرا **عن** **أَنَسُ بْنُ تَالَةَ**
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَلَّمَ أَوْ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
 ابْنِ عَوْفٍ فِي لَيْسَ الْحَدِيثِ بِحِكْمَةٍ كَانَتْ يَهْمًا **ترجمہ** وہی جواد پر گندرا اس میں صرف خارش
 کا ذکر ہے **عن** **شُعْبَةَ يَهْدِي الْأَسْنَادُ وَمِثْلُهُ** **ترجمہ** وہی جواد پر گندرا **عن** **أَنَسُ بْنُ تَالَةَ**
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ذَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي الْحَدِيثِ فِي عَذْرَةٍ لَهُمَا **ترجمہ**
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑوں کی آجپے اون دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی
 جہاد کے سفر میں **ف** **نَوْدَى** نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے خیر بیٹا درست
 ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث آپ حجت ہے **باب** **عَنْ**
 عَنْ لَيْسَ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصَّفَ كَسَمِ كَارْنَكِ مَرَدُّهُ كَسَمِ يَهْدِي النَّبِيَّ

عَلَیْهِ صَلَواتُ الرَّحْمٰنِ شَیْخِ اسود ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلا اور آپ ایک کھل اور تھپی تھو جیسے بالان کی تصویریں
 بنی ہوئی تھیں گلے بالون کا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ أَهْلِ حَشْوَةِ رَيْفٍ **ترجمہ حضرت**
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھپیہ چڑے کا تھا اس کے اندر
 کھچر کی چال بہری تھی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِی رَأْسِ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَأْمُرُ عَلَيْهِ إِدَامًا حَشْوَةُ رَيْفٍ **ترجمہ ام المومنین**
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھو نا جیسے آپ سونے
 کے چڑے کا تھا اور کھچر کی چال بہری تھی **عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ أَسَدًا وَقَعَ لَا خِجَابَ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبِّي حَدِيثٌ أَن مَعَارِيَةَ يَأْمُرُ عَلَيْهِ **ترجمہ امی جواد پر**
اَلْكَرَابِ **جَوَارِيَةُ ابْنُ خَدَّاجٍ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ بَيَانَ عَنِ جَابِرٍ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ أَخَذَتْ أُنَاكَ
قُلْتُ وَإِنْ لَنَا أَلْمَاطُ قَالَ أَمَّا إِنْهَا سَتَكُونُ **ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے**
 جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر فرمایا تو نے سوزنیاں بنائیں میں نے کہا
 ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپ نے فرمایا اب فریب ہو گئی جب ملک مستح ہو گئے اور سلمان بالدار ہو
 جادیں پھر ایسا ہی ہوا یہ آپ کا منجر ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْهَا سَتَكُونُ أَلْمَاطُ قُلْتُ مَا
أَنَا أَلْمَاطُ قَالَ أَمَّا إِنْهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَبَعْدَ امْرَأَتِي لَمْ يَكُنْ قَالَا أَقُولُ خَيْبٌ
عَنِّي وَتَقُولُ كَذَن قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْهَا سَتَكُونُ **ترجمہ جابر بن عبد اللہ**
 روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیاں
 ہیں میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپ نے فرمایا اب ہو جابرین کی جابر نے کہا میری بی بی کے
 پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اب سوزنیاں ہونگی رتھا براو سکو دور کرتے تھے مکروہ جانکر کہو مکروہ زینت ہر دنیا کی **عَنْ سَفِيَّانَ**

اللَّهُ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجْعَلُ أَرَادَهُ بَطْلًا **ترجمہ** محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ ابوبکر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنے توبہ لٹکائے ہوئے اور مارنے
 لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تہا بخرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے **عَنْ** شُعْبَةَ
 بِهَذَا الْأَسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرَدًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِيُخْلَفَ
 أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْجُوتٍ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ لِيُخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **ف** ابودی علیہ الرحمہ نے
 کہا اس بات سے لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچر جائز
 نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور خطابہر حدیث میں یہ لکھتا ہے کہ حرمت خاص ہے
 غرور سے لیکن عورتوں کو اس بات درست ہے اور سخت ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک
 ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے **بَاب** تَقْوِيَةِ حِرْمَانِ الشَّيْءِ فِي الشَّيْءِ مَعَ الْعَجَابِ
 بِمَا يَدْعُوهُ **ترجمہ** غیر پر ازارنا یا اگر کر چلنا حرام ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ اعْجَبَتْهُ حِمَّةٌ
 وَبَدَأَ أَنْ يَخْشِفَ بِهَا الْأَرْضَ فَهُوَ يَجْعَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يَقُومَ السَّاعَةَ **ترجمہ**
 حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص
 جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر آیا آخر زمین میں دھنسا یا گیا یہ وہ قیامت تک اسی میں اترتا
 جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح ہے کہ اگلی امت میں تھا) **عَنْ** ابْنِ
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا **ترجمہ**
 وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي زَبْرَدِيَّةٌ قَدْ اعْجَبَتْهُ أَنْفُسُهُ لَخَسَفَ اللَّهُ
 الْأَرْضَ فَهُوَ يَجْعَلُ فِيهَا الْأَرْضَ يَقَامَتِ **ترجمہ** حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اگر ازار جاپنے میں اپنی دو چادر میں
 اور ازار نہ تھا تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین میں دھنسا دیا یہ وہ قیامت تک اسی میں گہستا چلا جاتا

(الزوی) **عَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيٍّ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ لَقَاهُ ثُمَّ اخْتَمَا مِنْ وَرِثَتِي وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
 اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِي خَاتَمِي هَذَا أَوْ كَانَ إِذَا لَبِثَ جَعَلَ فَصَّهُ وَمِثْلَيْهِ
 بَطْنِ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ حَقِيقِي فِي بَيْتِ أَبِي رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَضِيٍّ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِسَيِّئَةٍ بِأَدْرِ جَانْدِي كِي بَنِي أَدْرِ سَهْبَ كَنْدَه تَهَا مُحَمَّدٌ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَرَادَ أَيْ جَبَابُ الْكُوْثِي كُوْثِي تَرَا كَنْدَه أَنْدَرِ كِي طَرِ كَتَهِي وَهِيَ الْكُوْثِي حَقِيقِي كُوْثِي تَهَا
 بِيَارِيسِ مِنْ كَرَكِي **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ لَقَاهُ ثُمَّ اخْتَمَا مِنْ وَرِثَتِي وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اخْتَمَمْتُ
 خَاتَمًا مِنْ فَضْلَةٍ وَنُقِشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِي رَحِمَهُ
 النَّبِيُّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَانْدِي كِي أَدْرِ اسْمِينَ كَهْدُ وَايَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ لَوْ كُنْ سَفَرَايَا كُوْثِي نَعْنِي أَيْ كُوْثِي بَنِي جَانْدِي
 كِي أَدْرِ اسْمِينَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ كَهْدُ وَايَا كُوْثِي بَنِي مَحْزَرِينَ يَهْ كَهْدُ وَايَا **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ بَكْرٍ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا أَلَيْسَ
 لَا يَسْرُونَ كِتَابًا بِأَيِّهَا قَالُوا فَخُذْ رَسُولُ اللَّهِ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا
 مِنْ فَضْلَةٍ كَمَا فِي أَنْظَرِ إِلَى بَيْتِهِ فِي يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ النَّبِيُّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِمَ نَعْنِي رُومَ كِي بَادِشَاهُ كُوْثِي كَالُوْكَوْثِي نَعْنِي كُوْثِي بَغِيرِ مَهْرٍ كِي خَطِيبِينَ بَرْتَهِي بِرَسُولِ
 اللَّهِ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ مَهْرُ بَنِي جَانْدِي كِي كُوْثِي مِينَ أَوْسِ كِي سَفِيدِي كُوْثِي كِي رَهْمُونِ آبِ
 كِي مَهْمِينَ أَوْسِ بَقِشَ تَهَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا

اور اسکا نگینہ جسے تہا (یعنے عقیق کا جس کی کان جس اور عین میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبشی
 مراد سیاہ جو نیسے سیاہ عقیق کا) **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فَضَّةٍ فِي يَمِينِهِ وَفِيهِ كُضْبُ حَبَشِيٍّ كَانَ يَجْعَلُ
 فَضَّةً مِثْلًا لِكَفِّهِ تَرْجَمَةُ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَمِينِهِ
 بَهِتِي جَانِدِي كِي - داسنر ماتہ میں اور اسکا نگینہ آپ اندر کو تہیلی کی طرف رکھتے **عَنْ** يَزِيدِ بْنِ
 ابْنِ يَزِيدٍ وَبُحْدَا الْأَسَدِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ عَجْفَةَ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرَا **عَنْ**
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَمِينِهِ وَ
 أَشَارَ إِلَى الْخُصْرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى تَرْجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَمِينِهِ وَ
 اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خضر کو تہا یا ایسے چنگلیا کو **عَنْ** عَلِيٍّ بْنِ أَبِي
 عَدَةَ قَالَ نَهَانِي يَسَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ
 أَوْ الَّتِي تَلِيهَا كَرِيْدَ رِجَالِي فِي أَيِّ الثَّيْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لَبْسِ الْقَتَنِ وَعَنْ جُلُوسِي عَلَى
 الْمَنَابِرِ قَالَ نَا مَا الْقَتَنِ نَتِيَابٌ مُفْعَلَةٌ يُكُونُ بِهَا مِنْ مُضَرٍّ وَالشَّامُ فِي جَانِبَيْهِ كُنَا
 وَنَا مَا الْمَنَابِرُ نَتَشَى كَانَتْ تَجْعَلُهُ النَّسَاءُ لِيُكْوِلَتْ عَنْ عَمَلِ الْحِلِّ كَالْقَطَايِفِ لَا رَجُوعَ
 تَرْجَمَهُ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوئی کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگلی پینے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد
 نہ کرے کو کسی دو انگلی تہا) دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور کو سطر کو تہا یا یا وسطے اور اس
 کے پاس والی کو اور منع کیا مجھ کو تنی کے پینے سے اور ریشمی زین پوشوں پر پینے سے اور ہون
 نے کہا تنی تو وہ کپڑے ہیں خاندان جو مصر کے آتے ہیں اور شام کے زین پوش وہ ہے جو عورتیں
 کہا دون پر چھا تین ہیں اپنے خاوندوں کے لیے جیسے ارغوانی چادرین **عَنْ** عَلِيٍّ بْنِ أَبِي
 اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُورُ
 تَرْجَمَهُ وہی جو ادھر گذرا **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى
 أَوْ نَهَانِي يَفْنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خُصْرَهُ تَرْجَمَهُ وہی جو ادھر گذرا
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ تَرْجَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلَمْ اَنْ اَتَّخِذْكُمْ فَرَصًا مِّنْ هٰذِهِ فَكَانَ اَوَّلُ سُلْطٰنٍ اَتٰهُ تِلْكَهَا تَرْجُمُهُ اَبْرَدَهُ
 روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی
 میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنتے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس مالی اور انگلی
 کی طرف کیونکہ یہ انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چمکیا اگر کسی
 سے اسی میں انگوٹھی پہنتا بہتر ہے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی دہنتی اور بایز
 دونوں ہاتھ میں پہنتا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اس میں خلافت ہے
باب اسْتَحْبَابُ لُبْسِ النِّعَالِ جَوْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی
 عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَقُولُ زَوْجٌ غَرُوفٌ نَّافِعٌ لِّکُلِّ اِسْتِکْرَافٍ وَامْرِ النِّعَالِ
 فَارَاتِ الرَّجُلُ لَا یَزَالُ دَاكِبًا مَا تَعَلَّ تَرْجُمَہُ بَارِ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے طریق میں ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جو تین
 بہت پہنا کر ڈکیونکہ جونی سے اسی سوار رہتا ہے (یعنی شل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)
باب اسْتَحْبَابُ لُبْسِ النِّعَالِ فِی الْیَمَنِ اَوَّلًا وَاَخْلَعُ مِنَ الْیَسْرِ اَوَّلًا وَاَخْلَعُ
 الْمَقْبِیَّ فِی النَّحْلِ وَاَحَدَہٗ بِیْلَہٗ وَاَمَّا جَوَانِبُہٗ اَوَّلًا بِیْلَہٗ اَوَّلًا وَاَمَّا جَوَانِبُہٗ اَوَّلًا بِیْلَہٗ
 مکروہ ہے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 قَالَ لَا تَخْلُ لِحْدَکُمَا فَلَیْسَ بِالْیَمَنِ وَاِذَا خَلَعُ فَلَیْسَ بِالْیَمَنِ وَلِیْلَیْہُمَا جَمِیْعًا وَاِذَا خَلَعُ جَمِیْعًا تَرْجُمَہُ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں
 پاؤں سے شروع کرے اور چپ انار سے تو بائیں سے شروع کرے اور چپ ایسے کہ دونوں کو پہنے یا
 دونوں انار ڈالے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسْتَحِبُّ اَحَدُکُمْ فِی نَعْلٍ وَاَحَدَہٗ لِیْلَیْہُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِحْدَہُمَا جَمِیْعًا تَرْجُمَہُ
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے
 ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں انار ڈالے اور نہ پاؤں میں ہرج آجانے کا جمال
 سے اور بد نہ ہو ہی ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَہٗ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا اَبُو ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
 عَنْہُ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلَیْ جَبْہَیْہِ فَقَالَ اَلَا اَرَکُمَا مَعَدَّ لِحْدَیْ اِنِّیْ اَکْدِبُ عَلٰی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَجْعَلَ دَاوُدَ أَصْلَ الْأَدْنَىٰ أَتَمَّكُمْ لَمَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَكُنْ فِي الْاِسْتِخْرَةِ حَقٌّ يُصْلِحُهَا

ترجمہ ابو زرین سے روایت ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں تجھوت بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں خبردار ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنا ہر آپ فرمانے ہے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے مہنگ اور کدورت کرے **عَنْ** إِذْ هَدِيْرَةٌ رَّحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْطَةِ الْمَلْعَىٰ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَزْرَا **بَابُ** النَّفْعِ مِنَ التَّوَالِي الْقَمَاءِ وَكَأَيُّهَا فِي تَوَالِي أَحَدٍ أَيْ كَيْفَ سَارَ بَدَنُ بَرَاوِزِ هُوَ أَوَّلُ كَيْفَ يَكُونُ أَتَمَّكُمْ لَمَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقَدْرُ أَنْ يَأْكُلَ كُلُّ التَّجَلُّجِ بِفِي الْإِلَهِ أَدَيْتَنِي فِي نَعْلِ ذَا حِدَةٍ وَأَنْ يَكْتُمِلَ الْقَمَاءُ وَأَنْ يَكْتُمِلَ فِي نَفْسٍ أَحَدٍ كَأَيُّهَا عَنْ تَرْجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رُوَيْتَ هُوَ مَنَعَ كَيْفَ سَارَ بَدَنُ بَرَاوِزِ هُوَ أَوَّلُ كَيْفَ يَكُونُ أَتَمَّكُمْ لَمَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقَدْرُ أَنْ يَأْكُلَ كُلُّ التَّجَلُّجِ بِفِي الْإِلَهِ أَدَيْتَنِي فِي نَعْلِ ذَا حِدَةٍ وَأَنْ يَكْتُمِلَ الْقَمَاءُ وَأَنْ يَكْتُمِلَ فِي نَفْسٍ أَحَدٍ كَأَيُّهَا

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائین ہاتھ سے کہانے سے یا ایک جوتا پہنکر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پہننے سے **ف** جبکہ عرب میں اشتمال صاف کہتے ہیں یعنی کسی طرف سے کپڑا اٹھاتا ہو اور سارے بدن کو ڈھانپ لیرے ایک ہی کپڑے سے اس سے منع کیا کیونکہ اس میں آدمی مثل قیدی کے ہر جا رہا ہے اور کپڑا ہنگامہ اور ناہاتھ لگانا دشوار ہو جاتا ہے **ف** یا کوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے

میں اپنی شرمگاہوں سے ہوئے (جبکہ اعتبار کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں نہ ہے شرمگاہ کے خیال سے اور کسی کپڑے ہوں یا شرمگاہ کا ڈرنہ ہو تو مکروہ ہے) **عَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَكُنْ فِي الْاِسْتِخْرَةِ حَقٌّ يُصْلِحُهَا

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اسکا

تسمہ درست نہ کرے اور ایک سوزہ پہنکر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کہا دے اور ایک کپڑے میں گوث مار کر نہ بیٹھے اور شتمال صما نہ کرے (اسکرمنے اور بیان ہو چکے) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
بْنِ الْأَنبَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ عَنْ أَشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْأَحْيَانِيَّةِ فِي
تَوْبَةِ وَاحِدٍ وَأَنَّ يَكْرَهُهُ الرَّجُلُ إِحْدَى زَيْجَلِكِهِ عَلَى الْآخَرَى وَهُوَ مُسْتَطَقٌ عَلَى ظَهْرِ رَجْمِهِ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء کے اور
گوث مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا اور سر پر رکھنا سے حجت لیٹ کر کیونکہ سر
کھینے کا ڈر ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَشِ فِي ثَغْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تُخْتَبِ فِي إِزَادَةٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ
بِشِمَالِكَ وَلَا تَتَخَيَّلِ الصَّمَاءَ وَلَا تَصْعُقْ أَحَدًا مِنْ رَجُلَيْكَ عَلَى الْآخَرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ رَجْمَكَ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا امت میں ایک شخص زمین اور ست گوث مار کر بیٹھا ایک
میدان میں اور ست کہا بائیں ہاتھ سے اور شتمال صما کر اور ست کہا اپنا ایک پاؤں دوسرے پر چیت لیٹ کر رہے ہو
میں ہر جب بند باندھی ہو کیونکہ اس حالت میں سر کھینے کا ڈر ہے اور جو سر کھینے کا خوف ہو یا پانسجا
چھنے ہو تو حجت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت صلوا اللہ علیہ وسلم سے
بی ثابت ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْشُوا أَحَدَكُمْ لَمْ يَقَعْ أَحَدًا مِنْ رَجُلَيْهِ عَلَى الْآخَرَى **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم
میں سے حجت نیٹے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ** رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًّا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا أَحَدَ
رَجُلَيْهِ عَلَى الْآخَرَى **ترجمہ** عباد بن مرثدہ نے اپنے چچا (عباد بن زید بن عاصم) سے سنا
اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو یکساخت لیے ہوئے مسجد میں ایک پاؤں دوسرے
پر رکھے ہوئے **عَنِ الزُّهْرِيِّ** بِهَذَا الْأِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا۔
باب نَهَى الرَّجُلَ عَنِ التَّرَعُّفِ مَوْكُو غُفْرَانَ لَكَانَا مَنْعَ بَارِعُفَانَ مِنْ رَنَّا
ابو ابراہیم **عَنِ ابْنِ مَالِكٍ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے بچہ پر جو رو دندا جاوے یا نگہ وغیرہ پر تو حرام
 نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آئیں گے یا نہیں اور ہمارے
 نزدیک کوئی فرق نہیں اس مرتبہ میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء اصحاب اور
 تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب اور یہی قول ہے تو رمی اور ماناک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف
 نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اسکا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اس پر بے سایہ تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں
 اذن میں کسی صورت کی تخصیص نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہوں تصویریں
 کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہو لیکن اجماع ہے اذن تصویریں کی جرمت پر
 جو سایہ دار ہوں اور انکا نور نہا جب ہر قاضی نے کہا اذن میں سے بچوں کی گڈیاں متشبیہ
 اذن کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڈیوں کا یہی خرید کرنا بچے کے لیے مکروہ رکھا ہے اور
 بعضوں نے کہا کہ گڈیوں سے کہیں کو بھی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی واسطہ علم اسے
 اَلْحَافِیْ بِطَلْحَا اَلْاَسْتَاذِ اَلْحَبِیْرِیْلِ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَعَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکُوْنَتْ فِدَکَ الْحَدِیْثُ وَلَمْ یَطْوِلْهُ کَظْمُوْیْلِ ابْنِ اَبِی حَزِیْمٍ
 دہی جو اوپر گزرا **عن** مِمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَا فَاجَا فَقَالَتْ مِمُوْنَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اسْتَنْکَرْتُ هَبْیَتَكَ
 لِنِیْنِ الْیَوْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ جَبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ
 کَانَ وَعَدَنِي اَنْ یَّکُوْنَا فِی الْاَلِیْکَ فَاَمَرْتُ لِقَیْ اُمِّی وَاللّٰہِ مَا اَخْلَعْنِیْ قَالَ نَظَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذٰلِکَ فَذٰلِکَ لَمْ یَقْعَ فِی نَفْسِہِ وَجَدُوْا کُلِّیْکَانَ تَحْتَ فُسْطَاطٍ
 لِّاُمِّی مَرْبِیٍّ اَوْ اَخْرِجَ لَمْ اَخْذْ بِیْدِہِ مَا فَنَظَرُوْا مَکَانَہُ فَاَمْسٰی لِقَیْ جَبْرِیْلَ
 عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَہٗ قَدْ کُنْتَ وَعَدْتِنِیْ اَنْ تَلْقَانِیْ الْبَارِعَۃَ قَالَ اَجَلٌ
 یَمَّا لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَا صَوْرَۃٌ کَاَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ
 مَرَّ یَقْتُلُ الْکَلْبَ حَتّٰی اَنْ یَّأْمُرَ یَقْتُلَ کُلَّیْ الْحَاطِطِ الصَّوْرِ وَیَتَرَکَ کُلَّیْ الْحَاطِطِ الْکَلْبَ
 بمصر ام المؤمنین مہموۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بن

الْاَوَّلِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ اَلَمْ تَسْمَعْ مُحَمَّدٌ قَالَ الْاَوَّلُ فَمَا فِي ثَوْبٍ مَرَّحِمٍ الْبَاطِلُ مِنْ رَوَايَتِ
 هُوَ جَوْصَاجِي تَهَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا
 فَرَسَتْ اَوْسَ الْغَرَمِينَ نَهْنِهْنَ جَاتِيْنَ جَنَ كَ الْاَوَّلِ سَوْرَتِ هُوَ تَسْبِيْحُ كَمَا زَيْدٌ يَمَارُ هُوَ تَسْمَعُ اَوْنَ كِيْ بِيَارِ بَرِي
 كُوْ كُنْ اَوْنَ كَ دَوَارِ سَ بَرَايَكِ بَرَدَ لُكَا تَهَا جِسْرُ سَوْرَتِ هِيْ مِيْنَ نَ عَبْدُ اللَّهِ خَوْلَانِيْ سَ
 كَمَا جَاءُ الْمَوْنِيْنَ مِيْمُوْنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَارِبِيْبُ تَهَا خُوْ زَيْدٌ هِيْ نَ سَمَ سَ سَوْرَتِ كِيْ حَدِيْثِ
 بَيَانِ كِيْ هِيْ (اَوْرَابِ بَرَدَ لُكَا يَابَسَ سَوْرَتِ كَا) عَبْدُ اللَّهِ نَ كَمَا تَمَّ لَ اَوْنَ سَ نَهْنِهْنَ سَنَا هُوَ
 نَ يِيْ هِيْ كَمَا تَهَا مَكْرُجُ بَقْسِ هُوَ كُطْرَ مِيْنَ **عَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَكُةُ بَيْتًا فِيْهِ صَوْرَةٌ قَالَ
 لُبَيْرُ كَمِيْرُ حَنْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ لَعَنَهُ اَنَّهُ اِذَا دَخَلَ فِيْ بَيْتٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصَاوِيْرٌ قُلْتُ
 لِعَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيْ اَلَمْ يَخْلُدْنِيْ فِي النَّصَاوِيْرِ قَالَ اِنَّهُ قَالَ اَلَا رَأَيْتَ فِيْ ثَوْبٍ اَلَمْ
 تَسْمَعْ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ مَرَّحِمٍ الْبَاطِلُ مِنْ رَوَايَتِ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَفَرَسَتْ اَوْسَ الْغَرَمِينَ نَهْنِهْنَ جَاتِيْنَ جَنَ كَ الْاَوَّلِ سَوْرَتِ هُوَ تَسْبِيْحُ كَمَا زَيْدٌ يَمَارُ
 خَالِدِ يَمَارُ هُوَ (جَوَا سَمْعِيْثُ كَ رَاوِيْ مِيْنَ) سَمَ اَوْنَ كَ لُوْ جَهْنُ كُوْ كُنْ اَوْنَ كَ كَمَا بَرَايَكِ
 بَرَدَ لُكَا تَهَا جِسْرُ مِيْنَ تَقْوِيْمُ مِيْ هِيْ مِيْنَ نَ عَبْدُ اللَّهِ خَوْلَانِيْ سَ كَمَا اُنْهَوْنَ نَ سَمَ سَ حَدِيْثِ
 بَيَانِ كِيْ تَقْوِيْمُ دَوْنَ كَ بَابِ مِيْنَ اُنْهَوْنَ نَ كَمَا مَانِ يِيْ هِيْ تُوْ كَمَا تَهَا تَمَّ نَ نَهْنِهْنَ سَنَا مَكْرُجُ بَقْسِ
 هُوَ كُطْرَ مِيْنَ نَ كَمَا مِيْنَ نَ نَهْنِهْنَ سَنَا اُنْهَوْنَ نَ كَمَا زَيْدٌ نَ يِيْ كَمَا تَهَا **عَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ
 الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَكُةُ بَيْتًا فِيْهِ
 بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَانِيْلٌ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ اِنَّ
 هَذَا يَحْذَرُنِيْ اَنَّ الشَّيْءَ جَاءَ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَكُةُ بَيْتًا فِيْهِ
 كَلْبٌ وَلَا تَمَانِيْلٌ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا
 وَلَكِنْ سَأَحَدُ ثَلَاثَ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ رَأَيْتُهُ كَحَرْجٍ فِيْ عَمْرَاتِهِ فَاخَذْتُ نَمَطًا فَسَوَّرْتُ
 عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمْتُ رَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكُرَاهِيَّةَ وَرَجَعْتُ وَجَدْتُ بَيْتًا حَتَّى
 هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ اِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَابَ وَالطِّيْنَ قَالَ فَقُلْنَا وَمَنْ

وَسَادَتَيْنِ رَحِشُوهُمَا لِيُفَانَكُمَا يَحِبُّ إِلَيْكَ عَلِيٌّ **ترجمہ** ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اُس گہر میں نہیں
 جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔ زید نے کہا میں یہ سن کر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے ہی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے اور ہوں نے کہا انہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں
 اکیس بار آپ چہاد کو تشریف لے گئے تو میں نے ایک چادر اُبلایا اور اُس کو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ
 لوٹ کر آئے اور چادر اُدیکھا آپ کو بُرا معلوم ہوا آپ نے اُس کو کہیں بیہوش کیا کہ پہاڑ ڈال یا کاٹ
 ڈال یا اُس کو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر بتئے اور سکو کاٹ کر دو تم کیسے بنا ڈالے اور اُن کے اندر
 کچھور کی چال پھری آپ نے اوپر عیب نہیں کیا **ف** اُس چادر پر تصویریں تھیں گہر و ن
 کی جیسے دوسرے روایت میں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا اجماعاً مانع
 ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے بخوبی نہیں ہے اور ابو القحح نے کہا کہ حرام ہے **عن عائشہ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كِتَابُ نَزْوِيهِ تَمَثَّلُ حَاشِيَهُ دُكَّانُ الدَّاحِلِ إِذَا دَخَلَ
اسْتَفِيكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوَّلِي هَذَا أَتَانِي كَلِمًا دَخَلَتْ نَوَائِي
ذَكَرْتُ الدُّنْيَا كَالْمَيِّتِ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَيْهَا حَوْرِي وَكُنَّا نَلْبَسُهَا
ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ
 تھا اوس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نکال جب میں اندر آکر اُس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر سیسی پیل
 تھی ہم اُس کو پہنا کرتے **عن ابنِ ابی عمیر و عُمیدُ اکھل یضکہ الا سناد قال ابن**
مثنیٰ بنِ دَا دَ فِی رِوَاۃٍ عَمِدُ اکھل یضکہ یا مَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن عائشہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَغْدَادٍ وَكَانَتْ عَلَيَّ دُرٌّ كَاغِيَةِ الْخَيْلِ دَوَاتٌ

الْاُخْبَحَةُ قَامَرِي فَتَوَعَّثَهُ مَرْحُومَةُ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں اپنے دروازے پر ایک نقشب پر وہ لٹکایا تھا میر
 پر پردہ رکھو دن کی سورتین بنی تھیں آپ کے حکم پر میں نے اسکو توڑ ڈالا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
 عَنْهَا الْاِسْنَادُ وَلَكِنَّ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ مَرْحُومَةُ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآخَا
 مُتَسَيِّرَةً بِقَدَامٍ فِيهِ مَوْرَةٌ فَتَكُونُ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَادُلُ السَّيْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ
 أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَأْتِيَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَرْحُومَةُ ام المومنین
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور
 میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اُس پردے کو لیکر
 پہاڑ ڈالا پس فرمایا سب زیادہ سخت عذاب نیاست میں دن لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق
 کی صورت بناتے ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلْمٍ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى
 إِلَى الْقَدَامِ فَهَتَكَهُ بِقَدَامٍ مَرْحُومَةُ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 اور اسکو اپنے ماتھے پر پہاڑ ڈالا **عَنْ** النَّهْشَبِيِّ بِطَرِيقِ الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ أُخَرٍ أَنَّ أَشَدَّ
 النَّاسِ عَذَابًا أَلَّا يَكُنْ لَهُمْ مَرْحُومَةُ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ سِتْرَتِي سَهْوَةً
 فِيهِ مَوْرَةٌ فَتَكُونُ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا أَلَّا يَكُنْ لَهُمْ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 فَقَطَعَنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ مَرْحُومَةُ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق
 یا مچان کو اپنے ایک پردہ سوڈے لٹکایا جس میں تصویر بنی تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اسکو پہاڑ
 ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب
 نیاست میں دن لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ رضی

نے کہا میں نے اس کو کاش کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**
أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ مَصَاوِيرٌ مَكْدُودٌ رَأْسُكَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ أَخْبِرِي عَنِّي قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَمَلْتُ لَهُ وَسَائِدَ مِصْبَحِهِ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویر تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اور ہر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اس کو ہٹا دے میرے سامنے سر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 نے کہا میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیہ بنا دالے **عَنْ شُعْبَةَ بَطْنِ الْأَسْنَادِ مَرْحُومَةٍ**
وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرَا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَكَّرْتُ نَمَطًا فِيهِ مَصَاوِيرٌ فَخَفَا فَأَخَذْتُ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ مَرْحُومَةٍ
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
 پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا یا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ اس کو سر کا دیا بیچ
 اوس کے دو تکیے بنا دالے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** ذَرِيعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ أَنَّهُمَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ مَصَاوِيرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرِيعَةُ
قَالَتْ فَقَطَعَتْهُ وَسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حَيْثُ دِينُ يُقَالُ لَهُ مَرْيَعَةُ بْنُ عَطَاءٍ
مَوْلَانِي نَهَرَةً أَنَّمَا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
قَالَتْ نَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْدُ نَحْنُ عَلِيًّا مَا قَالَ ابْنُ الْبَقَايِمِ لَا قَالَ
بَلْ كُنْتُ مِمَّنْ عَشَرَةُ يَوْمٍ يُدْعَى الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَرْحُومَةٍ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے روایت ہے کہ وہ پردہ لٹکا یا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردہ کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا
 میں نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جب کا نام ربیعہ بن عطاء تھا
 نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن تکیوں
 پر آرام کرتے تھے ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا انہما اشترت لَمُرْقَةً فِيهَا مَصَاوِيرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلَى الْيَابِ فَلَمَّا مَدَّ خُلْفَهُ فَعَرَفَتْ أَوْ عَرَفْتُ فِي دِخْوَةٍ

الْكَرَاهِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِسْلَامِ سُبْحَانَكَ مَا كُنْتُ أَتُوبُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمَرَّةِ فَقَالَتْ رَأَيْتُ نِسَاءً يَتَّقُونَ اللَّهَ وَيَتَّقُونَ النَّاسَ وَيَتَّقُونَ
 نَفْسَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أَهْبَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ
 وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا أَمَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ
 ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک خوشبو خریدی
 جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازہ پر کھڑے
 ہو رہے اور اندر نہ گئے مین نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر برنج ہے مین نے کہا یا رسول
 اللہ مین تو بہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا
 یہ خوشبو کیسی ہے مین نے کہا اس کو مین نے خریدا ہے آپ بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ
 نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان کو کہا جاوے گا ان میں جان
 ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہ ن فرشتے نہیں آتے **عَنْ عَائِشَةَ بِطَرَا**
الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَنَّهُ حَدَّثَنَا لَهُ مِنْ بَعْضِ ذُرَّادٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الْمُبَارِثُونَ قَالَتْ
فَأَخَذَتْهُ فَنَجَّسَتْهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَذْفُو بِهِمَا فِي الْبَيْتِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا انا
 زیادہ ہے کہ مین نے اس کے دو تہیے بنا ڈالے آپ اوپر تکیہ لگاتے گھر میں **عَنْ ابْنِ عَسَاكَرَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ
الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا أَمَا خَلَقْتُمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ صورتیں بناتے ہیں
 ان کو قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا جلاؤ ان کو جب کو تھے بنایا **عَنْ ابْنِ عَسَاكَرَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَمُوتُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَمُوتُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
وَسَيِّدِ بْنِ عَسَاكَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصُّورُونَ وَكَانَ يَذْكُرُ الْأَشْيَاءَ إِنَّ
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنائو الہن کو ہوگا **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأَسَدِ
 وَفَارِ دَاكِيَةَ يَحْيَى رَأَى كَرِيْبَ عَن لَحِيْ مُعَاوِيَةَ اَنْ مَرَّ اَشَدَّ اَهْلُ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 عَنِ اَيَّاءِ الْمُصَوِّرُونَ وَحَدَّثَنِي سَفْيَانُ كَيْدِيْثٌ وَكَيْفِ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ **عَنْ**
 مُسْلِمِ بْنِ صَبِيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتِ ثَمَرِ ثَمَارِثِلَ مَرِيْمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا
 ثَمَارِثِلُ كَسَرْتَنِي فَقُلْتُ لَاهَذَا اَثْمَارِثِلَ مَرِيْمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ اَيُّ مَعْنَى عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ
 النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْمُصَوِّرُونَ تَرْجَمَهُ مُسْلِمُ بْنُ صَبِيْحٍ بِرِوَايَةِ اَبِي مَسْرُوقٍ عَنْ
 سَابِقِهِ اَيْكَ اَكْبَرُ مِنْ تَبَاجُ مِنْ تَصْوِيرِ ثَمِينَ مَسْرُوقٍ نَعَى كَمَا يَكْسِرُ رِوَايَاتُ اِيْمَانِ اَكْبَرُ تَصْوِيرِ
 اِيْمَانِ يَنْهَى كَمَا نَهَى مِنْ رَضِيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي تَصْوِيرِ مِنْ مَسْرُوقٍ نَعَى كَمَا مِنْ رَضِيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مَسْعُودٍ عَنْ سَابِقِهِ تَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى كَمَا مِنْ رَضِيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قِيَامَتِ كِي تَصْوِيرِ بِنَانِ دَالِوْنِ كُوْهُوْكَ **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
 اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اَصُوْرُ هَذِهِ الصُّوْرَ فَاَنْتَنِي فِيهَا
 فَقَالَ لَهُ اَدُنْ مَعِي فَلَمَّا نَامَ قَالَ اَدُنْ مَعِي فَاَحْمَقُ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ اَيْنَاكَ عَمَّا يَصْنَعُ مِنْ تَصْوِيرِ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ
 فِي النَّارِ رَجُلٌ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صُوْرَةٌ تَتَّبَعُهُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ اِنْ كُنْتُ لَا اَبْدُ نَاصِلًا
 فَاَصْحَحَ الشَّخْرَ وَمَا لِنَفْسٍ لَهُ فَاَقْدَرِيْهِ تَصَوِّرُنِي عَلَيَّ **تَرْجَمَهُ** صَبِيْحُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ
 رِوَايَتِ هِيَ اَكْبَرُ شَخْصِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ كِي عَبَّاسٍ كِي پَاسِ كِي پَاسِ
 كہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اسکا کیا حکم ہے بیان سمجھے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آدھ پاس گیا پھر ادھون نے کہا پاس آدھ اور پاس گیا یہاں تک کہ
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ماتمہ اوس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں
 وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ کو آپ فرماتے تھے ہر
 ایک تصویر بنائو لا جنہم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جا ندر جا یا جاوے
 گا جو تکلیف دیگا او سکو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی

جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا پیر دان کا وہاں ایک صورت کو دیکھا جو کھڑے تصور میں ہمارا تھا ابوہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دیا ہی جیسا ابوہریرہ اس میں جو کا ذکر نہیں ہے **عَلَنْ** اِلٰہِ کَرِیْمَہ
 رَحْمٰی اللہ تَعَالٰی قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ فِیْہِ
 فِیْہِ تَمَازِیْلُ اَوْ قَصَادِیْرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں سورتین ہوں **عَلَنْ** سُبْحٰنَکَ اَیُّہَا
 اَلَا سُنَادِ **ترجمہ** وہی جو اب گنڈا پاؤں **کَرَاہَۃُ الْکَلْبِ وَالْجَدَّیْسِ فِی السَّفَرِ** سفر میں گھنٹا
 اور گنا رکھنے کی کراہت **عَلَنْ** اِنِّیْ ہُمَیْرَہٗ رَحِمَی اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا تَحْبِبْ لِّلْمَلَائِکَةِ رُفْقَۃً فِیْهَا کَلْبٌ وَکَلْبَدِیْسٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے
 اون مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنی حرمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز
 مکروہ ہے اور یہ نبی منزلی ہے) **عَلَنْ** سُبْحٰنَکَ اَیُّہَا **ترجمہ** وہی جو اب گنڈا پاؤں
عَلَنْ اِلٰہِ کَرِیْمَہ رَحْمٰی اللہ تَعَالٰی قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَیْسَ
 مَرَاوِیْدُ الْمُتَطِیْعَانَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنڈا شیطان کا باج ہے **پَاوِی** **کَرَاہَۃُ فِلَادَۃِ الْکُوْثَرِ** فی
 رَقَبَۃِ الْبَعِیْرِ نَمَاتٌ کَا مَرَاوِیْثَ کَلْبٍ مِّنْ دُلَیْلِہٖ کِی مَمَانَتْ **ف** اِنْدُوْی نے کہا شکر گزار
 کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے نامت کا ماراؤٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانت **ف** اِنْدُوْی نے کہا شکر گزار
 اسوجہ سے کہ نظر بد اس مار سے نہیں کرتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت
 کے لیے یا در کوئی نرسو امانت کے **عَلَنْ** اَلِیْشِیْرُ اَلَا نَضَارِیْہِ رَحِمَی اللہ تَعَالٰی عَنْہُ
 اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی بَعْضِ اَسْفَارِہٖ قَالَ فَادْرَسَ رَسُوْلُ
 اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَسُوْلًا قَالَ حَبِیْبُ اللہ بُوْی اِنِّیْ بَکْرِ حَسْبِیْ اِنَّہٗ قَالَ دَالَسُ
 فِیْ صَیْغَہٗ لَا تَبْقَیْنَ فِیْ رَقَبَۃِ بَعِیْرِ فِلَادَۃً مِّنْ دَلِیْلِہٖ اَوْ فِلَادَۃً اَلَا قَطِیْعَتٌ قَالَ مَالِکُ
 اُرِیْ ذٰلِکَ مِنَ الْعَمِیْنِ **ترجمہ** ابوہریرہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا نیز

سمجھتا ہوں لوگ اوس قسمت اپنی سوسنے کو مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کو گلے میں
 تانت کا مار نہ رہے یا مارا اور اوس کو کاٹ ڈالیں امام مالک کہہا میں خیال کرتا ہوں یہ نظر
 نہ لگتی کہ خیال سے ڈالتے تھے **باب** النبی عن عذیر بن الحویان فی ترجمہ ووسمہ
 فیہ جابر کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصمد فی الوجہ وعن الوسم فی الوجہ ترجمہ
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مارنے سے اور منہ پر
 داغ دینے سے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم مبر علیہ حیما کہ قد وسم فی وجہہ فقال لعن اللہ الذی وسمہ ترجمہ جابر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا
 جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اسکو داغ **عن** ابن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول دای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیما موموم
 الوجہ کا فکر ڈال کہ قال فواللہ لا ایمیہ الا انی لکے شیئ من الوجہ فامر جواد لہ
 فکرسے فی جاعریہ فہو اول من کوی الجاعرتین ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے
 اسکو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے حیر
 پھرا وغیرہ اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پھون پر اور سب کو پہلے
 آپ ہی نے پھون پر داغ **باب** جواد وسم الحویان عن الادبی سوا آدمی کے
 جواد کو داغ دیا درست **عن** النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لکما ولدت ام سلمہ
 ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کانت لی یاسن الظہر ہذا الفلام فلا یصیبن شیئاً حتی
 نعد ربه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخترکے قال فقد ویت فاذہو فی الخاف
 وعلیہ شیئ من حیوانہ وہو یسم الظہر الذی قد تم علیہ فی الفتح ترجمہ حضرت
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ام سلمہ جنہیں تو مجھ سے کہا اسے انس ابن

کو دیکھتا رویہ کچھ کہانے نہ پاوے جب تک تو اسکو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ پہنچاؤ
 اور آپ کب چاہ کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں اس نے کہا پہنچ کر آپ کو پاس گیا آپ باغ میں تھے
 اور ایک کسلی حویث کی (جو ایک قبیلہ سے یا مخرج ہے) اڑ رہی تھی داغ دے رہی تھی اون اڑھوں
 پر جو قتم میں آپ پاس آئے تھے ف نودی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں
 منع ہے اور بگڑے ہوئے گوشت اور خنزیر کے جانوروں پر اور جائز ہے اور جانوروں کو اور ابو حنیفہ
 کے نزدیک مکروہ ہے اور ادون پر یہ حدیثیں مجتہدین **عَنْ** التَّزَيْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَدَاتِ انْظَلَقُوا بِالصَّيْبِ إِلَى السَّيِّئِ صَلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُحَدِّثُهُ قَالَ كَذَا السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَزِيدٍ كَيْسَمٌ عَنَّمَا قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَتْ
 عَلَيْهِ أَتَاهُ قَالَ فِي إِذْ أَخْبَرَنَا مَرْحُومَةُ ابْنِ بَنِي مَالِكٍ سَمِعْتُ رَوَايَتِ هُوَ ادون کی مان حب جنین تو انہوں نے
 کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ جیسا کہ اس کے سونہ میں کچھ ڈالیں گے
 میں دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے تہان میں تھے داغ دے رہے تھے ادون کے
 کا لون میں **عَنْ** ابْنِ رَجَوَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَزِيدٌ أَذْهَبُوا كَيْسَمٌ عَنَّمَا قَالَ أَحِبُّهُ قَالَ فِي إِذْ أَخْبَرَنَا مَرْحُومَةُ
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
 تہان میں آپ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کا لون پر **عَنْ** شُعْبَةَ وَابْنِ مَالِكٍ سَمِعْنَا مَرْحُومَةَ
 مَرْحُومَةُ دُوسری جو اوپر گزرا **عَنْ** ابْنِ رَجَوَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَكُنْ
 فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ وَهُوَ كَيْسَمٌ بِلِ الصَّدَقَةِ مَرْحُومَةُ ابْنِ
 بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک
 میں داغ کا ہتیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے **باب**
 کراہتہ القدح فرغ کی مانعت ف نودی نے کہا فرغ کے معنی تھوڑا سرسٹا نا
 تھوڑا سرسٹا نا یا کچھ جگہ سرسٹا نا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت میں جب علاج کے لیے مواد
 کو بہت تر تری ہے اور بعضوں نے بچوں کے لیے جائز کہا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ
 مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ بیہوشی کی حضنت ہے یا بد نما ہے انتہے

عن ابرہہ مد رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رفعه عن
الفرع قال قلت لنافع وما الفرع قال يخلق بعض راس الصبي ويترل بعض ترجمه
عبد اس بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبد اس نے کھانز
نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے انہوں نے کہا بچہ کا کچھ سر موٹا نہ کیچھوڑ دینا **عن** عبید اللہ
یہذا الاسناد وجعل التفسیر فی حدیث ابی اسامہ من قول عبید اللہ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا **عن** عبید اللہ مثله والحقا التفسیر فی الحدیث **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینال ترجمہ وہی جو اوپر گذرا -

باب التھبی عن الجلوس فی الطرقات رستون میں بیٹنے کی ممانعت **عن**
ابن سعید الخدری عن رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انما
والجلوس فی الطرقات قالوا یا رسول الله مالنا بل من مجالسنا نتحدث فیها قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيكم الا الجلوس اعطوا الطريق حقه قالوا
وما حقه قال خمس البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن
المُنكر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو
تم راہوں میں بیٹنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سبکو اپنی مجلسوں میں بیٹنا ضرور ہے باتیں
کرنے کے لیے آپ فرمایا اگر تم نہیں ملتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
راہ کا حق کیا ہے آپ فرمایا آنکھ نہ نیچے رکھنا اور غیر محرم کی طرقت بد نظر نہ کرنا اور راہ میں
ایذا نہ دینا (کیونکہ چلنے میں) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بُری بات سے منع
کرنا **عن** زید بن اسلم یہذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب**

تحریر فی فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والستوشمة والناصية المتحصية
والتفکیات والمغذیات خلق الله بالون من جوار لکانا اور لکانا اور لکانا اور لکانا اور
منہ کی رو میں لکانا اور لکانا اور و انتون کا کفادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام
ہے **عن** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال جاءت امرأة إلى النبي
صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان لي اربعة عرثيا اصابتها حصبة فتمسح

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قہر کر رہا ہے اُسکا کیا میں جوڑ لگا دوں اگر
 بالون میں آپ فرمایا لعنت ہو جوڑ لگا نیوالیوں پر **حک** ابراہیم بن نافع یحنا و قال
 لعن المؤمنین لک ترجمہ میں لکھا اور پیر **حک** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 اُن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن المؤمنین المؤمنین و المؤمنات و المؤمنات و المؤمنات
 ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لعنت کی جوڑ لگا نیوالی اور لگا نیوالی پر اور گودنے والی اور گدائے والی یہ **حک** عبد اللہ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ ترجمہ وہی جو اور گدرا **حک** عبد اللہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ قال لعن اللہ المؤمنات و المؤمنات و المؤمنات و المؤمنات و المؤمنات
 المؤمنات خلق اللہ قال قبل ذلک امرأة من بنی اسد یقال لہا ام یعقوب و کانت
 تقدر القرآن فاتتہ فقالت ما جئت بکلفی عنک ائتک لعنت المؤمنات المؤمنات
 و المؤمنات و المؤمنات المؤمنات خلق اللہ فقال عبد اللہ و ما لی الا لعن
 من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هو فی کتاب اللہ و جعلت المراء
 لقد قدأت ما بین لک و الحیض فما وجدنتہ فقال لئن کنت قرأتیہ لقد جلیتہ
 قال اللہ عز وجل ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نہکم عنک فاتہوا فقالت
 المراء فانی ارے شیتا میں اہک علی امرأتک الان قال اذہبی فانظری قال
 قد خلعت علی امرأۃ عبد اللہ فکلمتہ شیتا فجلدت الیہ فقالت ما رأیت فیہما فقال
 ام کو کان ذلک لک نجما ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت کی
 اللہ نے گودنے والیوں اور گدائے والیوں پر اور نہنے کے بال نکالنے والیوں پر اور لکوائے والیوں
 پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر بخوبی کہیے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی
 خلقت بخیر والیوں پر بہرہ خبر نبی اللہ کی ایک عورت کو پہنچی جب کا نام ام یعقوب تھا وہ
 قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ اسی عبد اللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت
 کی گودنے اور گدائے اور نہنے کے بال اکھاڑنے اور اکھاڑنے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور
 اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بد کرنے والیوں پر عبد اللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اور سپر جبر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اس کے کتاب میں موجود ہو و عورت برائی ہو تو دو نو طبلہ و نینج تقدیر فرما ہوا ہے
بچہ نینج بلا عبدہ کہ اگر تو پڑھتی جیسا چاہی تو غور کر کے (تو بخوبی مانتا ہے) فرما تا ہو جو رسول کا جوتلا و اسکو نہ مانتی ہو
اور جس سے منع کرے اس بارز ہو و عورت برائی ہو تو نینج سے تو بعضی بات تمہاری عورت ہی کرتی ہو عبدہ کہہ جاو بچہ
کسی نے انکی عورت کے پاس کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہہ گی نینج سے کوئی بات میں نہیں دیکھی عبدہ سے کہہ اگر وہ لبا کرتی
تو اس سے نصبت تو جسکی؟ **تَصَوَّرَ بَطْنُ الْأَسَدِ بِمَعْنَى حَدِيثٍ بَعِيرٍ غَيْرَ آتٍ فِي حَدِيثِ بَطْنِ الْأَسَدِ**
وَالْمَعْنَى آتٍ فِي حَدِيثِ مَعْنَى الْأَوَائِلِ وَالْمَعْنَى مَاتَ مَرَجَمُهُ وہی جواب دہ گزرا **أَحْمَرُ مَمْنُونٌ بِجَدِّ الْأَسَدِ**
الْحَدِيثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مَرْجَمُهُ ترجمہ وہی جواب دہ گزرا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مَرْجَمُهُ وہی جواب دہ گزرا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
يَقُولُ زَيْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَعْلَ الْمَرْأَةِ بِرَأْسِهَا شَيْئًا مَرَجَمُهُ عابر بن عبد اسود روایت فرمے کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورت کو اپنی سر میں جڑ لگا کر نینج **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَعْلَ الْمَرْأَةِ بِرَأْسِهَا شَيْئًا**
عامیہ و هو على المنبر قال فقصت من شعري كانت في يدي حربة فقال يا اهل المدينة يا رجل ارجعوا عنكم
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهلى عن مثل هذه ويقول انا اهلك بئوي انا اهلك بئوي انا اهلك بئوي
بئس اهلهم ترجمہ عبد الرحمن بن عوف روایت فرما ہوں کہ اسامہ بن جہل جب کیا تو منبر پر کہا اور ایک مالدار
کا چوٹا اپنا تہ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اسے مدینہ والو ہمارے عالم کہاں ہیں نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر کہتے ہو اس
نے فرجور لگایا اور فرمایا تم نبی اسرائیل سے طر تباہ ہو گئے ہو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اور میں نے حضرت تہو سے نبی میں
پڑ گیا اور الی و الی و الی کہ **عَنْ الْأَشْجَثِ بْنِ مَالِكٍ غَدِيرَاتٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ الْأَشْجَثِ بْنِ مَالِكٍ غَدِيرَاتٍ** بئوي انا اهلك بئوي انا اهلك بئوي
وہی جواب دہ گزرا **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَمُطْلَبًا وَأَخْرَجَ كِتَابَ مَرْجَمُهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ**
أَرَى أَنْ أَحْدَ يَقُولُ إِلَّا الْيَهُودُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ مَعَاهُ الرَّودُ ترجمہ سعید بن المسیب روایت فرمے
مدینہ میں آئے انہوں نے خلیفہ بنایا کہ اور ایک گچھا بالوں کا لالہ لہر کہا میں سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا نبی کو اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی خبر بھی تو آپ نے فرمایا یہ دور یعنی مکاری اور غامبی **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ**
مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاكَ يَوْمَ أَكَلْتُمْ زَيْتُونِي سَوَّيْتُ أَنْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الرَّودُ قَالَ رَجَا وَرَجُلٌ بَصُصًا
عَلَى رَأْسِهِ خَرَجْتُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَكَلْتُمْ زَيْتُونِي مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الرَّودُ میں
الخری ترجمہ سعید بن المسیب روایت فرمے کہ ہم نے ہر معاویہ کے ایک دن کہا ہم کو کوئی بڑی گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّمَا بَعِثْتُ قَائِمًا أَتَيْتُمُ بَيْنَكُمْ تَرْجُمَةً
 جَوَادِرْ كَذَر **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَوَّيْلُ نِسَاءٍ وَلَا تَكُنُوا يَكْنِي كُنِّي فَإِنِّي أَنَا أَبَوُ الْقَاسِمِ أَتَيْتُمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رَوَايَةٍ
 أُخْرَى بَلَدٌ وَلَا تَكُنْتُ لَنَا تَرْجُمَةً جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سُرُوَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَسٍ يَأْتِي
 نَامُ رَكُوبٍ لَكِن مِيرِي كُنَيْتُ مَت رَكُوبٍ كُنَيْتُ مِينِ ابْنِ الْقَاسِمِ سُرُونِ بَأْتُمَا سُرُونِ ثُمَّ كَوْنِ **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا
 الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَائِمًا أَتَيْتُمُ بَيْنَكُمْ تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَر **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ قَارًا إِذَا ابْنُ يُحْيَى
 حَمْدًا أَنَا فِي الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ تَمَوَّيْلُ نِسَاءٍ
 وَلَا تَكُنْتُ لَنَا يَكْنِي تَرْجُمَةً جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سُرُوَايْتُ ابْنِ الْقَاسِمِ سُرُونِ بَأْتُمَا سُرُونِ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَوَّيْلُ نِسَاءٍ
 الْأَنْصَارُ نِسَاءً نَامُ رَكُوبٍ مِيرِي كُنَيْتُ مَت رَكُوبٍ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرُونِ بَأْتُمَا سُرُونِ دَكْرٌ لَحْدٍ يَتَمُّ مِنْ قَبْلِ
 وَفِي حَدِيثٍ الْبَصَرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَرَأَيْتُ فِي حُصَيْنٍ وَكَلِيمَانِ قَالَ حُصَيْنٌ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعِثْتُ قَائِمًا أَتَيْتُمُ بَيْنَكُمْ
 وَقَالَ سَلِيمَانُ قَائِمًا أَنَا قَاسِمُ أَتَيْتُمُ بَيْنَكُمْ تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَر **عَنْ** جَابِرِ
 ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِّنْ غُلَامٍ قَارًا تَمَوَّيْلُ نِسَاءٍ
 أَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَكُنْتُ لَنَا عَيْنًا أَنَا فِي الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
 سَمِعْتُ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَرْجُمَةً جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سُرُوَايْتُ ابْنِ الْقَاسِمِ سُرُونِ بَأْتُمَا سُرُونِ
 مِيرِهَا أَدَسَ نَسَا نَامُ رَكُوبٍ مِيرِي كُنَيْتُ مَت رَكُوبٍ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 الْكَلِمَةُ تُنْهَدِي نِزْكَرِينَ كَغِيْرِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَسٍ يَأْتِي
 يَتَمُّ كَانَامُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ابْنُ عِيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ
 وَلَا تَكُنْتُ لَنَا عَيْنًا تَرْجُمَةً وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَر **عَنْ** ابْنِ مُدْرِبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَوَّيْلُ نِسَاءٍ وَلَا تَكُنْتُ لَنَا يَكْنِي

قَالَ عَمْرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَرَّ يَدَيْ سَمِيعَتْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت میں رکھو **عَنْ**
 الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قُلْتُ مِمَّنْ يَجْعَلَانِ سَاكُونٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرُدُونَ يَا أَمْتُ هَارُونَ
 وَمُوسَى قَبْلَ عَيْسَى بَكْنًا أَوْ كَذَا لَمْ أَقِدْ مُتَّ عَلَيَّ سُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ
 عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُكُمْ أَنْ تُلَيِّمُوْنَ يَا نَبِيَّائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ **ترجمہ** لغیرہ
 بن شعبہ سے روایت ہے جب بنجران بن مین آیا تو وہ ان کے لوگوں نے (نصاری نے) مجھ پر اعتراض
 کیا تم (سورہ میم) میں پڑھتے ہو یا اُخْتِ ہَارُونَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ
 (حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہائی تھے اور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 سے اتنی مدت پہلے تھے کہ مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہو سکتی ہیں) جب میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تہڑے ہیں جو تم
 کے بہائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اکل
 نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے **باب** كَرَاهَةِ التَّكْنِيَةِ بِكَلِمَاتِ التَّكْنِيَةِ
 بِرَبِّهِمْ نَامُونَ كَمَا بَيَّانَ **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ لَمَّا نَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ رَفِيقَنَا يَا رَبِّ بَعَثَ اسْمَاءَ أَفْكَ دَرِيَاخٍ وَكَيْسَارٍ وَكَانَ فِيهِ **ترجمہ** عمرہ بن
 حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں
 کے نام چار رکھنے سے افلم اور رباح اور یسار اور نافع **ف** لڑوی نے کہا یہ نبی تنزیہی
 نہ تخری اور اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں اسلم ہے بار رباح
 یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی مبالغہ ہے کیونکہ انفع کے معنی کا دنیا
 اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی نو نگر اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا **عَنْ**
 سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْنِي
 غُلَامَكَ رَبْلًا وَكَيْسَارًا وَلَا أَفْكَ وَلَا نَائِعًا **ترجمہ** عمرہ بن حنبل سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نام رکھو اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ اسلم اور نہ نافع
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ

عَنْ اَبِي سَرِيحٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ اَبْنَةَ لُحْمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَتْ
يَقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاها رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةً **ترجمہ** حضرت علیہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا **عَنْ** اَبِي عَتَّابٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَّةُ اِسْمَها بَرَّةٌ كَحَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمُهَا جُوَيْرِيَّةٌ
وَكَانَ يَكْنِىُّهَا اَنْ يَقَالَ خَدِجَةُ مِنْ عِنْدِ بَرَّةٍ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ عَنْ كُذَيْبٍ
ثُمَّ سَمِعْتُ ابْنَ عَتَّابٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا آپ
پر اچانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلو کیونکہ برہ کے معنی نیک اور صالح اور نیک کر پاس سے
نکل جانا گو یا نیکی کا جوڑنا ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ زَيْنَبَ كَانَتْ
اِسْمَها بَرَّةٌ يَقِيْلُ قَوْلُهُ تَفْسَعًا فَسَمَّاها رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ وَلَقَدْ
اَلْحَدِيْثُ لِطَوْلِكَ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
شُعْبَةَ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا لوگوں
نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زینب رکھا **عَنْ**
زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اِسْمِي بَرَّةً فَسَمَانِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةٌ فَسَمَّاها زَيْنَبَ
ترجمہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں اس کا بھی نام برہ تھا
آپ نے زینب رکھ دیا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ عَطَاءٍ قَالَا سَمِعْتُ اَبْنَتِي بَرَّةً فَقَالَتْ
لِي زَيْنَبُ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَنْ هَذِهِ الْاِسْمِ
وَسَمِيَتْ بَرَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ اللهُ اَعْلَمُ
بِاهْلِ الْبَيْتِ مِنْكُمْ فَقَالُوا اَبُو اِسْمٰہِیْلَ قَالَ سَمُوْهُ اَزَيْنَبَ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء
سے روایت ہے میں نے اپنے بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اسے غیہ وسلم نے منع کیا ہے اس کے اور میرا نام ہی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است تتر
 کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کو کئی تم میں سے لوگوں نے عرض کیا یہ ہم کیا نام رکھیں اس کا آپ نے
 فرمایا **رَبِّکُمْ** بخیر **بِشْمِکُمْ** بِمَلِکِکُمْ لَا مَلَاکَکُمْ شَابِشَاءَ نَامُ رُکْبَتِکُمْ حُرْمَتِکُمْ
بِیَانِ عَنِ ابْنِ حُرَیْرَةَ عَنْ الشَّيْخِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَخُتَعْتُمُ الشَّيْخَ حَيْدَ اللَّهُ رَجُلٌ
 یُسَمُّی مَلِکَکُمْ لَا مَلَاکَکُمْ زَادَ ابْنُ ابْنِ شَیْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَلَاکَکُمْ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو شُعْبَةَ یُحَاکَمُ
 سُبْحَانَ مِثْلُ شَاهَانِ شَاهٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمِيرٍ عَنْ لَخْتَعْتُمْ فَقَالَ
 أَدْخَلَ مَرَّ حَجْمَةَ حَضْرَتِ ابْنِ حُرَیْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعْدُ رِوَايَتِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور بے نام خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں
 ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی ملک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے۔ **سُفْیَانُ** نے
 کہا ملک الملوک کو مانند ہر شہنشاہ **ف** ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور
 شہنشاہ کے ہی ہی معنی ہیں یہ اسم کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہی باقی سب کو کم اور بندہ ہیں خود
 نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے بطرح اسم جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس ہمیں خالق
 الخلق وغیرہ مگر حرم رکھنا ہے مہاراج ہی اسم ہے اور اس کے معنی ہیں شہنشاہ کے ہیں یہ ہی کسی
 بندے کے لیے کہنا درست نہیں بطرح فاشیہ القضاء ہی **عَنِ** حَسَّانِ بْنِ مُکْتَبٍ قَالَ
 هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَذَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِظُكُمْ رَجُلًا عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَأَخْبَثُهُ رَأْعِيظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمُّی مَلِکَکُمْ لَا مَلَاکَکُمْ إِلَّا اللَّهُ **مَرَّ حَجْمَةَ**
 حضرت ابورہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ
 عصبہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جس کو
 بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہیں کوئی ملک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے **بَابُ اسْتِغْثَاكِ**
تَحْنِيكِ لِّلْمَلِكِ وَغَيْرِهِ بِحُجَّةٍ مِّنْ كَيْفِ جَابِ كَرْدَانِ لِّهِ كَا وَرَادِ جِزْنِ كَا **بِیَانِ عَنِ**
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ طَلْحَةَ إِلَى أَنْصَارِي رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِبَادَةٍ بَيْنَهُمَا بَيْرُالْهَذَا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ تَنَاوَلْتُهُ قَمَرَاتٍ
 مَا لَنَا هُنَا فِي ذِيهِ فَلَا كَهْنٌ شَعْرٌ نَعْرَكَ الصَّبِي فَقَبَّحَتْهُ فِي ذِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَنْتَظِرُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ الْاِنْصَارَ التَّكْوِيْدُ سَأَهُ عَبْدُ اللَّهِ تَرْجَمَ النَّسَبُ
 بِنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَادِيْتِ هَرَمِيْنِ عَبْدِ السَّبِيْنِ اَبِي طَلْحَةَ النَّصَارِي كُوْر حَبِ وَهْ بِيْدَا هُوَ
 رَسُوْلُ اِمَّةٍ صَلَّى اِلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَاسْ كَيْ اِيْبَ اُسُوْقَتِ اِيْكُ كَلِي اُوْدِيْتِي تَهِي اُوْر اِسِيْنِي اُوْنِثْ بِرُوْدِي
 لِي بِهِي تَهِي اِيْبُ نِي اُوْجِيَا تِيْرِي بِاسْ كِيْجُوْرِيْتِي مِيْنِ نِي كَيْ هَا هِيْ بِهِي مِيْنِ نِي اِيْبُ كُوْجِيْدُ كِيْجُوْرِيْنِ دِيْنِ اِيْبُ
 نِي اُوْمُوْمِنِي مِيْنِ ذَا اَلْحَرِيْبَا يَابَعِدُ اُوْسُ كِيْ نِيْجِيْ كَا مَوْنِيْهْ كِيْهُوْلَا اُوْر اُسُ كِيْ مَوْنِيْهْ مِيْنِ ذَا اَلدِيَا بِيْجُوْ اُوْسُوْجُوْ
 اِيْزُوْرَا يَابَعِدُ اُوْشَقِيْ كِيْجُوْرِيْ اُوْر اُوْشَا كَامِ اِيْبَ اِيْهْ هَا هِيْ نُوْدِيْ نِيْ كَيْ اَسْحَدِيْتِ سُوْرِيْ نَلَا كِيْ نِيْجِيْ كِيْ
 تَحْنِيْكُ رِيْجَا كِيْ اُوْسُ كِيْ مَوْنِيْنِ كِيْجُوْ ذَا اَنَا اَسْحَبِيْ هَرَجِيْبِيْ هِيْ بِيْدَا هُوْ اُوْرِيْهْ بِالْاِجْمَاعِ سَنَتِيْ هِيْ اُوْر بِتِيْرِيْ
 هِيْ كِيْ كُوْنِيْ نِيْكُ مُرُوْدِيْ عُوْرَتِ تَحْنِيْكُ كِيْجُوْ اُوْرِيْهِيْ مَعْلُوْمُ هِيْ اَكْ اَنَا رِصَالِجِيْبِيْ سِيْ اُوْر اُوْنِ
 كِيْ تَهُوْ كِيْ سُوْ اُوْر سِيْ اِيْكُ جِيْرِيْ سِيْ رِيْكُتِ حَاصِلُ كِيْ نَا جَا يِيْهِيْ اُوْر كِيْجُوْرِيْ سِيْ تَحْنِيْكُ اِيْضًا سِيْطَرِيْ عِيْدِيْ
 نَامُ رِيْهَنَا اِنْتِخَفَرُ اَعْلَى النَّبِيْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبْنُ كِلَابٍ كَلِمَةً
 تَشْتَعْلُ فَيَخْرُجُ اَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَبِضَ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ
 مَا قَسَدَ اَبْنِيْ قَالَتْ اُمُّ سَلِيْمٍ هُوَ اَبْكُرُ مِمَّا كَانَ فَقَبَّحْتُ اِلَيْهِ اَلْعَمَاءَ فَتَقَشَّيْتُ شَعْرَهُ
 اَصَابَ مِنْهَا قَلَمٌ قَالَتْ وَرَأَى الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُو طَلْحَةَ اَنَّى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ فَقَالَ اَعْرَضْتُ اِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَللَّحْمُ حَرَّ بَارِكْ لِيْضًا
 فَقُلْتُ خَلَا مَا فَقَالَ اِيْ اَبُو طَلْحَةَ اَحْمِلْهُ حَتَّى سَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثْتُ مَعَهُ بِقَمَرَاتٍ فَآخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوْا اَنَعَمْ قَمَرَاتٍ فَآخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَمَضَعَهَا ثُمَّ آخَذَهَا مِنْ ذِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْ الصَّبِيْنِ فَبَرَحَتْ كَيْ وَهْمًا
 عَبْدُ اللَّهِ تَرْجَمَ النَّسَبُ بِنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَادِيْتِ هَرَمِيْنِ عَبْدِ السَّبِيْنِ اَبِي طَلْحَةَ النَّصَارِي كُوْر حَبِ وَهْ بِيْدَا هُوَ
 بَا بِرُكِيْ دِيْ لُكَا كَا رِيْجَا حِيْبُ دِيْ لُوْثُ كَر اِيْجِيْ تُوْ اُوْنِيْوْنِ نِيْ اُوْجِيَا سِيْرِيْجِيْ كِيْهَانِ هِيْ اُمُّ سَلِيْمٍ
 رَاوْنِ كِيْ لِيْ بِيْ اِيْشِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كِيْ اَنَا نِيْ كَيْ اَبِيْ اَبِيْ كِيْ سِيْتِ اُسُوْ اَرَامُ هِيْ

یہ کہنا یہ سچہ موت ہو اور کچھ چوٹ بھی نہیں) اپرا ام سلمہ شام کا کہنا اذان کے پاس لیٹیں انہوں نے کہا
 بعد اوس کے ام سلمہ وصفت کی جب فانی ہوئے تو ام سلمہ نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کرو پھر صبح
 کو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سب حال بیان کیا آپ نے پوچھا کیا
 تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابو طلحہ نے کہا مان اپنے دعا کی بابت دعا دے دو اندرون
 کو بہر ام سلمہ کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس لے جا اور ام سلمہ نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کچھویریں بھیجیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس بچہ کو لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے لوگوں نے کہا کچھویریں ہیں آپ نے کچھویر
 لیکر چایا بہر اپنے مہنہ سے نکال کر بچہ کے مہنہ میں ڈالا پھر اسکا نام عبد اللہ رکھا
 اس حدیث سے نکلا کہ ام سلمہ نہایت عاتقہ اور صاحبہ تھیں انہوں نے اپنے خاندان کو بچہ کی خبر پہلے مذکور
 اس خیال سے کہ وہ کہنا نہ کہا دین گئے اور رات بھر رنج میں رہیں پھر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی دعا اذان و نون کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا اور نبی
 نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد میں سحاق پیدا ہوئے اور اذان کے فوہبائی اور کے سب علماء
 اور صالحین تھے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلو
 میرا ایک ہی لڑکا تھا اشرف اسکا نام تھا جب میں بار دوم ۱۲۹۴ھ ہجری مقدس میں مکہ معظمہ گیا
 تو وہ لڑکا بجا رخصت ہو چکا تھا مگر میں گذر گیا اور حقیقت اسکا انتقال ہونے لگا میں تفسیر معالم
 التنزیل کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقیقت نے اس سے
 بہتر نین لڑکے متواتر رحمت فرمائے شکر نام یہ ہیں **اشرف - احسن - محسن -**
حقتالی ان کی عمر میں بکتہ دیوے اور انکو عالم باعمل کرے آمین یا رب العالمین **عَلَن**
اَتَرِ لَهْدًا اَلْقَصَّةَ يَحْوَ حَلِيشَ يَزِيدُ ترجمہ وہی جبار پر گزرا **عَلَن** اَبْنِ مَوْحٰی قَالَ وَلَدًا
رُحْلًا لَا تَانِيَتْ يَهْ الرَّحَى حَلَّ اَللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم فَسَمَّاهُ اَبْرَاهِيْمَ وَحَنَكُهُ بِمَكْرَةٍ ترجمہ
 ابوسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اسکو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپ نے اسکا نام ابراہیم رکھا اور اس کے مہنہ میں ایک کچھویر چاڑھ ڈالی
عَلَن عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَنَاطِلَةُ بِنْتُ اَلْعَدْنِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنْهَمَا قَالَا كَحَوَّحَتْ اَسْمَاءُ

[illegible]

بَشَرَةً شَدِيدًا عَلَيْهِ دُكَانَ اَوَّلُ مَا كُوِّنَ لَكَ فِي اَكْثَرِ حُرْمَةِ سَمَاءِ رُبَّتْ اِلَيْكَ
 رَضِيَ اَسَدُ تَعَالَى عَنْهَا سَے روایت ہر میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پریش میں عبد اسد بن زبیر
 تھے جب میں کہہ سونکی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر میں مدینہ میں آئی اور قبا میں اوتری
 وہاں عبد اسد پیدا ہوئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ عبد اسد کو اپنی
 گود میں رکھا پھر ایک کھجور شگوائی اور کھجور چھایا پھر عبد اسد کے منہ میں تھوک دی تو سب پہلے
 عبد اسد کے پریش میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اودن کے لیے اور
 برکت کی دعا کی اور عبد اسد پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کر
 بعد و نہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے) **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ
 الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا حَاجَرَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 وَرَہِیَ جِلْمَ یَعْقُدُ اللہُ بِنَ الْبُکْرِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا فَذَكَرَ عَنْ حَدِیْثِ اَبِي اَسْمَاءَ
 رَضِيَ اللہُ عَنْہَا وَہِیَ جَوَادٍ کَذَرَا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَانَ یُوْنِی بِالْقَبَائِلِ فَبَزَلَ عَلَیْہَا حُرَّ وَجَدَ کَھْہُ تَرْجَمَہُ ام المومنین
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 بچے لائے جاتے آپا برکت کی دعا کرتے اودن کے لیے اور خنیک کرتے اودن کی **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللہِ بِنِ الْبُکْرِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا
 اِلَی الْمَدِیْنَةِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُحْمِلُہَا فَطَلَبْنَا شَدْرَہُ فَنَحْلُکَیَا لِحَلْبِہَا تَرْجَمَہُ ام المومنین
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر میں عبد اسد بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے خنیک کرنے کے لیے پھر عنہ ایک کھجور ڈھونڈی تو اُسکا
 منہ منکل ہو گیا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا قَالَ اَتِیَ بِالْمَدِیْنَةِ رِبِّیْ اَبِی
 اَسَدٍ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا اِلَی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَحْمِلُہُ وَلَدَ فَوَضَعَہُ
 الْمَدِیْنَةِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَی فِیْہِ وَابُو اَسَدٍ جَالِسٌ فَلَہِی الْمَدِیْنَةُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ بَیْنَ يَدَیْہِ فَاَبُو اَسَدٍ یَا بَنَہُ مَا حَمَلَ مِنْ عَلَی فَبَدَأَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَاقِلُوہُ فَاَسْتَقَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ اِنَّ الصَّبِیَّ

ہر رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی کہ کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا
 بیٹا تو کیوں اس سبب میں پہنچے تجھے نقصان نہ دینگا میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ
 پانی کی نہریں اور روٹی کے پیارے ہوں گے آپ نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو
ف یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو میں نے وہ سہ گز گمراہ نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے
 فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جائے گا اور کافر اور منافق تباہ ہوں گے **عَنْ ابْنِ**
مُطَهَّرٍ **أَخْبَرَنَا** **دَلِيلُ** **بْنِ** **أَحْمَدَ** **مِنْ** **قَوْلِ** **السَّيِّدِ** **مُحَمَّدٍ** **بِ** **عَلَيْهِ** **السَّلَامُ** **الْمُحَدِّثِ**
أَنَّهُ **سَمِعَ** **أَبَا** **مُحَمَّدٍ** **بِ** **يَزِيدَ** **وَحَدَّثَهُ** **قَالَ** **مَنْ** **سَمِعَ** **مِنْ** **رَبِّهِ** **بِ** **عَلَيْهِ** **السَّلَامِ** **أَنَّهُ** **قَالَ**
أَنَا **أَكْبَرُ** **رَبِّيَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْ** **الْعَمَّةِ** **بِقَوْلِهِ** **كُنْتُ** **حَالِيًا** **بِ** **الْمَدِينَةِ** **فَرَفَعْتُ** **إِلَيْهِ** **أَلْفَ** **أَنْصَارٍ**
فَلَمَّا **كَانَ** **أَبُو** **مُوسَى** **قَرِيبًا** **أَوْ** **مَدَّ** **عُورًا** **قُلْنَا** **مَا** **ذَا** **ذَلِكَ** **قَالَ** **إِنَّ** **عُمَرَ** **أَوْسَلَ** **إِلَى** **أَنَا** **أَتَيْتُهُ**
فَأَتَيْتُ **بَابَهُ** **فَسَلَّمْتُ** **فَلَمَّا** **قَالَ** **فَلَمْ** **يُدْعُهُ** **فَدَخَلْتُ** **فَرَجَعْتُ** **فَقَالَ** **مَا** **مَنْعَكَ** **أَنْ** **تَأْتِيَنَا** **فَقُلْتُ**
إِنَّ **أَكْبَرُ** **رَبِّيَ** **كَمَلْتُ** **عَلَى** **بَابِكَ** **فَلَمَّا** **قَالَ** **فَلَمْ** **تُرَدُّ** **عَلَيَّ** **فَرَجَعْتُ** **وَكُنْتُ** **قَالَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ**
صَلَّى **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **إِذَا** **أَسْأَدَانِ** **أَحَدُ** **كُمَا** **فَلَمَّا** **قَالَ** **فَلَمْ** **يُؤْذَنَ** **لَهُ** **فَلِكَيْ** **يَجْعَلَ** **فَقَالَ** **عُمَرُ**
رَضِيَ **اللَّهُ** **عَنْ** **الْعَمَّةِ** **أَفْتَمَرُ** **عَلَيْهِ** **الْبَيْتَةَ** **وَأَنَا** **أَوْجَعْتُكَ** **فَقَالَ** **أَبُو** **بَنٍ** **كَلْبٍ** **رَضِيَ**
اللَّهُ **عَنْ** **الْعَمَّةِ** **لَا** **يَقُومُ** **مَعَهُ** **إِلَّا** **أَصْغَرُ** **الْقَوْمِ** **قَالَ** **أَبُو** **سَعِيدٍ** **قُلْتُ** **أَنَا** **أَصْغَرُ** **الْقَوْمِ**
قَالَ **كَأَذْهَبُ** **بِهِ** **مِنْ** **مَنْ** **مَعَهُ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْ** **الْعَمَّةِ** **سَمِعْتُ** **رَبِّيَ** **بِ** **عَلَيْهِ** **السَّلَامِ** **أَنَّهُ** **قَالَ**
أَنَا **أَكْبَرُ** **رَبِّيَ** **كَمَلْتُ** **عَلَى** **بَابِكَ** **فَلَمَّا** **قَالَ** **فَلَمْ** **تُرَدُّ** **عَلَيَّ** **فَرَجَعْتُ** **وَكُنْتُ** **قَالَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ**
 انہوں نے کہا محکمہ حضرت عمر نے بلو اسبیا حبیب میں اون کے دروازے پر گیا تو میں بار سلام
 کیا انہوں نے جواب نہ دیا میں لوٹ آیا پھر انہوں نے کہا تم میرے پاس کیوں نہیں آئے میں
 نے کہا میں تمہاری پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر نہیں بار سلام کیا تھے جواب نہ دیا آخر
 لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی میں بار افون چاہے پھر
 اس کو افون نہ ملے راہ را آئے کی (تو لوٹ جاوے **ف** تو ہی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء
 نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشرور ہے اور سنت یہ ہے کہ میں مرتبہ باہر سے سلام کرے

اور سب بار اجازت مانگے اندر آئے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہو پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام
 علیکم اودخل یا ایدخل فلان اب اگر مینوں بار کہے بعد یہی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے پھر اجازت
 مانگے (انتہی مختصراً) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لاور نہ
 میں شجر کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعب نے کہا ابو موسیٰ کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چوٹا
 ہے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں سب سے چوٹا ہوں ابی بن کعب نے کہا اچھا تم جاؤ اور
 ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہو یہی تھی کہ حضرت عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں کو کم سن شخص کو بھی معلوم
 ہے۔ اس حدیث کو اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل
 ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہو پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ
 اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسیٰ کی روایت کو رو نہیں کیا بلکہ مصلحت کی لحاظ سے
 ایسا حکم دیا کہ چوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی حرات نہ پڑے اور اگر حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو دیکھ شخص کا ابو موسیٰ کے ساتھ اور
 اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصوں کی روایت بھی خبر واحد ہے بہانہ کہ
 تو اتر کے درجے کو نہ پہنچے (انتہی مختصراً) **عن** یزید بن ابی حصیقۃ مہذا الا سناد
 وذا ابن ابی عمیر فی حدیثہ قال ابو سعید قمت معہ فلما کتب الی عمر
 فحدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گزر انا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا میں ابو موسیٰ
 کے ساتھ بکھڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عن** ابی سعید الخدری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کنتا فی مجلس عبد ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 لما فی ابو موسیٰ الاشعر فی معصیا حتی وقف فقال انشد کمر اللہ کل سمیع اتم
 منکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاستیذان ثلاث فان اذن لک
 والا تارجع قال ابی قناد ان قال استاذت علی عمر بن الخطاب رضی اللہ تع
 عنہ امس ثلاث مرات فکلم یؤذن لی فارجعت ثم حلت الیوم فدخلت
 علیہ فاکتبرہ انی جئت امس فسلمت ثلاثا ثم انصرفت فقال قد سمعناک

وَقَدْ جَاءَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَأْذَنَتْ حَتَّى يَوْزَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا وَجِعَ بَيْنَكَ وَبَيْنَكَ أَوْ لَتَانِيَّتَيْنِ بَيْنَ
يَتْبَعُكَ لَكَ عَلَانِيَةً فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا
أَحَدُ ثَمَانِيْنَ أَمْرِيًّا أَبَا سَعِيدٍ نَفِثَ مَعِيَ أَنْتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ قَدْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا أَمْرُ حِمِّهِ أَبُو سَعِيدٍ خُذِي سِرَّ وَاسْتِ
سَمِ ابْنِ بَنِي كَسْبِ كُلِّ جَلَسٍ مِّنْ بَيْتِهِ تَبَهُ اتَّعَى مِّنْ أَبُو سَعِيدٍ اشْعَرَى أَسَى غَضَبِ مِّنْ أَدْرِكُ بَطْرَ
هُوَ كَرِهِي نَكْحَ مِّنْ تَمَكُّوْتَم دِيَا هُونِ اسْمُ كِي تَم مِّنْ سَكِي نِي سَاهِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَ آفَ فَرَمَاتِي تَبَهُ مِّنْ بَارِ اجَا زَتْ مَانَكُنَا بِيْهَرَا اِجَا زَتْ لِيْ قَدِيْهَتَوْرَتِي لُوثُ جَا - ابْنِي رَضِي
اسْمُ تَعَالَى عَنْهُ نِي كَبَاهِي تَم كِيُونِ بُوْجِيْتِي هُوَا سَكُوَا وَنَهَوْنِيْ نِي كَبَاهِيْنِيْ نِيْ كَلِ حَضْرَتِ عَمْرِ رَضِيْ اللَّهُ عَنْهُ
كِيْ كَحَرِ بِيْتِيْنِ بَارِ اجَا زَتْ مَانَكِيْ مَجْكَو اجَا زَتْ نَهِيْنِيْ جَوِيْ مِيْنِ لُوثُ آيَا اِجَ بِيْهَرِ مِيْنِ وَنِ كِيْ بَاسُ كِيَا اِجَا
مِيْجِيْ كِيَا كَلِ مِيْنِ اِيْهَارِ بَاسُ آيَا تَهَا اَوْرَتِيْنِ بَارِ سَلَامُ كِيَا تَهَا بِيْهَرِ مِيْنِ لُوثُ كِيَا حَضْرَتِ عَمْرِ رَضِيْ اللَّهُ عَنْهُ
تَعَالَى عَنْهُ نِي كَبَاهِيْنِيْ نِيْ سَمَنَاهَا اَو سَوَقْتِ سَمِ كَا حَمِ مِيْنِ تَقِيْتِيْ تَم نِيْ هِيْرَا اِجَا زَتْ كِيُونِ نَهِيْنِيْ مَانَكِيْ
حَبِ تَا كِيْ تَمَكُوَا اِجَا زَتْ مَتِيْ مِيْنِ نِيْ كَبَاهِيْ كِيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ جَبِيْطِيْهِ فَرَا يَاسِيْهِ اَو سَطْرِيْهِ
مِيْنِ نِيْ اِجَا زَتْ مَانَكِيْ وَنَهَوْنِيْ نِيْ كَبَاهِيْ تَم خُذَا كِيْ مِيْنِ دُرُكِيْهِ دُرُكِيْهِ كِيْ بِيْطِ اَو رِيْطِيْهِ كُوْنِيْهِيْنِ اَو كُوْكَوَاهِ
لَا اَحَدِيْثِ بِرَآبِيْ بَنِي كَسْبِ كَبَاهِيْ كَبَاهِيْ تَم خُذَا كِيْ تَهَارِ سَا تَهِيْهِ جَا دِيْ جَوِيْ سَبِيْنِ كَمِ سَمِ هُوَا اِثْمُ
اَسِيْ أَبُو سَعِيدٍ بِهَرِ مِيْنِ اِيْهَارِ اَو حَضْرَتِ عَمْرِ رَضِيْ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَاسُ آيَا اَو كَبَاهِيْنِيْ نِيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِيْثِيْ سِيْ هِيْ **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ اَبَا مُوسَى
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَتَى بِابِ حُمُرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاسِيْكَ هُوَ تَم
اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ لَيْتَا نِيْ حُمُرٍ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ نَا كَا كِيْ تَم اَبْصَرْتُ
نَا تَبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَقِيْقَةً مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا دَاوَالَا جَعَلْتُكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَاَنَا نَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا سَيِّدُ اُنْ ثَلَاثُ مَالٍ جَعَلُوْا يَحْكُمُوْنَ كَوْنٍ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا كَمِ
اَحُوْكُمْ اَلْمُسْلِمِيْنَ كَذَلِكَ اَنْزَعُوْهُمْ تَعْمَلُوْنَ اَنْطَلِقُوْا اَنَا شَرِيْكَكَ فِيْ هَذِهِ الْعُقُوْبَةِ نَا نَا فَقَالَ هَذَا

أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَرْجِمَهُ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے ابو موسیٰ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمرؓ کے دروازہ پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمرؓ نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انہوں
 نے اجازت مانگی حضرت عمرؓ نے کہا یہ دوبار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمرؓ نے
 یہ تین بار ہوئی بعد اس کے ابو موسیٰ لوٹے حضرت عمرؓ نے ان کے پیچھے کیا بھیجا اور لوٹا یا حضرت عمرؓ نے
 کہا اے ابو موسیٰ اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کو موافق کیا ہے تو گواہ لاؤ ورنہ
 میں تم کو ایسی سزا دوں گا جس سے اور دن کو نصیحت ہو یہ سن کر ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے
 لگے کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہو کر لوگ
 ہنسنے لگے میں نے کہا تمہاری پاس ایک مسلمان یہائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنسنے ہو میں نے کہا
 اے ابو موسیٰ چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں بہرہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
 آئے اور کہا کہ یہ ابو سعیدؓ گواہ موجود ہیں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَخْبِي حَدِيثَ شَيْخِ
 ابْنِ مَقْصِلٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ تَرْجِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِزَا **عَنْ** حَبِيبِ بْنِ عَمِيرَةَ أَنَّ أَبَا مُوسَى
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثَلَاثًا فَكَانَ كَذَبًا وَجَدَهُ مُشْغُولًا
 فَذَبَحَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبَرٍ إِذْ دَنَا لَكَ
 فَذَبَحَ لَكَ فَقَالَ مَا جَعَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُوْمِسُ بِكَ فَقَالَ لَتَقِيْمَنَّ عَلَى صَدَا
 بَلِيَّةٍ أَوْ لَا تَمْكُنْ تَخْرُجَ نَأْظُنُّكَ لَيْلَ الْجَلَسِ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَتَّصِدُ لَكَ عَلَى هَذَا
 إِلَّا مَعَهُ نَأْفِقَامُ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا نُوْمِسُ بِكَ فَقَالَ عُمَرُ
 خَفِيَ عَلَيْكَ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَافِي عَنْهُ الصَّفْحُ بِالْأَسْمَاءِ
 تَرْجِمَهُ عَابِدُ بْنُ غَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے ابو موسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین
 بار اجازت مانگی انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے حضرت عمرؓ نے اپنی
 لوگوں کو کہا ہم نے عبد اللہ بن قیس (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ اور ان کو پہرہ
 پلائے گئے حضرت عمرؓ نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا ہمارا ایسا ہی حکم ہوا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرؓ نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ گردن کا اپنی سزا
 دوں گا ابو موسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس آئے انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے ہی کوئی

دیکھا جو ہم میں کم سن ہے پیر ابو سعید اوٹھوا دراد نہوں نے کہا اہلو ایسا بھی ہوا تھا حضرت عمر نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ حکم عجیب نہیں کہلا اور اسکو وجہ یہی ہے بازاروں میں معاملہ کرنا یعنی زمین تجارت
 وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث سن کر جب حضرت عمر کو سب حدیثیں معلوم تھیں تو
 اور کسی نے تہرایا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عَنْ** ابْنِ جُرَیجٍ بِهَذَا الْأَسْنَادِ
 مُحَمَّدٌ وَكَرْمَانَ كُرْدِي حَدَّثَنَا النَّظَرُ الْجَانِي عَنْهُ الصَّفْوِيُّ بِالْأَسْنَادِ مُرَجَّحاً وَهِيَ جَوَابُ كُرْدِ اس
 میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے کے لیے حدیث میں غافل رہا **عَنْ** ابْنِ جُرَیجٍ
 الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْعُسَيْدِيُّ أَنَّ النَّظَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ كَرَّمَ يَدَانِ لَهُ فَقَالَ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ شَحْرَةَ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا
 عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شَعْبٍ قَالِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَسْبَيْدَانِ لَكَ تَأْنٍ أَدْنُ لَكَ وَالْأَخَارِجُ قَالَ لَتَأْتِيَنِي عَلَى
 هَذَا ابْنِ قَيْسٍ وَبَارَكَ لَكَ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّ
 وَحَدَّثَ بَيْتَهُ فَجَعَلَ وَهُوَ مُحْسِنٌ لَكَ بِرِيشَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيْتَهُ نَمَّ يَجِدْهُ فَلَمَّا كَانَ جَاءَهُ بِالْبَيْتِ
 وَحَدَّثَهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقَدْ وَجَدْتَهُ قَالَ نَعَمْ أَبَا بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ سَدَلْ كَمَالُ يَا أَبَا الطُّغَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا أَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَايِكِ لَا تَكُونَنَّ عَدُوًّا عَلَيَّ أَحَدًا يَا سَوْيَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاحْبَبْتُ أَنْ أَتَشَكَّبَ **مُرَجَّحاً** أَبُو سَيِّدٍ الْأَشْعَرِيُّ
 روایت ہے وہ اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے
 او نہوں نے اجازت نہ دی اگوا نذر اسنے کی پیر انہوں نے کہا السلام علیکم ابو سید ہے السلام علیکم
 اشعری ہے پہلے نام بیان کیا پیر کنیت پر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی شبہ
 نہ رہے آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بلال لاؤ ابو موسیٰ کو بلال لاؤ پھر وہ اسے
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم کہیں لوٹ گئے تم کام میں تھے انہوں نے کہا میں نے
 سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اجازت مانگنا تین بار ہے پیر اگر اجازت ہو

کون ہو میں نے کہا میں ہوں آپ فرمایا میں تو میں ہی ہوں **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْاَسَدِ كَذَبَ
 حَدَّثَنِي عَنْ كَاتِبِهِ كَتَبَهُ ذَلِكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ کہ آپ نے برا جانا میں
 ہوں کہنے کو کہیو مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے تو اپنا
 نام ایام القب جو مشہور ہو بیان کرے **باب** بخاری فی النظر فی بیکت غیریہ غیر کے گھر
 میں جہاں تک حرام ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اَطْلَعَ فِي حُجْرٍ فِي بَابِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَ يَحْكُ بِهَا
 رَأْسَهُ فَكَتَمَ رَأْسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّكَ تَنْظُرُ فِي لَطْعَتِكَ يَوْمَ
 فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جَعَلَ الْاَذُنُ مِنَ الْجِلِّ الْبَصَرِ ترجمہ
 سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہوا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے
 کی روزن سے جہانکا اور آپ کے ماتھے میں پشت مار رہا آپ اس سے اپنا سر کھرا رہے تھے جب
 آپ اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کو پختا اور آپ
 نے فرمایا کہ تو ان سیلیوں کو دیکھا گیا ہے کہ آنکھ پھور رہا ہے گھر میں جہاں گھنے سے جو حرام ہے
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَطْلَعَ مِنْ
 حُجْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِدْرَ يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ اَعْلَمْتَ اَنَّكَ
 تَنْظُرُ لَطْعَتِكَ يَوْمَ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ الْاَذُنُ مِنَ الْجِلِّ الْبَصَرِ ترجمہ وہی جو اوپر
 گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ اس سے انگلی کرتے تھے اپنے سر میں **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُجَ حَدِيثِ اللَّيْلِ وَيُؤْتِي حُرْمَةً
 وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ
 حُجْرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَامَ اِلَيْهِ يَسْتَفِصُّ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَانَ اَنْظُرَ اِلَيْهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجْرَةٍ لِيَطْعَتَهُ ترجمہ انس بن مالک سے
 اسے تعالیٰ عنہ روایت ہوا ایک شخص نے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں
 سو راس سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اوٹھے پھر پگھلایا دیکھ رہا ہوں آپ کو آپ جاہتے تھے

کہ غفلت میں اس کو کوئی نجات نہ ملے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَجَعَلَ حُلُّ لَحْدِهِ أَنْ يَقُولُوا عَيْنُهُ
 ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو کوئی جہاں کے کسی قوم کے گھر میں بغیر اذن کی اجازت کے تو اُن کو حلال ہے اس کی آنکھ پر دیکھنا
ف یعنی اگر وہ دلیل دے کہ وہ اس گھر میں اور اس کی آنکھ پر ہٹ جائے تو گھر والوں کو کچھ
 سزا نہ ہوگی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ لَخَذْتُ مِنْ حَصَاةٍ نَفَقَاتِ عَيْتِهِ مَا
 گات علیک میں جتنا کہ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جہاں کے گھر میں بغیر اذن کی اجازت کے پہر اس کو نکالے
 مارے اور اس کی آنکھ پر ہٹ جاوے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا **بَابُ** نَظَرِ الْفَجَاءَةِ
 جو نظر و فتنہ پر جاوے **عَنْ** جَدِیرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفَجَاءَةِ مَا مَوْنِي أَنْ أَصْرَفَ بَصَرِي فَرَجَمَ
 جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچاننا گاہ نظر پڑنے کو آپ
 نے حکم دیا مجھ کو نگاہ بہر لینے کا **ف** یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو
 گناہ نہ ہوگا لیکن اس وقت واجب ہو گا کہ پیہر لیں یا اگر رحمہ ادا کیے گا تو گناہ گار ہوگا تو وہی
 علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا مونہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت
 اور تحبیب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ چھپانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گراہی
 یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت میں یا خریدنے و فروخت یا معاملہ کرنے وقت اور یہ بھی بعد از
 نزادہ است **عَنْ** يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْتَاوِثٍ شَكَّاهُ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُ مَنْ كَذَرَ

کتاب السلام

باب يُسَلِّمُ الْكَاكِبَ عَلَى الْمَاثِي وَالْقَلِيلَ عَلَى الْكَثِيرِ سَوَارِ بَدَلٍ كَوَسَلَامٍ كَرِيسَ
 اور تھوڑی آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں **عَنْ** ابْنِ مُهْرَبِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الْكَاكِبَ عَلَى الْمَاثِي وَالْمَاثِي عَلَى الْقَلِيلِ
 وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا سلام کرے سوار بیدل پر اور بیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے سے لوگ
 بہت لوگوں پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب
 بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس میں سے چند آدمیوں نے جواب دیدیا تو سب کی طرف سے کافی سہر جاتا
 اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب کھنگار ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ
 اللہ وبرکاتہ پھر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم فقط اور سلام علیکم ہی درست ہے
 اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب میں بھی علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبارکاتہ کہنا
 بہتر ہے اور بخلاف داو علیکم السلام ہی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ علیکم
 میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کاظم اللہ تعالیٰ کی حفاظت
 میں ہو یا سلام معنوں میں سلامتی کے ہے یعنی تم سلامت رہو انتہی مختصر **باب**
عَنْ حُذْرٍ الْجَلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَحِمَهُ السَّلَامُ رَاهِ مِینَ بَیْئِنَہِ کَاحِقِ یَہِجَہِ کَاسَلَامِ کَاجَوَابِ دِیَوِی
 عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ حَلَفَةَ قَالَ قَالَ أَبُو حَلَفَةَ كُنَّا نَقُودُ دَابَّاهُ لَا فَرْسَ لَنَا فَتَكَرَّرَتْ
 فَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا أَكْرَمَ وَلَعِبَ أَلَسَ الْمُصْعَدَاتِ
 اجْتَبَا جَوَابَ السَّالِمِ الْمُصْعَدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِنَقْدِرَ مَا بَيْنَ قَعَدْنَا نَأْتِيَاكُمْ وَنَتَخَذُكُمْ
 فَقَالَ إِنَّمَا كَانُوا وَحَقُّكُمْ كَعَصْرِ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ ترجمہ عبداللہ بن ابی طلحہ
 سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین جوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اتنے
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آئے فرمایا تمکو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب
 ہے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی بڑے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ اور بزرگ
 کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرنے کے لیے آئے فرمایا اچھا اگر نہیں باتے تو اس کا حق ادا کرو وہ
 کیا ہے انکہہ نیچے رکھنا اور جیسی عورتوں کی طرف بد نظریہ کرنا اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتیں کرنا رجب کو خوش ہون اور اگنوا نہ ہو چنچل **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ الْخَدْرِيِّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي
 الظُّلُمَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بِكَ مِنْ نَجَائِسَاتٍ نَقُودُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَيْكُمْ إِلَّا الْجَلِيسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ
 قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ -
 ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم راہوں میں بیٹھیں
 سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سے اپنی مجلسوں میں بیٹھیں بغیر نہیں ہو سکتا باتیں کرنے کو آپ
 نے فرمایا اگر تم نہیں ملتے تو راہ کا حق ادا کرو اور انہوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے
 فرمایا انگلی نہ بچے رکھنا اور کسی کو ایمان نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری
 بات سے منع کرنا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اسْلَمٍ بِفَتْحٍ الْأَسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو ابو بکر بن ابی شیبہ
 مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ سَلَامُ كَا حَقِّ يَهِي هِيَ سَلَامُ كَا حَقِّ دِينَا **عَنْ**
 ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ
 يَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ وَارْحَايَةُ الدَّبْعَةِ وَبِعَادَةُ الْكُفْرِ
 وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعَهُ يُوسِلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَاتِلًا
 مَرَّةً عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ بچہ حق میں مسلمان کے اوس کے
 بہائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چپکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور
 بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ الْمُسْلِمَ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ قَبْلِ مَا هُنَّ بَيَا
 رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَوِيتُ فَكَلِمَةً عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبُهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَاتَّبِعْ
 لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدْ اللَّهَ فَكَمِثَّتْ لَهُ وَإِذَا مَرَّ عَلَى قَبْرٍ فَدَعَا مَاتَ قَاتِلُهُ قَاتِلُهُ **ترجمہ**
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے
 حق مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے عرض کیا کیا کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان کو

نے تو اس کو سلام کر اور جیسے میری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ کو مشورہ چاہے تو اجہیں سلام
 دے اور جب جہینگر اور الحمد للہ کچھ تو تو یہی جواب دے دینے پر حاکم کہہ اور جب بیرون ہو تو
 بوجہ نے کہنا اور جب مردوں کے لڑائی کے لئے کے ساتھ رہے **کتاب** التوحید عن ابیہ ابراہیم
 انکتاب بالکلام وکیف یروى عنک صحیحہ ہود اور رضائی کو خود سلام ذکر کرے اگر وہ کرین
 تو کیسے جواب دے اسکا بیان **صحیح** ابن مالک رحمہ اللہ دعویٰ اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سلمت علیکم اقبل الیکتاب فقولوا وعلیکم ثم حمیم
 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمکو
 اہل کتاب سلام کریں تو تم اسکو جواب میں دینا کہ **صحیح** ابن مالک رحمہ اللہ دعویٰ اللہ تعالیٰ
 عنہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقبل
 الیکتاب یسلمنا علیک فانک یقولوا وعلیکم ثم حمیم انس بن مالک
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عرض کیا یا رسول اللہ
 اہل کتاب ہمکو سلام کرتے ہیں ہم کیزکر جواب دینا آپ نے فرمایا وعلیکم کہو **صحیح** ابن حنبل
 رحمہ اللہ عن ابیہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیخو فذا سلموا
 علیکم فقولوا احدھم التام علیکم ثم قتل علیک ثم حمیم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
 عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب ہمکو سلام کرتے ہیں تو
 اور وہ میں کا ایک کتاب ہے السلام علیکم (یعنی تم ومام کے معنی سوت) تم کہو علیک (یعنی تم و
صحیح ابن عمر رحمہ اللہ عن ابیہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یقول
 قال فقولوا وعلیکم ثم حمیم وہی جواب پر گزرا **صحیح** عائشہ رحمہ اللہ عن ابیہ
 قالت استاذن رکض من الیخو علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السلام علیکم
 فقال عائشہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہا بل علیکم التام واللعن رکض فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یا عائشہ ان اللہ عز وجل یحب الیخو فی الامر کلام ذاکم
 ثمکم ما قالوا قال قد قلت وعلیکم ثم حمیم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ چند یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور جیسے جب وہ آتے ہیں میرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ دیا اللہ نے نہیں سلام
 کیا **عَنْ** حَاجِبِ بْنِ حَبْدٍ **عَنِ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ **عَلَيْهِ** وَسَلَّمَ **يَقُولُ** سَلَامٌ نَاسٌ مِنْ يَهُودٍ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ **صَلَّى** اللَّهُ **عَلَيْهِ** وَسَلَّمَ **فَقَالُوا** السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا الْقَاسِرُ فَقَالَ رَعَيْتُمْ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَغَضِبَتْ أَلَمْ تَكُنْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ نَدَوْتُ عَلَيْكُمْ
 وَأَنَا نَجَابٌ عَلَيْكُمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْكُمْ **عَنْ** حَاجِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ **عَنِ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ **عَلَيْهِ** وَسَلَّمَ
 ہے یہود کے چند لوگوں نے حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کو سلام کیا تو کہا السلام علیک یا ابالقاسم
 آپ نے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ عظمیٰ ہوئیں اور انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا اون کا
 کہنا آپ نے فرمایا میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کہتے ہیں اوپر وہ قبول ہوتی ہے
 اور انکی دعا قبول نہیں ہوتی راہیابی ہوا کہ اولیٰ ہوت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ **عَنِ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللَّهُ **عَلَيْهِ** وَسَلَّمَ **يَقُولُ** اللَّهُ **عَلَيْهِ** وَسَلَّمَ **فَقَالَ** لَا
 تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَوْوْهُ **عَنْ** حَاجِبِ بْنِ حَبْدٍ
 ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے فرمایا یہود
 اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو
 اسکو باد و تنگ راہ کی طرف **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول
 ہے کہ ذمی کا فریضہ چار ہفتے میں سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کوئے میں تنگ راہ پر چلے اگر مسلمان
 اس راہ پر چلتے ہوں اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں مگر تنگ کرنے سے یہ طلب نہیں ہے کہ
 اسکو گڑھی میں گرا دے یا دیوار کا دھکا پہونچا دے اور اختلاف کیا ہے علمائے کافرون کو
 سلام کرنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداً انکو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب
 میں صرف وعلیکم کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول
 ہے کہ اہل کتاب کو ابتداً سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبداللہ بن عباس اور ابی امامہ
 اور ابن ابی عمیر سے اور جس جماعت میں مسلمان مادر کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام
 کرنا درست ہو لیکن نیت کرے مسلمان کی اتنے مختصراً **عَنْ** سَمِيعِ بْنِ بَطْنٍ **عَنِ** الْأَسْنَدِ
وَفِي حَدِيثٍ **كَذَاكَ** إِذَا لَقِيتُمْ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثٍ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ

اور میرے بھید کی بات سنی جتنا کہ میں تجھ کو منع نہ کروں **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن سے یہ حدیث فرمائی بیشہ
 تجو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدشت میں ہرچ ہوگا غیر اس پر وہ اٹھانا اور میرا
 منع نہ کرنا یہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کرنا
 درست ہے **الحسن بن عبد اللہ بن یونس** **اباحۃ الخروج للنساء لفتنۃ حاجتہن** **الانسان عورتوں کو ضروری حاجت**
 کے لیے باہر نکلا درست ہے **عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** **قالت خرجت سؤدہ**
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعد ما ضرب علینا الحجاب لیقعنی حاجتہا کانت امراة
جسیمۃ تخرج النساء جسدہا لا تحضی علی من یمسہا ذرا **عن ابن عباس** **عن رسول اللہ**
عنہ فقال یا سؤدہ ما تخفین علینا فانظر من کیف تخرجین فانک کانت راجعۃ
و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی راۃ لیتعشی فی یدہ عرقی فدخلت فقال
یا رسول اللہ انی خرجت فقال لعمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذا وکذا قالت فادعی
اللہ الیک فخر فرفع عنک العرق فی یدہ ما وضعہ فقال انک قد اذن لکن ان تخرجین
لحاجتک فی ریاۃ ابی بکر یفزع النساء جسدہما اذا ابوبکر فی حدیثہ فقال ہذا
یعنی البعاد ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ کہو
کا حکم ہوا اُس کے بعد سؤدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت
تھیں جو سب عورتوں سے نکلی بہتین موٹا پی میں اور جو کوئی اذکو بھیجتا تھا اس سے چنپ نہ
سکتی تھیں (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنکو دیکھا اور کہا اے سؤدہ
ختم خدا کی تم اپنے تئیں ہے جیسا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سؤدہ لوٹ
آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رات کا گھانا کھا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں
ایک ٹہنی تھی اتنے میں سؤدہ آئیں اور اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نکلی تھی تو عمر نے مجھ پر
ایسا کلام کیا اسی وقت آپ پر وحی کی حالت ہوئی یہ وہ حالت جاتی رہی اور ٹہنی آپ کے ہاتھ

ہی میں تھی آپؐ اسکو رکھنا نہ تھا آپؐ فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت لیے نکلنے کی ہشام نے کہا
 سے مراد پانچواں کی حاجت ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث کو یہ نکلنا کہ عورت قضا کی
 حاجت کو لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کو جاسکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس
 قسم کا حجاب بغیر پردہ حضرت کی بی بیوں سے خاص تھا جس میں منہ اور تہ پیلان ہی نہ کہلین اور
 آنسو کپڑے کے اندر بھی اپنا جتہ دکھانا درست نہ تھا اگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت
 زینب کی وفات ہوئی تو انکی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تھا تاکہ اونکا جتہ معلوم نہ ہو **اسے صحیح**
ہشام یہذا الاسناد وقال وكانت امرأة يدرع النساء جملتها وقال انه كيتعشى
 ترجمہ وہی جو اوپر گندرا **عن** ہشام یہذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گندرا **صحیح**
 عائشة رضي الله تعالى عنها ان اذ ابر رسول الله صلى الله عليه وسلم كن يخرجن
 بالليل اذا تباركن الى المناجع وهو صعيد اثير وكان عمر بن الخطاب رضي الله
 تعالى عنه يقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم ارجب يشاءك فكم يكون رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يفعل نخرجت سودة بنت زمعة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
 ليكة من الليالي عشاء وكانت امرأة طويكة فتادها عمر اقل عرفناك يا سودة
 حرمنا على ان ينزل الحجاب قالت عائشة فأنزل الحجاب **ترجمہ** اُم المؤمنین عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان رات کو نکلتی تھیں
 جب پانچواں کو جاتیں اور دن مقاموں کی طرف جو دینہ کے باہر تھے اور وہ صاف کہلی جگہ میں تھی
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں
 رکھیے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار اُم المؤمنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت
 وہ ایک لبنی عورت تھیں حضرت عمر نے انکو آواز دی اور کہا ہم نے بیچان لیا تمکو اسے سودہ بنت
 زمعہ اور یہ سدا سٹے کیا کہ پردہ کا حکم اور ترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پردہ
 کا حکم اور ترا **عن** ابن شہاب یہذا الاسناد **صحیح** ترجمہ وہی جو اوپر گندرا **بکاف**
 تحريم الخنوة بالاجنبية والخنول عليها حبس عورت کے ساتھ مٹھائی کرنا اور اسکو
 پاس جانا حرام ہے **عن** حبان رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

كَايَسِيْتُمْ رَجُلًا عِنْدَ امْرَأَةٍ يَتَيْبُ لَهَا اَنْ يَكُونَ نَاحِيًا اَوْ فَاخِرًا مِّنْ رَّجُلٍ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر وار ہو کوئی مرد کسی عورت پر برکے
 پاس رات کو نہ ہے مگر یہ کہ ادسورت کا خاندن ہو یا اس کا محرم ہو **ف** فردی علیہ الرحمۃ نے کہا
 شبہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور حبیبہ کا رہنا منع ہوا تو
 باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام
 ہو جیسے باپ بہائی چچا مامون دادا وغیرہ **عن** عقیبہ بن عامر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
 رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُفْرُ وَالْذُّخُولُ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ
 يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَدَأَيْتَ الْحَمُوْنَ قَالَ الْحَمُوْ أَلْوَلُوْا مَرَجَمٌ عَقِيْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ جو عورتوں کے پاس جانے سے ایک شخص
 انصاری بول لایا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپ نے فرمایا دیور تو عورت ہے **ف** کیونکہ دیور بیباچ
 پر تسلط کر سکتا ہے تو اس کو بچنا بہت ضرور ہے۔ ہندوستان میں یہ بری رسم شائع ہے
 عورتیں اکثر اپنی دیوروں اور حبیبہوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے اون کے ساتھ
 اپنے اعضا کو لے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے **عن** یزید بن ابی حمزہ
 حَدَّثَنَا بَعْضُ الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابنِ قطیب قال وَكُنْتُ
 أَلِيْتُ بَنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمُوْ أَلْوَلُوْا الدُّوْجَ وَمَا أَشْيَعُهُ مِنْ أَقَارِبِ الدُّوْجِ ابْنُ الْعَصِيِّ
ترجمہ حبیب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے حدیث میں جو آیا ہے کہ حموت ہے تو حموت
 مراد خاندن کے عزیز اور افرامین جیسے خاندن کا بہائی یا ادس کے چچا کا بیٹا (خاندن کے سبب) یزید
 سے عورت کو نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب جموین داخل ہیں اور ان سے پردہ کرنا چاہیے سوا
 خاندن کے باپ یا دادا یا ادس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں اور ان سے پردہ ضرور نہیں ہے **عن**
 عَبْدِ اللهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ نَفَرًا مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ
 دَخَلُوا حَلِيَّ اسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 اللهُ تَعَالَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهِيَ تَحْتَ كَيُوسُفَ بْنِ نَوَاهٍ فَكَرِهَ ذَلِكَ فَكَرَّ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَمْ أَرِ الْأَخْيَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ

بابتین کہیں پہ پہن کر ہی ہوئیں لوٹ جانے کو اور آپ ہی اُنکے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے
 پہربان کیا حدیث کو مثل حدیث عمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ میں پہنچتا ہے اور اس میں ہیرے کاؤ کر رہتا ہے
باب میں آئے اجلسا فوجد فرجہ فجلس فیہا واکا و راء ہر جو کوئی مجلس
 میں آئے اور صف میں جگہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہیں تو بیچے بیٹھے **عن ابی ذر**
الغفیری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَیْبَکُمْ مَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ
 وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذَا قَبِلَ قَعْدَ فَلَاکَ فَمَا دَبَلِ اِثْنَانِ اِلَی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَذَہَبَ وَاحِدٌ قَالَ
 فَوَقَفْنَا عَلَی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نَاکِمًا اَحَدُہُمَا کَرَانِی فُرْجَہ فِی الْحَقِیْقَہِ
 فَجَلَسَ فِیہَا وَآمَّا الْاُخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَہُمْ وَآمَّا الثَّالِثُ فَاذْہَبَ اَوْہَا فَبَلَّغْنَا فَرَحَ
 رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ اَلَا اَخْبِرُکُمْ عَنِ التَّنْکُرِ الثَّلَاثَ وَآمَّا اَحَدُہُمْ
 فَاذْہَبَ اِلَی اللہِ تَعَالٰی وَآمَّا الْاُخَرُ فَاَسْتَحْیَی نَا سَخَّی اللہُ مِنْہُ وَآمَّا الْاُخَرُ فَاَعْرَضَ
 فَاَعْرَضَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ رَجَمَہُ ابُو ذَرٍّ لَیْشِی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد میں بیٹھے تھے اور
 لوگوں کے ساتھ تھے جو اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک
 چلا گیا وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں غالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا
 لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
 میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں ایک نے تو ہنسا لیا اللہ کے پاس اللہ نے اسکو
 جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھسے) اللہ نے یہی اس کو شرم کی تیسرے
 نے منہ پھیرا اللہ نے یہی اس کو منہ پھیر لیا **عن ابی ذر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
 فِی صَلَاتِہِ اِذَا دَبَلِ اِلَیہُ فَبَلَّغَی **عن ابی ذر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
 قَالَ لَا تُبْقِیَنَّ اَحَدَکُمْ اِلَی الْجُلُوسِ مِنْ تَحْلِیْسِہِ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیہِ رَجَمَہُ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سَمِعَ رَوَاہُ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کسی کو اسکی جگہ سے اٹھما کر آپ نے نہ بیٹھو
 ورنہ وہی نے کہا یہ نہیں حرام کر لیا ہے توجو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کو دن یا اور کسی دن کسی

جگہ بیٹہ جادے وہی اس جگہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس کا ادھانا جائز نہیں اسی حد سے
 ہمارے صحابہ کرام میں سے متشی کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ میں پروردگار
 دے کرے یا قرآن پڑھنے کے لئے یا تعلیم شرعی کے لئے تو وہ اس کا حقدار ہے اور دوسرے
 اس جگہ میں نہ درست نہیں اتنی متبرحم کہتا ہے کو نامہ حدیث پر عمل کرنا چاہئے اور اگر مسجد میں
 کسی کی جگہ میں بھی ہو اور دوسرے کو معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹہ جادے تو اس کا ادھانا ہوتا
 نہیں اور یہی صحیح ہے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا يُعْتَدِلُ الرَّجُلُ إِلَى الْخَلْفِ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهِ شَيْءٌ أَوْ تَوَسُّعًا
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص
 دوسرے کو نہ اٹھاوے اس کی جگہ سے بہرہ اُس جگہ بیٹہ لیکن پہل جاؤ اور جگہ دوسری
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَكَذَلِكَ كَرَوْنِي أَخْبَرَنِي
 وَلَكِنْ تَشْتَوُوا أَوْ تَسْتَوُوا أَوْ تَذْهَبُ فِي بَيْتِ بْنِ جُرَيْجٍ ثَلَاثٌ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنْ فِي يَوْمِ
 الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا تا زیادہ ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے
 اور نہ میں نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجِيزُ أَحَدٌ كَهْمَا خَاهُ شَمْعًا يَلِيقُ فِي جَلْبِءٍ وَكَانَ
 ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ يَلِيقُ جَلْبِءٍ لَكَرَّ جَلْبِءٍ فَيَتَرَجَّمُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ عَنْهُ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو
 اس کی جگہ سے نہ اٹھاوے بہرہ اُس جگہ بیٹہ اگر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے
 جیلانی جگہ سے اٹھتا تو وہ اُس جگہ نہ بیٹھتا اگرچہ اس کی رضا مندی سے بیٹھا جائز ہے مگر یہ
 احتیاط تھی کہ شاید وہ دل میں ناراض ہو **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجِيزُ أَحَدٌ كَهْمَا خَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ شَمْعًا يَلِيقُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ
 فِيهِ وَكَذَلِكَ كَرَوْنِي أَخْبَرَنِي **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے

اور ہا کر آب روان نہ پیچے لیکن یوں کہ پہل جاز **باب** اِذَا قَامَ مِنْ تَحْلِيسِهِ شَرَعَ عَادَ
 فَهُوَ أَحَقُّ بِحَبِّ كُونِ ابْنِ جَبَلِہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار
 ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ**
اِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي حَدِيثٍ أَرَعُوْا نَتْمُ قَامَ مِنْ تَحْلِيسِهِ فَهُوَ رَجَعُ إِلَيْهِ
 فَهُوَ أَحَقُّ بِحَبِّ تَرْجُمِہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھڑا ہو اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا کسی حاجت کے لیے
 پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنَعَ الْمُحَنَّتِ مِنَ الدُّخُولِ
عَلَى النِّسَاءِ الْكَافِرَاتِ زمانہ اجنبی عورتوں کے پاس نہ جاوے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ عِنْدَ هَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ
فَقَالَ لَا تَنِي أَمْسِكَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنَّ فَخْرَ اللَّهِ لَكُمْ
الطَّائِفُ عِنْدَ آفَاتِي أَدْلَكَ عَلَى مَنِّ غَيْلَانَ كَانَتْهَا تَقْبِيلُ يَارَبِّج وَتَلْدُ بَرِّ ثَمَانٍ
قَالَ سَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ هُوَ لَا عَلَيْكُمْ
 ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو ایک محنت ادن کے پاس تھا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے یہاں سے کہا اے عبد اللہ
 بن ابی اُسیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتا دوں گا وہ
 سامنے جب آتی ہے تو اس کے پیٹ پر جا بٹھیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو اٹھ
 معلوم ہوتی ہیں ردو نون طرف سے بیٹے مولیٰ ہے اور عرب مولیٰ عورتوں کو پسند کرتے
 تھے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی اپنے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے نہ تہا سے
 پاس **ف** تو دوسری علیہ الرحمۃ نے کہا اُس محنت کا نام ہیت یا نہیب تھا یا ماتع اور پہلے
 وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں
 ادن لوگوں میں داخل کر کے جو کچھ کہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے بعد اس کے
 اپنے منع کر دیا اور محنت دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں
 کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے جو عورتوں کی طرح اپنے تمکین بناوے یہ ملعون ہے انتہی مختصر

عن

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَرْوَاحُ الْمَيِّتِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَسْمَعُ مِنْهُمْ وَأُبْصِرُ مِنْهُمْ قَالَتْ فَكَيْفَ كَانَ ذَلِكَ؟
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ بَنَاتِهِ وَهُوَ يَتَعَمَّقُ امْرَأَةً إِذَا أَقْبَلَتْ
 أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانُ
 إِذَا رَأَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هُنَا لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ كَيْفَ قَالَتْ فَخَبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 الْمُسْلِمِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَوْرَتِهَا رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِي بَنِي
 بَابِ أَبِي مُحَمَّدٍ أَيَا كَرَامًا أَوْ رَدَّ كَرَامًا أَوْ كَرَامًا أَوْ كَرَامًا أَوْ كَرَامًا أَوْ كَرَامًا أَوْ كَرَامًا أَوْ كَرَامًا
 نَبِيٍّ هُوَ رَادٌّ فَرَأَى مِنْ الْكَاثِمَةِ عَوْرَتَيْنِ كَيْفَ سَأَلَنِي عَنْهَا رَكْعَةً هِيَ (أَبِي دُونِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي
 آتِي هِيَ تَوَجَّاهُ بِشَيْءٍ لَيْكَ آتِي هِيَ تَوَجَّاهُ بِشَيْءٍ لَيْكَ آتِي هِيَ تَوَجَّاهُ بِشَيْءٍ لَيْكَ آتِي هِيَ تَوَجَّاهُ بِشَيْءٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَايَا مِنْ بَهْتَا هِيَ فِي بَهْتَا هِيَ فِي بَهْتَا هِيَ فِي بَهْتَا هِيَ فِي بَهْتَا هِيَ فِي
 حَسَنَ أَدْرَجَ كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي
 حَوَارِ إِذَا دَاوَيْتَ الْمَدَّاءَ الْأَجْنَبِيَّةَ إِذَا عَصَيْتَ فِي الطَّرِيقِ الْإِذَا جَبْنِي عَوْرَتِ رَاهِ مِنْ نَهْجٍ
 كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي كَيْفَ بِي
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزِدُّنِي الرَّبُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَمَا لِي فِي الْأَرْضِينَ مِنْ مَالٍ
 وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ عَنِ قَوْمِي قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ دَرَكًا وَأَكْفِيهِ مَوْتَهُ وَ
 أَسْوَدُهُ وَأَدُوُّ النَّوَى لِيَا ضِحُّهُ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِ الْمَاءَ وَأَخْرُجُ غَرَبَهُ وَأَخْجِيهِ وَلَمْ
 أَكُنْ أَحْسَنَ أَحْبِدُ فَكَانَ عَجَبًا لِحَادَاتِ إِيَّاهُ مِنَ الْأَنْصَارِ دَكُنْ لِسُوءَةِ صِدْقِي قَالَتْ
 وَكُنْتُ أَفْضَلُ النَّوَى مِنْ أَحْسَنِ الرَّبِّ الْكَلْبِ أَفْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
 رَأْسِي وَهُوَ عَلَى قَدَمِي قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا قَالَتْ لَوَى عَلِيٌّ رَأْسِي فَكَلِمَتِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَدْ عَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ
 لِحِمْلِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ عَجِيزَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لِحِمْلِكَ النَّوَى
 عَلَى رَأْسِي أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكَ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بَعْدَ ذَلِكَ يَخْدِمُ فَكَفَفْتُ سَيَّاسَةً الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا اَعْتَقْتُ مَرَجَّهٖ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
 اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا سَے روایت ہو زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح راجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوی
 زادہ ہوتی تھے اور اون کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی
 اور ان کے گھوڑے کو چراتی اور ستاراکام گھوڑے کا اور سائیس ہی کرتی اور گھٹلیان ہی کوٹتی
 اور ان کے اونٹ کر لیے اور چراتی ہی اوسکو اور پانی ہی پلاتی اور ڈول ہی سی دیتی اور آٹا ہی
 گوندہتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہم سایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا
 دیتیں اور وہ بڑی محبت کی عورتیں تھیں۔ اسامہ نے کہا میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پر دی تھی گھٹلیان لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ
 مقطعہ دینے سے دو میل تھا اور ایک میل چبہ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس اونگل کا اور اونگل
 چبہ جو کا اور فرسخ تین میل کا، ایک دن ہین دھین سے گھٹلیان لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ملے اور آپ کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ کے آپ نے مجھے بلایا بہر اونٹ کے بٹھانے کی بول
 بولی رخ ناخ تاکہ اپنے پیچھے مجھکو سوار کر لیں مجھے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گھٹلیان
 کا بوجھ میری اٹھانا میرے ہاتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہو رہی ہے ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہو
 اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسامہ نے کہا بہراؤ بکر نے ایک لوٹدی مجھے بھی وہ گھوڑو
 کا سارا کام کرنے لگی گویا وہ ہون نے مجھے آزاد کر دیا **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ کام
 جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانور دن کی خدمت کرنا آگوندہ ہائیہ کام ہیں جو مروت اور حسن
 معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئیں ہیں لیکن
 یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں انکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو
 ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت ہو انکا نہ کرے دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اس حدیث سے
 یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے
 مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبھی صرف نفعت دی جاتی ہے تو اوس کے فروخت
 کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پینک دی جاوین جیسے گھٹلیان چندیان وغیرہ
 انکا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے ہنسکی

ہر استغفار کو نسخ کرتی ہوتی ہے یہ وہ دوکان کرنے لگا یہاں تک کہ ادنیٰ روپ کیا یا
 وہ نونہی میں نے اسکو ہاتھ پیرا لی جوقت زیر میرے پاس آئے تو اسکی قیمت کیسے پیر
 کو دین تھی زیر نے کہا یہ میری محکمہ کہ دو دین نے کہا میں صدقہ دی چکی ہوں **باب**
تَحْرِیرِ مَنَاجَاتِ الْاَشْکِنِ دُونَ الثَّلَاثِ بِغَيْرِ رِصَا ۝ ۸
 تین آدمی ہوں تو اون میں سے چھوڑ چھوڑ کر گوشتی کرین بغیر تیسرے کو رضامندی کے **عَنْ**
ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكَ كَانَتْ
ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِلَّا ثَلَاثًا دُونَ دَاخِلٍ مَرْجَمٍ عبد اللہ بن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کا ناہوسی کرین
 تین آدمی ہوں میں سے تیسرے کے مرضی کے بغیر تیسرے کو پریشانی
 اور بچ نہوا درجہ مانعت عام ہے سفر اور حضر میں اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں مانعت ہے
 اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ائمہ اسلام میں متفق مسلمانوں کو رنج دینے کے
 لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو اون میں سے کا ناہوسی کرین تو کچھ جیت
 نہیں (نوی) **عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَعْنِي خَدِيثَ مَا لِكَ مَرْجَمٍ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِلَّا ثَلَاثًا دُونَ الْاٰخِرِ
حَتَّى يَخْلُطُوا بِالْبَاقِ مِنَ الْاٰخِلِ أَنْ يَخْرُجَ مَرْجَمٍ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہو تو تم میں سے دوکاناہوسی کرین تیسرے کو جلا
 کر کے یہاں تک کہ او لوگ ملین تم سے اس لیے کہ اسکو رنج ہوگا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِلَّا ثَلَاثًا دُونَ صَاحِبِهِمْ كَانَتْ ذَلِكَ
يَخْرُجُ مَرْجَمٍ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ اَلْاَسْمَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**
 اوپر گذرا **بَابُ الطَّبِّ وَالْمَرْجِي وَالْمَرْجِي عِلَاجٌ اَوْ يَجَارِي اَوْ سَنَكَ بِلَانِ عَنِ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيَسْمَعْ اللَّهُ يَدْرِيكَ دَمِنْ كُلِّ دَاخِلٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سحر ہے (یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (بر تقدیر کو کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں) جب تم سے کہا جادوے غسل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جب ہر علمائے کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہو وہ کہتے ہیں نظر ٹکنا سحر ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اسکا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور مشروعیت میں وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو بیٹھے بل نظر کرنے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانچ لادین اور سکون زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اوسمیں سے ایک چلو پانی لیکر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر سو نہ دھو دے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لیکر دامنہ پہنچا دھو دے پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیکر بائیں کہنی دیوے پھر دامنہ پاؤں دھو دے پھر بائیں پاؤں اس طرح جیسو ہاتھ دھو دے تھے اور کہنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھو دے یہ سب اسی پیالہ کے اندر دھو دے پھر اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ ٹکھا ہوا دھو دے اور بعضوں نے کہا اپنی شرگاہ دھو دے پھر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالاجادوے اسکی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جادوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضوں کے نزدیک جبر نہ ہوگا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اسکو حکم کرے اپنے گہر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقتل گذر اسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیانہ کہا کہ مسجد میں جلنے سے زیادہ ہے **اتھ مختصراً باب** **الشیء باب جادو کے بیان میں** **ف** ابو موسیٰ علیہ الرحمۃ نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علمائے کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی ایک حقیقت یہی ہے اور اشیاء کی اور بعضوں نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر کو پیدا ہوتی ہیں انکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جہائی ڈالتا ہے مرد اور عورت میں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت یہی ہے اور جو حدیثیں اس باب میں مذکور ہیں ان سے یہی بھی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے

پاس من آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پانوں کے پاس (وہ دونوں رشتہ تھے)
جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس جادو
ہو اسے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا بید بن اعصم نے پہر اوس کو کہا کا ہی میں جادو کیا
ہے وہ بولا کھنگی میں اور اون باون میں جو کھنگی سے چڑھے اور زکھر کے بال کے غلاف میں
اوس کو کہا یہ کہا کہنا ہے وہ بولا ذی اردان کے کنوے میں حضرت عائشہؓ نے کہا پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو ساتھ اوس کنوی پر گئے آپؐ نے فرمایا اسی عائشہؓ قسم خدا کی اور
کنوے کا پانی ایسا تھاجیس ہند ہی کا زلال دروان کے درختہ کھجور کے ایسے تھو جیسے شیطانوں
کے سیر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے اوسکو جلا کیوں نہیں دیا (یہ وہ جو بال غیرہ نکلی)
آپؐ نے فرمایا جھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھ پر معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانے میں نے حکم دیا
وہ گاڑ دیا گیا ایک روایت میں ہے کہ آپؐ پر جادو ہوا خیال بند ہی کا کرنا کردہ کام کو حضرت
جابرؓ میں کر چکا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیوں سے محبت
نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا
کی پہر یہ حدیث فرمائی ایک روایت میں ہے میں نے کہا یا حضرت اوس جادو گر یہودی کو نہ کہو
اور شہر سے نکلوا دیجے آپؐ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب میں کیوں فساد کر کروں اور شو و غل
مجاؤں حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کر مجھ سے دیکھ کر آپؐ کو جادو گر کہتے اور
شہریوں سے کہ جادو گر پر جادو نہیں چلتا جب آپؐ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے نزدیک آپؐ کو
جادو گر کہنا صحیح نہ ہوا (صفحہ الاخیار) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَرِيبُ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ يَتَوَحَّدُ حَيْثُ
أَبْنُ مُيَرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ فَظَلَّ الْجَارُ عَلَيْهِمَا
تَحُلُّ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرَجْتَهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَتَى أَحَدُ قَوْمِي وَكَرِهْتُ أَنْ أَتَى قَوْمِي
فِي ذَلِكَ نَيْتٍ ترجمہ دہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الشَّيْءِ زَمْرُكَ بَيَان **عَنْ** اَكْبَسِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ
مُكْمُومَةٍ فَكَانَ مِنْهَا نَحْيٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَعَا عَنْ ذَلِكَ

قَالَتْ أَرَدْتُ لَا تُشَلِّكَ قَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْلُبَ عَلَيَّ أَلِيًّا قَالَتْ فَكَيْفَ قَالَ قَالَتْ لَا قَوْلَ لِي إِلَّا قَوْلُكَ لَقَدْ خَفَا فِي لَهْوَائِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمُهُ
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نہر ملا کر
 مکرہی گا گوشت لیکر آئے آپ اس میں سے کہا یا یہودہ عورت آپ کے پاس لائی گئی آپ کو چاہیہ تو نے
 کیا کیا وہ بولی میں چاہتی تھی آپ کا مار ڈالنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے اتنی طاقت دینا والا نہیں
 کہ کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے (حضرت علی نے کہا لوگوں نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول اللہ
 آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اور عورت پر اس سے بھی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر
 بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کرتے) ارادی نے کہا میں ہمیشہ اس نہر کا اثر آپ کے گوشے میں
 پایا یعنی نشان اس نہر کا سوا اللہ کیا سخت نہر تھا اس میں آپ کے کسی معجزے
 میں ایک سخت نہر سو ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے بنا دیا کہ اس میں نہر ہے یہی
 ایک معجزہ ایک روایت میں ہے کہ اُس گوشت نے کہا یا یہی معجزہ ہے یہ عورت مرد و زینت
 حارث مہرب کی بہن تھی جس کو حضرت علی نے خیر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ
 نے اُس عورت کو بشیر بن براء کے دارنوں کے سپرد کر دیا وہ اسی نہر سے مر رہا اور انہوں نے اس
 خبیث عورت کو قتل کیا لعنہ اللہ علیہا (نوی) **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَهْوِي**
جَعَلَتْ سَمَافِي كَحِرْ شُرْ أَيْتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ حَيْثُ خَالِدٌ
تَرْجِمُهُ وہی جو اوپر گذر **بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقِيَةِ الزَّرْفِيِّ بَابُ رُبْنِ ثَرْبِهَا عَزَّ**
عَالِيهِ رَحْمَتُ اللَّهِ تَعَالَى مَا كُنْتَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَلْكَ
إِنْسَانٌ مَسْحَهُ بِمِمْزِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ
إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءُ لَا يَكُنْ دُرْسَقَمًا فَكُنْ مَرِيضًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذَ
بِيَدِهِ وَاصْتَمَعَ بِهِ نَحْوَمَا كَانَ يَمْنَعُ فَأَنْذَرَهُ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ خَرِّ عَفْرَةَ
أَجْعَلْنِي مَعَ الرُّفِيقِ الْأَعْلَى قَالَتْ فَذَهَبَتْ أَنْظَرُ كَذَا هُوَ قَدْ قُضِيَ تَرْجِمُهُ ام المؤمنین
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی بیمار
 ہوتا تو اپنا دامن ہاتھ اور سپر پہننے پہ فرماتے اذہب الباس الخیر ترک یعنی دور کر دے بیماری

اور مالک لوگوں کے اور سندستی دوسری شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے
 کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو
 مہینے آپ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے رہنے میں نے ارادہ کیا کہ آپ
 ہی کا ہاتھ آپ پر پیرون اور یہ دعا پڑھوں (آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چٹرایا بہ فرمایا
 یا اللہ بخشد سے چھو کو اور مجھ کو بلند رزق کے ساتھ کر رہنے فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ اختر
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بہر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا رہنے وفات پائی
 آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا (۱) انامہ واما الیہ راجعون **عن**
 الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَوْدٍ فِي حَدِيثٍ هُشَيْمٌ وَشُعْبَةُ مَسْنَدٌ يَسِيدٌ قَالَ رَفِئَةُ حَدَّثَتْ النَّوْزِيَّ
 مَسْنَدٌ يَسِيدٌ وَقَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثٍ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ كُنْتُ بِمَدِينَةِ
 مَنصُورٍ أَخِي كُنْتُ مَعَ ابْنِ أَبِي هَرَبٍ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِحُجْرٍ
 تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادٌ بِكَذَرٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ الْبَاسَ
 الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا **تَرْجِمُهُ** أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي رِوَايَتِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَانَ يَأْتِي الْمَرِيضَ
 يَقُولُ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا
 وَكَانَتْ تَقُولُ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَتْ
 لَهَا وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي **تَرْجِمُهُ** وَهِيَ جَوَادٌ بِكَذَرٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُكُ خِلْعَتِي أَيْ عَوَانَتَهُ وَجَرِيرَ
 تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادٌ بِكَذَرٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْتَقِي بِطَنِهِ الْأَوْفَاقِ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ يَبْدُكَ الشِّفَاءُ لَا شِفَاءَ
 إِلَّا بِكَ أَنْتَ **تَرْجِمُهُ** حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي رِوَايَتِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَرِثُ بِكَرْتِ أَذْهَبَ الْبَاسُ خَيْرُكَ **عَنْ** هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ الْأَسَدِيِّ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی جواد پر گزر چکا **عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مرض أحكم من الصلاة نفث عليه بالمعوذات فلما مرض مرضه الذي مات فيه جعلت أنفث عليه وأمسح به بيدي نفسي لأنها كانت أعظم بركة من بيدي ربي روي يحيى بن أيوب بمعوذات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو اس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر سو نہتے پھر جب آپ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس سے وفات پائی تو میں آپ پر ہونکھی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پیڑتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو عا اور متر شہ پڑھ کر ہونکنا آتمہ سودرست ہے اور ہونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور تحب کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضوں نے ہونکنے اور ہونکنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن مراد وہی ہونکنا ہے جہاں کچھ تہوک بھی نکلو اور آتمہ ہونکنے کے جواز پر اجماع ہے **عن عائشة رضي الله تعالى عنها** أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ونفث فلما اشتد رجاءه كنت أقدم عليه وأمسح به بيدي وأمسح به بيدي ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور ہونکے تحب بہت بیمار ہوتے تو میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پیڑتی برکت کی اسکی **عن ابن عباس** یا ساد مالک نحو حدیثہ ولیس فی حدیث أحد منکم رجاء بركة هذا الا في حدیث مالک وفي حدیث یونس و زیاد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ومسح به بيديه ترجمہ وہی جو اور گزرا **باب** استحباب الريق من العين والتملة والحمة والخلة نظر اور سند اور زہر کے لیے منتر کرنا **عن عمرو** قال سألت عائشة رضي الله تعالى عنها عن الرقية فقالت رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لا هزل بيدي من الأضرار في الرقية فمن كل ذي حمة ترجمہ اسکو روایت ہے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گروہ والوں کو زہر کے لیے ستر کرنے کی وجہ سے
 سائب یا بھوک کے لیے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَأْهِلٍ بَيْتٍ مِنَ الْبُيُوتِ مِنَ الْحِمَةِ مَرَّجَمِهِ دَهِي جَوَابِهِ
 كَذَلِكَ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرَحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ الْيَتِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْبَعِهِ هَكَذَا وَدَوَّخَهُ سَفِيَانُ سَابَّاتَهُ يَكَاذِبُ كُفْرًا رَفَعَهَا لِيَسْحَرَهُ
 تُرْبَةً أَرْضِيَا بِرَيْفَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفِيَ بَعْضُكُمَا يَا ذِينَ رَيْبِنَا قَالَ ابْنُ أَبِي ثَيْبَةَ يَشْفِي
 سَفِيمًا وَقَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفِيَ سَفِيمًا مَرَّجَمِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی زخم تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
 کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے تھے اَرْضِيَا بِرَيْفَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفِيَ بَعْضُكُمَا يَا ذِينَ رَيْبِنَا
 یہ بتا دینے اور کہ نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی ہر دھڑکے ساتھ اوس سے
 شفا پائے گا ہمارا بیمار اور قائلے کے حکم سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَوْرِقَ مِنَ الْعَيْنِ مَرَّجَمِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ستر کرنے کا نظر سے
عَنْ تِسْعَةَ بَطْنِ الْأَسَدِ مِنْهُمْ مَرَّجَمِهِ دَهِي جَوَابُهُ كَذَلِكَ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَوْرِقَ
 مِنَ الْعَيْنِ مَرَّجَمِهِ دَهِي جَوَابُهُ كَذَلِكَ **عَنْ** التَّوْبَنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 فِي الرَّوْثَةِ قَالَ رَخَّصَ فِي الْحِمَةِ وَالْمَكَّةِ وَالْعَيْنِ مَرَّجَمِهِ دَهِي جَوَابُهُ كَذَلِكَ
 کی اجازت ہوئی زہر اور سہلہ (ایک بیماری ہے جس میں بیل میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر کے
 لیے **عَنْ** التَّوْبَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الرَّوْثَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحِمَةِ وَالْمَكَّةِ وَفِي حَدِيثِ سَفِيَانِ يَوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ حَارِثٍ مَرَّجَمِهِ حضرت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر کی نظر اور دنگ
 زہر) اور دنگ کے لیے **عَنْ** أُمِّ سَكَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ

اَنْتِي مِنَ الْعَقَرِ فَقَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو میرا مومن بچہ کو منتر کیا کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر سے منع کر دیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے منتر کو منع کر دیا اور میں بچہ کو منتر کرتا ہوں آپ فرمایا تم میں جسے کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے وہ پہنچا سکے بہو بخاؤ اور عجل الاعمین یہذا الا سناء و مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عجل** فی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجل الی تجاء الہم و بخرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انہ کان من غنایا رقیۃ ترقی بآمین العقرب و انک نصیت عجل الذی قال فخر خروہا علیہ فقال ما اری بأسماء من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلیفعل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ عمر بن خرم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں **عجل** عرف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ قال کنا نرقی فی الجاہلیۃ فہذا یا رسول اللہ کیف ترقی فی ذلک فقال اخرجوا علی رؤسکم کاباس بالرقی ما لکم بکم فیہ شیء ترجمہ عرف بن مالک اشجعی سے روایت ہو رسم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ نے فرمایا اپنے منتر کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اوس میں شعر کا مضمون نہ ہو یا **عجل** جواد اخذ الکجۃ علی الذقیۃ بالقرآن و اذا ذکر قرآن باؤع سے منتر کر کے اوس پر اجرت لینا درست ہو **عجل** ان یسجد الخذ ربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا فی سفر فمروا بحیث من اشیاء العسایر فاستنصافوہم فکلم یضیفوہم فقالوا الہم هل ینکم من ذاق فان سجد الحی لدیغ او مصاب فقال رجل منہم نعم فاناہ فذکاء بفاتحة الکتاب فبدا الرجل فلعلی فیما من عجم فابی ان یقبی کھاد قال حتی اذکے ردناک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کدناک کہ و قال یا رسول اللہ واللہ ما رقیۃ الا بفاتحة الکتاب فقببتم و قال ما ادراک انھا رقیۃ ثم قال خذوا منہم و

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجر
 سے ملتا ہے اور یہ حلال ہو اس میں کوئی گناہ نہیں اسطرح قرآن سکھانے کے لیے اجر
 لینا درست ہو امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
 تسلیم قرآن کی اجر لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہو اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ یہی لگتا
 ہوا دن کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عمر کی حدیث میں گذرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھیں
 والے کا حق نہیں لیکن آپ نے تبرعاً اور مردہ سب اسیوں کا حصہ اس میں کر دیا **باب** منتر
 ویدن الاکسکاد وخنو غیرائک قال تقام معصا رجل منا ما کما نابتہ یدنیہ **ترجمہ**
 وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اس عورت کو ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جب کہ ہم نہیں
 خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے **باب** استحباب دھنیکہ علی موضع الاکسکاد مع الکمل
 وعلک وقت اپنا ہاتھ درو کے مقام پر رکھنا **باب** عثمان بن ابی العاص الثقفی رحمۃ
 اللہ تعالیٰ عنہ اذہ شکل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعاً یجدہ فی جسدہ
 منذ اسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم یدک علی الذرۃ یا لکم من
 جسدک وقل یسبح اللہ ثلاثاً وقلی سبعم فرائت اعوذ باللہ وخذ رتہ من غیر ما اجد
 وَاُحَادِدُ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سوہ مسلمان ہوئے آپ نے
 فرمایا تم اپنا ہاتھ درو کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ میں بار اوس کے بعد سات بار یہ کہو اعوذ
 باللہ وقل یدک من غیر ما اجد وَاُحَادِدُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اوس چیز
 کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں میں **باب** التعوذ من شیطان
 الوسوسۃ فی المصلوہ وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں **باب** عثمان بن ابی العاص
 ثقفی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اذہ الشیطان صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان الشیطان
 قد حال بین ربین صلائی وقرائی فیکسہا علی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ذاک شیطان یقال لہ خنزرب اذا احسستہ تتعوذ باللہ منہ واثقل علی
 یسارک ثلاثاً قال ففعلت ذلک فاذهب اللہ عینی **ترجمہ** عثمان بن ابی

خاص رسول اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور
 مجھ کو قرآن پڑھنا دیتا ہے آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جو جب شیخ اس شیطان کا اثر معلوم کرے
 تو اسے نکالی کی پناہ مانگے اور اس سے اور بائیں طرف منہ بارتو کہ (نماز کے اندر ہی) عثمان نے
 کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اسے نکالی نے اس شیطان کو چھبہ سے دور کر دیا **عَنْ عُمَانَ بْنِ**
إِبْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَرِهْتُ بَيْتِي لِدَاكُمُ يَدُ كَرِهْتُ
حَدِيثَ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ فَلَا تَأْتِيهِمْ دَهِي جَوَادُ بَرَكْدَرِ **عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ**
الْتَفَقَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ تَكُنْ بِبَيْتِي حَدِيثَ جَوَادُ بَرَكْدَرِ دَهِي جَوَادُ بَرَكْدَرِ
لِكُلِّ دَاوُدَ قَدْ سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْفَى سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْفَى سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
حَاوِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاوُدَ دَاوُدُ
كَأَيُّ الْأَصْدِقِ دَاوُدَ الْأَصْدِقِ يَا ذَا فِرْنِ اللَّهِ تَعَالَى ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر باری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اس کے
 حکم سے شفا ہو جاتی ہے **وَأَنَّ نَوْدَى عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ** کہا احمد بن حنبل نے اشارہ ہے کہ وہ اگر ناخوب
 ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل
 ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے اور منقصد صبیح فین کا جو دوا
 کا انکار کرنے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علماء کی
 دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا اگر نایہ بھی تقدیر سے ہے اور
 یہ ایسا ہی جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافرون سے لڑنے کا قلعے بنانے کا ایسے تین لمحات سے
 بچانیکا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقدار میں تقدیم و تاخیر موقوف ہے اور جو بقدر میں ہے وہ ضرور
 ہونے والا ہے **عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرًا مَقْعَمَ شَمْرٍ**
قَالَ لَا أَكْرَهُ حَتَّى تَكُنْ خَيْرٌ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ دِيْنَهُ
فِيكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے عبارت کی منفع کی پھر کہا
 میں نہیں ٹھیکرون کا جب تک تم بچنی نہ لگاؤ کہونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے **عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ**

ہے انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچپن لگانے کی آپ حکم دیا ابو طیبہ
 کو ان کے بچپن لگانے کا رادی نے کہا ابو طیبہ ام سلمہ کے رضاعی بہائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے
 رجن سے پردہ ضرور نہیں اور ضرورت کی وقت دوا کے لیے اجنبی شخص ہی لگا سکتا ہے اگر عورت
 یا لڑکا نہ ملے **سُحَن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اِلَیَّ بَنَیْنِیْ کَعَبِیْ طَبِیْعًا فَقَطَعْتُ مِنْهُ عِدَّةً قَائِمَةً کَوَاهُ عَلَیْہِ مَرَحْمَہُ جَابِرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
 عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا ان سے ایک
 رگ کاٹی رہینے ضد کی ہر داغ دیا اور **سُحَن** کا عیشی بھڑکا اور مساد و لمدید کُند
 فَقَطَعْتُ مِنْهُ عِدَّةً مَرَحْمَہُ دہی ہوا اور گند **سُحَن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال دُعِیَ اَبِیْ رُحَی اللہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْاَحْزَابِ لَیْلِ الْاَحْزَابِ قَالَ فَکَوَاهُ رَسُوْلُ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَرَحْمَہُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے ابی بن کعب کو احزاب
 کے جنگ میں ایک تبر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اور ان کے **سُحَن** جابر
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رُحِی سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی الْاَحْزَابِ قَالَ
 فَخَسَمَهُ الشَّیْطَانُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِیَدِیْہِ مَشْتَقِیْنِ شُحْرُورٍ مَّتَّ خَسَمَہُ الثَّانیۃَ مَرَحْمَہُ
 جَابِرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اکل (ایک رگ) ہی میں
 تبر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا انگوٹیر کی پیل سے اپنے ہاتھ سے انکا ہاتھ سوج
 گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا **سُحَن** ابی عتبایں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ الشَّیْطَانَ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَحْجَمَہُ وَاَعْطٰہُ الْحِجَامَ اَحَدَہُ فَاَسْتَعَطَّ مَرَحْمَہُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن لگائی اور بچپن لگانے والے کو
 مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دو داغ والی رہینے ناس لی **سُحَن** ابی بن مالک یَقُوْلُ
 اَحْجَمَہُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کُوْکَانَ لَا یَطْلُقُہُ اَحَدًا اَحَدَہُ مَرَحْمَہُ ابْنِ
 بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن لگائی اور آپ
 کسی کی مزدوری رکھتے دیتے تھے تو بچپن لگانے والے کو بھی دی **سُحَن**
 ابی عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الشَّیْطَانِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَحْجَمَہُ

مِنْ قِيَمَةِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهُمَا بِالنَّارِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب مؤرخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹہنڈا کر دو پانی سے **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ قِیَمَةِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهُمَا بِالنَّارِ **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ قِیَمَةِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهُمَا بِالنَّارِ **ترجمہ** ان دونوں کو تین کا وہی جاو پر گذرا **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ قِیَمَةِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهُمَا بِالنَّارِ **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ قِیَمَةِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهُمَا بِالنَّارِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سورتش سے ہے تو اسکو ٹہنڈا کر دو پانی سے **عَنْ** ہشام بن یساف الاَسَدِیِّ مِثْلَہُ **ترجمہ** وہی جاو پر گذرا **عَنْ** اَسْمَاءَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا کَانَتْ تُدْفِنُ بِالْمَرْءِ الْمَوْعُوْدِ فَتَدْعُوْ بِالْمَاءِ فَتَصُبُّہُ فِیْ جِہَنَّمَ وَتَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَبْرَدُوْهُمَا بِالنَّارِ وَقَالَ اِنَّہَا مِنْ قِیَمَةِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** اس کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگو اتین اللہ اس کے گم بیان میں ڈالتین لو کہ تین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹہنڈا کر دو اسکو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی ہوتا ہے **عَنْ** ہشام بن یساف **ترجمہ** اَلَا سَمِعُوْا دَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُسَیْرِہِ صَبَّتِ الْمَاءُ بَیْہَا وَبَیْنَ جِہَنَّمَ وَکَرِیْہَا کَرِیْہَا حَدِیْثُ ابْنِ اَسْمَاءَ اَنَّہَا مِنْ قِیَمَةِ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُو اَحْمَدَ قَالَ اَبْرَاہِیْمُ بْنُ مُفِیَّانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بُیْرِہِ حَدَّثَنَا اَبُو اَسْمَاءَ **ترجمہ** وہی جاو پر گذرا **عَنْ** اَبُو ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ اِنَّ اَلْحَمْدُ مِنْ کَوْنِ رِجْہَکُمْ فَاَبْرَدُوْهُمَا بِالنَّارِ **ترجمہ** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹہنڈا کر دو پانی سے

عَنْ سَرَاتِجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْجَنَّةَ مِنْ فَوْجِجَتِكُمْ مَا بَرَّدُوا حَمَلَكُمْ بِالْمَاءِ وَكَمَّ يَدُ كَذَّابٍ بِكَبِّ عَمَلِكُمْ وَكَأَنَّكَ كَالْخَبِيرِ زَكَرْتُمْ بَيْنَ خَدَيْكُمَا **ترجمہ** میں جو اوپر گزرا **فائدہ** نوری علیہ الرحمۃ
 نے کہا اس حدیث پر بعضے محدث اعتراض کرتے ہیں کہ بخاری میں ٹہنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ
 وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندر دلی کو زیادہ کرتا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اس
 صلے اس علیہ وسلم نے نہلانا کا حکم نہیں دیا بلکہ پانی سے ٹہنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹہنڈا
 پانی پلانے سے یا نہ تہہ پاؤں دھونے سے اور اطباء متفق ہیں اس امر پر کہ صفر اسی بخاری میں
 ٹہنڈا پانی پلانا بلکہ برف کہلانا مفید ہو سترجم کہتا ہے کہ انٹری ٹنٹ فیور میں تمام ڈاکٹر کہتے
 ہیں کہ سر برف رکھیں اور بیمار کو برف کو ٹکڑے کہلاوین ڈاکٹر حیم خان صاحب کہتے ہیں کہ
 ایسے بخاری میں برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنی کہ برف کو ٹکڑے جو جو بیمار کے حلق کے
 نیچے سے اترتے ہیں اور کو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت میں محدودن کا اعتراض نری جہالت
 ہے اور اس معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب کا واقعہ ہیں **عَنْ** عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا قَالَتْ لَدَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَجَةٍ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَقْلُدُوْنِي
 تَقْلُدَا كَدَاهِيَةَ الْمَرْيُومِ لِلدَّاءِ فَلَمَّا أَتَا قَالَتْ لَا يَجُوزُ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَدَغَ غَيْرِ
 الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَاتِبَةُ كَرْتِشْتِ كَرْتِشْتِ كَرْتِشْتِ **ترجمہ** أم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا سے روایت ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دو اڈالی آپ کی بیماری میں
 آپ اشارہ سو فرمایا میرے منہ میں دو است ڈالو ہم لگوں نے آپ میں کہا آپ بیماری کی وجہ سے دو
 سے نفرت کرتے ہیں (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہیں) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم
 سب کے منہ میں دو اڈالی جاوے سو عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ وہ بہانہ موجود نہ تھے (یہ
 سزا دی آپ نے اور لوگوں کو جنہوں نے آپ کا حکم نہ مانا) **عَنْ** أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 قَالَتْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ يَابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيَّ قَدْ هَآءِ بِمَا يَدْرُسُكَ قَالَتْ دَخَلْتُكَ عَلَيَّ يَابْنَ لِي قَدْ
 أَعْلَقْتُكَ عَلَيَّ مِنَ الْعُنَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَتَى تَدْعُ عُرَانَ أَوْ لَا دُكُنْ بِهَذَا الْعَلَا فِ حَلِكُنْ

مِنْكَ الْعَوْدَ الْهِنْدِيَّةَ كَانَ فِيهِ سَبْعَةُ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسَعَّدُ بَيْنَ الْعُدَّةِ
 وَيَكُنُّ مِّنْ ذَاتِ الْجَنْبِ تَرْجَمَهُ أُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مَخْصَنٍ وَدَارَتْ بِهِيَ جَوْعًا شَدِيدًا كَمَا بَيْنَ تَبِينِ الْبُزْجِ
 نَعْنِي كَمَا بَيْنَ ابْنَيْ بَجْجٍ كَرَسُولٍ مِنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسٌ لَمْ يَكُنْ فِيهِ كَيْسٌ كَمَا بَيْنَ كَهَانِ نَاهِيْنِ كَمَا بَيْنَ
 تَهَا أَوْسٍ نَعْنِي أَبِي بَرِيْثِيَابٍ كَرَدِيَا تَهَا نَعْنِي بَابِيْ مَسْلُوكًا أَوْسٍ جَبْجَهَ بِرَجْجٍ كَرَدِيَا أَوْسٍ مِّنْ أَلِ بْنِ كَرَدِيَا
 كَيْسٌ لَمْ يَكُنْ فِيهِ كَيْسٌ كَمَا بَيْنَ تَهَا تَهَا (اورنگلی سے) عذرہ کی بیماری میں (عذرہ حلق
 کا درم ہے) آپ فرمایا کیون تالار اور حلق دبا تی ہو اپنی اولاد کا اس گہاٹی سے تم لازم کرلو
 عود ہندی (کوٹ) کو اس میں سات بیمار پون کی شفا ہے ایک بلی کی بیماری کی (باجگر کی)
 اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ میں لگانا فائدہ دیتا ہے
ف عود ہندی کو عربی میں قسط کہتے ہیں اور ہندی میں لکریہ ایک نہایت مفید دوا
 سحر الجا اثر ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہو زخم کو خشک کر دیتا ہے چتر کے سے اور
 سرد و رد و ن کو اس کا صفا فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جلگہ کو مفید ہے تووی نے کہا جگر
 کو گون نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا ہے اون کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم
 طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدد دے جیضر
 کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے
 اور کہو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جاوے اور جہاں میں کو دور کر دیتا
 ہے اور سوا اس کے بہت سرفائدہ ہیں اتنے مختصر **عَنْ** أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَنٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ الْأَقْبَى بَابُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَخْتُ عُمَا شَةَ بِنْتِ مَخْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خَنْزَمَةَ تَالِ
 أَخْبَرَنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَهَا لَمْ يَلْغُ أَنْ يَأْكُلَ
 الْعُجَامَ وَقَدْ أَحْكَمْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَّةِ قَالَ يُولُسُ أَحْكَمْتُ عَنْتَ فَهِيَ تَخَافُ
 أَنْ يَكُونَ بِهِيَ عُدَّةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا مَهْ كَدَمْعَنَ
 أَوَّلًا ذَكَرْتُ بِهَذَا الْإِعْطَاءَ لَمْ يَكُنْ بِهَذَا الْعَوْدَ الْهِنْدِيَّةَ يُكْنَى بِهِيَ الْكُسَى
 فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا

كَاتِبًا مَرَّتَ بِدُرِّ مَرَّتَ تَلَيْتَ قَطِطَتْ شَرَّ مَرَّتَ تَوَيْدَ نَصَبَتْ التَّكْيِثَ نَحْلًا عَلِيًّا
 ثُمَّ قَالَتْ كُلُّ مَرَّتَ فُلَانِي مَرَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّكْيِثُ مَرَّتَ مَرَّتَ
 لِقَوَادِ الْمُرْتَفِعِينَ تَذْخِبُ بَعْضُ الْحَزَنِ مَرَّتَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ عَالَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 ردائش جو جب ادن کے گہر میں جاتا تو عورتیں جب ہر تین ہر تین پر چلی جاتیں حضرت ادریسؑ گہر والے
 اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم کرتیں ایک بڑی کا تلبینہ کے (تلبینہ ضرر یہ ہو ہی پایا ہے
 کا کہی ہو میں شہد ہی ملا تسمین) پر وہ کہتا اوس کے بعد فرید طیار ہوتا رہا اور شویا اور
 تلبینہ کو اس پر ڈالتیں پر وہ کہتیں عورتوں سے کہا اوس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اُس کے پیشہ سے کچر بخیر
 کہت جاتا ہے **عَلَى ابْنِ سَعِيدٍ التَّكْوِيْنُ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَيَاءُ نَجَلٍ وَ
إِلَى أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كُنْتُ كُنْتُ مَرَاتٍ تُرَجَاءُ لَأَسْقَاهُ شَرَّ جَاءَ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَتْ سَقَيْتُكَ قَالَتْ سَقَيْتُكَ قَالَتْ
 قَالَتْ لَوْ كُنْتُ كُنْتُ مَرَاتٍ تُرَجَاءُ لَأَسْقَاهُ شَرَّ جَاءَ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَتْ سَقَيْتُكَ قَالَتْ سَقَيْتُكَ قَالَتْ
 يَزِيدُ لَوْ كُنْتُ كُنْتُ مَرَاتٍ تُرَجَاءُ لَأَسْقَاهُ شَرَّ جَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَخِيكَ سَقَاهُ فَخَبَّرَ مَرَّتَ حَفْصَةُ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَرَّتَ حَفْصَةُ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بہائی کو دست آرہی ہیں آپ فرمایا اسکو شہد بلا دو
 اس نے بلا دیا پر آیا اور کہنے لگا شہد بلانے سے اور دست زیادہ ہو گئے آپ نے بہر ہی فرمایا
 کہ شہد بلا دوے چوتھی بار رہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد بلا یا پر دست زیادہ ہو گئے آپ نے
 فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور میرے بہائی کا پیٹ چھوٹا ہے بہر اوس نے شہد بلا یا وہ اچھا ہو گیا
ف شہد میں بانجھ صیت شفا ہو خود قرآن مجید میں اوسکو شفا للناس کہا ہے اور شہد
 اگر چہ پہلے ہے مگر جب ہمال مادی ہو تو اسکا علاج اسہال ہی اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے
 اسطرح شہد بلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف
 ہو گئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس بلحہ نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور
 بے شعور ہے اور بہنے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ سیلیو نہیں کہ حدیث کی تصدیق

حدیث میں ہے جو کہ طاعون میں جبر کرے اور اپنی شہر سے نہ ہانگے اللہ کی تقدیر پر ہوسا کر کے
 اوس کو شہید کا ٹوٹا ہو اور طاعون کے ڈر سے ہانگنا نہ ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ ایسا
 ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے ہانگے اور بعض لوگوں نے طاعون سے ہانگنا اور جہان
 طاعون ہو مان جانا دونوں درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 سے کہ وہ شہر مندرہ ہوسکے سرخ سے لوٹ آئے پر اور ابو موسیٰ اشعری اور مسروق اور اسود بن
 ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے ہانگے اور عربین عاص نے کہا اس عذاب سے ہانگو پہاڑوں کی کھادوں
 اور چٹانوں پر معاف نہ کیا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے اور ان لوگوں نے حدیث کی تائید کی ہے کہ
 مخالفت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والا آنے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور ہانگنے والا
 ہانگنے کی وجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے مخالفت شکون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے
 کی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور ہانگنے والے کے
 لیے مقیم کے لیے تو اس وجہ سے کہ وہ کہیں گامین نہ ہانگا اس وجہ سے ہلاک ہوا اور ہانگنے والے
 کے لیے اس وجہ سے کہ وہ کہیں گامین نہ ہانگا اس وجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون
 کے ملک میں جانا اور وٹان سے ہانگنا وہ تو منع ہیں اور حدیث میں یہ امر ضابطہ موجود ہے
 البتہ کسی اور کام یا ضرورت کو لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نوی) **منہ** کہتا ہے
 طاعون باوبائے ہانگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون
 میں مختصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بیشمار ہیں کہ انسان اودن سے بچ نہیں سکتا
 اور موت تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے کیونکہ حکمائے انسان کی تعریف یہ کہ حیوان ناطق
 مانتے ہیں چہرہ ہمارے ماہیت میں داخل ہے اس سے ہانگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اس سے
 فرماتا ہے **كُلُّ مَنْ يَتَوَكَّلُ عَلَى الْكَفَرِ اَمِنْ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ اِذَا كَانَتْ مَقْعُودَاتُ اَقْلَابِهِ لَا**
 کہدای محمد موت یا قتل سے ہانگنا کچھ فائدہ نہ دیکھا اگر بالفرض بچے ہی تو چند روز اور چین گے
 پھر آخر مرنا ہے عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک یہی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیری
 نہ ہوگی اور موت اس طرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی خبر پہلے ہی سے کاٹ دینا ضروری ہے
 اور موت کے لیے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے **عَنْ اَسْمَاءَ بِنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا**

جَالِسِينَ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ تَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَحَّدُ بَيْنَهُمَا عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَحَّدُ
 حَدِيثُ يَصِحُّ مَرْجُوهُ أَنَّ رِوَايَتَهُنَّ كَادِي حَوَادِثُ كَدَرِ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَابٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى
 إِذَا كَانَ بِسَرَعِ لَيْلِيهِ أَهْلُ الْأَكْبَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَرَأْسُ حَبَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا فَخَبَّرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَتَابٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُوا الْمُهَاجِرِينَ
 الْأُولَيْنِ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَخَبَّرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاسْتَشَارَهُمْ فَقَالُوا
 بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لَا مَرَدَّ لَنَا مِنْهُ أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ
 أَفْضَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَأْسَ أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ
 قَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي شَرٌّ قَالَ ادْعُوا الْأَنْصَارَ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَذَكَرُوا إِبْرَاهِيمَ
 الْمُهَاجِرِينَ وَاسْتَشَارَهُمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي شَرٌّ قَالَ ادْعُوا لِي مَنْ كَانَ مِنْهُمْ
 مِنْ مُشِيرَةٍ قَدِ ابْتِغَيْتُمْ مِنْهَا لِيَمْلَأَ الْقُبُورَ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِمْ رَحْلَانِ فَقَالَ
 تَرَى أَنْ تَرْجِعَ يَا نَاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ قَالَ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ فِي النَّاسِ إِنْ مَضَيْتُمْ عَلَى ظَهْرِي فَأَمَجُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيْدَارَ تَيْنِ قَدَرِ اللَّهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ غَيْرُكَ قَالُوا
 يَا أَبَا عُبَيْدَةَ دَكَانَ عُمَرُ بِيَدِهِ مُخَالَفَ نَعْمَ نَعْمَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ الْوَقْدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَتَهَبَطَتْ رَأْيَا لَكَ أَدْوَتَانِ رَحُلًا بَعْضُهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْآخَرُ بِلْدَةٌ
 الْكَلْبِ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيْبَةَ رَعَيْتَ هَاطِدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنْ رَعَيْتَ الْبِلْدَ بَرَّ رَعَيْتَ هَاطِدَ
 اللَّهُ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ مُنْعِيْبًا فِي بَعْضِ
 حَاجَتِهِمْ فَقَالَ إِنَّ عَيْنِي مِنْ هَذَا عَمَلًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِذَا سَمِعْتَ نَمِيمًا يَأْتِي فَلَا تَقْتَدُّوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ يَأْتِي قَاتِلًا فَلَا تَخْجُو
 نِيْدًا أَمِينًا قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ +
 ثُمَّ رَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَى عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ شَامِ

کیطرت لنگر حبیب سرغرمین ہو پوچھو (منہج) ایک قریب ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) اور سوماتات
 کی اجناد کے لوگوں نے راجناد مراد شام کے پانچ شہر مہین فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور
 قسیر (ابو عبیدہ بن الجراح اور ادک کے ساتھیوں نے اور ادن سے بیان کیا کہ شام کے
 ایک تین و بامند ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلا دو مہاجرین اولین کو و مہاجرین اولین
 دو لوگ ہیں جنہوں نے دوزخ کیا کیطرت نماز پڑھی) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے انکو
 بلا یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادن کو مشورہ لیا اور ان کو بیان کیا کہ شام کے ملک میں دبا
 پیلی ہے انہوں نے اختلاف کیا بعضوں نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہیں اور ہم مناسب
 نہیں سمجھتے کہ آپ لوٹ جاویں اور بعضوں نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلون میں باقی رہ
 گئے ہیں اور اصحاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب ہیں سمجھتے اور انکو باقی ملک
 میں لے جانا حضرت عمر نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا انصار کے لوگوں کو بلا دو میں نے انکو بلایا
 انہوں نے مشورہ لیا اور ان کو انصار ہی مہاجرین کی چال چلے اور ادنیٰ کیطرح اختلاف کیا حضرت
 عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے لوگ ہوں کو بلا دو جو تیرے کہہ سہیلے (یا فتح کے تیرے
 ہی) اسلمان ہوئے میں نے انکو بلایا اور ان میں سے دو نے ہی اختلاف نہیں کیا اور سب سے ہی کہا
 ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لیکر لوٹ جایے اور وہاں کے سلسلے انکو نہ کیجیے آخر حضرت عمر
 نے سنا دی کروادی لوگوں میں میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور مدینہ لوٹن کا یہ سنکر صبح
 لوگ ہی سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے پہلے کہتے ہو حضرت عمر نے کہا
 کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اسکو سزا دیتا) اور حضرت عمرؓ جانتے
 تھے انکا خلاف کرنے کو مان ہم پہلے کہتے ہیں اس کی تقدیر سے اس کی تقدیر کیا کیطرت کیا اگر کہا
 پاس اونٹ ہوں اور تم ایک دای میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب
 ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب کنارے میں
 چراؤ تو اس کی تقدیر سے چرا یا اور جو خشک اور خراب میں چراؤ تب ہی اس کی تقدیر سے چرا یا
 مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اس چرا ہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اسکا فعل قابل تعریف
 کے ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک

اچھا معلوم ہوتا ہے اور ہر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر الہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر
 الہی ہے **فقہ** احمدیث میں یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پر پھر کرنا اور احتیاط رکھنا تو کل اور
 تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجائے اسوقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ
 کہ کہ گمین بنے فلان کام کیا یا نہیں کیا اسکی وجہ سے یہ بلا ہوئی **فقہ** ابن عیینہ
 بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی
 دلیل موجود ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سونکسی مکان
 میں رہا ہے تو زمان مرتباً وادرجب تمہاری ملک میں رہا پہلے تو پہا گوہی نہیں یہ سنکر حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا شکر کیا (اکی را سے حدیث کو موافق قرار پانے پر) اور لوٹے
حدیث مَعْنِیْہُکَ الْاِسْنَادُ مَحْضٌ مِّنْ مَّالِیْہِ ذَرَدٌ اَوْ حِدَیْثٌ مَّحْضٌ مِّنْ مَّحْضٍ قَالَ فَقَالَ
 لَکَ اَیْضًا اَرَأَیْتَ کَوْنَهُ رَسْمًا لِّجَدِّ بَنُوکَرْنِ النَّصْبَةِ اَکُنْتَ مَحْجِیْہُ قَالَ نَحْمَدُکَ
 فَمَیْرَ اِذَا نَحْنُ اَحْمَدُیْ اَنْتَ الْمَدِیْنَةُ فَقَالَ هَذَا الْکُلُّ اَوْ قَالَ هَذَا السَّنَدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
 ثَمَّ لَیْ تَرَجِّمَہُ دِیْ جَوَادِ پُکْذَرِ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابوعبیدہ سے کہا کیا تو سمجھتا
 ہے اگر وہ بیشک اور خراب قطعہ میں چرا دے اور اچھا کن رہ چھوڑ دیوے تو تو اس پر الزام دے گا
 ابوعبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو پہر چلو پہر چلے یہاں تک کہ
 مدینہ پہونچے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہے اگر خدا چاہے **حدیث**
 ابْنِ شُبَّانٍ یُّحَدِّثُکَ الْاِسْنَادُ غَیْرَ اَنْتَ قَالَ اِنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنِيْہُ وَکَمْ یَقُولُ
 عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ تَرَجِّمَہُ دِیْ جَوَادِ پُکْذَرِ **حدیث** عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ عَاکِرِ بْنِ رَیْحَانَةَ
 اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ خَرَجَ اِلِی النَّحَامِ فَاَجَابَہُ بِکَافٍ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِاَنْتَ
 فَخَبَّرَہُ عُبَیْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِیْ رَاغِبٍ فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَیْہِ اِذَا وَقَعَ بِیْ رَاغِبٍ وَاَنْتُمْ بِہَا
 فَلَا تَخْرُجُوْا فِیْہَا اَمَّا فَرَجِحَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ مِنْ مِکْرَخٍ وَعَنِ ابْنِ شُبَّانٍ
 عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمَّا اَنْصَرَفَ
 بِالنَّاسِ عَنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ تَرَجِّمَہُ عُبَادُ اللّٰہِ مِنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیعَ

روایت ابو حضرت عمر شام کی طرقت لکھے حبیب بن عیینہ بن ہونچے انکو خبر آئی شام میں وہاں پہلے کی
عبدالرحمن بن عوف فرادین سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبیب تم سُنو
کسی مالک میں وہاں پہل ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی مالک میں وہاں پہلے اور تم وہاں ہو تو
مت لکھو وہاں سے پہاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرخو سوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ
سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمن بن عوف
کی حدیث **شکر کیا ہے** لَا عَدْوٰی وَلَا حِلَیَّةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا حَصَفًا وَلَا نَوْدًا وَلَا غَوْلًا
وَلَا كِبْرًا وَلَا مُدْمِرًا عَلٰی مُصِیْبٍ بِمَارِی كَالْمَاکِ جَانًا اَوْ رِبْضًا کُنٰی اَوْ رِمَامَةً اَوْ رَصْفًا اَوْ رَنُورًا اَوْ غَوْلًا
یَسِبُ لِنَفْسِهِ اِنْ اَبْرَأَ کُتْمًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا عَدُوَّ سِوَیْہِ وَلَا حَصَفَ وَلَا هَامَةَ
نَقَالَ اَعْدَاۤیَیْکَ اَبْرَأَیْکَ اَللّٰہُ فَمَا یَاۤیُّ الْاَرَبِیِّ تَكُوْنُ فِی الرَّحْلِ کَاَنْتَ الْخِیَابَ فِی النَّجْدِ اَلْبَحْرِ
اَلْجَدْرِ قَبْلَ تَحُلِّیْہَا فِیْجِدُہَا کَلْہَا قَالَتْ فَمَنْ اَعَدَّ لَکَ اَدْلَ تَحْرِجُہِ اَبْرَأَیْہِ
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ابو حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز
نہیں اور صفرا اور نامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک گنوار بولایا رسول اللہ انہوں کا کیا حال ہے
رسبت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے ہرن پہر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا
ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پہر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا ہے
نودی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لیجاویز
ان دونوں حدیثوں میں جمعہ یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث میں نفی کیا ہے اُس سے
مراو نفی ہے اس اعتقاد کی وجہا ہست والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل
الہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کو ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز
کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الہی ہوتا ہے اس کو نہ کرنا چاہیے
اور بعضوں نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث صحیحہ اور یہ غلط ہے اور صفرا
سے مراد یہ ہے کہ مشرکہ جو محرم کی حرمت کو صفر تک مؤخر کرتے تھے یعنی نسبی یہ غلط ہے یا
صفرا کو ایک سیٹ کا کثیر سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد غلط ہیں یا صفرا کو سنو سس جانتے نہ تھے

جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صنف کو تیر و تیزی کہتے ہیں اور صنف میں کوئی خوشی کا کام نہیں
 کرتے اور جیسے مراد اوروں سے اور سکو عرب کو لوگ منحوس جانتے تھے یا یون سمجھتے تھے کہ مردے
 کی روح ہمارے بندہ کی شکل بن جاتی ہے انتہے مختصر مع زیادہ سخن ابن ہشیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
 عنہ قال اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا عَدُوَّ دَلَّ طَیْرَہٗ وَلَا صَفَرَہٗ وَلَا
 هَامَہٗ فَقَالَ لَعَنَہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِثْلُ حَدِیْثِ یُوْنُسَ تَرْجِمَہٗ وہی جبرادر گند اس میں
 یہ زیادہ ہے کہ بد شکوئی بھی کوئی چیز نہیں ہے سخن ابن ہشیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ
 قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا عَدُوَّ فَنَامَ اَعْدَاؤُہٗ فَنَدَّ کَرِیْمٌ مِّثْلُ حَدِیْثِ
 یُوْنُسَ وَکَمَلِہٖ وَحَدَّثَ شُعْبَیْبُ عَنِ الرَّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیدَ بْنِ اُحْبَبَ
 مُہْمِدٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا عَدُوَّ دَلَّ صَفَرَہٗ وَلَا
 هَامَہٗ تَرْجِمَہٗ وہی جبرادر گند اس میں یونس کے بیٹے بن عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ
 اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا عَدُوَّ دَلَّ صَفَرَہٗ
 اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا یُورِدُ مَمْرُضَ عَلٰی مُجِیْءٍ قَالَ اَبُو سَبَّحَہٗ
 كَانَ اَبُو ہُرَیْرَہٗ یُحَدِّثُ اَنَّہُ سَمِعَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 حَمَمَتْ اَبُو ہُرَیْرَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِہٖ لَا عَدُوَّ دَلَّ اَقَامَ
 عَلٰی اَنَّ لَا یُورِدُ مَمْرُضَ عَلٰی مُجِیْءٍ قَالَ فَقَالَ لَہٗ الْحَارِثُ بْنُ یَزِیدَ بْنِ دُبَّانٍ هُوَ اَبُو یَحْیٰی
 اَبُو ہُرَیْرَہٗ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُکَ یَا اَبَا ہُرَیْرَہٗ یُحَدِّثُ بِنَامَہٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ حَدِّثْنَا اَخْرَجَ
 تَدَّ سَكَتَ عَنْہُ کُنْتُ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا عَدُوَّ دَلَّ
 اَبُو ہُرَیْرَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ یَعْرِفُ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا یُورِدُ مَمْرُضَ عَلٰی مُجِیْءٍ
 فَاَمَّا الْحَارِثُ فِی ذٰلِكَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُو ہُرَیْرَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَوَطَّنَ بِالْحَدِیْثِ
 فَقَالَ یَحَارِثُ اَنْتَ مَرِیْ مَاذَا قُلْتَ قَالَ لَا قَالَ اَبُو ہُرَیْرَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
 قُلْتُ اَبِیْتُ قَالَ اَبُو سَبَّحَہٗ وَلَکُم مِّنْیَ لَقَدْ كَانَ اَبُو ہُرَیْرَہٗ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا عَدُوَّ دَلَّ اَوْ رَضِیَ النَّبِیُّ اَبُو ہُرَیْرَہٗ اَوْ لَکُم اَخْرَجَ
 الْقَوَکِیْنِ الْاَخَرِ تَرْجِمَہٗ ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سرور اہل بیت ہر رسول اسے سنلے

اسے علیہ وسلم نے فرمایا بیاری نہیں لگتی اور ابوسلمہ یہ حدیث ہی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کو پاس سے لے کر لایا جاوے بیمار اونٹ دالال انجو بیمار اونٹ
 کو تندرست اونٹ سے لے کر لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اندر لیکن اخقصار کے لیے حاصل مطلب کچھ لگایا
 ابوسلمہ کہ ابوسہرہ اندرون حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے پہر بعد اوس کے انہوں نے یہ حدیث
 کہ بیاری نہیں لگتی اسکو چوڑ دیا میان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست
 اونٹ پر تو حارث بن ابی ذیاب نے جو ابوسہرہ کے چچا زاد بھائی تھے اوس سے کہا ای ابوسہرہ یہ ہم سنا
 کرتے تھے تم اس حدیث کو ساتھ دوسری ایحدیث ہی بیان کرتے تھے اب تم اسکو نہیں بیان کرتے وہ
 یہ حدیث ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیاری نہیں لگتی ابوسہرہ نے انکار کیا اور کہا میں
 اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ اپنے یہ فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر
 حارث نے اوس جگہ لکھا اس میں ابوسہرہ نے انہوں نے حبش کی زبان میں کچھ کہا بہ حارث سے
 پہچان تم مجھے میں نے کیا کہا حارث نے کہا نہیں ابوسہرہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرنا معقول اس
 حدیث کے بیان کرینکا ابوسلمہ نے کہا میرے عمر کی قسم ابوسہرہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیاری لگنا کوئی چیز نہیں بہر معلوم نہیں ابوسہرہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک
 حدیث دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا **ف** لہذا علیہ الرحمۃ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث
 کو بھول جاوے تو اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اوس پر عمل واجب ہو اور یہ لفظ سوا ابوسہرہ کے
 سابق بن زید اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیاری لگنا کوئی
 چیز نہیں بہر اوس کے ثبوت میں کیا شک ہے انتہی **ع** ابوسلمہ نے عبد الرحمن بن ابی بکر
 حذیفہ بن یمان سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا حدوی ولا حامة ولا نوء ولا صفر **ع** ابوسلمہ نے یہی روایت
 روایت ہی جو ابوسلمہ نے روایت کی ہے نہ اسے نہ نوء نہ صفر **ف** لہذا کہ میں ساری کے طلوع
 اور غروب کو غرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی کو ریتا ہے جیسو مینہ کے لوگ پنجر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعض
 نے کہا نوری چاند کی منزل مراد ہر غرض یہ کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ پر سنا اسکی مرضی اور حکم

سے ہماروں کو ہمیں دخل نہیں اور اسکا بیان کتابا صلوٰۃ میں گذر چکا **عَنْ** اَبَا نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا خُذُوْا دُیَّ وَلَا طَیْرَہٗ وَلَا خُذُوْا رَحْمَہٗ جَابِرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعَ رُوْیَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ خشکون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے **عَنْ** اَبَا یَعْقُوبَ کَثَمِیْنٍ کہ جنگل میں
 شیطان ہوتا ہے نہ غول کہتے ہیں رات کو جب اغول کہ طرح حکمتوں میں مسافر کو راہ بنانا دیتے ہیں مار ڈالتے ہیں یہ
 غلط ہے غول مول کچھ نہیں مڑا دیتا ہی وہم ہے اور جنگل میں جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ نیز
 کا ایک بادہ ہے جو دھندلے مشعل ہوتا ہے اور تہہ برین میں ہی یہ بادہ بکثرت ہوتا ہے اسلیو قبرستان میں اس قسم کی
 روشنی اکثر رات کو دکھائی دیتی ہے اور بعضوں نے کہا حدیث سے غول کی نفی منقول نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے
 اور خیال کا جو عیب سمجھتے ہو کہ غول مختلف صورتیں بناتا ہے اور یہ کہاتا ہے اور لاغول ہے یہ غرض ہے کہ وہ کسی
 کو پہچان نہیں سکتا اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غول لڑن کا زور نہ ہو تو اذان دوا دے اور ابوب کی روایت میں ہے کہ سیری
 کہ جو کہ غول اگر کہتا ہے اس کے یہ لکنا ہے کہ غول کا وجود ہے و اسلہ علم (نودی سے زیادہ) **عَنْ** اَبَا یَعْقُوبَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا خُذُوْا دُیَّ وَلَا خُذُوْا رَحْمَہٗ جَابِرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعَ رُوْیَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا نہ بیماری کا لکنا ہے نہ اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے **عَنْ** اَبَا الذَّکْوٰی اَنَّهُ سَمِعَ
 اَبَا یَزِیْدَ عَنِ اللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا خُذُوْا دُیَّ وَلَا خُذُوْا رَحْمَہٗ جَابِرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعَ رُوْیَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 اَنْ جَابِرًا فَاَقْرَبَہُ قَوْلَہٗ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَبُو الذَّکْوٰی الصَّغَرَ الْبَطْنُ فَعَبِلَ جَابِرٌ کَیْفَ قَالَ کَانَ یُقَالُ دَوَاتُ
 الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ یَنْتَهِرِ الْغُولُ قَالَ اَبُو الذَّکْوٰی یُکْرِیْہَا الْغُولُ اَلْحَقَّ یَقُوْلُ **عَنْ** اَبَا یَعْقُوبَ کَثَمِیْنٍ کہ جنگل میں
 نہ جابریہ سوادہ کہتے ہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ فرماتے ہیں بیماری کا لکنا کچھ نہیں صفر کچھ نہیں غول
 کچھ نہیں ابن جریر نے کہا میں نے ابراہیم بن یونس سنا وہ کہتے ہیں جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی ابراہیم نے کہا صفر صبیح
 کہتے ہیں جابر کو کہا گیا کہ نہ کہتے ہیں نے کہا لو کہتے ہیں صفر صبیح کہتے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی
 ابراہیم نے کہا غول ہی جو ہلاک کرتا ہے (مسافر کو) **بَابُ** الطَّیْرَہٗ وَالْأَفْعَالِ وَمَا یَلِیْکُ فِیْہَا وَہم مرفا
 اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے **عَنْ** اَبَا یَعْقُوبَ کَثَمِیْنٍ کہ جنگل میں
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ لَا طَیْرَہٗ وَلَا خَیْرَہَا الْفَالُ قِیْلَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَۃُ الصَّالِحَۃُ
 یہ معنی اسکا کہ ترجمہ ابراہیم بن یونس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد فال کی کوئی چیز نہیں
 (خیر شکن لینا) اور بد فال ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم

بین سنو عن الزهری بطنا الاستاذ ميثكة وفي حديث عقيل عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم لم يأتكم بعد وفيد بن شعيب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قال كما قال عمر
 رضي الله عنه في جوابه عن الزهری ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ولا عجن
 فقال الكلبة الحسنة الطيبة ترجمه ابن سعد في تاريخه رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرما يابري
 لکنا اور بدنگونی کوئی چیز نہیں اور مجھ پر ہے کہ قال بنیریک کلمہ اچا کلمہ حسن الترمذی مالک عن
 النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ولا عجن فيقال وقال قال الكلب
 الطيبة ترجمه ابن سعد في تاريخه رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرما يابري
 لا عدوى ولا طيرة وأحب فقال الصالح ترجمه ابن سعد في تاريخه رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 فرما يابري لکنا کوئی چیز نہیں قال بدکچ نہیں البتہ نیک قال مجبر شمس حسن في فرما يابري قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة وأحب فقال الصالح ترجمه ابن سعد في تاريخه رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 وہی جواب پر گذر اس میں اتنا زیادہ ہو کہ نامہ کوئی چیز نہیں شکون بدنگالی طیرہ سب باتوں پر
 بستے ہیں اور اچھی بات میں قال کہتے ہیں ایک حدیث میں کہ طیرہ شرک پر بیٹے یا عقدا رکھنا کہ اس
 سے نفع یا ضرر ہوگا اور اسکی تاثیر پر یقین کرنا قال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہ
 سالم کی آواز آدھر تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جائیگا یا کوئی کام ہو اور وہ احد کا لفظ سے پا کر
 بچا ہوا فرشتہ خان کوئی شخص کے حسن عبد الله بن عبد الله بن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال الشوم في الدار والمراة والفرس ترجمه ابن سعد في تاريخه رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 فرما يابري میں چیز نہیں ہوتی ہے کہ میں اور کہو میں حسن عبد الله بن عبد الله بن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ولا شوم في الدار والمراة قال
 الفرس قال ابن سعد في تاريخه رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرما يابري لکنا اور
 شکون لینا کوئی چیز نہیں البتہ خوش ترین چیزوں میں ہوتی ہے کہ میں اور کہو میں اور عورت میں
 حسن سالم عن ابن عبد الله بن عبد الله بن رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرما يابري لکنا اور
 احد منهم في حديث ابن عمر العدوى والطيرة غيرة يونس بن يزيد ترجمه ابن سعد في تاريخه رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 عن ابن عبد الله بن عبد الله بن رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرما يابري لکنا اور

وَالْمَكَاةُ وَالْكَادِرُ ترجمہ عبد الباقی بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
اگر خداوند بد کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہر گاہ کہ **سُحْلٌ** شعیبہ بنک اکہ نسکاد
میکہ کہ ذکر یقول حق ترجمہ وہی جواد پر کند **سُحْلٌ** عبد اللہ بن جریج مران رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال اِنَّكَ اَنْتَ الشُّوْمُ فِي شَيْئَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَكَاةِ وَالْمَكَاةِ ترجمہ وہی
جواد پر کند **سُحْلٌ** سَحْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ فِي
الْمَكَاةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَكَاةِ يَكْنِي الشُّوْمَ ترجمہ سہل بن سعد وہی ایسا ہی مردی **سُحْلٌ**
حبابہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ نَفْسٌ تَزِيغٌ وَالْمَخَادِمُ وَالْمَكَاةُ
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ خواست ہو تو بیز
اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی **ف** ثانی دوسرے نے کہا علمائے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں
امام مالک نے ایک طریقہ ذکر کیا کہ یہ حدیث نبی ظاہر یہ کہ گھر کو البعد تعالیٰ سے سب کر دینا ہے ہر گاہ
اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہو کہ گھر خواست ان میں چیز دن میں ہو جاتے
ہو جیسی دوسری روایت میں ہے کہ اگر خواست کسی شے ہو تو ان میں ہوگی اور خطابی اور بہت
علمائے کہا کہ یہ بطور استتہا کی پریشانی شگون لینا ہے اگر جب کہ گھر ہو اور وہ اوس میں نہ پاسند
نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت نہ کرے یا گھوڑے سے یا خادم کو یا گھر سے تو اسکو نکالے اور بیہ اور غلام کو
اور بعض نے کہا کہ گھر کی خواست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہم سے خراب ہوں اور عورت کی خواست یہ
کہ باخبر ہوں زبان دراز ہو گھوڑے کی خواست یہ ہو کہ اوس سے جدا نہ کیا جاوے غلام کی خواست یہ ہو کہ بڑا تو
نالائق ہو تو ہی مختصر **بَابُ** تَرْجِيمِ الْكُهَّانِ وَآيَاتِهِ الْكُهَّانِ کہانت کی حرمت اور کاهنوں کے
پاس جا نیکی حرمت **عَنْ** مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْبَاهِلِيَّ كُنَّا تَابِي الْكُهَّانِ قَالَ فَاَنَا تَابُو الْكُهَّانِ قَالَ قُلْتُ كُنَّا تَابُو الْكُهَّانِ قَالَ قُلْتُ كُنَّا تَابُو الْكُهَّانِ
وَفِي نَفْسِهِ تَابُو الْكُهَّانِ ترجمہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاهنوں کے پاس جایا کرتے تھے فرمایا اب کاهنوں کے پاس مت جاؤ ہمیں کہا
ہم برا شگون دیا کرتے تھے آپ فرمایا یہ وہ خیال جو تمہارا دل میں گذرتا ہے لیکن اس خیال کو جوہر سو تم کوئی
کام اپنا نہ چھوڑو **ف** قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت میں قسم کی تھی ایک یہ کہ جن شے میں

[illegible]

ترجمہ عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو
 دہری والے سانپ اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بیانی کہو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کا پیٹ
 اگر دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبدالرحمن بن عمر نے
 کہا میں تو جو سانپ دیکھتا اوکو فوراً مار ڈالتا ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا
 بچھا کر رہتا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اُسکا بچھا کر رہتا ہوں
 نے کہا اٹھ اے عبدالرحمن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم
 دیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

عن الْأَنْصَرِيِّ يَهْدِي بَهْدًا الْأَسَدَ عَدِيَّانَ صَلَاحًا كَالْحَيِّ ذَا بَنِي أَبُو بَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ
 وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا
 الْحَيَّاتِ وَلَكِنْ بَقُولِ ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَكْبَرُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** مَدْفُوعٌ أَنَّ
 أَبَا بَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لَيْفَتْهُ لَهْ يَا بَنِي دَاوُدَ يَسْتَقْرِ بِبَنِي الْأُمَيْيَّةِ فَوَجَدَ الْخَلِيفَةَ
 حِلْدَجَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْفَسُوءُ مَا قَتَلُوهُ فَقَالَ أَبُو بَابَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ
 الْأَنْصَرِيِّ فِي الْبُيُوتِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہو ابولبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کہو
 کے لیے اون کے گھر میں تاکہ مسجد نزدیک ہو جاوین اتنے میں رکھوں نے سانپ کی ایک کچیل
 پالی عبدالرحمن نے کہا سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو ابولبابہ نے کہا ست مارو کیونکہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں **عن** مَدْفُوعٌ
 قَالَ كَانَ أَبُو عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَتَّانَا أَبُو بَابَةَ
 ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَذَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
 عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَمَا مَسَكَ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو عبدالرحمن
 بن عمر سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبد المنذر نے حدیث بیان کی ہم سے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے اور مدین سے عبدالرحمن

بن عمر نے سرفوت کر دیا **حسن** **تافہ** کہ کہیم ابیالبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخیر ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قتل الجحان
 ترجمہ چھہ نافع نے سنا ابوبابہ یہ وہ کہتے تھے عبداسہ بن عمر جو اسے قاتلے عنہ سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانہوں کے مارنے سے **حسن** ابیالبابہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قتل الجحان الی فی البیوت ترجمہ
 ابوبابہ یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانہوں کے مارنے سے جو جہا
 میں تھے **حسن** **تافہ** ان ابیالبابہ بن عبدالمکذرا لاضاری رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ وہاں مسکے بقیہ کا قتل الی المذیبة قبیمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کے ساتھ ہوئے کہ اذہم یحیة من عوامر البیوت فارادو
 قتلہا فقال ابوبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ ذل فی عن عن یزید عوامر البیوت
 وامر یقتل الا یتبرذی الطیفین وقیل هما الذان یکتبعان البصر ویطرحان اولاد
 الذنبا ترجمہ تافہ سے روایت ہے ابوبابہ بن عبدالمکذرا اضاری کا گھر قباسین تھا وہ مدینہ جا
 آئے ایک بار عبداسہ بن عمر اون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک روشندان کہل رہے تھے ایک
 ہی ایک ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانہوں میں سے لوگوں نے اسکو مارنا چاہا
 ابوبابہ نے کہا اون کے مارنے سے مخالفت ہے یعنی گھر کے سانہوں کے اور حکم کیا آپ نے وہ یہ
 اور دو کھیر ان واسے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں تم کے سانپ بنائی کہہ دیتے
 ہیں اور عورتوں کے پٹ گرا دیتے ہیں **حسن** **تافہ** قال کان عبد اللہ بن عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ یوم کعندہ ہدم لہ فاسم وینص جان فقال اتبعوا هذا الحمار
 فانت لہ قال ابوبابہ ان اضاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سمعہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے بھی قتل الجحان الی فی البیوت کہ الا یتبرذی الطیفین
 فافہما الذان یطوفان البصر ویلعیان ما فی بطن الذنبا ترجمہ چھہ نافع سے روایت ہے
 عبداسہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن اپنے گھر کے ہر مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی
 کچل دی گئی تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا پیچا کرو اور اسکو مار ڈالو ابوبابہ نے کہا میں نے رسول

اصول علیہ وسلم سے سننا آپ فرمے کیا اون سانپوں کے مارنے سوچو گھروں میں رہتے ہیں اگر
دم بریدہ اور جب پیر و کیمین ہوتی ہیں کیونکہ یہ دو نبیانی اوجھا لیتے ہیں خب نظر ملتے ہیں اور عزت
کا بیٹ کر ادیتے ہیں رڈر کے مارے عورت کا بیٹ گر پڑتا ہے اسکی نظریں یہ تاثیر ہے حسن
نکاح فیج ان کتابا ربی اللہ تعالیٰ عنہ مرابان عمر رضی اللہ عنہ دعو
عند الاطحا الذی عند دار عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوصلحہ فی
حدیث الیکت بن سعد رحمہ چنانچہ نافع سے روایت ہے ابوالباء بعد اسہ بن عمر کے پاس گذرے
وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہ ان کہڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک
ف نذوی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو نفیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈر
ہوئے جیسا آگے آدیکا مارنا درست نہیں اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھرون
میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے شیشا کی یہ وجہ ہے کہ جنون
کا ایک سلمان گردہ وان سانپوں کی شکل پر رہتا تھا اور ایک لفہ علما کا یہ قول ہے کہ گھرون
کے سانپوں کو ہر شخص میں بغیر ڈرائے اور جٹائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے
بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علماء نے کہا کہ گھر کے
سانپوں میں بھی دو دو ماری دالے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرائے
کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ کسی زمین میں چھسکو قسم دیتا ہوں اس عرصہ کی جو حضرت سلیمان
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا تھا کہ بگو ایذا مت دینا اور آئندہ ست نکلا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اسکو
مار ڈالے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال کُتِمَ النَّاسُ الشَّيْءُ كَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي عَادٍ وَقَدْ أُذِلَّتْ عَلَيْهِ ذُلُّ الْمُرْسَلَاتِ عَنْ فَاخْشَرْنَا خُدَّهَا مِنْ فِيهِ رَطَبَةٌ
أَفْضَحَتْ عَلَيْهَا حَيْثُ فَقَالَ أَقْتُلُوَهَا فَإِنَّكُمْ تَقْتُلُونَهَا فَسَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاها الله وشرككم كما وفاكهم شركها ترجمہ عبد اللہ بن جود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے فارمین او سوقت، آپ پر سورہ
والزمر لآت نوحاً ازنی ہی ہم آپ کے منہ مبارک سے نازی نازی یہ سورت سن رہے تھے
استثنیٰ میں ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اسکو ہم پیکہ اوس کے ماتھے کو وہ

نگر چلے یا اپنے فرمایا اسے تاکے اسکو بجا یا تمہاری دہمہ ہو جیسا مگر بجا یا اور کسی شے سے محض
 الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْأِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ترجمہ میں جو ابو پر گندہ اسحق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر محمد بن یوسف بنی ترجمہ عباس بن حذر
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھ کر ہونے شخص کو حکم دیا ایک سال
 کے مارنے کا میں عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بی ما نحن مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غار عینل حدیث جبریل و ابی معاویہ ترجمہ میں جو ابو
 گندہ عن ابی السائب عن اہل ہشام بن زہراء انا دخل علی ابي سعید الخدری و فی
 اللہ تعالیٰ فی بکرتہ قال فوجدتہ یصلی فجلست انتظرہ حتی یفقی صلاک
 فسمعت یحییٰ یقرأ سورہ الجین فی تلحیۃ البیت فالتفت فاذا حیۃ کوثبت لا فتاھا
 فاستار ان ابی الجلیس فجلست کما انصرفت اشار الی بیت فی الدار قال اترى هذا البیت
 فقلت نعم فقال کان فیہ فتی متا حدیث عہد بعث قال فخرجنا مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فکان لذلک الفتی یستاذن رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یا اوصاف الثمار فیرجع الی اہلہ کاستاذنہ یوما فقال لہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشى علیک فریۃ فاختد الرجل
 سلاحہ فخرج فاذا امرتہ بین البابین قائم فاهوی الیہما بالرفح لیمحضاہما و اصابتہ غیرہ
 فقالت لہ اکتف علیک ریحک ما دخل البیت حتی یطرح ما الذی اخرجنی
 فدخل فاذا حیۃ عظیمہ منطویۃ علی الفرائش فاهوی الیہما بالرفح فانظمتہما
 بہ ثم خرج فوکرہ فی الدار فاططرت علیہ فمات الذی راہما کان اسرع
 موت الحیۃ ام الفتی قال نجینا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذکرنا ذلک لہ
 و ذکرنا لہ ادرع اللہ یتیمہ لک فقال استغفر و الصاحبکم ثم قال ان بالمدینۃ حیث
 قد اسکموا اذا راہکم منہم فاذا ذکوہ فکلا شہ ایاہم فان بدکم لکم بعد ذلک فاکتلوہ
 فانما ہو شیطان ترجمہ ابوالسائب روایت ہے جو غلام تمام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید
 خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ابوالسائب نے کہا میں نے اسکو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا

منظر تھا تو پڑھ چکنو کا اسے میں کچھ حرکت کی آواز آئی اور نکل پڑا میں جو گھر کے کونے میں رہتا تھا
میں نے اودھو دیکھا تو ایک سانپ تھا میں دوڑا اوس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں
بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھڑی مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو میں نے
کہا ہاں انہوں نے کہا اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نہی شادی ہوئی تھی ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل خندق کی طرف وہ جوان دوپہرون کو آپ کو اجازت مانگتا
اور گھر آیا کرتا ایک ن آپ کو اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتھیار لیکر جا کہو کہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا
(جنہوں نے دفاع بازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے) اوس شخص نے اپنے
ہتھیار لے لیے جب ان پر گھر پہنچا تو اوس نے اپنی جو رو کو دیکھا دو نوں بٹون کے بچپن دروازہ
پر کھڑی ہوئی ہے اوس نے اپنا نیزہ اٹھایا اوس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال
اور اندر جا دیکھ نہ معلوم ہو گا میں کیوں نکلی ہوں وہ جوان اندر گیا دیکھا تو ایک بڑا سانپ کندلی
مارے ہوئے بچہ نے پر ہٹا ہے جوان نے اوس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کونچ لیا پھر نکلا
اور نیزہ گھر میں گاڑا وہ سانپ اوس پر ٹوٹا بعد اوس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرایا جوان پہلے
مرا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائوں اور آپ سارے اقصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ اس کے دعا کیجیے اللہ تعالیٰ اوس جوان کو پھر جلادے آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے
لیے بخشش کی پھر فرمایا بدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو
تین دن تک انکو خبردار کرو اور اسی طرح جیسے اوپر گزرا اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں انکو مار ڈالو
وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن میں) یا شریر سانپ ہیں **عَنْ** اسْمَاءَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُوَ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا حَتَّى مَرَّ بِهِ حَوْكَةٌ فَظَنَرْنَا كَأَنَّهَا حَيَّةٌ
وَسَأَلْنَا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَنَحْوِ حَدِيثِ مَا لَيْلٍ عَنْ صَفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَارْجُوا عَلَيْكُمْ
فَلَمَّا كَانَ نَهْصٌ وَكَانَ قَدْ تَلَوَهُ قَاتٌ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا كَادِفُونُوا صَاحِبَكُمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سخت کرتے میں نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

اس مسئلہ پر علیہ وسلم نے ان گزرتن میں عمرواے سانپ کے مین جب ان میں سے کسی کو دیکھ تو زمین دوز
 بک لون کو شک کر دینے پر ان کہو کہ اگر ہنر نکالو گے تو حکم نکلیت ہو بیچے گی اگر وہ بہرہ نکھر تو ہنر
 تو اس کا مار ڈالو دھکا فوج میں ہے اس سادہ روایت میں یہ زیادہ ہے جاو اپنے صاحب کو دفن کر دیکھو
 اِنَّمَا تَعْلَمُ الْغُلَامُ مِنْ رَجُلٍ اَللّٰهُ تَعَالٰی سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ اَنَّ رَاٰی بَنَیْہِمْ قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا
 فَلَا تَاْکُوْنُوْا بَدَا لَہٗ بَدَلًا تَلَقَّیْتُمْ لَہٗ فَاَنْتُمْ تَلَقَّیْتُمْ لَہٗ فَاَنْتُمْ تَلَقَّیْتُمْ لَہٗ فَاَنْتُمْ تَلَقَّیْتُمْ لَہٗ
 سے روایت ہے ہر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن سہتے ہیں جو مسلمان ہوئے
 ہیں پھر عجمی ان عمرواے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو زمین باجنا دیوے اگر وہ
 اس پر ہنر نکالے تو اس کو مار ڈالو وہ شیطان ہے **باب** اس حباب فی قتل الودع وگرگٹ
 مارنا سب سے پہلے **مسئلہ** اِنَّمَا تَعْلَمُ الْغُلَامُ مِنْ رَجُلٍ اَللّٰهُ تَعَالٰی سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ اَنَّ رَاٰی بَنَیْہِمْ قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا
 قَتَلَ الْوَدْعَ قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا
 کے مارنے کا **مسئلہ** اِنَّمَا تَعْلَمُ الْغُلَامُ مِنْ رَجُلٍ اَللّٰهُ تَعَالٰی سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ اَنَّ رَاٰی بَنَیْہِمْ قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا
 قَتَلَ الْوَدْعَ قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا
 کے مارنے کی اپنے حکم
 دیا ان کو مار دینا۔ ہر آدمی شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت اتنی **مسئلہ**
 اَللّٰهُ تَعَالٰی سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَاٰی بَنَیْہِمْ
 قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا
 سے روایت ہے ہر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے حکم کیا کہ گٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فوسق
 رکھا یہ جو نام اس **مسئلہ** اَللّٰهُ تَعَالٰی سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 اَنَّ رَاٰی بَنَیْہِمْ قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا
 قَتَلَ الْوَدْعَ قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے گٹ
 کو نوایت کہا جس پر اس نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا **مسئلہ**
 اَللّٰهُ تَعَالٰی سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَاٰی بَنَیْہِمْ
 قَدْ اَمَرْنَا الْحَرْنَ قَدْ اَسْلَمُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا

وَرَحْمَةً وَأَوَّلُ خَيْرٍ فَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَحْسَنَهُ وَمَنْ تَقَاتَلَا فِي الظَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا
وَكَذَا أَحْسَنَهُ الْدُّونِ الْأَوَّلِ فَمَنْ تَقَاتَلَا فِي الظَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا أَحْسَنَهُ الْدُّونِ
الثَّانِيَةِ مَرْحُومَةُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَمَنْ
شَخْصٌ كَرَّكَتُ كَوْبِلِي بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ
أَتَا أَمَّا ثَوَابُ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ
وَدُوسَرِي بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ
فَمَنْ لَمْ يَمُتْ فِي حَرْبٍ خَالِدٍ عَنْ سَبِيلِ الْأَحْزَابِ وَأَوَّلُهُ كَانَ فِي حَرْبٍ يَوْمَ مَرْقَلٍ وَرَحْمَةً
فِي أَوَّلِ خَيْرٍ كَتَبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ فِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ
مَرْحُومَةُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ جَادَ بِكَ مَرْحُومَةُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
شَخْصٌ كَرَّكَتُ كَوْبِلِي بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ
بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ خَيْرٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً مَرْحُومَةُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَادَ بِكَ مَرْحُومَةُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
نِيكِيَانِ كَبِيْرٍ جَادِيْنِ كِيْ فَمَنْ لَمْ يَمُتْ فِي حَرْبٍ خَالِدٍ عَنْ سَبِيلِ الْأَحْزَابِ وَأَوَّلُهُ كَانَ فِي حَرْبٍ يَوْمَ مَرْقَلٍ وَرَحْمَةً
أَوْسَ كَيْفَ قُلُوبِ كَاهِلٍ دِيَا كِيُوْنَكَ وَهَ مَوْذِيْ هِيَ اَوْرَاكِيْ اِيْتِيْنِ سُوْنِيْكِيُوْنِ كَاذِرُ كَيْ هِيَ دُوسَرِي هِيَ سَتْر
كَاتُوَانِ يَنْ تَارَضُ نَهِيْنِ هِيَ كَسْ لِيْ كَ غَرَضُ حَصْرٍ نَهِيْنِ هِيَ بَارِيْنِ هِيَ كَيْ هِيَ سَتْر نِيْكِيُوْنِ كَاهِلٍ هِيَ
بِهِرَ اَللّٰهُ تَعَالٰى لَمْ يَزَلْ يَدِيَا يَارِيْنِ كِهِوْ كَ بَعْضُوْنِ كُوسْتَرِ كَاثَابِ هِيَ مَا هِيَ بَعْضُوْنِ كُوسُوْكَ بَاغِيَا حَسْرٍ نَهِيْنِ
اَوْرَاخِلَاصِ مَرَاثِ كِيْ - بَخَارِيْ كِيْ رَوَايَتِيْنِ هِيَ كَبِيْرٍ حَضْرَتِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَالِيْ هِيَ
وَالَا تَهَاتُوبِ جَانِزَاكُ بَجَاهَتِيْ لِيْ كِنِ كَرَّكَتُ كَوْبِلِيْ كَ كَبِيْرٍ كَ كَبِيْرٍ كَ كَبِيْرٍ كَ كَبِيْرٍ كَ كَبِيْرٍ كَ
مَارْنِيْ يَنْ ثَوَابِ هِيَ **بَابُ** التَّحْرِيعِ عَنْ قَتْلِ الْقَتْلِ جَوْنِيْ كِيْ مَارْنِيْ كِيْ مَارْنِيْ كِيْ
اَلْهَدْيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ صَدَقْتُ
نَبِيًّا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْقَتْلِ فَأَحْبَبْتُ مَا أَحَبَّ اللَّهُ إِلَيْهِ أَفَنِي أَنْ تَرْضَى كَيْ هِيَ
اَهْكَتُ اُنْمَا مِنْ الْأَمْرِ لِيْ سِتْرٍ مَرْحُومَةُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی غمیرہ کو کاٹا اور وہوں نے حکمد یا حیوینوں
 کا سارا گھر جلا دیا گیا تیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک است کو ہلاک
 کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی **ف** پھر اگر اللہ تعالیٰ کسی است کے شرک اور کفر کی وجہ سے
 انکو تباہ کرے اور اون کی ذیل میں دو چار اچھے ہی تباہ ہو جاویں تو کیا بعید ہے **ل**وہی علیہ
 الرحمتے کہا سہارون مذہب میں چیونٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابو بکر
 کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہمد اور پٹی کو مارنے
 سے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر **ح** **وَاللّٰهُ شَهِيدٌ**
بِغَيْبِ **اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ قَتْلَ النَّبْيِ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَكَرِهَ**
تَحْرِيقَهُ فَلَذَلِكَ نَاْمَرِيْجُهَا زَهْ فَاُخْرِجُ مِنْ تَحْتِهَا شَرًّا مِّمَّا نَاْلُحْرِقَتْ نَادُوْا
اللّٰهَ اَلَيْسَ فَضْلًا فَضْلًا وَاحِدَةً ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غمیرہ غمیرہ میں سے ایک درخت کو تلے اترے
 انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اور وہوں نے حکمد یا حیوینوں کا جنت نکال لیا پھر انہوں نے حکمد یا وہ
 جلا دیا گیا تیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی کو جس نے کاٹا تھا تو نے سزا دی ہوئی (اور
 کا کیا تصور تھا) **ح** **مَتَّامُ بْنُ مَكْبَرٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ**
تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرِهَ اَحَادِيْثُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ قَتْلَ النَّبِيِّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَتَحْتِ تَحْرِيقَهُ
فَلَذَلِكَ نَاْمَرِيْجُهَا زَهْ فَاُخْرِجُ مِنْ تَحْتِهَا شَرًّا مِّمَّا نَاْلُحْرِقَتْ نَادُوْا **اللّٰهُ اَلَيْسَ**
فَضْلًا فَضْلًا وَاحِدَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَاب** **تَحْرِيقِ قَتْلِ الْبَشَرَةِ**
 بلی کے مارنے کی ممانعت **ح** **عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ بَيْتَ امْرَاةٍ فِيْهَا ذِكْرٌ يَحْتَضِرُهَا حَقٌّ مَا تَتَّ فَلَذَلِكَ نَاْمَرِيْجُهَا
اَلْاَرَاكِي اَلْمَعْمُومَةُ وَاسْقَتْهَا اِفْحَسَتْهَا وَكَاهِي اَرْسَلَهَا فَاَكُلُ مِنْ خَشَائِشِ اَلْاَدِ
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اوس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ سرگئی پھر اسی بلی

منہاری عورتیں خدا کی بند بان ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام میری ٹوٹدی میرا جوان مرد
 میری جوان عورت **فت** دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں نہ کہ میرا رب بلکہ یوں
 کہ میرا سید۔ نوی نے کہا ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں ایک تو غلام کو ممانعت اپنے
 آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رکب معنی مالک اور وہ اللہ ہی اور حدیث میں جو آیا ہے کہ ٹوٹدی اپنے
 رب کو کہنے کی اسکا جواب و طرح دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے
 تنزیہی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاذ نادر کہنے سے
 قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کو کہتے تو ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ
 اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کر دیا ہے اور حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اُم حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اوٹھو اپنے سر سید کیلئے بیٹے سعد بن معاذ کو
 واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے سوا معنی ہیں دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید
 اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امہ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ میں
 ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے انتہی مختصراً اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا
 عبد محمد یا عبد حسن یا عبد علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنا اے کی نیت عبد و عبودیت
 حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور
 کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پرست
 موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی ہے کس لیے کہ غلامی جو رفیت کی مراد ہے
 وہ پائی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے ہیں سکتے ہیں پس بہتر یہ
 ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلا یہ نام رکھو یا
 بغیر ان کے نام رکھو جیسے سولے علی ابی اسیم صالح لوط ہود وغیرہ **مسئلہ** **مسئلہ**
 رسول اللہ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
 عَبْدًا وَلَا كَرْمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا كَرْمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا كَرْمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا كَرْمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا كَرْمًا
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو البتہ یوں کہو میرا

جاہلیت کے زمانے کا شعر ہوا اور برہان یہ کہ بہت شعرین بڑھ کر کے یا بہت شعرین یا دو کے لیکن قلیل
 میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔ **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ اشْعُرُ كَلِمَةً تَكُنْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةً لَيْدٍ أَلَا كُنْتُمْ تَخْلُدُونَ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ
تَرْجُمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمرہ شریف جوڑ کر لگوں نے کہا ہر
 لید کا یہ کلام ہے (لید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) **أَلَا كُنْتُمْ تَخْلُدُونَ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ** اس کا
 ترجمہ اردو میں یہ ہے۔ ماسوا حق کے ہر ایک شی لغو ہے **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةً
لَيْدٍ أَلَا كَلِمَةً تَخْلُدُ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلَاتِ أَنْ يُسَلِّمَ تَرْجُمہ
 ابو ہریرہ سے وہی روایت جو گذری اس میں یہ ہے کہ جب زیادہ پہنچ کلام لید کا ہے اور ابو
 الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا کہ چونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گودہ اسلام سے محروم
 رہا **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ إِنَّ أَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كَلِمَةً تَخْلُدُ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلَاتِ
أَنْ يُسَلِّمَ تَرْجُمہ وہی جواب دہ گزرا **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعْرَاءُ أَلَا كَلِمَةً تَخْلُدُ مَا خَلَا اللَّهُ
بَاطِلٌ تَرْجُمہ وہی جواب دہ گزرا **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةً لَيْدٍ
أَلَا كَلِمَةً تَخْلُدُ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ مَاذَا دَعَلَ ذَلِكَ تَرْجُمہ وہی جواب دہ گزرا **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْلِكَ
جَوْفُ الرَّجُلِ قِحْيَا يَرِيحُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْلِكَ شِعْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَلَا أَنْ حَفَسَا لَمْ يَمْلِكَا
تَرْجُمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پیپڑے تک پہنچے یہ اور جس
 حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعرین بہرنے سے **عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْلِكَ جَوْفُ أَحَدٍ قِحْيَا يَرِيحُ خَيْرٌ مِنْ

اَنْ يَكُنْ شَعْرًا مَّرْجُومًا ^{ترجمہ} سعد بن ابی وقاص کو یہی ایسی ہی روایت ہو **ف** نفوسی نے
 کہا اس حدیث کو سننے میں کہ انسان شعر کوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف ہو کہ علوم شرعیہ اور
 تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن حدیث کو ساتھ تھوری سی شعر ہی یاد
 ہوں تو کچھ قباحت نہیں سلیو کہ اس کا پیٹ شعر سے نہیں بہر بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ
 رکھا ہے اگرچہ اس میں خش نہ ہو وہ کہتے ہیں شعر ہی ایک کلام ہے عمارہ اس کا عمارہ ہے اور برابر
 ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعرین یعنی ہین اور ٹپو الی ہین اور حسان بن ثابت کو حکم
 دیا آپ شعر کوئی کی جو میں شعرین کہتے گا اور آپ کے اصحاب نے آپ کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر
 پڑھے ہین اور خلفا اور صحابہ اور فضلاء سلف نے شعرین پڑھے ہین اور کسی نے انکار نہیں کیا
 البتہ بے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپ شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہو گا باوہ
 رات دن شعر میں صرف ہو گا یا اس کی شعرین بری ہوگی **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَزَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ اِذْ عَرَفَ
 شَاعِرًا يَنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ امْسِكُوا الشَّيْطَانَ
 لَكَ اَنْ يَكُنْ شَعْرًا مَرْجُومًا ^{ترجمہ} ابو سعید خدری سے
 روایت ہو کہ عرج (ایک گاون ہے) میل بہ دینے سے (میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ جا رہے تھے اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعرین پڑھ رہا تھا آپ فرمایا اس شیطان
 کو پکڑو اگر تم میں کوئی دیکھا پیٹ پیپ سے بہرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بہرے **بَابُ**
تَحْرِيرِ اللَّغَبِ بِالْزُّدِ شیرچوس کہلنا حرام ہے **عَنْ** بَرْزَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُتِبَ بِالْزُّدِ شَيْءٌ كَانَ مَبْعُودًا فِي حِمِّ
 خَيْرٍ يَزِيدُ دَرَجَةً ^{ترجمہ} بربہ ہو روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چیر
 کہیلا اس نے گویا اپنا ماتمہ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا **ف** معاذ اللہ
 جوہر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور چہود علماء کا یہی قول ہے
 کہ جوہر کہلنا حرام ہے اور ابواسحاق مروزی کا یہ قول ہو کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے
 شطر ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تا تبصر

اور انکار کیا کہ قول ہو کہ شعر بیام ہے اگر وہ میں نہیں ہو

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسہ سو اور خانل کر
دینی ہے عبادت و اور قیاس کیا انہوں نے اسکو چوسہ سو اور ہمارا اصحاب قیاس کو نہیں
اور کہتے ہیں وہ چوسہ سو ہے مگر اگر شرطیں حرام نہ ہو مگر وہ بھی ہو جب ہی اور صورت
میں جب شرطیں کی وجہ سے اور نیک مومن میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو ورنہ بالاتفاق
حرام ہوگی۔ ان کہیلوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے
وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اسکو اچھو اور سفید کا سون میں صرف کرے۔

کتاب الدعویا

کتاب پنج اب کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الْوَدِّيَا مُعْدِي مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرِيدُ حَقَّ لَقِيَّتِ
أَبَا تَمَادَةَ فَلَمَّا كُنْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْوَدِّيَا مِنَ الشُّرُكِ فَإِذَا أَحْكَمَ أَحَدُكُمْ حِلْمًا فَكَبَّرَهُ مُغْلِبًا فَتَحَنَّنَ
لِيَاكُم ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَكُنْ تَطْرُقُ **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے میں خواب
دیکھتا تھا تو میری بخارا کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں اوتار
سے ملا اور سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما
تے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی تم میں سے
برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تہو کے یا تہو تہو کرے (بے تہو کے ہوئے) اور اس کی
پناہ مانگے اور اس کے شر سے پرہیز خواب اسکو ضرر نہ کرے **عَنْ** أَبِي تَمَادَةَ سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى
عَنْ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى
الْوَدِّيَا مُعْدِي مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرِيدُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ
بِطَلَا الْأَسْنَادِ وَلَكِنْ فِي حَدِيثٍ يَصِفُهَا مُعْدِي مِنْهَا وَادَّادِي حَدِيثُ مُؤَنَسَ فَلْيَصْغِ
عَنْ لِيَاكُم حِينَ يَهْبُطُ مِنْ نَعِيمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ**

اِنْ قَدْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ
 فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا فَيَكْرَهُهُ فَلْيَنْتَفِ عَنِّكَ إِيَّاهُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا
 فَإِنَّهَا لَتَصْرُءُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الرَّؤْيَا أَفْعَلُ عَنِ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا
 الْحَدِيثِ فَمَا أَكَايَ لَهَا مَرَجٌ هِيَ وَهِيَ جَوَازُهَا - ابوسلمہ نے کہا میں بعض خواب یا یاد کیا جاوے
 سے ہی زیادہ مجھ پر بہاری ہوتا ہے میں نے یہ حدیث سنی ہے کہ کہ یہ پورا نہ ہی **عَنْ** یحییٰ
 بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الرَّؤْيَا
 وَلَكِنْ فِي حَدِيثِ الْكَلْبِيِّ وَأَبْنِ بُكَيْرٍ قَوْلُ ابْنِ سَلَمَةَ إِلَى أَحْمَدَ الْحَدِيثُ وَدَاوُدُ بْنُ رُفَيْهِ
 فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ تَلْبَسُ حُلَّ عَجَبٍ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ مَرَجٌ هِيَ جَوَازُهَا
 ایک روایت میں آتا اور زیادہ ہے کہ میں بارہو تو ہو کرے اور اس کی پناہ مانگے بہر اس کو روٹ
 سے بہر جاوے **عَنْ** ابْنِ قَدَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرَّؤْيَا
 الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرَهُ مِنْهَا شَيْئًا
 فَلْيَنْتَفِ عَنِّكَ إِيَّاهُ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَصْرُءُ وَلَا تَجْزُرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى
 رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيَتَرَدَّدْ عَلَيْهَا لَعَلَّهَا مَنُوعٌ مَرَجٌ هِيَ جَوَازُهَا ابوسلمہ نے فرمایا
 اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تہو تو ہو کرے اور اُچھوڑا لے کر **عَنْ** الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 کہے اب وہ خواب اس کو ضرور کرے گا اور چاہے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک
 خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو **ف** تا کہ عمدہ تعبیر
 دے دے دشمن سے بیان کرنے میں برافقت ہو کہ وہ بری تعبیر دے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقعہ
 ہو یا بیکار بیخ ہر **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الرَّؤْيَا فَيُحَرِّضُنِي قَالَ فَلْيَنْتَفِ أَبَا
 فَقَالَ دَاوُدُ بْنُ رُفَيْهِ كُنْتُ لَا أَرَى الرَّؤْيَا فَيُحَرِّضُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَلَأَتْهُ فَلْيَجِدْ بِلَهْلَاكَ مَنْ يَحْيِي
 وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَنْتَفِ عَنِّكَ إِيَّاهُ فَلَا تَأْكُلْ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَكَبَرِهَا وَكَ
 يَحْدِثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَصْرُءُ **مَرَجٌ** حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض راویوں میں چالیس حصوں کا ذکر ہے بعض میں تیر
 کا بعض میں چالیس کا بعض میں چالیس کا بعض میں اور چالیس کا بعض میں چالیس کا بعض میں چالیس
 کا بعض میں چالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ سو من سے تو
 اس کا خواب نبوت کے چالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہو اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ
 ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چالیس کا خطابی نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرتیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے بیس برس تک خواب میں
 وحی آتی تو خواب چالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوا اور بیسری کا خواب میں دیکھنا اس کے بہتر
 ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جہنمیوں کی صفت
 ہے اے مختصر **عن** ایوب بن خالد الأسدي قال قال أبو هريرة
 رضي الله تعالى عنه فبينما ألقينا القيد وأكدره الغل ما لقينا ثبات في الدين وقال
 النبي صلى الله عليه وسلم روي المؤمن جزاء من سبعة وأربعين جزاء من الشوك
 وهي جزاء اس میں یہ ہے کہ ابوسہریرہ نے کہا مجھ کو بیسری کا خواب میں دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا
 ہوں اور بیسری کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مومن کا خواب نبوت کے چالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** ابن عمر بن الخطاب
 رضي الله تعالى عنه قال إذا اقترَب الرَّمَانُ دَسَاقَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَدِكْ كَرَفِيَةِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجِمَهُ دِي جَزَاءِ مَكْرٍ يَدْرِي مَوْقِفُ ابْنِ أَبِي سُرَيْبٍ
 رَأَى هَذِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَادَّدَتْ فِي الْحَدِيثِ
 قَوْلُهُ وَأَكْدَرَهُ الْغُلُّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَدِكْ كَرَفِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَادَّدَتْ فِي الْحَدِيثِ
 جَزَاءُ مَكْرٍ يَدْرِي مَوْقِفُ ابْنِ أَبِي سُرَيْبٍ رَأَى هَذِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَادَّدَتْ فِي الْحَدِيثِ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى الْكُوفِيُّ جَزَاءُ مَكْرٍ يَدْرِي مَوْقِفُ ابْنِ أَبِي سُرَيْبٍ
 رَأَى هَذِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَادَّدَتْ فِي الْحَدِيثِ
 جَزَاءُ مَكْرٍ يَدْرِي مَوْقِفُ ابْنِ أَبِي سُرَيْبٍ رَأَى هَذِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَادَّدَتْ فِي الْحَدِيثِ
 كَا خَابِ نُبُوتِ كَيْ جَبَالِيْسِ حَصُونِ مِنْ سَبْعَةِ اَبْكَ حَصِيْهِ **عن** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذَلِكَ تَرَجِمَهُ ابْنُ أَبِي سُرَيْبٍ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 ردیا المؤمن جُزءاً من سبعة ذاکر یبیین جُزءاً من النبوة **ترجمہ** وہی جو کلمہ اسے
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ردیا المؤمن جُزءاً من سبعة ذاکر یبیین جُزءاً من النبوة
 حدیث ابن مسعود الرؤیا الصالحة جُزء من سبعة ذاکر یبیین جُزءاً من النبوة **ترجمہ**
 ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب
 وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسعود کی روایت میں نکاح خواب ہے۔ ایک حصہ
 سے نبوت کے چہالیس حصوں میں سے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ردیا الصالح جُزء من سبعة ذاکر یبیین جُزءاً من النبوة
 جُزءاً من النبوة **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چہالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن**
 یحییٰ بن اکی کثیر یحییٰ بن اکی کثیر حدیث عبد اللہ بن یحییٰ بن اکی کثیر عن ابیہ
ترجمہ وہی جو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان ردیا الصالح جُزء من سبعة ذاکر یبیین جُزءاً من النبوة **ترجمہ**
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک
 خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا
 یتمثل فی **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا مگر اُس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں
 بن سکتا **ف** ابن ابی ناری نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لہذا خیال نہیں
 کہ شیطان کے اغوا سے ہو اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے طریقے کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہو
 آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے
 امین مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا

جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث ہر ادسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث مجمل ہے اس حالت پر جب آپ کو مطابق آپ کے علیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہیں کہ آپ کی صورت بیکر چھوٹ کہدیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہو جائے۔ قاضی نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَانِي فِي الْمَنَامِ فَبَرَّيْتُ فِي الْخَطِيئَةِ أَوْ لَمْ تَدَانِي فِي الْخَطِيئَةِ لَا يَمْتَلِكُ الشَّيْطَانُ فِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو تَمَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَانِي فَقَدْ دَانَ الْحَقُّ **رحمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھ وہ قریب مجھ کو جاکتے ہیں دیکھو **گاہ** مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا اور مجھ سے ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے اور اپنی خواب کو سچا جائیگا اس لیے کہ آخرت میں آپ کو سب سلمان دیکھیں گے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں ان کا خاص قرب کے ساتھ جوارو کو نہ ہوگا مجھے دیکھو **گاہ** یا جو خواب میں مجھے دیکھو اوس نے گویا دیداری میں مجھ کو دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ابوسلمہ نے کہا ابو تَمَادَةَ کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو دیکھا اوس نے سچ دیکھا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ دَانِي كَيْفَ جَمِيعًا يَا سَائِدُ يَهْمَا سَوَادٌ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ **رحمہ** وہی جوارو پر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَانِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ دَانَ اللَّهُ لَا يَمْتَلِكُ الشَّيْطَانُ أَنْ يَمْتَلِكَ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا أَحَدُكُمْ أَحَدَكُمْ فَلَا يُخْبِرُ أَحَدًا بِتَلْعُبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ **رحمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اوس نے بیشک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے یا خواب دیکھو تو کسی سے بیان نہ کرے شیطان خواب میں اُس سے کہتا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّهُ لَا يَدْبُرُ الشَّيْطَانُ
 أَنْ يَتَشَبَّهَ فِي تَرْجُمَةٍ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَتْ
 جَسَدَهُ نَبْكَهُ وَخَوَابِ مَن دِيكَهُ اَدُسَ نَسِيَتْ بَنِيكَ دِيكَهُ كَيْوَدُكَ شَيْطَانُ كَا يَهْ كَامِ نَهِيْنَ كَدَمِيرَ صَدْرَتِ
عَنْ جَابِرٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عَصْرَ لِي جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي
 حَاكَمْتُ رَأْسِي فُطِعَ فَأَنَا اتَّبَعُهُ تَذْجِدُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرُ بِنَاغِبِ
 الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ تَرْجُمَةٍ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِ بَاسِ اِيَكِ كُنُوْرَ اَيَا اُوْر كُنِيَتْ لَكَ مِيْنَ نَسِيَتْ خَوَابِ مِيْنَ دِيكَهُ كَدَمِيرَ اَسْرُكُثْ كِيَا هِيَ اُوْر
 مِيْنَ اَدُسَ كَسِ بِيْجِيْ جَابِرُ هُوْنَ اَبِيْ اُسْكُوْجُرْ كَا اُوْر فَرَمَا يَجُوْ شَيْطَانُ تَجْمِيْ كَسِ كَسِيْلُ كَرَا هِيَ خَوَابِ
 مِيْنَ مَتَ بِيَانُ كَرُكْسِيْ سَيِّ **ف** نُوْدِيْ عَلِيَا رَحْمَتُهُ نَسِيَتْ كَمَا اَبُوْ كُوْجِيْ سَيِّ يَا اُوْر كُسِيْ قُرْنِيْ
 سَيِّ مَعْدُوْمُ سُوْ كِيَا هُوْ كَا كِيَا خَوَابِ لَعُوْ اُوْر خِيَالُ اُوْر بِيُوْدُهُ هِيَ وَرَنَهُ تَعْبِيْرُ سُرُكُثْنِيْ كِيَا يُوْنُ كِيَتْ مِيْنَ
 كُوْ اُوْ كِيَا كُوْ مَتَ يَا دُوْلَتِ مِيْنَ خَلَلِ اُوْ سَيِّ كَا اَلْبَنُ اُوْر غَلَامُ يَهْ خَوَابِ دِيْجُوْ قُوْ اُوْر اَدُوْ كَا بِيَا رَدِيْجُوْ
 تُوْ شَفَا هُوْ كِيَا قُرْصَدَارُ دِيْجُوْ تُوْ قُرْصُ اُوْ اَدُوْ كَا جَسَ نَسِيَتْ جِيْجِيْ نَسِيَتْ كِيَا هُوْدُهُ جِيْجِيْ كَسِ كَا مَعْدُوْمُ دِيْجُوْ
 تُوْ غُوْشِيْ هُوْ كِيَا خُوْنُ رُوْدُهُ دِيْجُوْ تُوْ يُوْخُوْفُ هُوْ كَا وَاسِدُ اَلْعِلْمِ **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ اِيَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ
 كَاَنِّيْ رَأَيْتُ خَيْرِيْ فَقَدْ حَرَجْتُ كَا شَتَدَدْتُ عَلَيَّ اَشْدِيْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ اَلْاَعْرَابِيْنَ لَا تُخْبِرُ النَّاسَ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فَمِنَّا مِيْلُكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْدُ خُطْبِيْ فَقَالَ اَلْحَيُّ يَتَّ اَحَدُكُمْ يَتَلْعَبُ الشَّيْطَانُ بِهْ رَفَنِيْ
 مَتَا مِيْهِ تَرْجُمَةٍ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِ بَاسِ اَيَا اُوْر كُنِيَتْ نَكَا يَا رَسُولُ اللَّهِ مِيْنَ نَسِيَتْ خَوَابِ مِيْنَ دِيكَهُ كَدَمِيرَ اَسْرُكُثْ كِيَا هِيَ اُوْر
 رَاَسِيْ مِيْنَ اَدُسَ كَسِ بِيْجِيْ دُوْ رُ رَاَسِيْ اُوْر اَبِيْ نَسِيَتْ فَرَمَا مَتَ بِيَانُ كَرُكُوْ كُوْنُ سَيِّ جُوْ شَيْطَانُ
 تَجْمِيْ سَيِّ كَسِيْلُ هِيَ خَوَابِ مِيْنَ جَابِرِ نَسِيَتْ كَمَا مِيْنَ نَسِيَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّ
 اُوْ سَيِّ كَسِ بَعْدُ اَبِيْ فَرَمَا نَسِيَتْ تَجْمِيْ خُطْبِيْ مِيْنَ كُوْ سَيِّ مَتَ مِيْنَ سَيِّ بِيَانُ نَكَا سَيِّ جُوْ شَيْطَانُ اُسَ سَيِّ كَسِيْلُ
خَوَابِ مِيْنَ **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَهُ نَجْلُ اِيَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تہا مادہ ہی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تہا مادہ ہی
ٹوٹ گئی پھر چڑھ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اسکی تعبیر کہتے دیکھیے آپ نے فرمایا
ابھاکہ۔ ابو بکر نے کہا وہ ابر کا کلمہ تو اسلام ہے اور گہی اور شہد سو قرآن کی حلاوت اور
نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے بعضوں
کو کم اور سی جو آسمان سے زمین تک لگتی وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں پھر خدا آپ کو اسی دین
پر اپنے پاس بلا لیا آپ کے بعد ایک اور شخص اسکو تہا موگا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح چڑھ
جاوے گا پھر اور ایک شخص تہا مے گا اسکا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تہا مے گا تو کچھ غلط
ہوے گا لیکن آخر وہ غلط سٹ جاوے گا اور وہ بھی چڑھ جاوے گا اب جو سے بیان کیجیے یا رسول
اللہ میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط کہا ابو بکر نے عرض
کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے میں نے کیا غلطی کی آپ نے فرمایا قسم کہانت
اور غلطی بیان نہیں کی کس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علمائے کبار نے کہا کہ ابو بکر نے تعبیر میں
غلطی نہیں کی بلکہ انکی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہیں
کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہیں ہے کس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گہی اور شہد سو انہوں نے
قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سو مراد قرآن سنہ ہے اور گہی سے مراد حدیث ہے
یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی حلاوت میں انہوں نے بیان کیا کہ غلط پڑ کر سٹ جاوے گا اس کے
معلوم ہر تہا ہے کہ وہی شخص اس غلط کو دور کرے گا حالانکہ ابنا نہیں ہوا ایک حضرت عثمان جبیر
حلاوت ہمارے گئے اور قتل ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو چوڑا۔ اور
ابو بکر نے قسم کہا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا
پورا کرنا اس وقت ضرور ہے جب اس میں کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں
کوئی مفسدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کی قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا مناسب تھی
(نور محمدی مختصر) **عَنْ اَبِي عُبَّادٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَيَاةُ نَجْدٍ اِنَّ الْمَرْبِيَّ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفًا مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ
 فِي لِمَاكُمْ طَلَّةً نَطَطُ التَّمَنُّ وَالْعَسَلُ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما
 عنہ سے روایت ہو ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آبِ احد سے
 لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس کو کہی
 اور شہد تک رہا **اخیر تک عن ابن عباس** ادا فی ہر کیدہ قال عبدُ الرزاق
 كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَا نَا يَقُولُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ **ترجمہ** وہی جو اب پر گذر **عن ابن عباس**
 ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا يَقُولُ كَلِمَةً
 مِنْ رَأْسِهِ مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقْصُصْهَا أَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ فَبَايَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ
 طَلَّةً يَخُوضُ فِيهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو فرماتے جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا
 وہ بیان کرے میں اوس کی تعبیر کہوں گا ایک شخص آیا اور کہی لگا یا رسول اللہ میں نے ایک
 ابر کا ٹکڑا دیکھا بہر بیان کیا حدیث کو اذی طرح جیسے او پر گذری **عن انس بن مالک**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيهَا رَجُلٌ يَسْتَكْبِرُ كَمَا كُنَّا
 فِيهِ ارْعَقْبَتُهُ بِنِ رَافِعٍ فَأَتَيْنَا بِرُطِيبٍ مِّنْ رَّجُلٍ بَنِي طَابٍ نَاوَلَتْ الرُّمَّةَ كُنَّا فِيهِ
 الدُّمْيَا وَالْعَاوِيَّةُ فِي الْخَيْرَةِ وَرَأَيْتُكَ تَدْخُلُ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہما
 عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک رات کو دیکھا اُس حالت
 میں جس میں سونا آدمی دیکھتا جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے ترجمہ
 لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے میں نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ
 دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور اللہ ہمارا دین بہتر اور عمرہ سے
ف آپ پر تعبیر لفظوں سے نکال ملندی یعنی رُفعت رافع سے اور عافیت کی
 بہتری عقبہ سے اور عید کی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظ
 سے بطور فال کے مطلب سمجھو **عن عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذ ان في المنام استول بسواك فجددني بجلان احدهما
 اكبر من الاخر فتا دلت السواك الاضطر منهما فليل لك ببر قد نفعك ان لا كبر
 ترجمہ عبدالمعین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
 خواب میں ایسا معلوم ہوا میں سواک کر رہا ہوں اور سونت دو شخصوں نے مجھ کو کہنیا رہتے ہر
 ایک نے سواک مانگی ایک اور میں نے بڑا ہاتھ لو میں نے چہرے کو سواک دی مجھ سے کہا کیا بڑے
 کو دے میں نے بڑے کو دیا یہی حکم **حکم** ان فجددنی بجلان احدهما اکبر من الاخر فتا دلت السواک الاضطر منهما فليل لك ببر قد نفعك ان لا كبر
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذ ان في المنام اتيها جرد من حكة الى ارض يصاعقل فذ هب
 وهبل الى انفا اليمامة او فجدد فاذا هي المدينة فيتررب ورايت في رؤياي هذه اني
 تفرزت سيفانا نطعم صدرة فاذا هو ما اصيد من المؤمنين يوم احب لهم فذكر
 انهم فعاد احسن ما كان فاذا هو ما جاء الله به من النجدة واجتماع المؤمنين ورايت
 فيها ايضا بقى اذا الله خلد فاذا هم النفر من المؤمنين يوم احب واذا الخير ما جاء الله
 به من الخير بعد وخوايب الصديق الذي انا الله بجد يوم يدر ترجمہ عبدالمعین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب
 میں دیکھا میں ہجرت کرتا ہوں کہ سے اس زمین کی طرف جہاں کچھ رکے درخت ہیں تو میرا
 گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام ثیرب ہی ہے اور میں نے اپنی
 اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اسکی تعبیر مسلمانوں
 کی شہادت نکلی احد کے دن پہر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی اگے
 سے اچھی اسکی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم
 ہوئی (یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور میں نے
 اسی خواب میں گامین دیکھا میں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنی یہ جملہ
 کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ وہ لوگ تھے مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور
 خیبر سے مراد وہ خیبر تھی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اوس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ تعالیٰ
 نے ہر عنایت فرمایا بعد کو مدبر کے دن **ف** یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں

وہاں کچھ کر کے درخت بہت بہترین حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر دن کی خرابیاں سب جمع ہوتی ہے لیکن شب بہترین گہری
 جو کہ بڑجاتی ہے چہرہ کا مقام تو حقیقت میں بدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرفت گیا اس طرح اولیاء
 اس کی ہی خواب اور کشف سے پہنچے ہوئے ہیں لیکن دوسرے مطلب اور عقید میں غلطی ہو جاتی ہے براہِ اولیاء
 اس خراب یا کشف و دلیل شرعی نہیں ہیں اور نہ اوپر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم
 عمل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قَدِمَ مَسِيلَةَ الْكَلْبِ اَبِي عَلِيٍّ عَصَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ بَلَّغُوا ابْنَهُمْ اَلْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدْ سَمِعْتُ فِي بَيْتِهِ
 كَيْفَ مَزَّقَ مِرَّةً اَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَبِي بَرْزَاءُ بْنُ قَبِيصَةَ بْنُ خَمَّاسٍ فِي بَيْتِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَهُ جَرِيْفٌ وَقَفَّ عَلَى مَسِيلَةَ فِي اَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَلْ لَدِي
 الْفُطْلَةُ مَا اَعْطَيْتُكَ اَوْ اَرَأَيْتَ اَنْتَ دَيُّ امْرِئٍ لَكَ فِيكَ وَلَكِنَّ اَنْتَ بَرْتَ لِيَقُوْرَكَ اللَّهُ وَاَنْتَ لَا رَأَى
 الَّذِي اَرَيْتَ فِيكَ مَا اَرَيْتَ وَهَذَا ثَابِتٌ يُحْيِيكَ عَنْ ثَمَرِ الشَّرِّ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 مَا اَنْتَ عَزَّ فَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَرَأَيْتَ اَلَّذِي اَرَيْتَ فِيكَ مَا اَرَيْتَ فَكُلُّهُ يَنْتَ
 اَبُو صَرْبِيَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَنَحْنُ اَرْبَعٌ فِي بَيْتِي مُنَوَّارِيْنَ مَرَّتْ
 ذَهَبٌ نَاهَضْنِي سَائِلَةً مَا دَجَّرَ لِي فِي السَّامِ اَنْ اَنْفَحُ مَا تَنْفَحُ صَافِطًا اَنَا وَكُلُّهُمَا كَذَابِيْنَ
 يَخْرُجَانِ مِنْ بَيْتِي فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَعْنَاءَ وَالاُخْرَى مَسِيلَةَ صَاحِبِ
 اَلْيَمَامَةِ ثُمَّ جَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَبْعَ رَوَايَاتٍ فِي مَسِيلَةَ كَذَابٍ (رحمہ اللہ) کا
 چوڑا دعویٰ کرتا تھا اسے جو ہر اس کا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
 بعد مع اپنے تابیین کے مارا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بدینہ منورہ میں آیا اور
 کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد خلافت مجھ کو دین تو میں اُن کی پیروی کرتا ہوں مسلمان اپنے ساتھ بہت
 سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس شریفیت لائے اور آپ
 کے ساتھ ثابت بن نضیر بن خثیماس تھے اور آپ کے ساتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا آپ سیلہ کے
 لوگوں کے پاس ٹہرے اور فرمایا اسے سیلہ اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھے کو نہ دوں
 اور میں خدا کے حکم کے خلاف شیر باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اسے
 مجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح ہو گیا) اور مقرر میں پہنچے وہی جاتا ہوں جو مجھ کو خواب

میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت ہے کہ میری طرہ سے جواب دہ کا فائدہ سلیکھ کذاب قرآن مجید کے
 مقابلہ میں کچھ خرافات اور اوہیات تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سنو کے
 لایق نہیں اور اسکی جواب دہی کو میری طرہ سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس بڑے
 فقیہ اور مبلغ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور وفد جو آئے اکی جواب دہی دہی کرتے
 چنانچہ ثابت نے اسکو خرافات کو ایسا چتھاڑا کہ کچھ ثابت نہ رکھا **ف** پھر آپ دہن سے چل گئے اور
 عباس نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو وہی ہے جو خواب میں مجھ
 دکھلایا گیا اب ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں سورہ ہاتھ میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے وہ مجھ کو بے معلوم ہوئے خواب
 ہی میں مجھ کو حکم ہوا انکو پہنکاتے میں نے پہنکا وہ دونوں اڑ گئے میں نے انکی تفسیر یہ کہی کہ
 وہ دونوں چوڑے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک دن میں کا عشی صفا والا اور دوسرا
 سلیکھ یا **ف** صفا میں ایک شہر ہے وہاں حضرت کے وقت مبارک میں ایک
 شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابوالا سود عشی جو پیغمبری کا دعوے کرتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ہی پیغمبری کا منکر نہ تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دلیلی کے ہاتھ سے
 مارا گیا اور یہاں عرب میں ایک ملک ہے وہاں سلیکھ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت کا دعوے
 کرتا تھا لیکن صدیق اکبر کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب خدا تعالیٰ
 نے فتح اسلام دکھادی صرف ان دو چوڑوں کا تردید ہوا تھا سو خدا تعالیٰ نے انکو ہی برباد کیا معلوم
 ہوا کہ مرد و اگر خواب میں ہاتھ میں کنگن دیکھے تو اس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے
 کہا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد و خواب میں پہنے دیکھے تو بد ہے مگر منسل گئے ہیں دیکھنا دلیل
 سے عمدہ خدمت ملحق کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قبیہ ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاحبار)

عَنْ مَسْأُودِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا كُنَّا نَبْهَرُ رَجُلًا مِنْ رَجُلِي
 تَعَالَى اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَذَّابًا حَدَّثَ مِنَّا وَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَاسِيَةُ أُتَيْتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدِي أَسْوَدٌ
 مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرْتُ عَلَى رَأْسِي فَإِنِّي إِذَا نَفَخْتُهَا نَفَخَتْهُمَا نَدَّهَا فَأَوَّلُهُمَا

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَلَا يَحْصِيهَا حِسَابٌ مَصْنَعَاءُ وَمَلَكُوتُ الْإِيمَانِ مَعَهُ حُجْرَةُ حَضْرَتِ الْبُورِ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سورہ ہما کہ میرے
 پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے دائے گئے وہ مجھ پر
 بہار سے گئے اور رنج ہوا تب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم بھیجا اودن کو پہنکے گا میں نے پہنکا وہ
 دروان چلے گئے اوس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دو وزن ہوتے ہیں جن کے ہجر میں بہن ہون
 ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یامہ کا محل ہے رُوْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعٍ
 عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْكَ بِرُوحٍ مِنْ
 فَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا ثُمَّ جِئْتُ بِهِ مِنْ خَيْرٍ
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 صبح کی نماز پڑھتے تھے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے
 اور فرماتے تم میں سے کسی نے گذشتہ
 رات کو کوئی خواب دیکھا
 ہے فقط

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ پانچویں جلد کتاب ستطاب المعظمہ رحمہ
 اڑو و صحیح مسلم - شیخ محمد الدین تاجر کتب و مہتمم کتب
 صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ماہ محرم ۱۴۱۸ھ
 میں بہت خوشنمائی کے ساتھ لباس طبع سے آراستہ دیرستہ ہو کر شائع ہوئی
 نبویہ دیروان طریق مصطفویہ کے لیے ذخیرہ کو نین و توشہ دارین ہوئی اللہ جل
 جلالہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چوٹی جلد جو چینی شروع
 ہو گئی ہے اوس کے تمام کرنے کی توفیق بخشے اور سب مسلمان بہائیوں کو اوس کے
 پڑھنے پڑانے اور اس پر عمل کرنیکی دلیلیں عطا فرمائے آمین